UNIVERSAL LIBRARY
OU_226270
UNIVERSAL LIBRARY

THE BOOK WAS DRENCHED

PAGES MISSING WITHIN THE BOOK ONLY

فہرست

صفحہ	
٤	پہلا باب بیان مین حضرت کے پیدایش سے وفات تک اسمین دو فصل ہین
٤	پہلا فصل حضرت کے ابتدای خلقت سے ہجرت تک
٥	آدم کی پیدایش کا بیان
٥	حوا کی پیدایش کا بیان
٥	آدم اور حوا بہشت سے نکلے سو
٦	حضرت کے نسب کا سلسلہ
٧	ابرہہ کا قصہ
٨	عبد المطلب کا خواب
٩	عبد اللہ کا ذبح
٩	زمزم کھودنا
١١	آمنہ کا نکاح
١٢	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل وولادت کا بیان
١٨	حضرت کا سینہ شق کئے سو بیان
١٩	حضرت راہ مین گم ہوئے سو بیان
٢١	آمنہ کے ساتھ حضرت یثرب کو گئے سو بیان
٢١	آمنہ کا انتقال
٢٢	عبد المطلب کا وفات
٢٣	ابو طالب کے ساتھ حضرت شام کو گئے سو بیان
٢٣	تجارت کے لیے میسرہ کے ساتھ شام کو گئے سو بیان
٢٤	قریش کعبہ بناے سو بیان
٢٥	حضرت پر وحی شروع ہوئی سو بیان
٢٦	نماز اور وضو کی فضیلت
٢٦	علی مرتضی کا ایمان
٢٧	ابو بکر صدیق کا ایمان
٢٧	عثمان وغیرہ کا ایمان
٢٧	بعثت کے چوتھے سال کے وقایع
٢٨	پانچوین سال کے وقایع
٢٨	حبش کی پہلی ہجرت
٢٨	حبش کی دوسری ہجرت
٢٨	چھٹوین سال کے وقایع
٢٨	حمزہ کا اسلام
٢٩	عمر کا اسلام
٣٠	ساتوین سال کے وقایع
٣٠	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درہ مین رہنا
٣٠	قریش کا عہد نامہ
٣٠	دسوین سال کے وقایع
٣٠	قریش کا عہد نامہ توڑتے سو
٣١	ابو طالب اور بی بی خدیجہ کا وفات سودہ اور عائشہ سے نکاح کرنا اور طائف کو جانا

۳۱	گیارھوین سال کے وقایع
۳۱	جن کا ایمان
۳۱	بیعت عقبہ اولی
۳۱	بارھوین سال کے وقایع
۳۱	معراج کا بیان
۳۴	بیعت عقبہ ثانیہ
۳۵	سعد بن معاذ کا اسلام لانا
۳۵	تیرھوین سال کے وقایع
۳۵	بیعت عقبہ ثالثہ
۳۶	مدینے کی ہجرت
۳۷	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت
۴۲	**فصل دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے وفات تک بیان**
۴۲	پہلا سال ہجری
۴۳	مسجد نبوی بنانا
۴۳	مکے سے حضرت کے لوگوں کو بلانا
۴۳	یہود سے عہد کرنا
۴۴	عبد اللہ بن سلام کا اسلام
۴۴	اذان مقرر کرنا
۴۴	سلمان فارسی کا اسلام
۴۴	نماز چار رکعت ٹھہرنا
۴۴	مہاجرین اور انصار میں دوستی لگانا
۴۵	جہاد کا حکم
۴۵	حمزہ کا سریہ
۴۵	عبیدہ بن حارث کا سریہ رابغ کو
۴۵	بی بی عایشہ کا زفاف
۴۵	سعد کا سریہ خرار کو
۴۵	**دوسرا سال ہجری**
۴۵	فاطمہ زہرا کا نکاح
۴۶	ودان کا غزوہ
۴۶	بواط کا غزوہ
۴۶	عشیرہ کا غزوہ
۴۶	کعبے کی طرف نماز پڑھنا
۴۶	عبد اللہ بن جحش کا سریہ
۴۸	رمضان کا روزہ فرض ہونا
۴۸	بدر کا غزوہ
۵۵	بی بی رقیہ کا وفات
۵۶	عمیر کا سریہ عصما پر
۵۶	زکاۃ فطرہ فرض ہونا
۵۶	عید الفطر کی نماز مقرر ہونا
۵۶	سالم بن عمیر کا سریہ ابو عفک پر
۵۶	قرقرۃ الکدر کا غزوہ

۵۷	بنی قینقاع کا غزوہ
۵۷	سویق کا غزوہ
۵۷	بی بی فاطمہ کا زفاف
۵۷	**تیسرا سال ہجری**
۵۷	محمد بن مسلمہ کا سریہ کعب بن اشرف پر
۵۸	غطفان کا غزوہ
۵۹	ام کلثوم کا نکاح
۵۹	نجران کا غزوہ
۵۹	زید بن حارثہ کا سریہ
۵۹	بی بی حفصہ کا نکاح
۵۹	امام حسن کا تولد
۵۹	احد کا غزوہ
۶۷	حمراء الاسد کا غزوہ
۶۸	**چوتھا سال ہجری**
۶۸	ابو سلمہ کا سریہ طلیحہ پر
۶۸	عبداللہ بن انس کا سریہ عرنہ پر
۶۸	عاصم بن ثابت کا سریہ رجیع کی طرف
۶۹	منذر کا سریہ بیر معونہ کی طرف
۷۱	بنی نضیر کا غزوہ
۷۲	شراب کا حرام ہونا
۷۲	بی بی رقیہ کا فرزند عبداللہ وفات پانا
۷۲	ذات الرقاع کا غزوہ
۷۲	جابر کا اونٹ جلد ہونا
۷۲	بی بی عائشہ کا مالا گم جانا اور تیمم کا حکم اترنا
۷۲	بدر الموعد کا غزوہ
۷۳	حضرت حسین کی ولادت
۷۳	بی بی زینب بنت خزیمہ کا نکاح
۷۳	ام سلمہ کا نکاح
۷۳	زینب بنت جحش کا نکاح
۷۳	بیبیاں چھپنے کا حکم اترنا
۷۳	فاطمہ بنت اسد کا انتقال
۷۳	بی بی زینب کا وفات
۷۳	یہودی کا رجم
۷۳	زید بن ثابت یہود کا خط سیکھنا
۷۳	**پانچواں سال ہجری**
۷۳	دومۃ الجندل کا غزوہ
۷۳	گھن لگنا
۷۳	بنی مصطلق کا غزوہ
۷۴	جویریہ کا نکاح
۷۴	جہجاہ اور سنان کا قضیہ
۷۵	بارا چلنا
۷۵	بی بی عائشہ پر بہتان کرنا
۷۵	خندق کا غزوہ

۸۰	بنی قریظہ کا غزوہ
۸۲	سعد بن معاذ کی وفات
۸۳	بنی مزینہ ایمان لانا
۸۳	**چھٹا سال ہجری**
۸۳	محمد بن مسلمہ کا سریہ
۸۳	ثمامہ کو بند مین لانا
۸۳	بنی لحیان کا غزوہ
۸۳	ذی قرد کا غزوہ
۸۴	عکاشہ کا سریہ غمر کو
۸۴	محمد بن مسلمہ کا سریہ ذی القصہ کو
۸۴	ابو عبیدہ کا سریہ ذی القصہ کو
۸۴	زید بن حارثہ کا سریہ جموم کو
۸۴	زید بن حارثہ کا سریہ عیص کو
۸۴	زید بن حارثہ کا سریہ بنی ثعلبہ پر
۸۴	زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کو
۸۵	زید بن حارثہ تجارت کو جاکے زخمی ہونا
۸۵	عبدالرحمن بن عوف کا سریہ دومۃ الجندل کو
۸۵	علی مرتضی کا سریہ فدک کو
۸۵	زید بن حارثہ کا سریہ وادی القری کو
۸۵	عبداللہ بن عتیک کا سریہ ابو رافع پر
۸۶	قحط ہونا
۸۶	عبداللہ بن رواحہ کا سریہ اسیر پر
۸۷	کرز بن جابر کا سریہ عرنیان پر
۸۷	عمرو بن امیہ کا سریہ ابو سفیان پر
۸۷	حدیبیہ کا غزوہ
۹۱	ابو بصیر کا قصہ
۹۲	بادشاہون کو نامے بھیجنا
۹۲	حج فرض ہونا
۹۲	خولہ کا ظہار
۹۲	سورج گہن
۹۲	شرط کے گھوڑے دوڑانا
۹۲	ام رومان کی وفات
۹۲	ابوہریرہ ایمان لانا
۹۲	**ساتوان سال ہجری**
۹۲	خیبر کا غزوہ
۹۳	گدھونکا کھانا حرام ہونا
۹۴	فدک کے یہود سے صلح کرنا
۹۴	صفیہ کا نکاح
۹۴	درندون کا کھانا حرام ہونا
۹۴	غنیمت کی تقسیم نہ ہوئی تک اسکو نہ بیچنا
۹۴	حبش سے مسلمان آنا
۹۵	دوس کی قوم آنا

۹۵ حجاج سلمی کا قصہ
۹۵ بی بی صفیہ کا زفاف
۹۶ صبح کی نماز سے سو رہنا
۹۶ وادی القریٰ کا فتح
۹۶ تیما کے یہود صلح کرنا
۹۶ عمر کا سریہ تربہ کو
۹۶ ابو بکر صدیق کا سریہ بنی فزارہ پر
۹۶ بشیر بن سعد کا سریہ بنی مرہ پر
۹۶ غالب بن عبداللہ کا سریہ میفعہ پر
۹۶ بشیر بن سعد کا سریہ بنی غزارہ کو
۹۷ عمرۃ القضیہ کی بیان
۹۷ میمونہ کا نکاح
۹۷ ابن ابی العوجا سریہ بنی سلیم پر
۹۷ ام حبیبہ کا نکاح
۹۷ آٹھواں سال ہجری
۹۷ خالد بن الولید وغیرہ کا اسلام
۹۹ غالب بن عبداللہ کا سریہ بنی ملوح پر
۹۹ غالب کا سریہ فدک کو
۹۹ شجاع بن وہب کا سریہ ہوازن پر
۹۹ کعب بن عمیر کا سریہ ذات اطلاح کو
۹۹ امراء کا سریہ موتہ کو
۱۰۲ عمرو بن العاص کا سریہ ذات السلاسل کو
۱۰۳ خبط کا سریہ
۱۰۳ ابو قتادہ کا سریہ بنی غطفان پر
۱۰۳ ابو قتادہ کا سریہ بطن اضم کو
۱۰۳ ابن ابی حدرد کا سریہ غابہ کو
۱۰۴ فتح مکہ
۱۱۲ خالد کا سریہ بطن نخلہ کو
۱۱۳ عمر کا سریہ سواع پر
۱۱۳ سعد بن زید کا سریہ مشلل کو
۱۱۳ خالد بن الولید کا سریہ بنی جذیمہ پر
۱۱۳ حنین کا غزوہ
۱۱۷ ابو عامر کا سریہ اوطاس کو
۱۱۷ طفیل بن عمرو کا سریہ ذوالکفین پر
۱۱۸ طائف کا غزوہ
۱۲۱ جعرانہ کا عمرہ
۱۲۲ ابراہیم کی ولادت
۱۲۲ بی بی زینب کی وفات
۱۲۳ منبر بنانا
۱۲۳ بی بی سودہ اپنا روز بی بی عائشہ کو دینی
۱۲۳ نواں سال ہجری
۱۲۳ عیینہ کا سریہ بنی تمیم پر

عمال روانہ کرنا	۱۲۲
قطبہ بن عامر کا سریہ بنی خثعم پر	۱۲۲
بنی عذرہ کا قبیلہ ایمان لانا	۱۲۳
ضحاک کا سریہ بنی کلاب پر	۱۲۴
علقمہ کا سریہ حبشیون پر	۱۲۴
علی مرتضی کا سریہ بنی طی پر	۱۲۴
عکاشہ کا سریہ جناب کو	۱۲۴
تبوک کا غزوہ	۱۲۴
خالد کا سریہ دومۃ الجندل کو	۱۲۵
مسجد ضرار کا توڑنا	۱۲۶
کعب بن مالک وغیر کا توبہ	۱۲۶
ثقیف کی وفد آنا	۱۲۶
ابوبکر صدیق کو میر حاج کر کے روانہ کرنا	[illegible]
عبداللہ بن ابی کی موت	۱۲۷
حضرت ایلا کئے سو	۱۲۷
حضرت کے پاس وفود آئے سو بیان	۱۲۷
بنی تمیم کی وفد	۱۲۷
ثقیف کی وفد	۱۲۷
بنی عامر کی وفد	۱۲۷
بنی سعد کی وفد	۱۲۸
عبد القیس کی وفد	۱۲۸
بنی حنیفہ کی وفد	۱۲۸
بنی طی کی وفد	۱۲۸
بنی کندہ کی وفد	۱۲۸
حمیرہ کی وفد	۱۲۹
ازد کی وفد	۱۲۹
بنی مزینہ کی وفد	۱۲۹
نجران کے نصاری کی وفد	۱۲۹
طارق کی وفد	۱۳۰
تجیب کی وفد	۱۳۰
سعد بن ہذیم کی وفد	۱۳۰
بنی فزارہ کی وفد	۱۳۰
بنی اسد کی وفد	۱۳۰
بہرا کی وفد	۱۳۰
ذی مرہ کی وفد	۱۳۱
صدا کی وفد	۱۳۱
بنی عبس کی وفد	۱۳۱
آزر کی وفد	۱۳۱
بنی المنتفق کی وفد	۱۳۱
فروہ بن عمر کا ایلچی آنا	۱۳۱
عدی بن حاتم کا اسلام	۱۳۱
دسوان سال ہجری	۱۳۲
ابراہیم کی وفات	۱۳۲
خالد کا سریہ بن عبدالمدان پر	۱۳۲

۱۳۲	خولان کی وفد
۱۳۳	سلامان کی وفد
۱۳۳	غامد کی وفد
۱۳۳	علی مرتضےٰ کا سریہ یمن کو
۱۳۳	معاذ اور ابو موسیٰ کی روانگی یمن کو
۱۳۳	حجۃ الوداع
۱۳۴	**گیارہوان سال ہجری**
۱۳۴	نخع کی وفد
۱۳۴	اسود عنسی کا قتل
۱۳۴	اسامہ بن زید کا سریہ ابنا کو
۱۳۴	نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات
۱۴۳	**دوسرا باب حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین پانچ فصلین ہین**
۱۴۳	**پہلا فصل حضرت کی صورت کے بیان مین**
۱۴۳	چہرۂ شریف کا بیان
۱۴۴	آنکھون کا بیان
۱۴۴	کانون کا بیان
۱۴۴	پیشانی اور بھوان کا بیان
۱۴۵	ناک کا بیان
۱۴۵	دہن شریف کا بیان
۱۴۵	لعاب کا بیان
۱۴۶	آواز کا بیان
۱۴۶	ہنسی کا بیان
۱۴۶	زبان کی فصاحت کا بیان
۱۴۷	سر کا اور بالون کا بیان
۱۴۷	ریش شریف کا بیان
۱۴۷	گردن کا بیان
۱۴۷	سینہ شکم پشت وغیرہ کا بیان
۱۴۸	مہر نبوت کا بیان
۱۴۹	دست مبارک کا بیان
۱۴۹	قدمون کا بیان
۱۴۹	قد کا بیان
۱۴۹	رنگ کا بیان
۱۵۰	چال کا بیان
۱۵۰	عرق وغیرہ فضلات کا بیان
۱۵۱	**فصل دوسرا حضرت کی اخلاق مین**
۱۵۱	حلم وعفو کا بیان
۱۵۲	تواضع اور فروتنی کا بیان
۱۵۵	بی بیان کے ساتھ معاشرت کرتے تھے سو بیان
۱۵۶	خوش طبعی کا بیان
۱۵۷	حیا و شرم کا بیان
۱۵۸	خدا تعالےٰ سے خوف کرتے تھے سو بیان
۱۵۸	شجاعت وقوت کا بیان
۱۶۰	سخاوت وبخشش کا بیان
۱۶۱	شفقت وغیرہ کا بیان

۱۶۲	فصل تیسرا کھانے پینے کے بیان مین	۲۴۳	جمادات اور حیوانات سخن کرنا
۱۶۵	حضرت کیا کیا چیزین کھائیں سو بیان	۲۴۶	جمادات اور حیوانات اطاعت کرنا
۱۶۷	فصل چوتھا حضرت کے لباس وغیرہ کے بیان مین	۲۴۹	اعیان متغیر ہونا
۱۷۱	فصل پانچوان حضرت کے نیکے بیان مین	۲۴۹	دست شریف کی برکت کا معجزہ
۱۷۱	باب تیسرا حضرت کے نبوت کے دلایل اور معجزات کے بیان مین اسمین دو فصل ہین	۲۵۱	چیزان روشن ہونا-
		۲۵۲	دعائین مقبول ہونا
۱۷۱	فصل پہلا نبوت کے دلاین جو اہل کتاب وغیرہ خبر دئے ہین	۲۵۵	بیمار درست ہونا
		۲۵۹	شیاطین دفع ہونا
۱۷۱	اگلے انبیا کے کتابونین جو بشارتین مذکور ہین سو بیان	۲۶۰	آئندہ کی چیزون کی خبر دینا
۱۸۱	یہود نصاری کے علما آپکی رسالت کا اقرار کئے سو بیان	۲۶۶	غیب کے باتون کی خبر دینا
۲۰۷	کاہنا خبر دئے سو بیان	۲۷۲	مخالفون سے بچنا
۲۱۲	ہاتف سے آوازین آئین سو بیان	۲۷۴	وحی کے وقت علامتین ظاہر ہونا
۲۱۸	فصل دوسرا معجزونکے بیان مین	۲۷۴	متفرق معجزون کا بیان
۲۱۹	قرآن شریف کا معجزہ	۲۷۷	باب پانچوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۲۴	شق القمر کا معجزہ		آداب اور حقوق مین جو امت پر لازم ہین
۲۲۵	آفتاب غروب ہو کے نکلنا	۲۷۷	فصل پہلا آداب مین
۲۲۵	مینہہ برسنا	۲۸۰	فصل دوسرا حضرت کے حقوق مین
۲۲۷	تہوڑا کھانا بہت ہونا	۲۸۰	فصل تیسرا حضرت سے محبت رکھنے مین
۲۳۱	تہوڑا پانی بہت ہونا اور پانی زمین سے نکلنا	۲۸۳	چمن پہلا ازواج مطہرات کے بیان مین
		۲۹۲	حضرت کے حرمون کا ذکر
۲۳۱	دودھ بہت ہونا اور بانجھ بکری دودھ دینا	۲۹۳	چمن دوسرا حضرت کی اولاد کے بیان مین
۲۴۲	اپنی دعا سے بھوک پیاس جاتی رہنا	۳۰۱	فصل چوتھا درود کے بیان مین

الحمد لله بتاریخ بست و یکم شعبان المعظم سنه هجری

کتاب
فواید بدریه

بصحت تمام بقالب طبع در آمد

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو صاحب ہے تمام عالم کا اور درود و سلام محمد پر جو سردار ہیں تمام پیغمبروں کے اور انکے آل پر جو وسیلے ہیں عاصیوں کی نجات کے اور انکے صحابہ پر جو ستارے ہیں برج ہدایت کے **بعد** حمد و صلوۃ کے کہتا ہے بندہ گنہگار صبغۃ اللہ بن محمد غوث کان اللہ لہما و لاسلافہما کہ نواب عالیجناب فلک رکاب عدل پرور داد گستر مسند آرا ریاست و کامرانی حامل لواء عظمت و جہانبانی خلاصہ خاندان النوریہ زبدہ سلسلہ فاروقیہ حاتم زمان رداء غربا و مسکینان عمدہ دولت و دنیا و دین مدار ملک و ملت و مسلمین فخر امرا تاج رو سا نواب محمد منور خان اعظم جاہ سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ اس عاصی کو زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرماے کہ ایک کتاب سیر و احوال مین اشرف موجودات خلاصۂ کائنات سید انبیا سرور اصفیا شفیع المذنبین رحمۃ العالمین محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے فارسی زبان میں ترجمہ کرے اور اس مہم کے تئیں جلد انصرام کو پہنچانے واسطے مبالغہ کئے پھر یہہ عاصی ایک رسالہ مختصر فارسی زبان میں تالیف کیا ازبسکہ نواب صاحب مغفور نے کمال محبت و عقیدت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کے جناب میں رکھتے تھے نہایت اشتیاق سے ہر جزو جو تیار ہوا کرتا تو اسکو حرز جان سمجھہ کے مطالعہ فرماتے اور اسکو اپنے وظایف کے ساتھہ رکھہ کے ہر روز اسکو بطریق ورد کے پڑھا کرتے کتاب جب اختتام کو پہنچی تو مختصر رہنے کے سبب سے خواہشمند ہوے کہ اسمیں اور بھی مطالب اور معجزے داخل کرکے بطور بسط کے لکھنا اور از راہ کمال عنایت و شفقت کے جو حال پر اس عاصی کے رکھتے تھے بہت سے مرحمت کے کلمے فرماے عاصی اس کتاب کو مبسوط لکھنے کے درپے تھا کہ اس

عرصے میں وہ یگانۂ آفاق دار فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کئے انکی رحلت سے سبھو لوگ کے
نظروں میں جہان تاریک ہوگئی اور رخصت آجانیکی پھر عاصی کا ارادہ بھی ملتوی رہگیا لیکن چونکہ اللہ سبحانہٗ
اپنے فضل اور عنایت سے اس خداوند نعمت کے فرزند جگربند یعنے آفتاب فلک عزت و جلال مطلع بدر
اقبال مدار ملک و ملت مرکز دایرۂ دولت و عزت نواب والاجاہ محمد غوث خان بہادر دام اقبالہ و مجدہ
کو ایام طفلی میں مسند موروثی پر بیٹھایا اور اس یتیم کے تئیں ریاست اور حکمرانی کے سر کا طرہ کیا دل کا پھول جو پژمردہ
ہوا تھا نئے سر سے کھلا اور باغ خوشی و خرمی کا سبز ہوا اللہ تعالے اس رئیس نامدار کو بحر جود و کرم کی اور منبع
احسان و حسن شیم کا گردانے اور نصفت و عدالت کی توفیق دیکر اپنی راہ مستقیم دکھادے اور جہان کو اسکے
سائے میں سکھ چین سے رکھے آمین پھر دل چاہا کہ حسب خواہش اس غریق رحمت کے رسالے کو بسط کردوں
لیکن دیکھا کہ بازار علم کا بہت کاسد ہو گیا ہے اور علم کے جاننے والے دنیا سے گذر گئے اب کوئی کتاب
زبان عربی یا فارسی میں تصنیف کئے تو کچھ فائدہ اس پر مترتب نہیں جن کو ان زبانوں کی معرفت حاصل
ہے انکے لئے بہت سے کتب موجود ہیں اور کسیکو خواہشمند بھی نہیں پایا تب زبان ہندی میں یہہ
کتاب لکھنا شروع کیا تا عوام مومنوں کو اس سے فائدہ حاصل ہووے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے احوال سے واقف ہو کر انکی پیروی خوبی کے ساتھ کریں اور اسکی تالیف کا سبب حقیقت
میں نواب مغفور تھے تو اللہ تعالے انکے روح کو بھی اس کا اجر پہنچادے پھر معتبر کتابوں سے مثل عیون الاثر
تالیف ابن سید الناس کی اور زاد المعاد تصنیف شیخ ابن القیم اور فتح الباری تصنیف حافظ العصر شیخ الاسلام
ابن حجر عسقلانی کی اور خصایص الکبری تالیف خاتم المحدثین شیخ جلال الدین سیوطی کی اور مواہب اللدنیہ
تالیف شیخ قسطلانی کی اور مدارج النبوۃ تالیف شیخ عبد الحق دہلوی کی اور اسکے سوا اور بھی معتبر کتابوں
سے اسکو جمع کیا اور اسکا نام فواید بدریہ رکھا اور اسکے مطالب کو چار باب میں حصر کیا پہلا باب
بیان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے وفات تک دوسرا باب حضرت کی صورت
باجمال و سیرت باکمال کے بیان میں تیسرا باب حضرت کی نبوت کے دلایل اور معجزات
میں چوتھا باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ میں جو امت پر لازم ہیں

پہلا باب بیان مین حضرت کی پیدایش سے وفات تک اس باب مین دو فصل ہین پہلا فصل

حضرت کے ابتداء خلقت سے ہجرت تک صحیح احادیثون مین آیا ہے اول جو اللہ سبحانہ پیدا
کیا سو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور تھا پھر اسی نور سے لوح و قلم اور عرش اور کرسی اور
بہشت اور دوزخ اور فرشتے اور جن اور انسان اور آسمان اور زمین اور سایر مخلوقات پیدا کیا
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کئے بعد اول قلم کو پیدا کیا پہر لوح کو صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر
وبن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے اللہ تعالے خلق
کے تقدیرون کو آسمان وزمین کے پیدایش کے پچاس ہزار برس آگے لکھہ چکا اور عرش اسکا اسوقت
پانی پر تھا از انجملہ ام الکتاب یعنے لوح محفوظ مین جو لکھا سو یہہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہے خاتم الانبیا
کا معنی سب پیغمبرون کا مہر سو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب پیغمبرونکے مہر ہیں انکے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور مسند میں امام احمد
کے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں اللہ کے یہان خاتم النبیین تھا اور
آدم ہنوز اپنی مٹی میں پڑا ہوا تھا یعنے اسکے جسد میں روح نہیں بھرے تھے اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
کہے جب اللہ تعالے نبی آدم کے صلبون سے انکی اولاد نکالا اور انسے اقرار کروایا انکے جانون پر کہ کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب تو سب بولے
البتہ تم قایل ہیں اور ان سبھون میں اول جو اقرار کئے سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے روایت ہے کہ اللہ تعالی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے نور کو حکم کیا کہ دوسرے انبیا کے نورون کو دیکھے تو حضرت کا نور انکو ڈھانپ لیا تب سب کہے ای رب یہہ کسکا نور ہے جو
ہمکو گھیر لیا اللہ تعالی کہا یہہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے اگر تم اسپر ایمان لاؤ گے تو میں تمکو پیغمبری دیونگا سب کہے ہم
اسپر اور اسکی پیغمبری پر ایمان لائے اور اس آیت مین اسی طرف اشارہ ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ
ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ
یعنے جب اللہ نے لیا اقرار پیغمبرونکا کہ جو کچھ میں نے تمکو دیا کتاب او حکمت پھر آوے تم پاس ایک رسول کہ سچ بتاوے
تمہارے پاس والی کو تو اس پر ایمان لاوگے اور اسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ
بولے ہمنے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہون اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہی رسول اللہ صلے

علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالے کا نور تھا آدم پیدا ہونیکے چودہ ہزار برس کے قبل انتہی اور اللہ تعالے نے جب آدم کو
پیدا کیا انکی کنیت ابو محمد رکھا آدم علیہ السلام پوچھے اے پروردگار میری کنیت ابو محمد کرکے کسواسطے رکھا
اللہ تعالے فرمایا ہے آدم تو اپنا سر اٹھاکے دیکھ سو دیکھے ایک نور عرش کے سراپردہ میں ہے آدم کہے ای رب یہ
کیا نور ہے اللہ تعالے کہا یہ نور ایک پیغمبر کا ہے تیری اولاد میں اسکا نام محمد اگر وہ نہوتا تو میں تجھے پیدا کرتا
اور نہ آسمانکو اور نہ زمین کو پھر اللہ سبحانہ اس نور کو آدم کی پشت میں رکھا اور وہ نور آدم علیہ السلام کی پیشانی پر چمکتا تھا
پھر اللہ تعالے ملائکہ کو حکم کیا آدم کو تحیت کا سجدہ کرو سو سب فرشتے حکم بجا لائے مگر ابلیس سجدہ نکیا سو اللہ تعالے اسکو دور کر
دور کیا اور اللہ تعالے آدم کو بہشت میں داخل کیا آدم علیہ السلام کو خواہش ہوی کہ اپنا کوئی رفیق ہو اللہ تعالے آدم کے
سوتے پر انکی بایں پسلی سے حوا کو پیدا کیا آدم نیند سے ہشیار ہوئے اور حوا کو دیکھ کر چاہے اسپر ہاتھ دراز کرنا
تو فرشتے کہے ہاں خبردار آدم علیہ السلام کہے کسلئے تم مجھے منع کرتے ہو اللہ تعالے تو اسکو میری ہی واسطے پیدا کیا
فرشتے کہے تو اسکا مہر ادا کرنے تک اس سے قربت نکرنا آدم علیہ السلام کہے مہر کیا ہے کہے اللہ کے حبیب محمد بن عبد اللہ
پر بیست بار درود بھیجنا غرض اللہ تعالے ان دونوں پر بہشت کے میوے سب حلال کیا مگر تاکید کیا گیہوں کے جھاڑ
پاس مت جاؤ پھر بہشت میں خوشی سے پھرنے لگے ابلیس کو انھوں کا حال دیکھ کے حسد ہوا سو مکر و فریب سے بہشت
میں داخل ہوا اور ایک کونے میں بیٹھ کے بلانا شروع کیا آدم اور حوا اسکا رونا بلانا سنکے پوچھے تو کیا واسطے
روتا ہے کہا میں تمہارے لئے روتا ہوں کہ تم مرجاؤگے اور یہہ سب نعمتیں تم سے چھوٹ جائیگی مگر ایک درخت بتاتا
ہوں اگر اسکو کھاوینگے تو ہمیشہ جیتے رہینگے اور جھوٹے قسماں کھانے لگا کہ میں تمہاری بھلائی کے واسطے کہتا ہوں غرض
بہوند بھاندکے اول حوا کو کھلایا حوا آپ کھاکے آدم کو بھی کھلائے سو اللہ تعالے غصہ ہوکے کہا اتنے نعمتیں تمکو
کفایت نہیں کرتے تھے سو اس جھاڑ کا دانہ کھائے آدم کہے سچ ہے لیکن مجھے گمان تھا کہ تیرے نام سے کوئی جھوٹھ
قسم کھائے اللہ تعالے کہا میری عزت اور جلال کی سوں تجھے زمین پر اتارونگا اور تجھے عیش حاصل نہوگا مگر محنت سے
اور حوا کو کہا تجھے حمل نہ ٹھیر لگا مگر سختی سے اور نہ جنیگی مگر سختی سے غرض دونوں کو بہشت سے باہر کیا آدم سراندیپ
میں اترے اور حوا جدے میں آدم علیہ السلام پشیمانی سے تین سو برس تک روتے تھے انکے اشک نہیں سکے بعد اللہ تعالے
آدم کو چند کلموں کا الہام کیا اسکے کہنے سے انکی تقصیر معاف ہوی بیہقی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

کئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم تقصیر کئے بعد کہے ای پروردگار میں تجہہ سے سوال کرتا ہوں محمد کے
واسطے تو میری تقصیر معاف کر اللہ تعالے فرمایا آدم میں محمد کو تو پیدا نہیں کیا سو تو اسکو کیا جانا آدم کہے ای رب
جب تو مجہے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنا روح میرے میں پھونکا میں سر اٹھاکے دیکہا تو عرش کے پایون پر لکہا ہوا
ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں جانا تو اپنے نام پاس نہیں لکہا مگر اسکو جو دوستترین خلق ہی تیرے
پاس اللہ تعالے فرمایا ای آدم تو سچ بولا محمد میرے پاس بہت دوست ہی اب تو اوسکے وسیلے سے سوال کیا
تو تیری تقصیر میں معاف کیا اگر محمد نہوتا تو میں تجہے نہ پیدا کرتا پہر اللہ تعالے آدم اور حوا کی تقصیر معاف کرکر
عرفات کے جنگل میں ملایا حوا کو آدم سے بیس بار حمل ہوا سو اسمیں بچے چالیس ہوئے اور شیث کو تہا جنی شیث آدم
علیہ السلام کے وصی اور ولیعہد ہوئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نور آدم سے شیث کی طرف نقل کیا آدم شیث کو
وصیت کئے کہ اس نور کو بجز پاک عورت کے کہیں نہ رکہے اور شیث اپنے فرزند انوش کو بھی اس بات کی وصیت
کئے اسی طور سے یہہ وصیت جاری تہی یہانتک کہ اللہ تعالے اس نور کو عبدالمطلب میں اور انکے بعد انکے فرزند عبداللہ
میں لایا اور اس نسب شریف کو اللہ تعالی جاہلیت کے حرام کرنے سے محفوظ رکہا طبرانی حضرت علی مرتضی رضی
اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم سے لے میری ماں تلک سب
نکاح سے پیدا ہوئے اور حرام سے کوئی پیدا نہ ہوا اور مسلم نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد
میں قریش کو اور قریش کی اولاد میں بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجہے پسند کیا نسب کا سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہہ ہی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی کلاب بن مرہ بن کعب بن
لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار
بن معد بن عدنان یہانتک سلسلہ مضبوط ہی اسکے بعد اسمعیل علیہ السلام تک کے سلسلہ میں اختلاف
ہی غرض اسمعیل کے فرزند جو تیندار تہے انکی اولاد میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جب نزار
پیدا ہوا تو اسکا باپ دیکہا کہ اسکے پیشانی پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور چمک رہا ہی بہت خوش
ہوئے فقرا کو کہانا کہلایا اور مضر بہت خوش آواز تہا اسی نے اونٹو کو چلاتے وقت راگ گانا نکالا اور مومن تہا

ابراہیم علیہ السلام کے ملت پر اور الیاس کے بیت سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ بولتے تھے سو آواز آتا تھا اور کعبے کو ہدی بھیجنا اسی نے شروع کیا اور مدرکہ کا نام عامر تھا یا عمر تھا ایک روز خرگوش کے پیچھے دوڑ کے اسکو پکڑا سو اسکا باپ اسکو مدرکہ کر کر لقب کیا اور فہر کا لقب قریش کر کر بعضے تاریخ والوں نے لکھا ہی اُنکے قول سے فہر کی اولاد میں جو نہو سو اسکو قرشی کہینگے کنانی بولینگے اکثر تاریخ والے اور اہل سیر کہتے ہیں قریش لقب نضر کا ہی نضر کی اولاد میں جو ہو سو اسکو قرشی کہینگے اور مرہ قریش کو جمعہ کے روز جمع کر کے خطبہ پڑہتا تھا اور انکو پند و نصیحت کرتا اور اپنی اولاد میں پیغمبر آخر الزمان ہوگا کر کر خبر دیتا اور اسکی پیروی کرو کر کر تاکید کرتا اور عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد تھا اسکو عبد المطلب اسلئے کہتے ہیں اننے اپنی والدہ کے ساتھ جاکے مدینے میں چند روز اپنے ماموں پاس رہا انکا باپ ہاشم اپنے مرتے وقت اپنے بھائی مطلب کو کہا تیرا عبد یعنی غلام یثرب میں ہی اسکو اپنے پاس لے آ سو شیبۃ الحمد کو عبد المطلب کہنے لگے بعضے کہتے ہیں مطلب مدینے کو جاکے اسکو ساتھ لے آیا اسکو لباس سست تہا سو راہ میں کوئی پوچھا یہہ کون لڑکا ہی تو کہتا ھُوَ عَبْدِی یعنے وہ میرا غلام ہی جب مکے میں لایا تب اسکو لباس فاخرہ پہنا کے ظاہر کیا کہ یہہ میرے بھائی کا بیٹا ہی لیکن اول جو کہا تھا وہی لقب اس پر جاری ہوگیا مطلب کے وفات کے بعد کعبے کے حجابت اور سقایت عبد المطلب پر قرار رہی اور اسکا نام اطراف و اکناف میں مشہور ہوا اور قریش سب اسکے مطیع و منقاد تہے بہت تعظیم و توقیر کیا کرتے تھے اسکو اپنا معتمد سمجھتے تھے اسکے منہ سے مشک کی بو آیا کرتی تھی اور اسکے پیشانی پر نور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تھا قریش کو جب کوئی مہم درپیش ہوتی تو عبد المطلب کو ثبیر پہاڑ پر لیجا کے اللہ کے یہاں اسکو وسیلہ کرتے اللہ تعالے اس نور کی برکت سے وہ مہم آسان کرتا اور اسی کے وقت ابرہہ یمن کا حاکم حبش کے بادشاہ نجاشی کے طرف سے کعبے کو خراب کرنے آیا اسکے آنے کا باعث یہہ ہوا کہ ابرہہ دیکھا حج کے موسم میں بہت لوگ کعبے کی زیارت واسطے آتے ہیں اسنے نصرانی تھا سو ضد سے ایک گرجا صنعا میں بنایا اسکے در و دیوار میں سونا روپا لگایا اور موتی جواہر کا اسکو جڑاؤ کردیا اور جبر سے لوگوں کو اس گھر کی زیارت واسطے بلوایا مکے کے لوگوں سے ایک شخص وہاں جاکے دیول کی خدمت شروع کیا اور اپنا اعتبار انھوں میں بڑہایا آخر ایک روز قابو پاکے اسمیں پاخانہ پھرا اور اسکے دیواروں کو نجاست لگا کے خراب کیا اور آپ وہاں سے بہاگ گیا ابرہہ کو

اس حرکت سے بہت غصہ آیا حبشیوں کی فوج لیکے کعبے کو توڑنے نکلا اسکے ساتھ ایک سفید ہاتی تھا اسکا نام محمود
اور بھی بہت سے ہاتیان تھے چنانچہ بعضے کہتے ہیں آٹ تھے اور بعضے کہتے ہیں بارہ اور بعضے کہتے ہیں بارہ ہزار اور
راہ میں عرب کے چند حاکمان اسکے مقابلے کو آئے سو انکو شکست دیا اور مکے کے نزدیک جا اترا اور قریش کے تمام بکریوں
اور اونٹوں کو لوٹ لیا انمیں عبدالمطلب کے بھی چار سو اونٹ پکڑے گئے تب عبدالمطلب قریش کو لیکے ثبیر پہاڑ پر گئے انکے
پیشانی پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کا دائرہ چاند کے مثال چمکا اور اسکا شعاع بیت اللہ پر چراغ سا پڑنے لگا
عبدالمطلب یہہ دیکھہ کے کہے ای قریش اب چلو یہہ نور میرے جب پڑتا ہے تو ہمکو فتح ہوتی ہے پھر سب وہانسے پھرے اور
عبدالمطلب کو ابرہہ کے بعضے عمدگوں سے معرفت تھی سو انکی معرفت سے ابرھہ کی ملاقات کئے ابرھہ دیکھکر انکی بہت
تعظیم و توقیر کیا عبدالمطلب اپنے اونٹوں کو اس سے مانگے ابرھہ کہا مجھے بہت تعجب ہے کہ تمہارا عبادت گاہ جس سے تمکو عزت
ہے اسکے ویران کرنے آیا ہوں سو تو اسکے لئے کچھہ نہ کہا اور اپنے اونٹوں کو مانگتا ہے عبدالمطلب جواب دیئے
میں اونٹوں کا مالک ہوں اسلئے اپنے اونٹ مانگتا ہوں اس گھر کا مالک خداوند تعالی ہے وہی اپنے گھر کی محافظت کرنگا
تب ابرھہ نے انکے اونٹوں کو دلوا دیا کہتے ہیں عبدالمطلب جب ابرھہ کے پاس گئے اسکا سفید ہاتھی انکو دیکھتے ہی سجدہ کیا
حالانکہ وہ ہاتی دوسرے ہاتیوں کے سالار ابرھہ کو سلام بھی کدہی نہیں کیا تھا غرض عبدالمطلب اپنے اونٹوں کو لیکے مکے کو
آئے دوسرے دن ابرھہ فوج لیکے مکے کے طرف چلا جب حرم کے پاس پہنچا وہ ہاتی بیٹھہ گیا بہت سی آنکس مار کے
اٹھانا چاہے پر نہیں اٹھا جب یمن کا قصد کرتے ہی ہاتی اٹھہ کے چلدیا اس عرصے میں اللہ تعالی ایک پرندوں کی
جماعت دریا طرف سے بھیجا سو ہر ایک پرندے پاس تین تین پتھر تھے مسور کی دال کے دانے برابر دو پتھر انکے دونوں
پنجوں میں اور ایک پتھر انکی چونچہ میں ان پتھروں کو لشکر والوں پر ڈالنے لگے جس پر وہ پتھر پڑتا تو وہ مرجاتا ہم
تو تمام لشکر تلف ہوگیا مگر ایک شخص بچکے حبش کو بھاگا تو ایک پرندہ اسکے سر پر لگا تھا انے اپنے بادشاہ کو یہہ قصہ
بیان کرتے ہی اسپر پتھر ڈال کے ہلاک کیا اور ابرھہ کو آزار ہو کے اسکے انگلیاں جھڑ جھڑ کے مرگیا اسکے بعد عبدالمطلب
ایک خواب دیکھے اس سے گھبرا کر قریش کے کاہنوں کو خواب بیان کئے کاہن بولے اگر تیرا یہہ خواب راست ہو تو
تیرے پشت میں ایک شخص ہوگا اسپر آسمان و زمین کے لوگ ایمان لاوینگے اور وہ شخص معروف و مشہور ہوگا
پھر انہوں نے فاطمہ کو جو بیٹی عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کی تھی نکاح کئے انسے عبداللہ ذبیح والد رسول اللہ ؐ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوسے قول صحیح یہہ ہی کہ یہہ خواب پیش از اصحاب فیل کے تھوڑے ہوا ہی اور عبد اللہ کو ذبیح
اسلئے کہتے ہیں کہ عبد المطلب انکو ذبح کرنا چاہے تھے اور اسکا سبب یہہ تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبے کو بنا ئے
اسکا متولی اسمعیل علیہ السلام کو کئے اُنکے بعد اُنکے بڑے فرزند قیدر قایم مقام ہوسے اور انہیں کی اولاد میں تولیت
کعبے کی چلی آتی تھی چند روز کے بعد اسمعیل کی اولاد میں اور اُنکی نانیال کے لوگ بنی جُرہم میں تنازعہ آخر مصالحت
کئے اور بنی جرہم مکے پر مسلط ہوے چند مدت کے بعد عمرو بن حارث جو بنی جرہم کا حاکم تھا سو بہت ظلم اختیار کیا
مسافروں کو ایذا دینا اور مکے کو آتے سو نذر نیاز اپنے تصرف میں لانا شروع کیا عرب کے دوسرے قوم والے متفق ہوکے
اس سے جنگ کو چلے عمرو نے جنگ کی مقاومت نہ لا کے یمن طرف بھاگا اور بنی اسمعیل کے حسد سے حجر اسود کو اور سونیکے
دو ہرن کیتین جو اسفندیار بادشاہ کعبے کو نذر بھیجا تھا اور چند ہتیار وغیرہ کو جو کعبے میں تھیں زمزم کے کنوے
میں ڈال کے ایسا موجھہ دیا کہ کچھہ اسکا نشان باقی نرہا تب پھر بنی اسمعیل اپنی خدمت پر معمور ہوسے مگر زمزم کا
کنوا اس روز سے بجھہ گیا جب حکومت کعبے کی عبد المطلب کو ہوی ایک روز خواب میں دیکھے کہ ایک شخص
کہتا ہی کہ برّہ کو کھود دیو پوچھے برہ کیا ہی کہ اسمیں خواب سے چونک پڑے دوسرے روز بھی خواب میں کوئی
کہا کہ مصنونہ کو کھود لیو پوچھے مصنونہ کیا ہی کہ پھر ویسے ہی آنکھیں کھل گئیں تیسرے روز بھی خواب میں کسی نے
کہا کہ زمزم کھود کہے زمزم کیا ہی بولا کنوا ہی جسکا انتہا نہیں لگتا اور پانی نہیں سوکھتا اور وہ سرخ چیونٹیوں کے
نزدیک خون اور لید کے درمیان جہاں کوا اپنے چونچ کی بل کھود دیگا وہاں ہی عبد المطلب خواب سے بیدار ہوکر مسجد
حرام میں منتظر نشانیوں کے بیٹھے قضارا بازار میں ایک گائی کاٹی ہوی اٹھکے بھاگی اور کعبے کے نزدیک جا کھڑی ہی تو
اسکو وہاں ہی پچھاڑ کے کاٹے اور گوشت لیگئے لید تھا جو وہاں پڑا تھا اسکے پاس کوا آکے بیٹھا اور چونچ کے بل سے
کی بل نکالا عبد المطلب وہاں کھودنا شروع کئے قریش پوچھے یہہ کیا کھودتے ہو بولے زمزم کھودتا ہوں تھوڑا کھود سے بعد کنوے
کی نشانیاں نمود ہوے قریش کہنے لگے اس کنوے میں ہمارا بھی حصہ ہی عبد المطلب کہے تمکو کچھہ تعلق نہیں مجھکو اسکا کھودنیکا
سپنا ہوا ہی غرض باہم یکدیگر مناقشہ کر کر یہہ ٹھہرائے شام کے ملک میں بنی سعد بن ہزیم کی کاہنہ پاس جا کے انصاف
چکانا پھر عبد المطلب اور انکے بھائی بند اور قریش کے ہر قبیلے سے تھوڑے تھوڑے لوگ شام کی طرف نکلے حجاز اور شام کے
مابین جہاں ایک بڑا جنگل تھا وہاں پہنچے عبد المطلب کے پاس پانی سر گیا سو قوم سے پانی مانگے تو وے کہے ہمکو بھی احتیاج

ہو گئی اور کچھ نہ دئیے عبد المطلب کہے اگر اب ہم سب پیاس سے مر جاوینگے تو گاڑنے والا کون ہے بہتر یہ کہ ہر آدمی
ایک ایک گڑہا کھود لیا جو مرے سو اسکو اس گڑہے میں دفن کر دیا سب کے بعد کا ایک شخص ضایع ہونا بہتر ہے سب ضایع ہونے
سے انکے حکم کے موافق سب گڑہے تیار کئے پھر عبد المطلب کہے اسطرح بیٹھنا گویا ہاتھ سے موت کو بلانا ہے بہتر یہہ ہے پانی
ڈھونڈھنے چلنا جب اونٹونکو تیار کر کر اٹھے تب عبد المطلب کے اونٹ کے پاؤں کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہوا تو سب پانی
پئے اور برتنوں میں بھر لئے اور مخالفونکو بھی بلوا کے پانی پلائے پھر تو سب کہے ای عبد المطلب اب ہمکو تمہارے ساتھ کچھ خصومت
باقی نہیں جسنے تمکو اس بن پانی زمین میں پانی دیا زمزم بھی تمہیں کو دیا ہے اور سب وہانسے پھر کے گھر آئے اور عبد المطلب کنوے
کو پورا کھودے تو جتنے چیزیں کہ اسمیں ڈالے گئے تھیں سو سب نکلیں اسوقت عبد المطلب کو اعانت کے واسطے ایک فرزند
حارث نام کے سوا دوسرا نتھا سو اسوقت منت مانے اگر اللہ تعالی مجھے دس فرزند دیگا اور وہ دس بھی جوان ہو کے میرے
معین مددگار ہو گے تو میں ایک فرزند کو اللہ کی راہ میں ذبح کرونگا جب عبد المطلب کو دس فرزند ہو کے جوان ہوے تب
ایک شب کعبے کے پاس سوتے ہوے خواب دیکھے کہ کوئی کہتا ہے اے عبد المطلب تیری منت ادا کر تو نیند سے چونک کر
اندیشمند ہوے اور ایک بکرا ذبح کر کے فقرا کو تقسیم کئے پھر خواب دیکھے کہ کہتا ہے کہ اس سے بڑے کو ذبح کر تب ایک
گائی کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ تو اونٹ کاٹے پھر خواب دیکھے کہ اس سے بڑے کو کاٹ پوچھے اس سے
بڑا کون ہی کہا تیرا فرزند جو تو منت کیا تھا عبد المطلب بہت غمگین ہو کے اپنے فرزندونکو جمع کئے اور یہہ کیفیت انکو کہے
سب فرزنداں کہے تم مختار ہو جسکو چاہو اسکو ذبح کرو ہم راضی ہیں عبد المطلب خوش ہو کے قرعہ ڈالے قرعہ عبد اللہ
کے نام پر پڑا تین بار قرعہ ڈالے تو انکے ہی نام پر پڑا عبد اللہ بہت خوبصورت اور بڑے شجیع اور باپ کے بہت پیارے
تھے پاین عبد المطلب انکا ہاتھ پکڑ چھری لئے ذبح کرنے قربان گاہ کو چلے قریش اور بنی مخزوم جو عبد اللہ کے ماموں کے
قرابت والے تھے سو مانع ہوے اور کہے کہ حجاز میں ایک کاہنہ ہے سب کاہنوں سے عقل اور فراست زیادہ
رکھتی ہے سو اسکے یہاں جا کے تجویز کرنا غرض جا کے اسکو اس معاملے سے اطلاع کئے وہ کہی کہ صبا آویں جن سے
پوچھ کے جواب دیونگی دو سرے روز گئے تو کہی کہ تمہارے یہاں آدمی کا خون بہا کتنے اونٹ دیتے ہیں بولے
دس اونٹ کہی دس اونٹ کو اور اس کو مقابلے کر کر قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں کے نام سے نکلے تو بہتر انکو ذبح
کرو اگر اس فرزند کے نام سے نکلے تو پھر دس اونٹ افزایش کرو ایسا ہی اونٹوں کو افزایش کرتے جاؤ

جب کہ قرعہ اونٹوں کے نام سے پڑے تو جانیو اللہ تعالے اونٹوں کے فدئے سے راضی ہوا پھر لوگ کے کو مکرّر قرعہ
کئے اور دس اونٹ کو عبد اللہ کے مقابلے میں کر کر قرعہ ڈالے قرعہ عبد اللہ کے نام سے پڑا پھر دس اونٹ اضافہ کئے تو
بھی قرعہ عبد اللہ کے نام سے پڑا الغرض جب پورے سو اونٹ ہوئے قرعہ اونٹوں کے نام سے پڑا عبد المطلب کو شبہہ ہوا سو مکرر قرعہ
ڈالے تو انہیں اونٹوں کے نام پر پڑا تب سو اونٹ بیچ کو قربان کئے اور آدمی کا خون بہا اس روز سے سو اونٹ مقرر کئے اسلام کا
جب دورہ آیا تو اسی سو اونٹ کو بحال رکھا اور اس روز سے عبد اللہ کا لقب ذبیح ہوا اسی جہت سے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ابن الذبیحین کہتے ہیں یعنے فرزند دو ذبیح کا ایک ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام دوسرے ذبیح عبد اللہ مشہور یہی ہے کہ
ابراہیم علیہ السلام کتیں انکے بڑے فرزند اسمٰعیل کو قربانی کرنیکا حکم ہوا تھا مگر یہود کہتے ہیں کہ ذبیح اسحٰق علیہ السلام تھے
اور ہمارے بعضے علما بھی ایسا ہی کہتے ہیں لیکن یہہ قول ضعیف ہے اور ابن القیم اپنی کتاب زاد المعاد میں اس قول کو دس وجہہ
سے رد کئے ہیں غرض جبکہ عبد اللہ کا حسن و جمال مشہور تھا اور اس قصے سے بھی انکا نام زیادہ چمکا قریش کے رنڈیاں
انکے عاشق جمال اور طالب وصال ہو کر انکی آمد و رفت کے راہ میں کھڑے رہ انکو اپنی طرف بلاتیں لیکن اللہ تعالے انکو اپنے
پردۂ عصمت و عفت میں محفوظ رکھا اور اہل کتاب کو چند علامتوں سے ظاہر ہوا تھا کہ نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰة والسلام عبد اللہ
کے صلب سے ظاہر ہوگا سو اس سے کمال عداوت رکھا کرتے اور انکے ہلاک کے درپے ہوتے چنانچہ ایک روز عبد اللہ
شکار کو گئے تھے تو شام کے یہودیوں کی ایک جماعت تلواراں لئے ہوے انکے مارنے کا قصد کئے یکایک
غیب سے چند سوار ظاہر ہو کے یہودیوں کو دفع کئے وہب بن مناف بھی اس روز حاضر تھا سو یہہ دیکھ کے
اپنی لڑکی بی بی آمنہ کو انکے نکاح میں دینا مصمم کر کر بعضے دوستو کی معرفت سے عبد المطلب کو ترغیب دئے عبد المطلب
کو بھی خواہش تھی کہ کوئی عورت حسب نسب میں ممتاز اور عفت و عصمت میں بے مثال نکاح کیا جائے دیکھے
کہ وہب کی لڑکی بی بی آمنہ میں وے سب صفات موجود ہیں انسے بیاہ کئے روایت ہے کہ ایک عورت
بنی خثعم کی کہانت کے علم میں خوب مہارت رکھتی تھی اور بڑی مالدار تھی عبد اللہ کو دیکھ کے کہی تجھے سو
اونٹ دیتی ہوں آج کی ایک شب میرے پاس آجا عبد اللہ اس عورت سے احرام کا حیلہ کر کر نکلے اور گھر میں
جا کے آمنہ پاس سوئے سو نور محمدی اُنسے نکل کر کر آمنہ میں آیا اور آمنہ حاملہ ہوئے دوسرے روز
عبد اللہ اس عورت کے یہاں گئے تو اسنے دیکھی کہ وہ نور عبد اللہ کی پیشانی پر نہیں پوچھی کیا تو دوسری عورت پاس

گیا تھا کہے میری بی بی آمنہ پاس گیا تھا وہ عورت کہی تیری پیشانی پر جو نور تھا سو مجھے ہونا کر چاہی تھی پر وہ
دوسری کے نصیب ہوا اب تیرے سے کچھ کام نہین اور عبد اللہ کی عمر نکاح کے وقت تیئیس برس کی تھی اور آمنہ کا نکاح
ذی الحجہ کے مہینے ایام تشریق کے وسط میں ہوا اور جمعہ کی شب رجب کے مہینے میں حمل ٹھہرا اور عبد اللہ تجارت واسطے گئے
سو راہ میں بیمار ہوی اور مدینے میں اپنے ماموان بنی عدی بن النجار کے پاس ایک مہینا رہکے انتقال کیے احادیث
میں آیا ہے جس شب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹھہرا اللہ تعالی ندا کیا کہ عالم کو قدس کے نور دن سے
منور کرو اور بہشت کے دروازے کھولو اور خوشبویوں سے ملک و ملکوت کو معطر کرو اور آسمانو میں اور زمین
مین بشارت دیا کہ محمدؐ کا نور آجکی رات آمنہ کے رحم میں قرار پایا اور اسکی صبح کو روئے زمین کے بتان اوندھے
پڑ گئے اور تمام سلاطینون کے تخت اُلٹ گئے اور شیاطین آسمان پر چڑھنے سے موقوف ہوئے اور مشرق کے پرندے مغرب
کے پرندو کو بشارت کی بشارت دئے اور قریش کے تمام جانوران اس شب کو پکارتے تھے کہ رسول اللہ کا حمل ہوا وہ چراغ
ہے اہل دنیا کا اور امام ہے انکا اور اس ایام میں قحط تھا سو جاتا رہا اور روی زمین کے درختاں باردار ہوئے اور بی بی
آمنہ کو ایک شخص خواب میں آکے کہا تو حاملہ ہوی بہترین عالم کو اور حمل کے مہینوں میں آسمان و زمیں میں آواز ہوتی تھی کہ
خوش ہو جیو ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہونا یمن و برکت کے سات قریب ہی اور حمل کے نون مہینوں تک
بی بی آمنہ کو درد وغیرہ شکایتین جو حاملہ کو ہوتے ہیں سو کچھ عارض نہ ہوئے حمل کے بعد دو مہینوں کے عبد اللہ
کا وفات ہوا تو فرشتے عرض کئے ای ہمارے صاحب ای ہمارے الٰہ تیرا یہہ نبی یتیم ہوا اللہ تعالے
کہا میں اسکا والی ہوں اور نگاہبان سو تم اسکی پیدایش کو یمن و برکت جانو بی بی آمنہ کہتے ہیں جب حمل
چھے مہینو نکا ہوا ایک شخص خواب میں کہا ای آمنہ تو سید العالمین کو حاملہ ہوی ہے جب جنیگی تو اسکا
نام محمد کر رکھ جب درد زہ شروع ہوا کسیکو خبر نہوی عبد المطلب کعبے کے طواف کو گئے تھے اور میں
گھر میں اکیلی تھی سو مجھے ایک بڑا آواز کوئی چیز زمیں پر گرنیکا آیا اور اس سے مجھے خوف ہوا دیکھتی ہوں کہ
ایک سفید پرندے کا پر میرے دل پر پھیرے گیا اور سب اندیشے میرے دل سے جاتے رہے اور درد موقوف ہو گیا
اور مجھے تشنگی شدت تھی دیکھتی ہوں کہ ایک شخص پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید لیکے آیا میں اسکو لیکے پی
ایک نوبت بلند میرے سے روشن ہوا اور چند عورتاں اونچے اونچے عبد مناف کے بیٹیوں کے مانند مجھے گھیرے ہوئے ہیں

مجھے تعجب ہوا کہ انھوں کو میری کیفیت کسطرح معلوم ہوئی وہ بی بیان مجھے کیہ ہم آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی ہیں اور یہ حوراں ہیں دریں لحظہ بلحظہ زمین پر کوئی چیز گریگا آور زمستی تھی اس عرصے میں دیباج کا کپڑا سفید رنگ آسمان وزمین کے درمیان بچھائے اور ایک شخص کہا وہ پیدا ہوگا تو لوگوں کی آنکھ سے لیلیو اور جسید مرد ہاتھوں میں روپے کے آفتابے لیکر ہوا میں کہڑے ہیں اور پرندوں کی ایک ٹکری جسکے چونچھ زمردکی اور پھونٹے یاقوت کے تھے میرے کود ھڑ کو ڈھانپ لئے اور اللہ تعالے میری آنکھ روشن کیا اور زمین کے تمام مشارق او مغارب کو دیکھی اور تین جھنڈی ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک کعبے کے سطح پر کھڑے کئے ہیں پھر مجھے دردزہ ہوا سو محمد کو جنی اللھم صل وسلم علیہ جب انکو دیکھی تو سجدے میں ہے اور کلمے کے انگلیاں دونوں ہا تو نکے آسمان طرف اٹھائے ہین گویا کوئی شخص زاری اور عاجزی کرتا ہی بعد دیکھی کہ ایک ابر کا سفید ٹکڑا آکے انکو ڈھانپ لیا اور میری نظر سے غائب ہوگئے اور اسمیں سے آواز آیا کہ اسکو پھراؤ مشارق او مغارب میں اور لیجاؤ دریاؤں میں تا اسکا نام ونشان جانین اور اسکی صورت اور اوصاف معلوم کرین اور سمجھین اسکے ناموں سے ایک نام ماحی ہی یعنے مٹانے والا سو اسنے شرک کے نشانیوں کو مٹایگا تھوڑے وقت کے بعد وہ ابر کا ٹکڑا جاتا رہا اور محمد کو دیکھی صلے اللہ علیہ وسلم کہ ایک صوف کے کپڑے میں لپیٹے گئے ہیں اور انکے نیچے ایک سبز چھالی ہے اور ہاتھ میں موتی کی تین کنجیاں ہیں اور ایک شخص کہتا ہی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم لئے کنجیاں نصرت کی اور کنجیاں بارے کی اور کنجیاں نبوت کی اسکے بعد ابر کا ایک دوسرا ٹکڑا آیا اسمیں آواز گھوڑوں کی ہنہنات کا اور پکھوتونکی سنسنات کا اور آدمیونکی بات کا آتا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا اور ایک شخص کہا محمد کو تمام روزمین پر پھراؤ اور جتنے ذی روح ہیں جنات انسانات فرشتے پرندے درندے سبھوں پر ظاہر کرو اور انکو دیو خلق آدم کا اور معرفت شیث کی اور شجاعت نوح کی او خلت ابراہیم کی او زبان اسمعیل کی اور رضامندی اسحق کی اور فصاحت صالح کی او حکمت لوط کی اور بشارت یعقوب کی او جمال یوسف کا اور شدت موسی کی اور صبر ایوب کا او طاعت یونس کی او جہاد یوشع کا اور آواز داؤد کا اور حب دانیال کا اور وقار الیاس کا اور عصمت یحیی اور زہد عیسی کا اور اسکو غوطہ دیو پیغمبروں کی اخلاق میں پھر وہ ابر جاتا رہا اور دیکھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ایک حریر کا لپیٹا ہوا کپڑا پکڑتے ہیں اور اس سے پانی ٹپکتا ہی اور ایک شخص کہتا ہی کہ واہ واہ محمد تمام

دنیا کا قابض ہوا اور اہل دنیا سے کوئی مخلوق باقی نرہا سب کے سب اسکے قبضۂ اختیار میں آئے پھر میں اسکو
دیکھی تو گویا چودہویں رات کا چاند ہے اور اسنے مشک کی بو آتی ہے اور تین شخص کو دیکھی ایک کے ہاتھ میں
روپے کا آفتابہ ہے اور ایک کے ہاتھ میں زمرد کا سبز طشت اور ایک کے ہاتھ میں حریر کا سفید کپڑا پھر محمد کو اس
آفتابہ سے اس طشت میں سات بار دھویا اور مہر نکالکے دونوں شانوں کے درمیان مہر کیا اور اس حریر میں لپیٹا اور اٹھا کے
ایک ساعت اپنے پنکھ تو میں رکھکر پھر میرے حوالے کیا اور عبدالمطلب سے منقول ہے کہ کہے میں محمد کی ولادت کی شب
کعبے کے پاس تھا جب آدھی رات ہوی دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم طرف جھک کے سجدے میں گیا ہے اور اس سے یہ آواز آیا
اللّٰہ اکبر ربّ محمّد المصطفےٰ اب مجھے پروردگار نے بتوں کی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک کیا اور غیب سے آواز
آیا کعبے کی قسم کہ کعبے کو پسند کیا اور اسکو قبلہ بنایا اور اسکو مسکن مبارک کیا اور کعبے کے گرد جو بتاں تھے سو ٹوٹ
گئے اور ہبل جو بڑا بت تھا اوندھا گر گیا اور ایک آواز آیا کہ محمد کو آمنہ جنی اور اسپر ابر رحمت آیا ہے اور ابن عباس وغیرہ
رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ کہے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے گھر تمام روشن ہوگیا اور ایک نور چمکا
اور آمنہ کو شام کے حویلیاں نظر آئے اور اکثر اہل سیر اس بات پر ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف
کٹی ہوی پیدا ہوے اور یہی روایت کیا ہی کہ حسان بن ثابت کہے کہ میری عمر سات آٹھ برس کی تھی ایک روز
صبح کو ایک یہودی پکارا کہ ای یہود آؤ تب سب جمع ہو کے پوچھے کیوں پکارتا ہی تو کہا احمد پیدا ہوا سو اسکا
ستارہ آج شب کو نکلا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہے ایک یہودی مکے میں رہتا تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے سو صبح کو کہا ای قریش تمہارے یہاں شب کو کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے لوگ کہے
معلوم نہیں کہا دریافت کرو کیونکہ آج شبکو اس امت کا نبی پیدا ہوا اور اسکے دونوں شانوں میں نشانی ہی لوگ
دریافت کر کہے کہ عبدالمطلب کے فرزند عبداللہ کو لڑکا پیدا ہوا ہی پھر وہ یہودی لوگوں کے ساتھ آکے حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور غش کھا کے گر پڑا اور بولا نبوت بنی اسرائیل سے گئی ای قریش اس لڑکے کو ایسی سطوت ہوگی
کہ تم سب پر غالب ہوگا اور مشرق سے مغرب تک اسکا اشتہار ہوگا اور یہی ثابت ہوا کہ جس شب حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم پیدا ہوے کسریٰ کی حویلیوں کو زلزلہ ہوا اور اسکے چودھہ کنگرے گر گئے اور ساوے کا تالاب خشک
ہوگیا اور ساوے کی ندی ہزار سال سے سوکی تھی سو جاری ہوی اور فارس کا آتشکدہ جسکی آگ ہزار سال سے سلگی

تھی سو بجھ گئی بیہقی روایت کئے ہیں کہ جب کسریٰ کی حویلیو نمو زلزلہ ہوکے اسکے چودہ کنگرے گر گئے کسریٰ
کو بہت ہول ہوا پر دل کو مضبوط کرکر ظاہر نکیا آخر صبر نہو سکا پھر اپنا تاج پہنا اور تخت پر بیٹھکے ارکان دولت سے
اپنا احوال ظاہر کیا اس عرصے میں آتشکدہ بجھا سو سکے بہت ہی مغموم ہوا اور اسکے یہاں کا موبدان یعنی قاضی القضات
خواب دیکھا سو کسریٰ سے عرض کیا کہ بڑے سرکش اونٹان عربی گھوڑو نکو کھیچتے ہیں اور دجلے سے پار ہوکے ملکوں
مین پھیل گئے ہیں بادشاہ پوچھا ای موبدان اس خواب کی کیا تعبیر ہے موبدان کہا عرب کے ملک طرف سے ایک
حادثہ ہوگا کہ اس سے عجم کو ہزیمت ہوگی کسریٰ نے نعمان بن منذر کو جو عرب کا حاکم تھا لکھا کہ کسی دانا شخص کو میرے
پاس بھیج تا میں جو سوال کروں سو اسکا جواب دے سکے نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حیان غسانی کو بھیجا کسریٰ اسکو
اپنی سرگذشت بیان کیا عبد المسیح کہا اس کا علم میرا ماموں جسکا نام سطیح ہے اور علم کہانت مین بے نظیر اور شام کے شہر میں رہتا
ہے سو اسکو ہوگا کہتے ہیں کہ سطیح کی عجیب و غریب شکل تھی اسکے بدن میں ہڈی نتھی مگر سر کی ہڈی تھی اسکو اٹھنے بیٹھنے
کی طاقت نتھی اور ہاتوں کے انگلیاں گوشت کے لندے تھے اسکو کہیں لیجانا چاہے تو کپڑے کو لپیٹتے سر تک لپیٹ کر
لیجاتے اور اسکا سر سینے پر تھا اور گردن نتھی اور چھ سو برس کی عمر ہوی تھی کچھہ کیفیت پوچھے تو اول اسکو خوب ہلاتے تب
ہشیار ہوکے خبر دیتا قصہ کوتاہ عبد المسیح کسرے کے حکم سے سطیح پاس گیا سطیح بیمار اور سکرات مین تھا عبد المسیح اسکو سلام
کیا سطیح سر اٹھا کے کہا عبد المسیح اونٹ پر سوار ہوکے سطیح پاس دوڑتا آیا اور سطیح مرنیکو پہنچا تجھے بنی ساسان کا بادشاہ بھیجا
کہ رے اور آتش بجھی سو دریافت کرنے اور موبدان کے خواب کی تعبیر جو سرکش اونٹان گھوڑوں کو کھینچے اور دجلہ پار کے
شہروں میں منتشر ہوے سو پوچھنے بھیجا ہے اے عبد المسیح جب تلاوت بہت ہوگی اور چھڑی والا ظاہر ہوگا اور
سماوے کی ندی بہیگی اور ساوے کا تالاب سوکھیگا اور فارس کا آتشکدہ بجھیگا تو سطیح کے لئے شام کا ملک شام نہیں اور
دنیا میں اسکا ٹھکانا نہیں اور بنی ساسان کے راجے اور رانیاں کنگروں کے شمار پر ہوکے اور جو ہونا ہے سو
ہوگا یہہ کہکر سطیح جان دیا اور عبد المسیح کسریٰ پاس حاضر ہوکے یہہ کیفیت بیان کیا کسریٰ کہا ہمارے چودہ آدمی بادشاہ
ہوے تک بہت عرصہ ہے اور بہت کام ہونا ہے سو چار برس کے عرصے میں انھوں کے یہاں دس شخص
تخت نشین ہوے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ پر فارس
کا ملک فتح ہوا اور یزدجرد فارس کا بادشاہ ہزیمت کھا کے خراسان طرف بھاگا اور چند مرتبہ لشکر جمع کرکے

جنگ کیا آخر سنہ یکتیس ہجری خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں مارا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کون سے سال ہوئی سو اسمیں اختلاف ہے مگر مشہور یہ ہے کہ ابرہہ کی فوج غارت ہوئی سو پچاس روز کے بعد ربیع الاول کے بارہویں دوشنبے کے روز پیش از طلوع آفتاب پیدا ہوئے کہتے ہیں کہ نیسان کا مہینا تھا اور آفتاب حمل کے برج کے بیسوین درجے میں تھا اور غفر ستارہ طالع تھا کہتے ہیں کہ وہ اپریل کا مہینا تھا سنہ پانسو یکہتر عیسوی میں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے بعد ثویبہ نے ابی لہب کی باندی دودھ پلائی روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی ابولہب خوشی سے اسکو آزاد کیا اور دودھ پلانے واسطے اسکو مقرر کیا پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعوی نبوت کا کئے ابولہب حضرت کا سخت دشمن ہوا آخر کافر ہی موا اور عباس رضی اللہ عنہ ابولہب کو موئے بعد ایکبار خواب میں دیکھے نہایت بدحال ہے پوچھے تیرا کیا حال ہے کہا میں آتش میں جل رہا ہوں مگر دوشنبے کے شبکو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور ان دونو انگلیوں کے درمیاں سے میں پانی چاٹتا ہوں اسلئے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے سو خبر سنکے ثویبہ کو آزاد کیا اور دودھ پلانے مقرر کیا ای مومنو ابولہب کافر جسکے مذمت میں تبت کا سورہ اترا ہے اسکے عذاب میں جب تخفیف ہوتی ہے تو مسلمان جو حضرت کے امتی ہیں حضرت کی پیدایش کی خوشی کریں تو اُن پر کسقدر اللہ تعالی کی عنایت ہوگی سو اسپر قیاس کرلیجئے اور عادت ایسی چلی آئی ہے کہ مسلمان مولد کے مہینے میں کھانا پکاتے اور غربا کو کھلاتے ہیں اور مسکین محتاج کو حضرت کے نام سے خیرات کرتے اور خوشی مناتے اور حضرت کی ولادت کا بیان پڑھتے اللہ تعالی انکو جزاے خیر دیوے لیکن ضرور ہے کہ بدعتون اور گناہ کے کاموں سے جو عوام الناس اندنوں میں نکالے ہیں باز رہیں جیسا ڈھول بجانا راگ گانا بلا ضرورت چراغان روشن کرنا وغیرہ کیونکہ ان کاموں سے ثواب تو کہاں بلکہ گنہگار ہوجاتے ہیں اللہ تعالی نے مسلمان کو نیک توفیق دیوے اور بدعتوں سے بچاوے القصہ حضرت سات روز اپنی والدہ کا اور چند روز ثویبہ کا دودھ پئے بعد حلیمہ سعدیہ حضرت کو دودھ پلانے مقرر ہوئے ابن اسحق اور بیہقی وغیرہما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا احوال جو روایت کئے ہیں سو انکا خلاصہ لکھتا ہوں سنئے بنی سعد بن بکر کے قبیلے والے حارث کی بیٹی حلیمہ چند عورتوں کے ساتھ مکے میں دودھ پلانے آئی ان ایام میں بنی سعد کی زمیں میں قحط تھا اور حلیمہ کے ساتھ انکے شوہر حارث بن عبد العزی اور ایک لڑکا تھا اور سواری کو ایک اونٹ اور گدھی تھی اور دودھ نہ ہونیکے باعث وہ لڑکا تمام شب

سونے نہیں دیتا تھا تمام عورتاں لوگوں کے بچوں کو دودھ پلانے لئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتیم ہیں سنکر
کوئی عورت حضرت کو دودھ پلانے قبول نکئی مگر حلیمہ اپنے شوہر سے کہے کہ سب عورتاں بچوں کو لیجاتیں ہیں اومیں
خالی جانا بہت بد معلوم ہوتا ہے بہتر ہے کہ اس ہی یتیم لڑکے کو لینا غرض حلیمہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے دیکھے کہ سفید سوف میں لپٹے ہوئے ہیں اور نیچے سبز بچھالی ہے اور بدن سے مشک کی بو آتی ہے
حلیمہ دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اپنا ہاتھ حضرت کے سینے پر رکھے حضرت آنکھ کھول کے دیکھے اور تبسم کئے اسوقت
حضرت کی آنکھ سے ایسا ایک نور نکلا کہ آسمان تک پہنچا پھر حضرت کو گود میں لیکے دودھ پلائے سو حضرت
ایک طرف کا دودھ پیئے دوسری طرف منہہ نہ لگائے حلیمہ سے منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عادت
تھی کہ ایک طرف کا دودھ پیتے اور دوسری طرف کا اپنے دودھ بھائی واسطے چھوڑ دیتے القصہ حلیمہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے اپنے منزل گاہ کو آئے انکے شوہر بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے
اور خدا کو شکر کا سجدہ بجا لائے اور اپنی اونٹنی پاس جاکے دیکھے تو کاسے دودھ سے بھرے ہیں دودھ بچوں کے سب فراغت سے
پیئے حلیمہ کے شوہر یہہ دیکھ کے کہے ای حلیمہ تو بہت مبارک لڑکا لائی جو ہم رات کو فراغت سے آرام کئے پھر چند روز مکے
میں رہے ایکبار شب کو حلیمہ دیکھے کہ ایک نور انکو گھیر لیا ہے اور ایک شخص سبز پوشاک پہنکے انکے سرہانے کھڑا ہے
حلیمہ اپنے شوہر کو بیدار کئے کہ دیکھ یہہ کون کھڑا ہے انکے شوہر کہے ای حلیمہ خاموش رہ اور یہہ باتیں ظاہر مت کر
جس دن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے یہود کو کھانا پینا خوش نہیں آتا غرض جب حضرت کو لیکے اپنے گانوں طرف چلے
تو انکی گدھی سب کے جانوروں سے آگے رہتی انکے ساتھ کے لوگ کہتے حلیمہ کیا یہہ وہی گدھی ہے حلیمہ جواب دیتے ہاں وہی
ہی تو سب متحیر ہوتے جب بنی سعد کی زمین پر پہنچے تو حالانکہ وہاں جانوروں کے واسطے کچھ چارا نتھا لیکن حلیمہ کے بکریاں
چرکے آتے تو پیٹ بھرا رہتا اور دوسروں کے جانوراں بھوکے آتے لوگ چرواہوں کو کہتے حلیمہ کے جانور جہاں
چرتے ہیں وہاں ہی چراؤ وہ کہتے کہ ہم وہاں ہی چراتے ہیں پر انکے جانوروں کا پیٹ بھرتا ہے اور دوسروں کے
جانوروں کو کچھ نہیں اسی طور پر دو برس بہت فراغت سے گذرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت جلد بڑھتے
دو برس کے ہوسے تو چار برس کے نظر آنے لگے اور پہلے جو بات کئے سو یہہ فرماتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اور حلیمہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کپڑون مین پیشاب پاخانہ کئے اور ایک وقت معین پر تقضاء حاجت فرماتے اور کسی وقت
شرمگاہ ظاہر ہوتی تو پکارتے اور مین جلد جاکے ڈھانپتی اگر مین ڈھانپنے مین تاخیر کرتی تو غیب سے ڈھانپے جاتی
اور جب چلنے لگے تو بچون کو کھیلنے سے منع فرماتے اور آپ بھی نکھیلتے اور فرماتے ہمکو کھیلنے پیدا نہین کئے ہین اور
بھی روایت ہے کہ ہر روز دو سفید جانور آتے اور حضرت کے گریبان مین جاکے غیب ہوتے اور پھر نہ نکلتے اور حضرت
کے مزاج مین رونا اور بدخلقی نہتھی جیسا دوسرے بچے کرتے ہین اور ہاتھ جس چیز پر رکھتے تو بسم اللہ کہتے حلیمہ کہتی
ہین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور جانے نہین دیتی ایک روز مین غافل تھی اور میری لڑکی شیما کے ساتھ حضرت
دور کے سوئے ڈھونڈ یعنے نکلی تو راہ میں مجھسے ملے مین شیما کو کہی تو دھوپ مین اتنے دور کیا واسطے لیگئی شیما کہی
اسکو دھوپ نہین لگی جہان کہین پھرتا تھا وہان اسپر ابر سایہ کرتا تھا اور ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حلیمہ کو کہے مجھے میرے بھائیون کے ساتھ چراگاہ کو کیون نہین بھیجتے تا مین بھی چراؤن پھر حلیمہ حضرت کے سر بالون
کو کنگھی کرکے آنکھون مین سرمہ لگاکے پاک کپڑے پہناکے گلے میں دفع نظر کے لئے جزع یمانی کا ہار ڈالے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس ہار کو توڑ کے پھینک دئے اور فرمائے میرا پروردگار میرا نگاہبان ہے اور اپنے رضاعی بھائیون کے
ساتھ چرانیکو گئے دوپہر کے وقت حلیمہ کا لڑکا ضمرہ روتا ہوا آکے کہا محمد یا مین جلد جاؤ کیونکہ ہم کہڑے تھے یکایک
ایک شخص آکے اسکو ہمارے بیچھ مین سے اٹھا لے گیا اور پہاڑ پر جاکے اسکو سلایا اور اسکا پیٹ چیرا تو تب حلیمہ اور اسکے
شوہر ملکے دوڑ گئے دیکھے تو حضرت پہاڑ پر بیٹھے ہین اور آسمان طرف دیکھ رہے ہین پھر ان دونوکو دیکھکے تبسم کیے
اور فرمائے کہ دو شخص آئے اور میرا پیٹ چیرے اور اسمین سے کچھ نکال پھینک دئے پھر جیسا تھا ویسا ہی کئے اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ تین شخص آئے ایک کے ہاتھ مین روپے کا آفتابہ تھا ایک کے ہاتھ مین زمرد کا طشت برف سے بھرا ہوا تھا اور
مجھے لیکے پہاڑ پر گئے اور آہستہ لٹائے اور میرا پیٹ سینے سے ناف تک چیرے تو مین دیکھا کرتا تھا اس سے مجھے کچھ درد نہوا
اور ایک شخص پیٹ مین ہاتھ ڈالکے آنتین نکالا اور اس برف سے اسکو دھویا پھر دوسرا آکے کہا اللہ تعالی جو فرمایا تھا
سو تم بجالایا اب تو سرک جا اور اسنے لگے اپنا ہاتھ میرے پیٹ مین ڈالکے میرا دل نکالا اور اسکو چیر کے اسمین سے ایک
سیاہ نقطہ لہو سے بھرا ہوا دور کیا اور کہا اے حبیب اللہ تیرے مین یہہ حصہ شیطان کا تھا سو اسکو دور کئے ہین اور
اسکے پاس کچھ چیز تھی سو اس سے دل کو بھر دیا اور اسکے مکان پر اسکو رکھہ دیا اور نور کے مہر سے اسکو مہر کیا

میں اسکی خشکی اپنے رگوں میں اور مفصلوں میں پاتا ہوں تیسرا شخص ایک اسکو کہا اللہ تعالی تمکو جو کہا سو تم کر چکے
اور اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا سو وہ زخم مٹ گیا اور کہا اسکو اسکے امت کے دس آدمیوں کے ساتھ تول تو سو میں
بڑھ گیا انہنے کہا چھوڑ دیو اگر تمام امت کے ساتھ تولو گے تو وہ بڑھ جاویگا پھر مجھے اٹھا کے کھڑے کئے اور میرے
سر کو بوسہ دئے اور کہے ای حبیب اللہ مت ڈر اگر تیرے ساتھ جو خوبیاں کرنا چاہتے سو جانتا تو تیری آنکھیں ٹھنڈی
ہوتیں پھر وے سب اٹھتے آسمان پر چلے گئے حلیمہ حضرت کو لیکے بنی سعد کے منازل کو آئے لوگ کہے اسکو کاہن کے
پاس لیجاؤ تا کہ دوا دیوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے کچھ آزار نہیں میرا جی بھلا چنگا ہے لوگ
کہے اسکو شیطان کا سایہ ہوا ہے غرض حلیمہ نے کاہن پاس لیگئے اور ماجرا بیان کئے کاہن کہا تم خاموش رہو میں
اس لڑکے کا احوال اسکی زبانی سنتا ہوں کیونکہ وہ اپنے حال سے خوب واقف ہے اور حضرت سے کیفیت پوچھا
حضرت سب بیان کئے کاہن اچھل کے کھڑے ہوا اور پکار کے کہا ای عرب تمہارے برائی کے دن قریب پہنچے
اس لڑکے کو مارو اور اسکے ساتھ مجھے بھی مارو اگر اسکو چھوڑ دوگے اور وہ بڑا ہوگا تو تمکو احمق ٹھہراویگا اور
تمہارے دینوں کو جھوٹھ کریگا اور تمکو ایک رب طرف جسکو تم جانتے نہیں بلاویگا حلیمہ یہ بات سنکے لڑکے کو اس
پاس سے کھینچ لئے اور کہے ہوا تو بڑا احمق دیوانہ ہے اگر تو ایسا کہیگا سو معلوم ہوتا تو میں اسکو تیرے پاس نلاتی ہم محمد
کو نہ مارینگے اور تو اپنے مارے جاویگا کسیکو بلوا لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کے لے آئے اور حلیمہ
سے روایت ہے کہ اس روز سے میں حضرت کو جس مکان میں لیجاتی وہاں سے مشک کی بو آتی تھی پھر لوگ حلیمہ کو کہنے
لگے اس لڑکے کو اسکے لوگوں پاس دینا بہتر ہے مبادا اسکو کچھ آفت پہنچے پھر حلیمہ حضرت کو لیکے مکے کے قریب
پہنچے اور ایک مکان پر بٹھا کے قضاء حاجت کو گئے جب فراغت پاکے آئے تو حضرت کو نہ پائے حلیمہ گھبراہٹ
سے ادھر ادھر دیکھے تو کہیں نہ پائے آخر ناامید ہو کے اپنے ہاتھ سر پر رکھ کے پکارنے لگے کہ واہ محمداہ واولداہ
یکایک ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لیکے حلیمہ پاس آیا اور کہا ای سعدیہ تجھے کیا ہوا جو ایسا بلاتی ہے حلیمہ کہے عبد المطلب
کا فرزند محمد جسکو ایک مدت دودھ پلاکے اسکے باپ پاس دینے لیجاتی تھی سو گم ہو گیا ہے انہنے کہا تو روتی مت میں تجھے ایک
شخص کے پاس لیجاتا ہوں اگر وہ چاہے تو تجھے اسکو دیگا حلیمہ بولے میں تیرے صدقے وہ کون ہے بتلا انہنے کہا ایک بت
ہے جسکا نام ہبل اور بہت عالی قدر بلند مرتبت ہے وہ تیرا فرزند کہاں ہے سو جانتا ہے حلیمہ بولے ایو تو سنا نہیں کہ

پیدا ہونے سے سب بتان اوندھے ہو گئے پھر حلیمہ کو وہ شخص نزد ہبل پاس لے گیا اور اُسکے گرد صدقے ہوا اور اُنکا قصہ
اسکو کہا ہبل اوندھا گر پڑا اور دوسرے بتان وہاں کے سرنگون ہوئے اور اُنکے اندر سے آواز آیا کہ ای بوڑھے تو ہمارے
نزدیک سے جا اور اُس لڑکے کا نام یہاں مت لے کیونکہ تمام بتان اور بت پرستان اُسکے ہاتھ سے ہلاک ہوینگے
سو اُسکا خدا اُسکا نگاہبان ہی اُسکو ہلاک نکریگا حلیمہ وہانسے نکل کے عبد المطلب پاس آئی عبد المطلب اُنکو دیکھ کے
کہے ای حلیمہ کیوں تو بہت غمگین ہی اور تیرے ساتھ محمد نہیں حلیمہ کہے ای ابو الحارث مین محمد کو خوب طرح سے لے آتی
تھی سو مکے کے قریب ایک جاگے بیٹھا کے قضاء حاجت واسطے گئی تو محمد وہانسے گم ہو گیا ہرچند میں تلاش کئی پر نہ پائی
عبد المطلب صفا پر چڑھ کے پکارے ای غالب کی اولاد جلد آؤ سب قوم جمع ہوئی عبد المطلب کہے میرا لڑکا محمد
گم ہو گیا ہی تو سب ڈھونڈھنے لگے آخر نہ پائے عبد المطلب کعبے کا طواف کر کر اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے
لگے ہاتف سے آواز آیا لوگو غمگین مت ہو محمد کا خدا ہی اُسکو نہ چھوڑ یگا عبد المطلب کہے بھلا کہہ محمد کہاں ہی آواز
آیا تہامہ کے بیابان میں جھاڑ کے نیچے بیٹھا ہی عبد المطلب تہامہ کے بیابان کو گئے اثناء راہ ورقہ بن نوفل ملے اُنھوں بھی
ساتھ ہوئے جب تہامہ کے بیابان میں آئے دیکھے موز کے درخت کے نیچے بیٹھ کے اُسکے پتوں کو چنتے ہیں عبد المطلب دیکھ کے
پوچھے تو کون ہی حضرت فرمائے میں محمد ہوں فرزند عبد اللہ بن عبد المطلب کا پھر عبد المطلب کہے میں تیرا دادا ہوں
اور اپنے اونٹ پر بیٹھا کے مکے کو لے آئے اور بہت سے اونٹان اور سونا تصدق کئے اور حلیمہ کو بہت سا انعام دیکے
روانہ کئے دوسری ایک روایت میں آیا ہی حلیمہ لے آتے وقت وادی سرر کو پہنچے تو وہاں حبشیوں کی ایک جماعت
اُنکے ہمراہ ہوئی وے لوگ حضرت کو گھور گھور کے دیکھنے لگے پھر مہر نبوت کو دیکھے اور آنکھوں کی سرخی کو دیکھ کے پوچھے آیا
اسکی آنکھوں کو کچھ آزار ہی تو حلیمہ کہے کچھ آزار نہیں لیکن یہہ سرخی اُسکی آنکھ سے جاتی نہیں وے کہے اللہ کی سوگند
یہہ نبی ہی پھر وے لوگ چلے گئے اور حلیمہ حضرت کو والدہ پاس مکے میں لائے از بسکہ حلیمہ کو حضرت کے قدم کی برکت سے
بہت خیر و برکت تھی آمنہ سے کہے اس لڑکے کو مکے کی ہوا موافق نہوگی چند روز میرے ملک میں رکھتی ہوں پھر آمنہ اجازت
دئے تھے انھوں حضرت کو لیکے اپنے منزل کو آئے ایک روز ذو المجاز نام ایک بازار تھا اور وہاں ایک نجومی رہتا تھا لوگ
بچوں کو اُس پاس لیجاتے حلیمہ بھی حضرت کو اُسکے پاس لیگئے جب حضرت کو دیکھا اور آنکھوں کی سرخی کو نظر کیا اور مہر
نبوت کو نگاہ کیا سو پکارا اُٹھا ای عرب اس لڑکے کو قتل کرو کیونکہ وہ اگر بڑا ہوگا تو ......

تمھارے دین والونکو قتل کریگا اور تو تمکو اور تمھارے بتوں کو توڑیگا اور تم سب پر غالب ہوگا حلیمہ لڑکے کو اسکے پاس سے چھین لے آئیں پھر کبھی کسیکو بتاتے نہیں تھے ایکبار ایک نجومی آیا قوم کے بچونکو اسکے پاس لے گئے اور حلیمہ حضرت کو نہ لیگئے لیکن کچھ کام میں مشغول ہوئے کہ اس عرصے میں حضرت منہ دیکھے باہر نکلے نجومی دیکھہ کے حضرت کو بلوایا حضرت اسکے پاس تشریف نہ لیگئے پھر نجومی بہت چاہا حضرت کو بتانا مگر حلیمہ نے نہ بتائے آخر نجومی کہا یہہ لڑکا نبی ہے اور بعضے روایات میں آیا ہے کہ حضرت کے سینے کو شق جو کئے سو حلیمہ دوسری بار لیگئے بعد ہوا تھا پھر حلیمہ اندیشے سے حضرت کو انکے والدہ پاس لاکے دئے تو عبداللہ کی باندی ام ایمن حضرت کی خدمت کرتی تھی روایت ہے ام ایمن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھوک پیاس کی شکایت نہیں کئے صبح ہوتی تو زمزم کا ایک پیالہ پیتے پھر شب تک کچھ کھاتے اور اکثر صبح کو کھانا کھائے کہتے تو فرماتے مجھے کھانیکی اشتہا نہیں جب عمر شریف حضرت کی چھے برس کو پہنچی آمنہ حضرت کو لیکے اپنے قرابت والونکو دیکھنے مدینہ کو گئے اور بنی نجار جو قرابت والے تھے انھوں کے یہان ایک مہینا رہے اور ام ایمن بھی حضرت کی خدمت میں تھی جب وہانسے نکلے مدینے کے قریب ایک موضع جو ابوا نام تھا پہنچے تو آمنہ کا انتقال ہوا روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے طرف ہجرت فرمائے تو لڑکائی کا جو احوال گذرا تھا سو بیان فرماتے اور نابغہ کے گھر کو دیکھہ کے فرمائے میری والدہ مجھے لیکے یہان اتری تھی اور مین بنی عدی بن النجار کے کنوے میں پیرنا اچھا سیکھا روایت ہے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے انکے والدہ مدینے میں آئے یہود حضرت کو دیکھہ کے کہے یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہے اور یہہ شہر اسکی ہجرتگاہ ہے فائدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی نجات میں اختلاف ہے بعضے علما کہے ہیں انھون کو نجات نہیں اور بعضے توقف کئے ہیں یعنے نجات ہے یا نہیں سو ہم کہہ نہیں سکتے محققین کا مذہب یہہ ہے کہ وہ ناجی ہیں پھر انکی نجات کس باعث سے ہے سو اسمیں تین قول ہیں ایک تو یہہ ہے کہ اللہ تعالی ان دونون کو زندہ کیا سو حضرت پر ایمان لائے چنانچہ اس مضمون میں چند احادیث وارد ہیں اگرچہ وہ احادیث ضعیف ہیں پر سب طریقون کو جمع کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اصل ہے دوسرا قول انھون اہل فترت میں ہیں جو قبل بعثت کے موئے ویسے لوگوں کو اشاعرہ پاس نجات ہے اسکی دلیل اللہ تعالی کا قول ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے ہم کچھ بلا نہیں ڈالتے جب تک بھیجیں کوئی رسول تیسرا قول یہہ ہے کہ والدین اور اجداد حضرت کے مومن تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں پاک پشتونسے پاک رحم والونمیں آیا تھا اور کافر تو

بخوبی چاہئے کہ حضرت کے آبا میں کوئی کافر نہونا اگر اعتراض کرین کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر کافر تھے چنانچہ قرآن
مین مذکور ہے سو اسکا جواب دیتے ہیں کہ وہ انکا باپ نتھا بلکہ چچا تھا چچا کو باپ کہنا عرب کا دستور ہے اور حافظ
جلال الدین سیوطی نے تینوں دلیلوں کو خوب کھول کے اپنے رسالوںمین لکھے ہیں اور اس بیامین چھے رسالے تصنیف
کئے ہیں اللہ تعالے انکو جزاء خیر دیوے غرض آمنہ کے وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے دادا عبدالمطلب پالتے تھے
اور اپنے فرزندوں سے انکو زیادہ چاہتے اور زیادہ تعظیم کرتے تھے اور عبدالمطلب واسطے مسند بچھائے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم اسکے اوپر تشریف رکھتے لوگ اگر منع کرین تو عبدالمطلب کہتے میرے لڑکے کو چھوڑ دیو کیونکہ وہ آپ کو بزرگ سمجھتا ہے اور
مجھے امید ہے کہ وہ ایسے بڑے مرتبے والا ہوگا کہ عرب میں کوئی ویسا نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور قیافے والے عبدالمطلب کو
کہتے تھے کہ اس لڑکے کی بہت حفاظت کر کیونکہ ہم ابراہیم کے قدم سے جو مقام ابراہیم میں ہے کسیکے قدم کو مشابہ نہیں دیکھتے
مگر اسکے قدم کو اور عبدالمطلب ام ایمن کو کہتے اے برکہ تو اس لڑکے سے غافل مت ہو کیونکہ اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ اس
امت کا نبی ہے اور ایکبار عرب کے ملک مین قحط ہوا سو عبدالمطلب طائف کے اشارے لیے ابو قبیس پہاڑ پر گئے اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو اپنے کاندھے پر بٹھا کے مینہ مانگے سو اللہ تعالے مینہ برسایا اور قحط دفع کیا جب عمر شریف حضرت کی آٹھ برس
کی ہوئی عبدالمطلب کا وفات ہوا اور انکی عمر ایک سو دس برس کی تھی مرتے وقت اپنے فرزند ابو طالب کو جو حضرت کے
سگے چچا تھے عبداللہ اور انمین بہت الفت تھی کفیل حضرت کا کئے تو ابو طالب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت محافظت
کرتے اور حضرت آئے بغیر کھانا نہ کھاتے اور اپنے سے جدا نہیں کرتے اور ایکبار عرب کے ملک میں قحط ہوا قریش
ابو طالب سے مینہ کی التجا کئے ابو طالب مینہ مانگنے نکلے انکے گرد قریش کے لڑکے تھے اور انمین رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم آفتاب کے سا چمک رہے تھے ابو طالب حضرت کی پشت کعبے طرف کر کر مینہ مانگنے واسطے اشارہ کئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
آسمان طرف اپنی انگلی سے اشارہ کئے تو آسمان پر کچھ ابر نتھا سو یکایک ابر کی ٹکڑیاں جمع ہوکے اس قدر مینہ برسا کہ ندیاں
نالے بھر گئے اور ابو طالب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک قصیدہ کہے چنانچہ اسمیں کی ایک بیت
یہ بیت وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ یعنے گورے رنگ والا مینہ مانگے جاتا ہے
اسکے ذات سے جو فریاد رس ہے یتیموں کا اور پناہ بیواؤں کی جب عمر شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارہ برس
کی ہوئی ابو طالب حضرت کو لیکے شام طرف تجارت کو نکلے بصری کے قریب جب پہنچے وہاں ایک راہب تھا

جسکا نام بحیرا اور زہد و تقوی سے ممتاز موصوف اور نصاری کے علما میں مشہور و معروف تھا اور شہر کے باہر ایک
گرجے میں رہتا تھا قریش کا قافلہ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا ان پر سایہ کیا ہے جب حضرت درخت پاس
تشریف رکھے تو وہ ابر کا ٹکڑا حضرت پر سایہ کیا ہے بحیرا یہہ دیکھ کے متعجب ہوا اور قافلے والوں کو ضیافت کی دعوت
دے بلایا جب حضرت تشریف لائے تو ابر سایہ کیا ہوا تھا بحیرا حضرت کو دیکھ کے کہا یہہ سردار رب العالمین کا اسکو بھیجیگا
اللہ تعالی رحمۃ للعالمین قریش کے بوڑھے اسکو پوچھے کہ تو کیا سمجھا تو کہا جب تم سب گھاٹی چڑھے انمے کسی درخت یا
پتھر پر نہیں گذرا جو اسکو سجدہ نہیں کئے اور یہہ چیزیں بجز نبی کے دوسرے کو سجدہ نہیں کرتے اور دیکھو ابر کا ٹکڑا
اسپر سایہ کیا ہے اور اسکی نبوت کی علامت ایک مہر ہے اسکے شانے پر اور حضرت کو تکنے لگا اور مہر نبوت کو دیکھا
اور ابوطالب کو قسمیں دیا کہ تم اسکو لیکے آگے مت بڑھو کیونکہ یہودیان اگر اسکو دیکھیں تو قتل کرینگے یہی گفتگو تھی کہ نو
شخص روم سے آئے بحیرا انسے پوچھا تم کس واسطے آئے وے کہے یاد رہان کہے ہیں کہ اس مہینے میں نبی نکلنے والا ہے سو ہم
طرف لوگ کو روانہ کئے اور ہمکو اس طرف بھجوائے بحیرا کہا اللہ تعالی جس چیز کا ارادہ کرے تو کون اسکو پھیر سکتا ہے
اور حضرت کی نبوت بدلایل ان پاس ثابت کیا اور بولا توریت انجیل زبور میں ایک نبی کا آنا ضروری کر کر جو ہے
وہ یہی نبی ہے اور انکو پھیر دیا اور ابوطالب کو جتا دیا کہ اس لڑکے کو یہود و نصاری سے محافظت کر کیونکہ یہہ لڑکا
پیغمبر آخر الزمان ہوگا اور اسکا دین تمام دینوں کو منسوخ کریگا اور اسکو شام کے ملک طرف مت لیجا یہود اسکے بہت
دشمن ہین پھر ابوطالب اپنا اسباب بصری میں فروخت کر کر مکے کو آئے جب سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پچیس سال کی ہوئی تجارت واسطے شام طرف روانہ ہوے سبب روانگی کا یہہ ہوا کہ خویلد کی بیٹی خدیجہ جو ہے
کہ کسی لوگ پاس اپنا مال تجارت واسطے دیتی اور قریش میں کوئی امانت دار زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہتا اور سب حضرت کو محمد الامین کہا کرتے خدیجہ نے حضرت سے منت کرنے لگی کہ تم میرا مال تجارت واسطے لیجاؤ
منافع حاصل ہوے تو تم اس سے جسقدر چاہتے ہو سو لیو حضرت قبول فرما کے شام طرف روانہ ہوے خدیجہ اپنا ایک
غلام جسکا نام میسرہ اور اپنا ایک قرابتی جسکا نام خزیمہ تھا حضرت کے خدمت واسطے ہمراہ کئے جب بصری کو پہنچے ایک
گرجے کے قریب درخت کے نیچے بیٹھے وہ درخت خشک اور بے برگ تھا مجرد حضرت بیٹھنے کے سبز اور بار دار ہو گیا اس
گرجے میں ایک راہب تھا اسکا نام نسطورا یہہ حال مشاہدہ کر کے حضرت پاس آیا اور کہا اس درخت کے نیچے بیٹھا تھا سو

نبی ہی اورحضرت کو لات وعزی کی قسم دیکے پوچھا تیرا نام کیا ہی حضرت خفا ہو کر فرمائے میرے پاس مت انکا ان بتون
کا نام لیا مجھے خوش نہین لگتا اور حضرت کے آنکھونکی سرخی کو دیکھہ کر میسرہ سے پوچھا کیا یہہ سرخی کچھہ مرض کے سبب ہی
میسر کہا نہیں بلکہ اسکے پیدائش سے ہی پھر نسطورا کے ہاتھہ مین ایک کتاب تھی سو اسمین دیکھا تھا اور کہتا تھا قسم
ہی اسکی جو عیسی پر انجیل نازل کیا کہ یہہ وہی نبی ہی العقصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تجارت کی جنس سب بصرہ مین فروخت
کئے تو اسمین بہت سا نفع حاصل ہوا جب مکے میں آئے خدیجہ دوپہر کے وقت اپنے بالاخانے پر عورتوں کے ساتھہ
بیٹھے تھے سو دیکھے کہ حضرت تشریف لاتے ہیں اور حضرت کے سر مبارک پر دو پرندے سایہ کئے ہین اور میسرہ بھی حضرت
کے خرق عادات اور کرامات جو راہ مین مشاہدہ کیا تھا سو خدیجہ کو ظاہر کیا پھر بی بی خدیجہ کو آرزو ہوی کہ اس
شمع شبستان رسالت سے اپنا گھر روشن ہووے اور وہ عزت و شرف کا آفتاب اپنے منزل کو بیت الشرف بناوے اور وہ
بی بی بہت ہشیار تھی اور قریش مین حسب و نسب اسکا مشہور تھا اور مال و متاع بہت رکھتی تھی اور قریش کے اکثر اشرف
اور مالدار لوگ اسکو نکاح کرنے واسطے پیام کئے تو کسیکو قبول نہین کرتی تھی سو کسی عورت کو حضرت کی مرضی دریافت
کرنے بھیجی وہ عورت آکے حضرت سے استمزاج کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں شادی واسطے کچھہ ساز و سامان
نہیں رکھتا ہون وہ عورت کہی اگر کوئی اشراف کی لڑکی مال و جمال مین ممتاز رہے اور شادی کا سب سامان اپنی
طرف سے مہیا کر دیوے تو آپ کو قبول ہی حضرت فرمائے ویسی کون ہی وہ عورت کہی خدیجہ خویلد کی بیٹی ہی
اگر آپ کی مرضی مبارک ہو تو میں اسکی نسبت مقرر کرواتی ہون حضرت اسکو اجازت دئے انّنے آکے یہہ
خوشخبری بی بی خدیجہ کو پہنچائی خدیجہ اسکو بہت غنیمت جانکے اپنے والیوں کو اطلاع کئے پھر قریش کے تمام
اشریف جمع ہوے اور ابو طالب خطبہ پڑھے اور خدیجہ کا چچا عمرو بیٹا اسد کا نکاح کر دیا او مہر میں بیس اونٹ
باندھے اس وقت عمر شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہ کی عمر چالیس برس کی جب
عمر شریف پینتیس برس کی ہوی قریش کعبے کو جو ضایع ہوا تھا نئے سر سے بنائے اور تمام عمدہ لوگ قریش کے اسکے پتھرون
کو اٹھاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھانے مین شریک ہوئے قریش اپنے عادت کے موافق کام کے وقت
جیسا لنگ کھاندے پر ڈالتے تھے ویسا حضرت کو بھی عباس شفقت کی راہ سے کہے کہ تم بھی لنگ نکالو حضرت
لنگ نکالنے کا ارادہ کئے کہ اس میں بیہوش ہوکے گر گئے جب ہوش میں آئے کہنے لگے لنگ دیو لنگ دیو

اور فرمائے اپنے کو غیب سے ندا ہوا کہ تیری شرمگاہ ڈھانپ پھر اسکے بعد کبھی شرمگاہ حضرت کی ظاہر نہ ہوی جب کعبہ
تیار ہوا حجر اسود رکھنے واسطے قریش جھگڑا شروع کئے ہر شخص چاہتا کہ آپ ہی رکھے اور قریب تھا کہ آپس میں تلوار چلے آخر
سب مقرر کئے کہ حرم کے دروازے سے جو پہلے آتا ہے سو اسکو حکم کرنا پھر پہلے جو آئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے سب دیکھکے
کہنے لگے امین آیا اور حضرت کے حکم پر راضی ہوئے حضرت اپنی چادر بچھا کے حجر اسود کو اسپر رکھکے فرمائے کہ ہر قبیلے سے ایک
شخص آنا اور اس چادر کا پلو پکڑ کے اٹھانا پھر سب ویساہی پکڑ کے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسکو اٹھا کے
مقام پر لگا دئیے جب ایام نبوت کے قریب پہنچے حضرت کو لوگوں سے گوشہ اختیار کرنا خوش آیا سو حرم کے پہاڑ پر جو
جبل نور کرکے اب مشہور ہے جا کے عبادت الٰہی میں مشغول ہوتے اور اپنے ساتھ توشہ لیجا کے اکثر وہاں رہتے اور خواباں بہت
ہی بہتر اور راست حضرت کو پڑنے لگے جب عمر شریف چالیس برس کی ہوی آٹھویں کو ربیع الاول کی دوشنبے کے روز
حضرت پاس فرشتہ یعنے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت کو رسالت کی خوشخبری دئے اور پڑھو کر کہے حضرت
فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا جبرئیل حضرت کو پکڑ کے دابے اور کہے پڑھ حضرت فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر اول سے
زیادہ قوت سے دابے اور چھوڑ کے کہے پڑھ حضرت فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر اور قوت سے دابے اور کہے اِقْرَأْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ یعنے پڑھ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا آدمی لہو کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جسنے
علم سکھایا قلم سے سکھایا آدمی کو جو نہیں جانتا تھا بعضے روایات میں آیا ہے جبرئیل علیہ السلام ایک کتاب نکالے
جو بہشت کے حریر پر لکھی ہوی تھی اور اسمیں موتی اور یاقوت کا کام کیا ہوا تھا اور حضرت کو کہے پڑھ سو حضرت
فرمائے میں پڑھنے نہیں جانتا پھر جبرئیل حضرت کو دابے اور پڑھائے غرض جبرئیل پڑھا کے گئے بعد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم وہانسے اپنے دولت سرا کا قصد کئے تو راہ میں کسی جھاڑ یا پتھر پر گذرے تو السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
کہتا تھا اور حضرت کا دل ہیبت سے دھڑکتا تھا اور محل میں آکے بی بی خدیجہ کو کہے کہ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي یعنے مجھ پر
کپڑا اڑھاؤ تو حضرت پر کپڑے اڑھائے جب تسکین ہوی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اپنا احوال بیان فرما کے کہے
کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میری جان پر کیا آفت آتی ہے بی بی خدیجہ کہے اندیشہ مت کرو اللہ تعالیٰ تکو آفت میں نہ ڈالیگا اور اللہ
تعالیٰ تمہارے ساتھ بجز نیکی کے اور کچھ نکریگا کیونکہ تم صلہ رحم کرتے ہو اور عیال کا بار اٹھاتی ہو اور کسب کرتے ہو اور مہمانوں

کے ضیافت کرتے ہو اور حق کے کامون پر لوگون کی اعانت کرتے ہو اور یتیم کو جگہہ دیتے ہو اور سچ بات کہتے ہو اور
امانت مین خیانت نہین کرتے ہو اور عاجزونکی دستگیری کرتے ہو اور فقیرونکے ساتھہ نیکی اور لوگون کے ساتھہ خوش
خلقی کرتے ہو پھر بی بی خدیجہ حضرت کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل پاس لیگئے ورقہ جاہلیت کے رسوم ترک کرکر
دین نصرانی مین آیا تھا اور انجیل پڑھا کرتا تھا اور اسکو عربی مین ترجمہ کیا تھا اور بہت بوڑھا تھا سو اسکو کہے
تیرے بھتیجے کا احوال سن ورقہ حضرت سے حوال دریافت کیا حضرت نے اپنا ماجرا بیان فرمائے ورقہ بولا یہہ وہ
ناموس ہی جو موسی پر نازل ہوی اور عیسی جو ایک نبی آویگا کرکر بشارت دئے تھے سو وہ یہی ہی کاش مین زندہ رہتا اس وقت
جو تیری قوم تجھے نکال دیگی تو تیری ہمعہد تائید کرتا حضرت پوچھے کیا وہ مجھے نکال دینگے ورقہ کہا کوئی نہ لایا وہ جو تو لایا مگر
اسکے لوگ دشمن ہوے اور ایذا پہنچائے یعنی سنت الہی جاری ہی کہ جو پیغمبر ہوتا ہی تو اسکو قوم ایذا دیتے ہین پھر چند
روز کے بعد ورقہ انتقال پایا اور وحی آنے مین فترت یعنے تاخیر ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کا غم ہوا یہان
تک کہ کئی بار پہاڑ پر گئے اور ارادہ کئے کہ اپنے تئین وہانسے گراکر ہلاک کرلین لیکن جب وہ ارادہ کرتے تو جبرئیل ظاہر
ہوکے کہتے یا محمد تو سچ اللہ کا رسول ہی پھر حضرت کا دل تسکین پاتا اور الستہ کے آتے ابن اسحق کہتا ہی کہ فترت
وحی تین سال تک تھی اسکے بعد دم بدم وحی آنا شروع ہوا روایت کئے ہین بخاری جابر رضی اللہ عنہ سے کہ بعد فترت کے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز جاتے تھے کہ آسمان طرف سے آواز آیا حضرت سر اٹھاکے دیکھے تو وہی
فرشتہ جو حرا مین آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر معلق بیٹھا ہی حضرت گھبراہٹ سے گھر مین تشریف
لائے اور فرمائے زملونی زملونی تو حضرت پر چادر اڑھائے پھر یہہ آیتین اترے یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یعنے ای لحاف مین لپٹنے کھڑا ہو پھر ڈرسنا
اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور کثھری کو چھوڑ دے اسکے بعد وحی پی درپی آنا شروع ہوا اور
اللہ تعالی حضرت پر نماز فرض کیا صبح کو دو رکعت شام کو دو رکعت پھر جبریل بہت ہی خوش صورت سے آکے
حضرت کو کہے یا محمد اللہ تعالی تجھے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ تو ہمارا رسول ہی جن و انس طرف سو انکو دعوت
کرنا کہ کوئی معبود نہیں سواے اللہ کے پھر جبریل اپنا پاؤن زمین پر مارے وہانسے پانی کا چشمہ جاری ہوا جبریل اس سے
وضو کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو سکھائے اور نماز پڑھکے حضرت کو نماز کی تعلیم کئے اور اول حضرت پر ایمان

لائے سو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھے انکے بعد علی مرتضے رضی اللہ عنہ جو ہنوز بالغ نہیں ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرورش پاتے تھے انکے بعد زید بن حارثہ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متبنی فرزند تھے ایمان لائے انکے بعد ابو بکر صدیق اور انکا غلام بلال اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنا اسلام اشکار کئے اور لوگون کو اسلام طرف دعوت کرنے لگے چنانچہ انہی کی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اسلام لائے انھون کے بعد عبد اللہ بن مسعود اور ابو عبیدہ بن الجراح اور ارقم بن ابی الارقم اور ابو سلمہ بن عبد الاسد اور عثمان بن مظعون اور انکے دو بھائی قدامہ اور عبد اللہ بن مظعون اور عبیدہ بن الحارث اور سعید بن زید اور فاطمہ بنت الخطاب اور چند شخص غرض تین سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخفی دعوت کرتے تھے بعد یہہ آیت نازل ہوی کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے پھر کھول کر سنادے جو تجکو حکم ہوا اور دھیان نہ کر شرک والون کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ دعوت شروع کئے اور قریش حضرت کے متعرض نہیں ہوتے تھے چوتھے سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم بتونکی مذمت اور انکی عبادت کرنے والونکی حماقت بیان فرمانے لگے قریش یہہ سنکے حضرت سے مخالفت شروع کئے اور ایذا کے درپے ہوئے اور مسلمانوں کو عذاب دینا شروع کئے اور ابو طالب حضرت کی حمایت میں آئے تو بنی ہاشم مین اور قریش میں عداوت ہوگئی اور بنی ہاشم اور بنی مطلب سارے حضرت کی تائید میں تھے مگر ابو لہب حضرت کا چچا دشمنوں کے ساتھ موافقت کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگ پاس جاکے کہتے کہ ای لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤ تو ابو لہب حضرت کے پیچھے پکارتا کہ ای لوگو یہہ تمکو اپنے آبا کے دین چھوڑ وکر کہتا ہے سو اسکے نزدیک مت آیو اور حضرت کو بعضے تو مجنون اور بعضے کاہن اور بعضے جادوگر ٹھہرائے جب حج کا موسم قریب آیا تب قریش جمع ہوکے مشورت کئے کہ اب عرب کے قبایل اطراف سے جمع ہونگے اور اس شخص کا چرچا لوگوں میں ہوگا البتہ لوگ اس پاس آوینگے اور اسکا کلام سنکر البتہ معتقد ہونگے چاہئے سب اتفاق سے یہہ ایک عیب لگادین تاکوئی اسکے نزدیک نہ جھکیں تو بعضے کہے اسکو کاہن کہو لیکن ولید بن مغیرہ جو سب سے بڑی سن والا اور بہت عاقل تھا سو بولا ہم بہت کاہنون کو دیکھے ہیں مگر اسکا کلام کاہنوں کے سجع وغیرہ سے کچھ نسبت نہین رکھتا اگر لوگ سنینگے تو تمکو جھوٹے ٹھہراوینگے اور بعضے کہے

اسکو دیوانہ بولن ولید کہا ہم جانتے ہیں کہ وہ دیوانہ نہین اسکا حال دریافت کرے تو جنون کے ساتھ کچھ نہیں پایجاتا
ہے اور بعضے کہے اسکو شاعر کہنا ولید بولا ہمکو شعر کے بہت اقسام معلوم ہیں لیکن اسکا کلام شعر سے کچھ مناسبت نہین
رکھتا اور بعضے کہے اسکو ساحر کہنا ولید بولا ہان اسکی پاکی و نظافت سحر سے باہر ہے و رجو وہ کلام لاتا ہے سو اُسمین ایک
حلاوت اور رونق ہے اور اس کلام کو دلونمین ایسی بڑی تاثیر ہے کہ باپ بیتے مین اور بھائی بھائی مین اور عورت مرد
مین جدائی ڈالتا ہے اسلیئے اسکو ساحر کہین تو ممکن ہے پھر تو سب یکھتے ہوکر تمام قبیلونمین مشہور کئے کہ وہ ساحر
ہے غرض کفار حضرت کے اور مسلمانونکے درپے ہوئے چنانچہ ایکبار عقبہ بن ابی معیط لعنۃ اللہ علیہ حضرت کے گلے مین کپڑا
ڈالکے گلا دابا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آکے اسکو دفع کئے اور ایکبار اونت کا بوجھا لاکے حضرت سجدے میں
جاتے ہی پیٹھ پر رکھہ دئے اور فقرا ضعفا جو ایمان لائے تھے انکو لوہے کے بکتر پہناکے دھوپ میں ڈالتے اور بلال
کو دھوپ مین ڈالکر گرم پتھر انکے سینے پر رکھتے اور انکو جانور کے پوست مین ڈال اوپر سے کوتتے اور بلال احد احد یعنے
اللہ ایک ہی ہے کرکر پکارتے او عمار اور انکے باپ یاسر اور انکی ماں سمیہ کو اقسام کا عذاب دیتے یہاں تک کہ سمیہ اور
یاسر کو جان سے مارے اور اسی سال کفار حضرت سے شق القمر کا معجزہ طلب کیئے سو حضرت اپنی انگلی سے اسکی طرف
اشارہ کیے تو چاند دو ٹکڑے ہوگیا یہہ معجزہ اور اسکے سوائے دوسرے معجزے معجزون کے بیان مین انشاء اللہ ہم ذکر
کرینگے پانچوین سال بعثت کے ایذا از حد زیادہ ہوی اسلئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم کئے کہ حبش
طرف ہجرت کرین بموجب حکم کے رجب کے مہینے میں گیارہ بارہ مرد اور چار پانچ عورت حبش طرف روانہ
ہوے سب سے اول عثمان بن عفان اپنی بی بی رقیہ کو لیکے روانہ ہوے حبش کا بادشاہ مسلمانون
کی بہت عزت کیا چند روز کے بعد حبش میں مشہور ہوا کہ مسلمانون میں اور کفار قریش میں صلح ہوا ہے
یہہ کیفیت سنکے حبش سے پھر مکے کو آئے تو دیکھے کہ وہ خبر غلط تھی پھر دوسرے بار حبش کو ہجرت کئے تو
اور بھی بہت سے مسلمان ہجرت کئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کو ہجرت کئے تک جو مسلمان
مکے مین ایذا دیکھتا تو حبش طرف نکل جاتا چھٹوین سال بعثت کے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چچا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لائے انکی قوت و شجاعت مشہور تھی اسلئے قریش کو بہت سی ہیبت ہوی
چنانچہ ابوجہل لعین کے سر پر کمان سے مارکے سر اسکا پھوڑے تو بعد تین روز کے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے

انکے اسلام لانے سے چالیس مسلمان پورے ہوے اور عمر رضی اللہ عنہ کفر کی حالت مین بھی کبھی رسول اللہ صلے اللہ وسلم
کو کچھ ایذا نہین پہنچائے ایک روز ابوجہل کہا ای قریش محمد تمہارے خداؤن کو بُرا کہتا ہی اور تمکو احمق بنایا ہی اور ہمارے
بزرگونکو دوزخ مین جاوینگے کہہ رہا ہی جو شخص محمد کو مارے تو مین اسکو سو اونٹ اور ہزار اوقیہ دیونگا یہہ سنکے
عمر تلوار لیکے چلدئے ایک شخص بنی زہرہ کے قبیلے والا راہ میں ملکے بولا ای عمر تو کہان جاتا ہی عمر بولے مین محمد کو
مارنے جاتا ہون وہ کہا پھر تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ کے ہاتھ سے کیسا بچیگا عمر کہے تو بھی شاید صابی ہوا ہی اور اپنا دین
چھوڑ دیا ہی وہ شخص کہا تیرے بہنوائی اور بہن بھی صابی ہوا اور تیرے دین کو ترک کئے عمر غصّے سے اپنی بہن کے یہان چلدئے
راہ مین ایک گائے ذبح کرتے تھے سو اسکو دیکھنے واسطے کھڑے ہوے تو اُسکے پیٹ مین سے یہہ آواز آیا کہ لا اِلٰہ اِلّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کہوکر کے جو کہتا ہی سو بہتر بات ہی عمر وہانسے ایک بکریون کے منڈ پر گذرے ہاتف سے
آواز آیا کہ ای جسیم لوگو تم خفیف العقل کیا واسطے ہوا احکام کو بتون طرف کیون نسبت کرتے ہو مین دیکھتا ہون تو تم
جانورہین کیا مین روبرو دیکھتا ہون سو تم نہین دیکھتے دیکھو نور چمک رہا ہی اور تاریکی کو دور کر رہا ہی کیا تراپیشوا
ہی جو کفر کے بعد اسلام اور صلہ رحم کو لایا عمر کہے واللہ یہہ مجھی کو ارادہ کیا پھر ضمار کر کر ایک بُت تھا سو وہان
گئے اُسکے پیٹ مین سے آواز آیا شعر تُرِكَ الضِّمَارُ وَكَانَ يَعْبُدُ وَحْدَهُ ؞ بَعْدَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ
مُحَمَّدٍ یعنے متروک ہوا ضمار جو ہی معبود بنا تھا بعد از نماز پڑھنے کے نبی محمد کے ساتھ اِنَّ الَّذِيْ وَرِثَ
النُّبُوَّةَ وَالْهُدٰى ؞ بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدٍ ؞ مقررہ جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم کے
بیتے کے بعد قریش سے ہدایت دینے والا ہی سَيَقُوْلُ مَنْ عَبَدَ الضِّمَارَ وَمِثْلَهُ ؞ لَيْتَ الضِّمَارَ وَمِثْلَهُ
لَمْ يُعْبَدِ اب کہیگا وہ جو عبادت کرتا تھا ضمار اور اسکے امثال کو کاش ضمار اور اسکے مثل عبادت
نکئے جاتے فَاصْبِرْ اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّكَ اٰمِنٌ ؞ يَأْتِيْكَ عِزٌّ غَيْرُ عِزِّ بَنِيْ عَدِيٍّ سو تو صبر کر ای ابو حفص کیونکہ
تو ایمان لانے والا ہی ملے گی تجکو عزت بنی عدی کی عزت کے سوا لَا تَعْجَلَنَّ فَاَنْتَ نَاصِرُ دِيْنِهٖ ؞ حَقًّا
يَقِيْنًا بِاللِّسَانِ وَبِالْيَدِ ؞ تو جلدی مت کر کیونکہ تو اسکے دین کو مدد کرنیوالا ہی بیشک یقیناً زبان سے
اور ہاتھ سے عمر یہہ سُنکے کہے اللہ میرا ہی ارادہ کیا ہی پھر اپنی بہن کے یہان آئے اُسکے گھر مین خبّاب بن الارتّ
رضی اللہ عنہ طٰہٰ کا سورہ پڑھتے تھے سو عمر کا آواز سنکے چھپ گئے عمر گھر مین آکے کہے یہان کچھ آواز آتا تھا سو کیا تھا

اپنا دین چھوڑ کے دوسرے دین میں جو ملا اسکو عرب صابی کہتے ہیں ۱۲

ابو حفص کنیت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ۱۲

کیے ہم باتاں کر رہے تھے عمر کہے شاید تم صابی ہوے اُنکے بہنوئی سعید بن زید کہے ای عمر اگر تیرے دین کے سوا حق اور دین ہو تو
عمر خفا ہو کے اُنکو مارے عمر کی بہن چھڑانے آئے تو اُنکو بھی مارے اُنکا سر پھوٹ کے خون جاری ہوا اُنھوں نے روئے لگے اور
خفگی سے کہے ہاں ہم مسلمان ہوے اب تو کیا کرتا ہی سو کر پھر عمر کا غصہ کچھ تسکین پایا پلنگ پر جا کے بیٹھے دیکھے وہاں یک جزو
دھرا ہوا ہی اُسکو لیکے دیکھنا چاہے اُنکے بہن کہے تو کافر اور ناپاک ہی اس کتاب کو نہ چھینا مگر پاک آدمی پھر عمر وضو کر کر
آئے اُسمیں طٰہٰ کا سورہ لکھا ہوا تھا سو پڑھنے لگے جب اس آیت کو پہنچے اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے مقرر میں اللہ ہوں کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے سو میری بندگی کر اور
نماز کھڑے کر میرے یاد کو تب عمر کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کسی کی بندگی سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں محمد بندے
ہیں اُسکے اور رسول بعد کہے محمد کہاں ہی سو مجھے بتاؤ خباب جو پوشیدہ تھے سو نکل کے کہے ای عمر میں تجھے بشارت
دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پنجشنبے کے شب کو دعا مانگے کہ یا اللہ دین کو قوت دے عمر بن الخطاب سے
یا ابو جہل بن ہشام سے سو میں سمجھتا ہوں کہ وہ دعا تیرے حق میں مقبول ہوئی پھر عمر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر کئے عمر اپنا ایمان ظاہر کئے اور مسلماناں خوشی سے تکبیر کہے عمر وہاں سے نکل کے لوگوں کو کہنے لگے کہ
میں مسلمان ہوا تو لوگ اُنکو مارنے لگے اُنھوں بھی لوگوں کو مارتے تھے آخر سب پر عمر غالب آئے اور لوگ
اُنکا پیچھا چھوڑے ساتویں سال قریش دیکھے کہ حمزہ اور عمر اسلام لانے سے دین کو قوت ہوی سو
حضرت کو قتل کرنا چاہے ابو طالب کا ایک شعب یعنے درا تھا سو اُسمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لیجا چھوڑے
اور تمام بنی ہاشم و بنی مطلب کو وہاں جمع کئے کفار قریش یہہ دیکھ کے آپسمیں ایک عہد نامہ لکھے کہ بنی ہاشم اور
بنی مطلب میں کوئی نکاح نکرنا اور اُنکے ساتھ خرید و فروخت وغیرہ نکرنا اور اُنسے مصالحت نکرنا جب تک کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کریں اور محرم کے غرے کو یہہ عہد نامہ لکھ کے کعبے میں لٹکا دئے تو دو برس تک
نہایت اُنھوں پر تکلیف تھی اور اُنکو کوئی چیز میسر نہیں ہوتی تھی مگر چوری چھپی سے دسویں سال قرابتداران بنی ہاشم
اور بنی مطلب کے اُنکی تنگی دیکھ کے چاہے کہ وہ عہد نامہ توڑیں پر مفسداں اُسکو نہ توڑینگے کر کر اصرار کرنے لگے غرض
اُنمیں نزاع ہوا ابو طالب کہے محمد مجھے خبر دیا ہی کہ اللہ کے حکم سے اس عہد نامے میں جو ظلم کے اور قطع رحم کے
باتاں تھے سو اُسکو دیمک کھا گئی ہی اور سوا اللہ و رسول کے نام کو چھوڑ دئی اگر محمد اس بات میں جھوٹا ہی تو اُسکو

جو چاہے سو کرو اگر سچا ہی تو اس عہدنامے کو توڑ ڈالو پھر اُس عہدنامے کو لیکے دیکھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا فرمائے
تھے ویسا ہی دیمک چر گئی تھی قریش شرمندہ ہوئے با این ہمی ابوجہل اور اسکے تابعدار عہدنامہ نہ توڑنا کر بہت سی سعی کئے
لیکن دوسرے جماعتان ہتیار باندھکے بنوہاشم و بنومطلب کو شعب سے نکالے اُسکے چند روز کے بعد ابو طالب کا وفات اور تین
روز کے پیچھے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وفات ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کی وفات سے بڑا غم
ہوا پھر بعد تھوڑے دنوں کے بی بی سودہ زمعہ کی بیٹی کو اور بی بی عایشہ ابی بکر صدیق کی بیٹی کو نکاح کئے بعد تین مہینے
کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کو ہمراہ لیکے طایف کو تشریف لیگئے اور ایک مہینا وہان رہکے
ثقیف کے قبیلے کو اسلام کی دعوت کئے وہ ایمان نہ لائے اور اُنکے نادانان پتھرے مارکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پانون کو زخمی کئے تو حضرت وہانسے نکلے اور راہ مین بطن نخلہ کر کر ایک جگہہ تھی سو وہان اترے تو نصیبین کے
جن لکے ایمان لائے گیارہوین سال حج کے ایام مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عقبے کے پاس کھڑے ہوکے لوگونکو
دعوت کرتے تھے تو چند شخص خزرج کے قبیلے والے مدینے کے باشندے حضرت پاس آئے حضرت انکو دعوت کئے اور
قرآن پڑھکے سنائے اور فرمائے اللہ تعالیٰ مجھے رسالت دیکے بھیجا ہی اگر میری متابعت کروگے تو تمکو دنیا و آخرت
کی سعادت حاصل ہوگی وہ لوگ مدینے کے یہود سے سنا کرتے تھے کہ نبی آخرالزمان کی بعثت کا زمانہ قریب ہی سو حضرت کا
جمال باکمال مشاہدہ کرکر اور قرآن کا طور بشر کے کلام کے سا نہین ہی سمجھ کر بایکدیگر مشورت کئے اور کہے اللہ کی
سوگند یہہ وہی پیغمبر ہی جو یہود کہا کرتے تھے بہتر ہی کہ ہم جلد ایمان لانا تا دوسرے ہم پر سبقت نکرین سو ایمان
سے مشرف ہوکے حضرت کی بیعت کئے اور وے چھے شخص تھے اسعد بن زرارہ اور عوف بن الحارث اور رافع
بن مالک اور قطبہ بن عامر اور عقبہ بن عامر اور جابر بن عبداللہ بن رباب اس بیعت کو بیعت عقبہ اولیٰ کہتے
ہیں یعنے عقبے کی پہلی بیعت بارہوین سال ربیع الاول کے مہینے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا
اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت بیت اللہ پاس آرام کرتے تھے جبریل آئے اور حضرت کو ہشیار کرکر شکم چیرے اور
دل نکال کر دھوئے اور ایمان و حکمت سے بھر دئیے پھر اُسکے مکان پر رکھہ کے شکم کو درست کئے اور ایک سفید جانور
خچر سے کوتاہ اور گدھے سے بلند اور ایک قدم مین نظر کی دوڑ کی مسافت طی کرنیوالا جسکو براق کہتے ہین لاکے
حضرت کو اسپر بیٹھا کے بیت المقدس کو لیگئے اور جس حلقے سے کہ انبیا براق کو باندھا کرتے تھے وہین

باندھے اور مسجد مین جا کے دو رکعت نماز پڑھے بعد جبرئیل دو ظرف حاضر کئے ایک مین شراب تھی اور ایک دودھ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دودھ کا برتن لیلئے تو جبرئیل کہے تم فطرت یعنے دین کو اختیار کئے اگر شراب لیتے تو تمھاری
امت گمراہ ہوتی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی آسمان طرف لیگئے اور دروازہ کھلانا چاہے دربان پوچھا
تو کون ہے کہے جبرئیل ہون پوچھا تیرے ساتھ کون ہے کہے محمد ہے پوچھا کیا انکو بلائے ہین کہے ہان تب دروازہ کھولا
دیکھے کہ وہان آدم علیہ السلام ہین جبرئیل کہے یہہ تمھارا باپ آدم ہے اُس پر سلام کرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلام
کئے آدم سلام کا جواب دئیے اور مرحبا کہے اور دعائیں دئیے پھر دوسرے آسمان پر لیگئے وہاں کے دربان بھی ویساہی سوال جواب
کئے اور ہر آسمان پر جاتے تو دربانون سے ویساہی سوال و جواب ہوتا تھا اور ہر آسمان پر وہانکے مقیم پیغمبر سے ملکے سلام
کرتے تو وہ جواب سلام کا دیتے اور مرحبا کہتے اور دعا کرتے تھے چنانچہ دوسری آسمان پر عیسی مریم کے فرزند اور یحیی زکریا کے
فرزند علیہم السلام اور وے دونوں خلیرے بھائیاں ہوتا ہے اور تیسری آسمان پر یوسف علیہ السلام اور شطر حسن یعنے
آدھا حسن عطا کئے تھے اور چوتھی آسمان پر ادریس علیہ السلام اور پانچوین آسمان پر ہارون علیہ السلام اور چھٹوین
آسمان پر موسی علیہ السلام جب موسی علیہ السلام حضرت کو دیکھے تو روئے ندا آئی ای موسی کیا واسطے روتا ہے کہے
ای رب اس لڑکے کو تو میرے بعد بھیجا سو میری امت سے اسکی امت کے لوگ زیادہ بہشت میں جاوینگے اور ساتوین آسمان
پر ابراہیم علیہ السلام اپنی پیٹھ بیت المعمور کو لگائے بیٹھے تھے بیت المعمور ایک مسجد ہے جسمیں ہر روز ستر ہزار فرشتے
عبادت واسطے جاتے ہیں اور نکلے بعد پھر وے نہیں جاتے پھر وہاں سے نبی صلی اللہ علیہ السلام کو سدرۃ المنتہی
کی طرف لیگئے وہ بیر کا درخت ہے اسکے پتے ہاتی کے کان کے مانند ہیں اور اسکے پھل ہجر کے قُلّے کے برابر اور وہان سے
چار ندیاں نکلے ہیں دو بہشت کو جاتے ہیں اور دو دنیا میں بہتے ایک تو نیل دوسری فرات اور وہان نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کو امر الہی سے وہ چیز ڈھانپ لئی کہ اسکا بیان نہیں ہوسکتا اور جبرئیل کا مقام اُسی جاے پر تمام ہوا بعد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر پہنچے جو وہاں قلمون سے لکھنے کا آواز آتا تھا اور اللہ تعالی حضرت سے
جو جو باتان وحی کرنا تھا سو کیا اور حضرت پر اور انکی امت پر پچاس نماز رات دن میں فرض کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے پھر کے جب موسی علیہ السلام پاس پہنچے موسی حضرت سے سوال کئے کہ اللہ تعالی تمھاری امت
پر کیا فرض کیا حضرت فرمائے رات دن میں پچاس نماز موسی علیہ السلام کہے اللہ تعالی پاس جا کے تخفیف چاہو

تمھاری امت اتنے نمازون کی طاقت نہ رکھیگے اور مین بنی اسرائیل سے بہت تجربہ حاصل کیا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُلٹ کے گئے اور اللہ تعالےٰ سے تخفیف چاہے تو پانچھ نماز کم کیا جب موسیٰ پاس آئے تو کہے اور تخفیف چاہو پھر حضرت جا کے تخفیف چاہے تو پھر پانچھ نماز کم کیا پھر موسی پاس آئے تو موسیٰ کہے اور تخفیف چاہو غرض موسیٰ پاس بار بار آتے اور انکے کہے موافق تخفیف چاہتے تھے یہان تک کہ پانچھ نماز باقی رہ گئے اور اللہ تعالےٰ فرمایا یا محمد ہر روز رات دن مین پانچھ نماز ہین ہر نماز کو دس نماز کا ثواب ہے پس ثواب کے رو سے پچاس نماز ہو پھر جب موسیٰ پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام کہے اور تخفیف چاہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مین بہت بار جا کے تخفیف چاہا اب مجھے جانیکو شرم آتی ہے مین ان نمازون پر راضی ہون اور انکو قبول کیا ہون اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ کہہ کے چلے تو منادی آواز دیا میرے فرض کو جاری کر چکا اور میرے بندون پر تخفیف کیا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم دولت سرا مین تشریف لائے اور صبح ہوی حضرت بہت متفکر ہوے کہ یہہ کیفیت لوگون کو کہون تو اسکو جھٹلاینگے اور کنارے جا کے مغموم بیٹھ رہے اسمین ابوجہل آیا اور مسخری سے پوچھا کیا کچھ تازی خبر ہی سو حضرت یہہ قصہ بیان کئے وہ مردود بولا شب کو بیت المقدس تک جا کے پھر اب یہان موجود ہی تب حضرت فرمائے ہان وہ بولا تیری قوم کو بلاتا ہون انکے روبرو تو یہہ قصہ کہیگا حضرت فرمائے البتہ کہونگا اس شقی نے پکارا کہ ای کعب بن لوی کی اولاد جلد آؤ سو جب جمع ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے روبرو وہ کیفیت بیان فرمائے کوئی تو مسخری سے تھالیان بجانے لگا اور کسی نے تعجب سے سر پر ہاتھ رکھا اور بعضے بولے وہان کی مسجد کا نقشہ بیان کر اور اسکو دروازے کتنے ہین سو کہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو گئے سو وقت دروازے وغیرہ سو جھنا اور مسجد کا نقشہ دیکھنا اتفاق نہوا تھا متحیر ہوئے اس مین جبرئیل علیہ السلام مسجد اقصیٰ کو حضرت کے روبرو لا کے رکھ دئیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُسکو دیکھتے تھے اور نقشہ بیان فرماتے تھے لوگ جو دیکھے تھے سو کہے واللہ نقشہ تو پورا بیان کیا ہے اور بعضے کافران کہے ہمارا قافلہ کہان تھا سو بیان کر حضرت فرمائے وہ قافلہ فلانے مقام مین تھا اور اناج لے آتے ہین اور انکے ساتھ ایک اونٹ پر دو خرجی ہین ایک سفید ایک سیاہ اور مین جب قافلے کے برابر پہنچا اونٹان مجھے دیکھ کے جھکے اور حلقہ بن گئے اور وہ اونٹ گر گیا اور ایک اونٹ گم ہوا تھا سو اسکو فلانہ شخص لایا وہ قافلہ فلانے روز آویگا اور مین قافلے کے لوگون کو سلام کیا سو وے کہنے لگے یہہ آواز محمد کا ہی پھر قریش اس قافلے کے منتظر تھے کہ وہ قافلہ پہنچا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا فرمائے تھے قافلے کے لوگ ویسا ہی

خبر دے اور جب کیفیت معراج کی ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی انہوں بولے محمدؐ جو کہے سو سچ کہے اسی روز سے
انکا لقب صدیق ہوا اور اسی سال ماہ ذی الحجہ میں مدینے سے بارہ شخص آئے سو انمیں پانچ شخص سال گذشتہ کے آئے ہوئے
تھے چنانچہ ابو امامہ اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث جسکو عوف بن عفرا بھی کہتے ہیں اور رافع بن مالک اور قطبہ بن
عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن نابی اور نئے سات شخص معاذ بن عفرا اور ذکوان بن عبد قیس اور عبادہ بن صامت
اور ابو عبد الرحمن بن یزید بن ثعلبہ اور عباس بن عبادہ بن نضلہ اور ابو الہیثم بن التیہان اور عویم بن ساعدہ اور
حضرت کی بیعت کئے اور مدینے کو روانہ ہوئے اور اس بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اُن لوگوں کی تعلیم کو مصعب بن عمیر کیتیں روانہ کئے اُنھوں نے مدینے کو پہنچکے چالیس آدمی کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھے
اور مدینے والونکو اسلام طرف دعوت کرنے لگے ایک روز اسعد بن زرارہ مصعب کو اپنے ساتھ لیکے بنی عبد الاشہل
کے ایک باغ میں جا کے بیٹھے اور تلاوت قرآن شروع کئے سعد بن معاذ جو اسکے قبیلے کے سردار تھے اور ہنوز ایمان سے مشرف
نہیں ہوئے تھے اپنے بھتیجے اُسید بن حضیر کو کہے یہہ شخص ہمارے باغ میں آ کے لوگوں کو بگاڑتا ہی تو جا کے منع کر میرا خلیرا
بھائی اسعد بن زرارہ اسکے ساتھ ہونیکے باعث میں منع نہیں کر سکتا اُسید اپنا حربہ لیکے گئے اور مصعب کو غصہ کرنے
لگے مصعب کہے تم ذرا بیٹھہ کے میری بات سنو اگر بہتر ہی تو قبول کرو نہیں تو مجھے منع کرو اُسید کہے تو راہ کی بات بولا
پھر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے مصعب قرآن کے آیتاں پڑھکے سنائے اُسید کہے یہہ بہت نیک بات ہی پھر اسلام لا کے اپنی
قوم پاس آئے اور سعد بن معاذ کو کہے میں جا کے اس شخص کا احوال دریافت کیا تو دیکھا کچھ خراب بات نہیں کہتا ہی ہاں میں
میں اُسکو منع کیا ہوں لیکن بنی حارثہ اسعد بن زرارہ کو مارنا چاہتے ہیں سعد غصے سے حربہ لیکے چلے اور اُنکے پاس
جا کے غصہ کرنے لگے مصعب کہے میں جو کہتا ہوں سو اُسکو انصاف سے سنو اگر پسند خاطر ہو تو قبول کرو نہیں تو تمکو جو مناسب
معلوم ہوتا ہی سو کرو سعد کہے تو حق بولا پھر اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھے اور مصعب شروع کئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۔ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔ وَاِنَّهٗ
فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۔ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ
كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ یعنے قسم ہی اس واضح کتاب کی کہ ہمنے دکھا اسکو
قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو اور یہہ بڑی کتاب میں ہم پاس ہی اونچا محکم کیا پھر دینگے ہم تمھارے

طرف سے نصیحت ہو کر اس سے کہ تم ہو لوگ حق پر نہیں رہتے اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی پہلون مین پھر سعد یہہ سنتے ہی
اسلام لائے اور اپنی قوم پاس آکے کہے ای بنی عبد الاشہل مین تمھارے مین کیسا ہون کہے تم ہمارے سردار ہو اور بڑے
عقلمند اور ہشیار سعد کہے تمھارے مردون اور عورتون سے بات کرنا مجھ پر حرام ہی جبتک تم اللہ پر اور اسکے رسول پر
ایمان نہ لاوگے پھر مغرب نہین ہوی تک بنی عبد الاشہل کے سب مرد و زن اسلام سے مشرف ہوئے مگر ایک شخص عمرو بن
ثابت بن وقش اسوقت ایمان نہ لایا مگر احد کے جنگ کے روز ایمان لاکے شہید ہوئے پھر مصعب اسعد بن زرارہ کے یہان
رہتے اور اسلام کی دعوت کرتے تھے اکثر لوگ مدینے کے جنہون کو اوس و خزرج کہتے ہین ایمان سے مشرف ہوے
اور کوئی گھر خالی نہ رہا جس مین چند مرد و عورت مسلمان نہ ہو روایت کیے ہین بخاری اپنی تاریخ کی کتاب
مین کہ سعد بن معاذ اسلام لانیکے چند روز کے آگے مکے مین ہاتف سے آواز آیا شعر فَاِنْ یُسْلِمِ السَّعْدَانِ
یُصْبِحُ مُحَمَّدٌ ، بِمَکَّۃَ لَا یَخْشٰی خِلَافَ مُخَالِفٍ ، یعنے اگر اسلام لاوین دونون سعد تو ہوسکیگا محمد مکے مین بے
اندیشہ کسی دشمن کی دشمنی سے لوگ سمجھے شاید دو سعد سے قبیلہ سعد ہُزَیم کا جو قُضَاعہ مین تھا اور قبیلہ سعد بن
زید مناۃ کا جو تمیم مین تھا سو مراد ہی پھر ہاتف پکارا فَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ کُنْ اَنْتَ نَاصِرًا ، وَیَا
سَعْدُ سَعْدَ الْخَزْرَجِیْنَ الْغَطَارِفِ ، یعنے ای سعد اوس کے اور ای سعد جوانمرد خزرجون کے ہو تم مددگار
اَجِیْبَا اِلٰی دَاعِی الْھُدٰی وَتَمَنَّیَا ، عَلَی اللہِ فِی الْفِرْدَوْسِ مُنْیَۃَ عَارِفٍ ، قبول کرو تم ہدایت طرف بلانے والے کو
اور چاہو اللہ سے بہشت کی نعمتون کو جیسا جاننے والا چاہتا ہی تیرہوین سال ماہ ذیحجہ مین مدینے کے ستر آدمی
سے زیادہ حج کو آئے اور مصعب بھی انکے ہمراہ تھے اور تشریق کے راتون مین پہاڑ کے درے مین عقبے کے پاس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا مقرر ہوا پھر اس شب کو تمام مدینے والے جمع ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے
چچا عباس کو ہمراہ لیکے وہان تشریف لیگئے اور عباس ان ایام مین ایمان سے مشرف نہین ہوے تھے لیکن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی بیعت مضبوط کرنے آئے تھے پھر عباس مدینے والون کو کہے ای اوس و خزرج محمد ہمارے قبیلے مین جو
ہی سو تمکو معلوم ہی اور ہم آج تک اسکی تائید کرتے آئے وہ اپنے شہر مین اپنی قوم مین عزت سے ہی اب
وہ چاہتا ہی تمھارے ساتھ رہے ہر چند ہم اسکو منع کیے کہ تمھارے ساتھی نہ ہو پر وہ باز نہ آیا اگر تمکو اسکے ساتھ وفاداری
اور موافقت کرنا مصمم اور مستحکم ہی اور تمکو اپنی ذات سے اعتماد ہی کہ جو جو وعدہ کرینگے سو وفا

کرینگے تو بہتر ہے نہین تو ابھی کہہ دیوین تا آخر کو پشیمان نہ ہووین اور ہمکو اپنا دشمن نہ کرین انصار کہے تم جو جو بولے سو
معلوم ہوا اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سے جو جو عہد لینا منظور ہے سو لیوے تب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم چند آیت قرآن شریف کے تلاوت کئے اور اللہ تعالی کی طرف دعوت کئے اور اسلام لانے پر ترغیب دئیے بعد فرمائے
مین تم سے عہد لیتا ہون کہ تم جیسا اپنی عورت بچون کی محافظت کرتے ہیں ویسا ہی میری محافظت کرنا براء ابن
معرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ کر عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے آبا و اجداد سے
سپاہگری چلی آتی ہے اور ہمارے جنگیان شہرۂ آفاق ہیں ہم آپکی محافظت ویسا ہی کرینگے ابو الہیثم بن التیہان
کہے یا رسول اللہ ہمارے اور یہودین میں دوستی و مصالحت ہے اب ہمکو تو اُنسے قطع دوستی اور مخالفت کرنا ضرور ہوگا پھر
شاید آپ فتح و نصرت پائے بعد ہمکو چھوڑ کے اپنی قوم پاس جاوینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے
فرمائے مین تمھارا ہون اور تم میرے ہو جان کے ساتھ جان اور تن کے ساتھ تن ہے زندگی تمھارے ساتھ ہے اور
موت بھی تمھارے ساتھ تمسے جو جنگ کرین تو اسکے ساتھ جنگ کرون اور جو صلح کرین تو اسکے ساتھ صلح کرون القصہ انصار
سب بیعت کئے اس بیعت کو بیعت عقبۂ ثالثہ کہتے ہین اور حضرت اُنھون میں سے بارہ شخص کو قوم کا سردار بنائے جب بیعت
تمام ہوئی اور انصار مدینے کو روانہ ہوئے کفار سکے ہاتھ چابنے لگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے مین
تمھاری ہجرت گاہ کو خواب مین دیکھا ہون کہ خرمے کا بن ہے مجھے گمان ہوا کہ وہ یمامہ ہے یا ہجر لیکن ایک دیکھا تو وہ
یثرب ہے یہہ سنکے اکثر لوگ جو مکے میں تصدیع پاتے تھے یثرب کو یعنے مدینے کو ہجرت کئے کہتے ہیں اول جو ہجرت کئے
سو ابو سلمہ بن عبد الاسد جو حبش کو جاکے مکے کو آئے تھے انکے بعد عامر بن ربیعہ اور انکی عورت لیلیٰ بعد عبد اللہ
بن جحش حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پھپیرے بھائی اپنے تمام لوگون سمیت پھر تو لوگون کے ٹریونکے ٹریان جانے لگے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیس شخص کے ساتھ ہجرت کئے کہتے ہیں کہ لوگ مکے سے جو نکلتے تھے تو مخفی نکلتے جب عمر
رضی اللہ عنہ جانا چاہتے تلوار باندھکر اور ہاتھ میں تیر کمان لیکر کعبے کا سات بار طواف کئے اور مقام ابراہیم پاس
دو رکعت نماز پڑھے اور کہے کیا یہ لوگ ہین جو پتھرون کو اپنا خدا سمجھتے ہیں اور کعبے کے گرد کفار بیٹھے تھے سو انکو
کہے کہ جو چاہتا ہے کہ اپنا لڑکا یتیم اور اپنی عورت رانڈ ہو سو میرے مقابلے میں آوے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ انکو کچھ کہیں
بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کے مستعد ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جلدی مت کر امید ہے مجھے

بھی ہجرت کا حکم ہوگا اور تو میرا رفیق رہیگا القصہ قریش جان لئے کہ مسلمانون کو روز بروز ترقی ہی اور امن کے واسطے
ایکو ایک ٹھکانا بھی ٹھہرا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جاوینگے اس لئے کچھ تجویز کے درپے ہوئے چنانچہ قصی بن
کلاب کے گھر مین جسکو دار الندوہ کہتے ہین مشورت کے واسطے وہان جمع ہوا کرتے تھے سب جمع ہوئے ابلیس بھی اپنے تئین بہت ہی
بڑے بزرگ کی صورت بنا کے آیا اور دروازے پر کھڑے ہوا لوگ کہے تو کون بزرگ ہے بولا مین نجد کا شیخ ہون سنا کہ تم مشورت
کرتے ہو سو مین بھی آیا ہون تا تمھاری مشورت سنون بعضے کہے محمد کو بیڑیان ڈال کے قید کرنا تا اُس ہی قید مین مر جاوے
جیسے سابق مین چند شاعرون کو ایسا ہی کئے تھے شیخ نجدی کہا یہہ تجویز مناسب نہین کیونکہ تم اسکو کتنا ہی مخفی قید رکھیگے
تو اسکے دوستان اس کا سراغ لگا کے شبخون پڑ کے اسکو چھڑا لیجاوینگے ایک شخص کہا اسکو ہمارے شہر کے باہر
کر دینا وہان کچھ ہی ہو ہمکو کام نہین شیخ نجدی بولا یہہ بھی بکی بات نہین کیونکہ تم کو تو محمد کی خوش تقریر اور شیرین
سخنی اور اسکی تاثیر معلوم ہی جب کسی عرب کے قبیلوں مین جا کے اُنسے کلام کریگا اور وے اسکے تابع ہو جاوینگے تو انکو
لیکے تمھارے سے لڑیگا اور تم پر غالب آ کچھ جاہے سو کر گذریگا ابو جہل کہا مین ایک تجویز کیا ہون کہ ہر قبیلے سے ایک ایک
چالاک جوان کو جو سب مین عزیز رہے جمع کرنا اور اُنھون کے ہاتھون مین بہتر تلواران دینا اور وے سب اتفاق سے محمد کو
قتل کرنا اور مارنے مین سبھون کا ایک ہی ہاتھ رہنا اس صورت مین محمد کا خون سب قبیلون پر ہوتا ہی پس عبد مناف کا
قبیلہ تمام قبیلون کے ساتھ مقابلہ کرنا ممکن نہیں اُسکے قرابتی لاچار ہو کے اُسکا خون بہا چاہینگے تو ہم سب اُسکے دیت دیوینگے
شیخ نجدی کہا یہہ تجویز بہت مناسب ہی پھر تو لوگ وہانسے نکل کے جمع ہو کر آپکا ارادہ کئے جبریل علیہ السلام آ کے حضرت
کو کہے آجکی شب تم اپنے بچھونے پر مت سُو جب شب ہوئی کفار قریش حضرت کے دروازے پر جمع ہوئے اور حضرت کے
سونیکا انتظار کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہے تو میری چادر اوڑھکے میرے بچھونے
پر سو اور ڈرمت تجھے انسے کچھ ایذا نہ پہنچیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت مٹی لیکے اُنکے سرون پر پھینکے اور
یٰس کا سورہ فہم لا یبصرون تک پڑھتے ہوئے دولت سرا سے نکلے تو کفار حضرت کو نہین دیکھے ایک شخص جو انھون
کے ساتھ نہین تھا سو آیا اور کہا تم یہان کیا واسطے بیٹھے ہو محمد تو تمھارے سرون پر مٹی ڈال کے چلا گیا اب سرون
پر ہاتھ پھرا کے دیکھے تو مٹی ہی گھر مین جھانکنے لگے اور علی مرتضے کو بچھونے پر دیکھ کے کہے کہ محمد بچھونے پر سوتا ہی
صبح کو دیکھتے ہیں تو وہ علی ہی اُنسے پوچھے محمد کہان ہی وہ کہے مجھے معلوم نہیں پھر اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کو اذن دیا کہ مدینے کو ہجرت کرو اور ابو بکر کو رفاقت مین رکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو
اس بات سے اطلاع کیے اور لوگونکی امانتان وغیرہ جو آپ پاس تھے سو اسکو ادا کرو کر فرمائے اور دوپہر کے وقت دھوپ
سخت پڑتی تھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کو چادر سیر پر اوڑھکے تشریف لے گئے اور فرمائے یہان کوئی لوگ ہو تو اُنکو
نکال دیو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیے یہان غیر نہیں تمھارے ہی لوگ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے
ہجرت کرنیکا حکم ہوا ہی ابو بکر عرض کیے مین آپکی رفاقت مین رہونگا حضرت فرمائے بہتر ہی پھر ابو بکر دو اونٹ چار سو درم
کو خرید کر کر چار مہینون سے انکو چارا ڈال کے پالتے تھے سو حاضر کیے اور کہیے یا رسول اللہ ان مین سے آپ ایک کو قبول کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اُسکو قیمت سے لیونگا اور نو سو درم کو ایک ناقہ جسکا نام قصوا تھا خرید کیے بنی دیل کے
ایک شخص جسکا نام عبد اللہ بن اُریقط اور اپنی قوم کے دین پر اور بڑا امانت دار تھا اور راہون کی خوب شناخت
رکھتا تھا نوکر رکھکے اسکو تاکید کیے کہ تین روز کے بعد دونون کو ثور کے پہاڑ پر حاضر کرین پھر ابو بکر کے گھر کے لوگ جلدی جلدی
سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم واسطے توشہ تیار کرکے دیے اور توشہ باندھنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی بی بی اسما اپنی دامنی
آدھی پھاڑ کے دیے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ثور کے پہاڑ میں ایک غار تھا سو
اسمین چھپنے پنجشنبے کے روز ربیع الاول کے غرہ کو نکلے اور ابی بکر کے فرزند عبد اللہ کو جو جوان اور ہشیار تھے تاکید کیے کہ مکے
مین دن کے وقت رہکے شب کو آکے قریش کے اخبار بولا کرین اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس پانچھ ہزار درم تھے سو اُسکو ساتھ
لیے اثنا راہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پتھر اور کانٹونسے زخمی ہوے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
حضرت کو اپنے کاندھے پر بٹھا کے غار پیجا کے چھوڑے اور اول آپ غار میں جا کے اسکو جھاڑے اور ایک بیش قیمت چادر اوڑے
تھے سو پھاڑ کے غار میں کے سوراخون کو بند کیے تو ایک سوراخ کو کپڑا بس نہ آیا سو اُسکو اپنی ایڑی لگا کے مضبوط کر کر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اندر بلائے حضرت اندر جا کے ابی بکر کی مانڈی پر سر رکھ کے سوئے اس سوراخ میں سانپ
تھا سو ابو بکر کو کاٹا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہونیکے خوف سے حرکت نکیے آخر آنکھون سے اشک جاری
ہو کر چہرہ مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹپکے حضرت ہشیار ہو کے پوچھے تو عرض کیے یا رسول اللہ میرے ماباپ
تم پر سے فدا مجھے سانپ کاٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب اسکو لگائے سو زہر اتر گیا اور اُس غار پر ایک
جھاڑ کیکر کا اگا اور مکڑی اُس کے منہہ پر جالا بنی اور جنگلی کبوتر آکے انڈے ڈالا اور قریش حضرت کو ڈھونڈھنے لگے تو

تبانے والا پانوں کے نشان پر ثور کے پہاڑ تک تیا انکالا وہان سے نشان گم ہو گیا سو کفار غار کے پاس پہنچے بعضے چاہے
کہ غار میں دیکھیں امیہ بن خلف بولا وہان نہ ہونگے کیونکہ یہہ جالا محمد کی پیدایش کے قبل کا معلوم ہوتا ہی اگر غار میں جاتے
تو جالا ٹوٹ جاتا اور انڈے پھوٹتے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو غار پاس دیکھکے گھبرائے اور کہے یا رسول اللہ
اگر میں مارا جاؤں تو کیا مضایقہ کہ ایک شخص مارا گیا اگر آپ مارے جاینگے تو امت ہلاک ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تو غم نکھا اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر اللہ تعالی انپر اپنی تسکین اتارا اور کفار حضرت کو وہان نہیں سمجھکے پھر گئے اور حضرت
اس غار میں جمعہ و شنبہ و یکشنبہ تین روز رہے عبد اللہ بن ابی بکر شب کو غار پاس آکے رہتے اور سحر کے وقت نکلکے مکے کو جاتے
اور مکے کی کیفیت آکے بولتے اور عامر بن فہیرہ ابی بکر کے غلام بکریاں چرانے اونسکو دودھ لاکے پلاتے تیسرے روز وعدے کے
موافق عبد اللہ بن الاریقط اونٹوں کو حاضر کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ
عنہما اس رہ بتانے والے کے ساتھ دوشنبے کی شبکو وہانسے چلے انہنے دریا کے ساحل طرف کا رستہ لیا تمام روز اور تمام شب
دوسرے روز آفتاب گرم ہونے تک چلتے تھے بعد ایک مقام پر اترے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام
فرمانے ایک پتھر کے سائے کے نیچے جھاڑ جھوڑ کے بچھونا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر آرام کئے بعد ایک چرواہا
بکروں کو لایا سو اسکے پاس سے دودھ مول لئے اور ٹھنڈا ہونے اس میں پانی ڈالے اور حضرت کے روبرو حاضر کئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پئے پھر کوچ کرکر قدید پاس پہنچے ایک عورت جسکا نام ام معبد تھا سو اسکے ڈیرے میں اترے
اور دودھ یا گوشت مول لینا چاہے وہ عورت کہی قحط ہونے سے اپنے یہاں کچھ نہیں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے کہ
خیمے کے کونے میں ایک بکری ہی ام معبد سے پوچھے یہہ بکری کیسی ہی بولی یہہ لاغری کے باعث چرنے نہ جاسکے رہگئی ہی حضرت فرمائے
اگر تو اجازت دیوے تو میں اسکا دودھ نچوڑونگا بولی میں صدقے اس میں دودھ کہاں ہی اگر ہو تو نچوڑو حضرت بکری
منگواکے اسکا پاؤں پکڑے اور اللہ کا نام لیکے اسکے تھن کو ہاتھ لگائے اور ایک بڑا برتن منگواکے بہت سا دودھ
نچوڑے اور تمام خیمے والوں کو پلائے بعد اپنے ہمراہیوں کو پلاکے سب کے بعد آپ پئے پھر دوسری بار نچوڑے تو خیمے کے تمام باسن بھرے
اور وہانسے روانہ ہوئے بعد ام معبد کا شوہر ابو معبد اپنے دبلے بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا اور باسنوں میں دودھ بھرا ہوا دیکھکے بہت
متعجب ہوا اور کہا یہہ دودھ کہانسے آیا گھر میں کوئی دودھ والی بکری تو نہیں ام معبد کہی ایک شخص مبارک قدم آیا تھا اور اسکا
چہرا ایسا اور اسکے شمایل ایسے تھے سو انہنے اس بکری سے دودھ نچوڑا ابو معبد کہا یہہ قریش کا صاحب ہی جو مکے

ڈھونڈھتے ہیں اگر میں ہوتا تو اسکے تابع ہوتا کہتے ہیں کہ پھر ام معبد اور اسکا شوہر دونوں مدینے کو ہجرت کر گئے اور اسلام
سے مشرف ہوئے اور وہ بکری اٹھارہ برس تک دودھ دیتی رہی اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جو بڑا قحط ہوا تھا اور
اس سال کو عام الرمادہ کہتے ہیں سو صبح شام اس بکری کا دودھ نچوڑ کر پیا کرتے تھے روایت ہے اسما رضی اللہ عنہا سے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بعد کتنے روز تک کچھ کیفیت معلوم نہوی بعد ایک روز ہاتف سے آواز آیا شعر جزی
اللہ رب الناس خیر جزائہ ۔ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ۔ یعنے جزا دیوے اللہ پروردگار لوگوں کا اپنی نیک جزا دونوں رفیق کو
جو اترے خیمے میں ام معبد کے ۔ ہما نزلا بالبر ثم ترحلا ۔ فافلح من امسی رفیق محمد ۔ وے دونوں اترے خوبی کے ساتھ
پھر روانہ ہوئے سو مراد کو پہنچا جو ہوا رفیق محمد کا ۔ فیال قصی ما زوی اللہ عنکم ۔ بہ من فعال لا تجازی و
سودد ۔ پھر ای قصی کی ونا ار کیا دور کیا اللہ بسبب انکے نکلنے کے تمھارے سے وے کام اور سرداریاں جو بدل نہیں رکھتے
تھے ۔ لیہن بنی کعب مقام فتاتہم ۔ ومقعدھا للمؤمنین بمرصد ۔ سو مبارک باد دیا جاوے بنی کعب کو رہنے سے
انکی قوم کی جوان عورت کے اور اسکے بیٹھنے سے مومنوں کے تاک میں ۔ سلوا اختکم عن شاتہا واناءہا ۔ فانکم ان
تسألوا الشاۃ تشہد ۔ یعنے پوچھو تمھاری بہن سے اسکی بکری اور برتن کے حال سے پھر بیشک اگر تم پوچھو گے بکری
سے تو گواہی دیگی ۔ دعاہا بشاۃ حایل فتحلبت ۔ لہ بصریح ضرۃ الشاۃ مزبد ۔ منگوایا اس سے بات بکری
دودھ کا سو برتن نے نچھال دودھ کف بھرا ہوا ۔ فغادرہا رہنا لدیہا بحالب ۔ یردہا فی مصدر
ثم مورد ۔ یعنے پھر چھوڑ دیے اس بکری کو اسی کے پاس اسی حال سے جو آنے جانے والے کے لیے دودھ نچوڑتی رہے بلی
ہاتف کی یہہ آواز آنے سے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے طرف روانہ ہوئے اور کفار قریش اشتہار دیئے کہ جو کوی محمد کو
اسیر کر کر لے آوے یا اسکو قتل کرے تو اسکو سو اونٹ دینگے سو سراقہ بن مالک بن جعشم اپنی قوم بنی مدلج میں بیٹھا تھا کہ ایک
شخص آکے کہا میں دریا کے ساحل پر چند لوگ کو جاتے دیکھا میرا گمان ہے کہ وہ محمد ہی تھا سراقہ کہتا ہے کہ میں ان میں
سمجھا کہ وہ محمد ہی ہے مگر یہ بات لوگوں کو معلوم ہو تو بہت سے لوگ اسکو لے آنے جاوینگے مجھے اونٹوں کی لالچ سے اس شخص
کو کہدیا کہ وہ محمد نہیں بلکہ وے فلان فلان تھے جو ہمارے روبرو سے گئے پھر سراقہ مجلس میں تھوڑا ٹھہرکے اٹھا اور گھر میں جا کے
باندی کو کہا میرا گھوڑا لیجاکے فلانی ٹیک کے تلے کھڑا کر اور آپ نیزہ لیکے گھر کے اوپر سے اترکر نیزہ دبایا ہوا ایک
پاس جا گھوڑے پر چڑھ دوڑاتا ہوا نکلا اور راہ میں حضرت کو ملا پایا اور اتنا قریب ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم پڑھنے کا آواز سننے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کے نہین دیکھتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اکثر
پھر پھر کے دیکھ رہے تھے سو سراقہ کو دیکھ کے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو پکڑنے لوگ آپہنچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مت ڈر
اللہ ہمارے ساتھ ہے جب بہت ہی قریب پہنچا یہان تک کہ اسکے اور حضرت کے درمیان دو تین نیزون کا فاصلہ رہا حضرت دعا
کئے کہ اَللّٰھُمَّ اَکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ یعنے یا اللہ تو ہمکو اُس سے کفایت ہو جیسا تو چاہتا ہے تو گھوڑے کے سامنے کے دونون
پاؤن زمین مین دھسگئے اور اپنے گھوڑے پر سے گر گیا پھر اٹھکے گھوڑے کو ڈانٹ کے نکالا پھر سوار ہو کے حضرت کا
قصد کیا گھوڑے کے چارو پاؤن زمین مین دھسگئے سراقہ فریاد کیا اور حضرت سے امان مانگنے لگا اور کہا مین سمجھا ہون کہ
تمھاری دعا سے یہہ ہوا ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم توقف فرمائے اور سراقہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا سراقہ
کہتا ہے تب مین دل مین سمجھا کہ عنقریب حضرت کا امر ظاہر ہوگا اور عرض کیا آپکو جو لاوے سو اسکو سو اونٹ دینا کر کر قریش مقرر کئے
ہیں اور قریش جو جو تجویز کئے تھے سو بیان کیا اور اپنے پاس کا توشہ اسباب لیؤ کر باعث ہوا حضرت فرمائے کچھ درکار
نہین مگر یہہ ہماری خبر کسی سے مت ظاہر کر سراقہ عرض کیا مجھے ایک امن کا کاغذ لکھ دیو حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم کئے
تو او تھوڑی پر امن نامہ لکھ کے عنایت کئے اور وہانسے روانہ ہوئے سراقہ صبح کو جاتے وقت حضرت کے مخالفون سے تھا سو تین پہر
کو پھر کے آتے وقت دوستون مین ہوگیا اور راہ مین جسکو ملا تو اُس سے کہتا تھا مین محمدؐ کو ڈھونڈھ چکا اور اب
تم جانا کچھ احتیاج نہین اور جانیوالون کو پھر الیجاتا تھا اسی قصے مین سراقہ ابو جہل سے جسکی کنیت ابو الحکم تھی
مخاطب ہو کے کہتا ہے شعر اَبَا حَکَمٍ وَاللّٰہِ لَوْ کُنْتَ شَاھِدًا ؛ لِاَمْرِ جَوَادِیْ اِذْ تَسِیْخُ قَوَائِمُہٗ
یعنے ای ابا حکم اللہ کی سوگند اگر تو دیکھا ہوتا حال میرے گھوڑے کا جب دھسگئے زمین میں اسکے پاؤن عَلِمْتَ وَلَمْ تَشْکُکْ
بِاَنَّ مُحَمَّدًا ؛ رَسُوْلٌ بِبُرْھَانٍ فَمَنْ ذَا یُقَاوِمُہٗ ؛ تو جانتا اور شک نکرتا کہ مقرر محمدؐ رسول ہے دلیل کے ساتھ سو
کون اُسکا مقابلہ کرسے اور سراقہ مکہ فتح ہوئے بعد اپنی قوم کو ہمراہ لے آکے مسلمان ہوئے القصہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم مکے سے نکلے سو خبر مدینے والون کو معلوم ہوئی تو ہر روز مسلمانان صبح کو نکل کے حرہ کر کر ایک مقام ہے
سو وہان منتظر کھڑے ہوتے اور آفتاب گرم ہوئے بعد اپنے گھرون کو پھرتے ایک روز بہت دیر تک انتظار کر کر پھرے
تب ایک یہودی اپنے کچھ کام کے واسطے ٹیلے پر سوار ہوا تھا سو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لاتے ہین بے اختیار ہو کے پکارا اٹھا ای بنی قَیْلَہ تم جسکی انتظار کیا کرتے تھے سو آتا ہے یہہ سنکے بنی قَیْلَہ یعنے اوس

وخزرج ہتیار لئے ہوئے حضرت کی خدمت میں پہنچے اور حضرت کے ہمراہ رکاب ہوے اور حضرت قُبا میں بنی عمرو بن عوف
پاس کلثوم بن الہدم کے گھر مین اُترے اور مدینے کے بڑے بچے سب رسول اللہ آئے رسول اللہ آئے کر کر خوشی
کرنے لگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں دو شنبے کے روز ربیع الاول کی بارھوین کو داخل ہوئے

فصل دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ھجرتسی وفات تک کا بیان ؛

ہجرت کی معنی لغت مین وطن چھوڑنا ہی سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چھوڑ کے مدینے کو تشریف لیگئے سو
اسکو ہجرت کہتے ہین بعضے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کو پہنچے بعد تاریخ لکھنا ربیع الاول کے مہینے سے شروع کرے
لیکن مشہور یہہ ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت مین سنہ مقرر ہوا اور ہجرت کے باعث اسلام کو ترقی ہوئی کر کر سنہ کو ہجرت
سے شروع کئے اگرچہ ہجرت ربیع الاول کے مہینے مین ہوئی پر عرب محرم کو شروع سال لیتے تھے اور مدینے کی روانگی کا تہیہ بھی مدی
سے تھا اس لئے سال ہجری محرم سے مقرر کئے پہلا سال ہجری اس سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبا میں مسجد بنائے
اور جماعت سے علانیہ نماز پڑھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے نکلے بعد علی مرتضے رضی اللہ عنہ حضرت کے تمام
امانتان وغیرہ ادا کر کر ہجرت کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بعد تیسرے روز مدینے کو پہنچے اور قبا میں اترے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں چودہ روز رہکے پھر جمعہ کے روز دن چڑھے بعد وہانسے نکلے اور راہ مین رانوا کر کر
ایک مقام تھا اور اسمین بنی سالم بن عوف رہتے تھے سو وہان نماز جمعہ پڑھکے پھر سوار ہوئے اور مدینے طرف روانہ ہوئے پھر انصار
کے ہر ہر قبیلے والے اپنے گھرون مین اترنیکی خواہش کرنے لگے حضرت فرمائے اپنی اونٹنی خدا کی طرف سے مامور ہوئی ہی
اسکی راہ چھوڑ دیو جہان بیٹھیگی وہی مقام ہی اور حضرت بھی اسکی مہار چھوڑ دیئے اور چلنے واسطے حرکت بھی نہین
دیتے تھے وہ اونٹنی سیدھے بائین طرف دیکھ رہی تھی آخر مالک بن نجار کے گھرون کے مقابل آکے مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئی
اسوقت وہان مسجد نہی تھی ایک مربد یعنے خرما جمع کرنیکا موضع تھا مالک سے دو یتیم لڑکے سہل اور سہیل نام نافع کے فرزندان
کے پھر اونٹنی اس مقام سے اُٹھکے تھوڑے دور تک جا جہان اول بیٹھی تھی تہان آکے بیٹھی اور اپنی گردن زمین پر رکھکے
آواز کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہی مقام ہی اور اُسپر سے اُتر پڑے وہان ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
کا گھر بہت قریب تھا حضرت اپنا اسباب اُنکے گھر میں بھیجکے آپ بھی اُنہی کے یہان رہے ابوایوب چاہے کہ حضرت بالاخانے پر
تشریف رکھیے لیکن حضرت نیچے کے درجے مین اترے بعد ایک دو روز کے ابوایوب بہت باعث ہوکے عرض کئے آپ بالاخانے پر

تشریف رکھنا کیونکہ آپ پر ملایک اور وحی اترتی ہی آور مجھے اوپر رہنے سے نیند خوش نہین آتی پھر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اوپر تشریف فرمائے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس مربد کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیسون سے دس
دینار دیکے خرید فرمائے وہان خرمے کے چند درخت اور مشرکون کے قبور تھے اور جابجا گرے بھی سو قبرون کو کھودکے پھکوادئے
اور زمین ہموار کرکے خشت تیار کئے اور سارے اصحاب اسکے بنا کرنے مین کام کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی خشت
سبکی ساتھ اُٹھاتے تھے دیوار تیار ہوی بعد خرمے کے درختون کو کاٹکے ستون کئے اور شاخ اور پتون سے چھت
بنائے اور قبلہ بیت المقدس طرف کئے مسجد کا پایہ تین گز کا اور بلندی ساتھ گز کی تھی اور مسجد کے بازو بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا کے واسطے ایک گھر اور بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک گھر تیار کئے اور مسجد مین مسکینون کو رہنے ایک
صُفہ بنائے وہان کے رہنے والون کو اہل صفہ کہتے ہین آور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے بعد اپنے لوگون
کو لے آنے اپنے متبنّیٰ زید بن حارثہ کو اور اپنے غلام ابو رافع کو مکے کیتین روانہ کئے سو وے جاکے حضرت کے دونوں صاحبزادیان
فاطمہ زہرا اور ام کلثوم اور حضرت کا محل بی بی سودہ زمعہ کی بیٹی اور زید کے فرزند اسامہ کو اور ام ایمن کو لے آئے اور
عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اپنے لوگون کو بھی اُنھون کے ساتھ ہی لے آئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ابی ایوب کے گھر سے نکل کے اپنے دولت سرا مین تشریف لیگئے ابی ایوب کے گھر مین جملہ سات مہینے رہے تھے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اسی سال یہود سے عہد و پیمان لئے کہ مسلمانون کے ساتھ آشنائی و دوستی رکھنا اور مخالفون سے ساخت
نہ کرنا اور یوسف علیہ السلام کی اولاد سے عبد اللہ بن سلام کر کرایک یہودی حضرت سے ملاقات کرکے چند چیزون کا سوال
کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب دئے تو وہ سنکر ایمان لائے اور کہے یا رسول اللہ یہود بڑی جھوٹی قوم ہی مین
ایمان لایا سو سنین تو جھوٹھ کہینگے آپ میرا اسلام ظاہر ہونیکے پیش از اُنسے پوچھنا کہ مین کیسا ہون رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یہود کو بلوا کے وعظ و نصیحت کئے اور اسلام لاو کر کرارشاد فرمائے یہود کہے تم رسول ہو سو ہم نہین جانتے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پوچھے عبد اللہ بن سلام تمھارے مین کیسا ہی کہے بڑا عالم ہی اور بڑے عالم کا بیٹا اور ہمارا پیشوا ہی اور پیشوا کا
بیٹا حضرت فرمائے اگر عبد اللہ بن سلام ایمان لاوے تو تم بھی ایمان لاوگے کہے خدا کی پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم تین بار فرماکو ایسا ہی جواب دئے پھر عبد اللہ بن سلام کو جو چھپکے بیٹھے تھے بلواسے عبد اللہ بن سلام آکے کلمہ
شہادتین پڑھے اور یہود سے کہے کہ تم یقین جانتے ہو محمد اللہ کا رسول ہی تم خدا سے ڈرو اور محمد پر ایمان لاو

یہود کہنے لگے عبد اللہ بن سلام ہمارے بیچ برا جاہل ہی اور برے جاہل کا بیٹا اور ہمارے مین برا خراب آدمی ہی خراب
آدمی کا بیٹا اور اسی سال نماز کے واسطے اذان دینا مقرر پایا حقیقت اسکی یہہ ہی کہ پہلے لوگ نماز کو شمار سے آتے تھے
تو لوگون کو وقت معلوم نہ ہونیکے باعث وقت پر پہنچتے نتھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے پوچھے وقت معلوم ہونے
کیا کرنا بعضے کہے نصاری کے سریکا ناقوس بجانا بعضے بولے نرسنگا پھونکنا یہود کے مانند بعضے کہے آتش روشن کرنا لیکن
ان سبھون مین کفار سے مشابہت ہوتی ہی کر کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پسند نہ فرمائے سو ایک صحابی جنکا نام عبد اللہ
بن زید بن ثعلبہ خواب مین دیکھے کہ ایک شخص ناقوس لیجاتا ہی اسکو کہے یہہ ناقوس مجھے بیچ اسنے پوچھا تو اسکو لیکے کیا کریگا
کہے نماز کے وقت اسکو ہم بجایا کرینگے وہ کہا نماز کے واسطے اس سے بہتر ایک چیز تجھے سکھاتا ہون اور اذان سکھایا اور
اقامت بھی سکھایا عبد اللہ خواب سے ہوشیار ہوکے حضور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے اور یہہ خواب بیان
کئے حضرت فرمائے یہہ خواب حق ہی اور بلال کا آواز بہت بلند ہی تم بلال کے ساتھہ کھرے ہو کے اسکو ان الفاظ
کی تلقین کرو تو بلال اذان دیتے اور اسی سال سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوئے حقیقت
انکی یہہ ہی کہ انکی عمر دو سو پچاس کی ہوی تھی اور اپنے ملک سے دین کی تلاش میں نکلے تھے اور نصاری کے علما پاس
نصرانی دین قبول کئے تھے تو انکی زبانی معلوم کئے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا آنا قریب ہی اور مولد حضرت
کا مکہ اور ہجرت گاہ مدینہ ہی سو دریافت میں نکلے تھے بعضے حرامیان انکو پکرکے مدینے کے یہود پاس بیچے تو مدینے میں
رہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو سنکے حضرت پاس آئے اور ایک طبق میں خرما ڈالکے حضرت
کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی بولے صدقہ ہی حضرت فرمائے اٹھالے کہ ہم صدقہ نہین کھاتے سلمان اسکو لیگئے
اور دوسرے روز پھر طبق میں خرما لاکے حضرت کے روبرو رکھے حضرت پوچھے یہہ کیا ہی سلمان کہے یہہ ہدیہ ہی آپکے لئے
پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمائے کہ اسکو کھائیے اور سلمان حضرت کی پشت مبارک پر مہر نبوت
تھا سو دیکھکے اسلام لائے حضرت انکو یہود پاس سے مول لیکر آزاد کئے اور اسی سال ربیع الآخر کی بارھوین کو سہ شنبے
کے روز ظہر اور عصر اور عشا کی نماز چار چار رکعت فرض ہوی اور اسی سال رجب کے مہینے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مہاجرین اور انصار میں بھائی بنے کی دوستی لگائے سو مہاجرین کے پینتالیس آدمی تھے اور انصار کے پینتالیس آدمی تھے پھر یہہ لوگ
بایکدیگر بھائیوں کے سا الفت و دوستی رکھا کرتے تھے اور اس وقت میراث وارثون کو بانٹنیکا حکم نہیں ہوا تھا سو اسی دوستی سے

مرنے پر وارث ہوتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے بعد وہاں کے اکثر لوگ ایمان لائے اور چند لوگ کافر
ہی رہ گئے اور چند شخص ظاہر میں ایمان لا کے باطن میں منافق بنے یہود کے ساتھ ملکے مسلمانوں کی ایذا کے درپے ہوا اور یہود کو یقین تھا
کہ محمد اللہ کا رسول ہے پر بہ بدبختی سے ایمان نہ لائے چنانچہ حیی اور یاسر فرزندان اخطب یہود کے جو قوم کے سردار تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کے اپنے گھروں کو گئے اور نہایت متفکر و مغموم بیٹھے یاسر نے حیی سے پوچھا کیا یہ وہ شخص پیغمبر
آخر الزمان ہے کہ جسکی تعریف ہم توریت میں دیکھتے ہیں حیی بولا اللہ کی قسم وہی ہے پوچھا کیا تجھ کو یقین ہے بولا واللہ وہی ہے
پوچھا اب تیرے دل میں کیا ارادہ ہے بولا جب تک کہ میں زندہ رہوں اسکی عداوت میں قصور نہ کروں اور اسی سال کفار سے
جہاد کرنیکا حکم ہوا پھر رمضان کے مہینے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو تیس آدمی کا سردار
کرکر اور سفید نشان دیکر قریش کے ایک قافلے کو غارت کرنے کہ جسمیں تین سو آدمی تھے اور انکا سردار ابوجہل تھا روانہ کئے پھر
صحابہ دریا کے کنارے آئے مقابل ہو جنگ کے بیٹھے تھے کہ مجدی بن عمرو جہنی دونوں جماعتوں کے درمیان آکے جنگ نہ ہونے
دیا تو صحابہ جنگ نہ کرکے مدینے کو آگئے اور شوال کے مہینے میں عبیدہ بن حارث کے ہمراہ ساٹھ آدمی کرکے اور مسطح بن اثاثہ کے ہاتھ
میں سفید نشان دیکر رابغ کی طرف کفار کے دو سو آدمی کے قافلے کو غارت کرنے کہ جسکا سردار ابوسفیان تھا روانہ کئے لیکن وہ
قافلہ بڑھ گیا اور جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور اسی شوال میں بی بی عائشہ کا زفاف ہوا انکی عمر اسوقت نو برس کی تھی بی بی عائشہ
کہتی ہیں کہ مکے سے آئے بعد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ خبیب بن اساف کے گھر میں جو سنخ میں تھا رہتے تھے اتفاقاً میں تپ زدہ
ہو کے اچھی ہوئی بعد میرے سر کے بال جھڑ جا کے چھوٹے چھوٹے بال نکلے تھے اور میں ایک روز جھولا باندھکے لڑکیوں کے ساتھ جھولتی
تھی میری والدہ آکے جلد مجھے کنگی کئے اور مانگ نکالے اور منہ دھوا اور جلد گھر کو لیگئے اور دروازے پر جا کے تھوڑا توقف کئے
تو چلنے سے دم جو آتا تھا سو تسکین پایا پھر گھر میں لیگئے دیکھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور انصار کے مرد اور
عورتاں جمع ہیں والدہ مجھے لیجا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں بیٹھائے اور لوگ مبارکباد دینے لگے پھر لوگ
نکل گئے اور حضرت میرے پاس سے ملے اور سعد بن عبادہ کے یہاں سے ایک قدح دودھ کا آیا تھا سو وہ ولیمہ یعنے شادی کا کھانا کئے اور
ذی قعدہ کے مہینے میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ بیس آدمی کرکر اور سفید نشان مقداد بن عمر کے ہاتھ میں دیکر خرار میں روانہ
کئے تا قریش کے قافلے کو غارت کریں سو پانچویں روز وہاں پہنچے پر کفار انھوں کے آنے کے قبل وہاں سے جا چکے تھے دوسرا
سال ہجری اس سال محرم میں بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا

اور صفر کے مہینے میں وَدّان کا غزوہ ہوا اُسکو ابواء بھی کہتے ہیں یہہ پہلا غزوہ ہے جسمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
آپ تشریف لیگئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نشان حضرت حمزہ کے ہاتھ میں دیکر اور مدینے میں سعد بن عبادہ کو نائب کرکر ساٹھ
آدمی کے ساتھ نکلے مگر اتفاق جنگ کا نہ ہوا اور بنی ضمرہ صلح کئے اس شرط سے کہ حضرت سے جنگ نہ کرینگے اور مخالفونکی اعانت میں
نہ رہینگے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پندرھویں روز مدینے کو تشریف لائے اور ربیع الاول میں بواط کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع
ہے رضوی کے جانب میں سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں سائب بن عثمان کو نایب کرکر دو سو آدمی سے قریش کے قافلے
کو جسکا سردار امیہ بن خلف تھا غارت کرنے نکلے لیکن جنگ کا اتفاق نہ ہوا اور جمادی الاولی میں عشیرہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابو سلمہ بن عبد الاسد کو نایب کرکر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں نشان دیکر دیڑھ سو آدمی
سے اور ایک قول سے دو سو آدمی کے ساتھ روانہ ہوئے تا قریش کے قافلے کے آڑے آرہے ہوویں لیکن پیشتر پہنچنے کے قریش کا قافلہ
شام طرف روانہ ہوا اور یہی قافلے کو شام سے پھر کے آتے وقت متعرض ہونے نکلے سو جنگ بدر ہوا انشاء اللہ عنقریب اسکا
بیان آئیگا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں بنی مدلج سے صلح کئے اور مدینے کو تشریف لائے اور دس دن وہاں نہیں رہے کہ
کرز بن جابر فہری مدینے کے اونٹوں کو لوٹ لیگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کو مدینے میں نایب کرکر اور علی مرتضے
کے ہاتھ میں نشان دیکر روانہ ہوئے اور بدر کے قریب سفوان وادی تک پہنچے لیکن کرز بن جابر دستیاب نہ ہوا پھر کے مدینے
کو آئے اور جمادی الآخری میں قبلہ کعبے طرف مقرر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں تشریف رکھتے تھے کعبے کی اسی
جہت میں کھڑے ہوتے کہ مواجہہ بیت المقدس اور کعبے کا حاصل ہوتا مدینے کو تشریف لائے بعد وہ صورت نہ بنی بیت المقدس کی
طرف متوجہ ہوتے اور قبلہ کعبے کی طرف ہونا اگر بہت آرزو کرتے اور وحی نازل ہونے آسمان طرف اکثر دیکھتے سو مدینے کو آئے
بعد سولھویں مہینے میں یہہ آیت نازل ہوئی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ یعنے ہم دیکھتے ہیں پھر پھر جانا
تیرا منہہ آسمان میں سو البتہ پھیرینگے تجکو جس قبلے کی طرف تو راضی ہے اب پھیر منہہ اپنا مسجد الحرام کی طرف اور
جس جگہ تم ہوا کرو پھیرو منہہ اُسی کی طرف اور یہہ آیت نازل ہوئی سو روز سے نماز میں منہہ کعبے طرف کرنا مقرر ہوا
اور رجب کے مہینے میں عبد اللہ بن جحش کو آٹھ آدمی کے ساتھ روانہ کئے اور خط لکھ دئیے اور فرمائے کہ یہاں سے
دو منزل جاکے اس خط کو کھول اور اس میں جدھر جانا لکھا ہے ادھر جا اگر لوگ جانے راضی نہ ہوویں تو جبر مت کر

عبداللہ بن جحش نے بموجب حکم کے دو منزل جا کے اُس خط کو کھولے تو اس مین یہہ لکھا تھا کہ موضع نخلہ جو مکے اور طائف کے درمیان
ہی سو اُسمین قریش کے قافلے کے منتظر رہو اور اُنکی کیفیت ہمکو اطلاع کرو خط کا مضمون دیکھکے سب راضی سے چلے جب نجران
کو پہنچے سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کے سواری مین ایک اونٹ تھا سو گم ہوگیا تو سردار سے رخصت لیکے اونٹ
کی تلاش مین رہے دوسرے لوگ رجب کے اٹھائیسوین کو اُس مقام پر پہنچے تو وہان قریش کا ایک قافلہ جاتا دیکھے مسلمانان ملکر یہ
مشورت کئے کہ اگر ہم اُنسے جنگ کرین تو شہر حرام کی حرمت ٹوٹتی ہی اگر جنگ نہ کرین تو قافلہ ہاتھ سے جاتا رہتا ہی آخر
واقد بن عبداللہ تیر چلائے تو قافلے کا سردار عمرو بن الحضرمی کو جا لگی اور وہ مارا گیا اور دو شخص عثمان بن عبداللہ اور حکم
بن کیسان اسیر ہوئے اور باقی کفار بھاگ گئے مسلمانان قافلے کا اسباب لے لئے اُس وقت غنیمت کو بانٹنے کا حکم نہین آیا تھا
پر عبداللہ بن جحش اپنی رائے سے غنیمت کا خمس یعنے پانچوان حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رکھکے باقی غنیمت
اپنے ساتھ کے لوگون کو تقسیم کئے جب مدینے کو پہنچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انپر ملامت کئے اور فرمائے مین تمکو جنگ کا
حکم نہین دیا تھا اور خمس کو اور قیدیون کو قبول نہین کئے اور دوسرے مسلمانان بھی اُن پر طعن و ملامت کرنے لگے اور سریہ
والون پر اس حرکت سے بہت ملال ہوا اور اندیشہ مند ہوئے کہ اللہ تعالے اس فعل پر کیا عذاب نازل کرتا ہی اور قریش بھی
طعن شروع کئے کہ محمد اور اُسکے لوگ حرام مہینے مین خونریزی کئے اور مال لوٹے اور لوگون کو اسیر کئے تھے کے مسلمانان جواب
دینے لگے کہ وہ حرام مہینے مین نہ کئے بلکہ وہ شعبان کا مہینا تھا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ
أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ یعنے تجھے پوچھتے ہیں حرام کے مہینے کو اُس
مین لڑائی کرنی تو کہہ لڑائی اُسمین بڑا گناہ ہی اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اُسکو نہ ماننا اور مسجد الحرام سے روکنا
اور نکال دینا اُسکے لوگون کو وہانسے اس سے زیادہ گناہ ہی اللہ کے یہان اور دین سے بچلانا مار ڈالنے سے زیادہ ہی مسلمانون
کو اس آیت کے نازل ہونے سے خوشی ہوی اور غنیمت اور قیدیون کو قبول کئے پھر قریش اپنے قیدیوں کو چھڑانا چاہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے یہان کے دو شخص ہنوز نہین آئے ہین وے آئے تک ہم ان قیدیوں کو نہ چھوڑینگے اگر
تم اُنکو قتل کروگے تو ہم بھی اُنکے بدلے اُنکو قتل کرینگے بعد سعد اور عتبہ خیریت سے آئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن
دونون اسیرون کو چھوڑ دئے ایک قیدی حکم بن کیسان اسلام لاکے حضرت کی خدمت مین رہا اور بیر معونہ کے جنگ مین شہید ہوا دوسرا

قیدی عثمان بن عبد اللہ مکے کو جا کے کفر پر موا اور شعبان میں حکم ہوا کہ رمضان کا روزہ رکھنا تم پر فرض ہوا ہے تو
سب رمضان کا چاند دیکھ کے روزہ رہے اور رمضان کی سترھویں کو جمعہ کے روز بدر کا جنگ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو خبر پہنچی کہ ابو سفیان شام کے ملک کو تجارت کے لئے گیا تھا سو آتا ہے اور اسکے ساتھ قریش کا مال و متاع بہت سا
ہے قافلے کے ستر آدمی ہیں اور اسباب کے ہزار اونٹ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمائے اس قافلے کا قصد
کریں تو شاید اللہ تعالیٰ ہمکو غنیمت دیگا اور مدینے میں ابو لبابہ انصاری کو نایب کر کر اور مہاجرین کا نشان علی مرتضے کرم اللہ
وجہہ کے ہاتھ میں اور انصار کا نشان حباب بن المنذر کو دیکے جھنڈا اول پر قیس بن صعصعہ مازنی کو اور برنغا پر زبیر
کو جونغار پر مقداد کو مقرر فرما کر رمضان کی بارھویں کو شنبے کے روز مدینے سے نکلے اور کفار کے قافلے میں تھوڑے لوگ ہیں جنگ
کی نوبت نہ ہوگی سمجھ کر اکثر لوگ جنگ کا سامان پورا نہ کئے اور ہمراہ حضرت کے ستر اونٹ اور تین گھوڑے تھے مدینے سے ایک میل پر
آگے ابی عتبہ کے کوئے پاس لشکر کی موجودات لئے تو تین سو تیرہ آدمی تھے اور تھوڑے لوگوں کو کم عمر ہونیکے باعث پھیر دئے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جنگ کی تیاری کرتے ہیں سو سنکر ابو سفیان بہت ہراسان ہوا اور ضمضم بن عمرو غفاری کو اجرت دیکے مکے کو
روانہ کیا تا قریش کو اطلاع کرے کہ محمد تمھارے قافلے کا متعرض ہونے والا ہے تم ہماری جلد کمک کرو اور حضرت بدر کو پہنچنے کے
آگے ابو سفیان جا چکا اور ضمضم مکے کو پہنچ کے اونٹ کے کان کاٹا اور اسکی پالان پھرایا اور اپنی قمیص پھاڑ کے پکارا کہ ای قریش
تمھارا اسباب جو ابو سفیان کے ساتھ تھا سو اسکو محمد غارت کرنے والا تھا شاید ابتک غارت کر چکا ہوگا تم جلد اپنے قافلے کی
کمک کرو تو قریش جنگ کا ساز و سامان مہیا کر کے جلدی سے روانہ ہوئے جسکو طاقت نہ تھی سو اپنے عوض کسی کو مزدوری دیکے بھجوایا
اور قریش کے عمدہ لوگ تمام جنگ کو نکلے مگر ابو لہب اپنے عوض عاص بن ہشام بن المغیرہ کو جو ابو لہب کے چار ہزار درم دینا تھا سو معاف
کر کر روانہ کیا جملہ نو سو پچاس آدمی تھے سو اپنے ایک سو سوار گھوڑوں کے اور سات سو اونٹ کے اور امیہ بن خلف جب
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اسکو قتل کرینگے تب امیہ کہا تھا کہ محمد
جھوٹھ بات نہیں کہتا ہے سو اسی اندیشے سے جنگ کو نکلنے ابا کیا ابو جہل کہا تو اس بیابان کا سردار ہے تو نہ آوے تو اکثر
لوگ رہجا وینگے اگر مرضی نہ آنے پر ہو تو ایک دو منزل آگے الٹ جا آخر اسکا اصرار دیکھ کے عقبہ بن ابی معیط عود سوز میں آتش
اور عود ڈال کے امیہ کے روبرو جو مسجد الحرام میں اپنی قوم پاس بیٹھا تھا لا رکھا اور کہا ای ابا علی تو عورت ہی بخور لیتا بیٹھ امیہ عقبہ
کو گالیاں دیکے جنگ کو نکلا امیہ کی عورت اسکو نکلتا دیکھ کے کہی کیا تو سعد بولا سو بات بھول گیا تو امیہ کہا میں ایک دو

منزل جاکے الٹ آتا ہون اور ہر منزل مین پھرنیکا ارادہ کرتا تو اسکو بھوند بھاند کے دوسری منزل لیجاے غرض اسکو کستان کستان
لگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وہان پہنچے خبر آئی کہ قریش بڑی جمعیت سے کمک واسطے نکلے ہین حضرت صحابہ سے مشورت
کئے کہ ہم قریش کے قافلے کے متعرض ہووین یا کمک آنیوالونکا مقابلہ کرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑا ہو حضرت کو
خوش آنیوالی بات عرض کئے پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی ویساہی کہے پھر مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ اُٹھکے عرض کئے یا رسول اللہ
آپکو اللہ تعالے کدھر جانیکا امر کیا ہی ادھر چلنا ہم آپکے ہمراہ ہین واللہ ہم موسی کی قوم کے سریکا نہ کہینگے اِذْهَبْ اَنْتَ وَ
رَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونون لڑو ہم یہان بیٹھے ہیں بلکہ ہم کہتے ہین اِذْهَبْ
اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ ۔ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونون لڑو ہم بھی تمھارے ساتھ ہوکے
لڑتے ہیں یا رسول اللہ اگر آپ حبش کی دار السلطنت کو جسے برک الغماد کہتے ہیں چلے تو ہم ہمراہ ہیں حضرت انکے حق میں
دعا دیکے پھر فرمائے ای لوگو تم کیا مشورت دیتے ہو اس فرمانے سے حضرت کو انصار کی مرضی دریافت کرنا منظور تھا
کیونکہ بیعت کے وقت کفار سے جنگ کرنیکا عہد نہ ہوا تھا بلکہ یہہ تھا کہ مدینے کو آئے بعد اپنی زن و فرزند کو جیسا محافظت
کرتے ہیں ویسا ہی حضرت کی محافظت کرنا پھر سعد بن معاذ انصار کے سردار عرض کئے یا رسول اللہ شاید آپ ہماری
مرضی دریافت کرتے ہو سو ہم آپ پر ایمان لائے اور رسالت کی تصدیق کئے اور جو لائے سو اسکو حق جانے اور آپکی اطاعت کرنے پر عہد
کئے جدھر ارادہ ہی اُدھر چلنا ہم آپکے ہمراہ ہین قسم ہی اُسکی جو آپکو رسول برحق کیا اگر آپ دریا میں کودے تو ہم بھی کودینگے
ہمارے سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا دشمن سے مقابلہ کرنے میں ہمکو کچھ اندیشہ نہیں جنگ مین ہم بڑے صابر ہیں اور مقابلے میں
مردانہ اللہ تعالے کی برکت پر روانہ ہونا ہم کو امید ہی کہ اللہ تعالی ہمسے ایسا دکھادیگا جو آپکی آنکھ ٹھنڈی ہو حضرت یہہ
سنکے خوش ہوا اور فرمائے قریش کی دونون جماعتون سے ایک کا وعدہ مجھسے اللہ تعالی کرچکا ہی واللہ اُنکے مردے پڑے
کی جگہ میں دیکھ رہا ہون پھر وہانسے کوچ کرکر نکلے اور بدر جو ایک قریہ مدینے سے چار منزل پر تھا وہان پہنچے تو قریش بھی
وہانتک آچکے تھے جب قریش مکے سے نکلے تو پہلی منزل میں ابوجہل لوگون کے واسطے دس اونت نحر کیا دوسرے روز عسفان میں
صفوان بن اُمیہ نون اونت نحر کیا تیسرے روز قدید مین سہیل بن عمرو دس اونت نحر کیا قدید سے ایکطرف دریائی
رستہ چلے سو راہ بھول کے ایک روز مقام کئے تو اس روز شیبہ بن ربیعہ نون اونت کاٹا پھر پانچوین روز جحفے کو پہنچے
تو عتبہ بن ربیعہ دس اونت نحر کیا چھٹوین روز ابوا کو پہنچے تو مقیس جمحی نون اونت نحر کیا ساتوین منزل عباس بن

دس اونٹ نحر کئے آٹھوین منزل مین حارث بن عامر بن نوفل نون اونٹ نحر کیا نوین روز بدر کو پہنچے تو ابو البختری دس اونٹ
نحر کیا اور دوسرے روز مقیس جمحی نون اونٹ نحر کیا تیسرے روز جنگ شروع ہوا تو ساتھ کے توشے کھائے اور ابو سفیان بدر کے
قریب پہنچکے راہ چھوڑ ساحل کی راہ لے قریش پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا قافلہ بچھ گیا ہے تم تو ہمارے قافلے واسطے نکلے تھے
اب الٹے جائیے ابو جہل کہا ہم بدر کو پہنچکے تین روز وہان رہینگے اور اونٹان نحر کرینگے اور شراب پی کا بجا وہان سے نکلینگے
تا تمام عرب کے قبیلون پر ہماری ہیبت پڑے بنی زہرہ کہے ہم قافلے کی محافظت کو آئے تھے اب وہان جانا صرف اوقات ضایع
کرنا ہے اور تمام بنی زہرہ الٹے گئے اور ابی طالب کے فرزند طالب اور دوسرے مین قضیہ ہو گیا تو قریش کہے واللہ بنی ہاشم
تم اگرچہ ہمارے ساتھ ہیں پر دل تمھارا محمد کے ساتھ ہے طالب خفا ہو زہریون کے ساتھ مکے کو الٹے گیا اور قریش بدر میں
پڑے کے ناکے پر یکایک تو وادی نالے کے نیچے اترے اور مسلمانان ورے کے ناکے پر جو ریتی کی زمین تھی اترے تو آدمی اور جانور کے
پانون زمین میں دھستے تھے اور کفار سبقت کرکے بدر مین ایک کنوا تھا سو اسکو اپنے علاقے کر لئے اور مسلمانون کو پانی
نتھا سو شیطان بعضون کے دلون میں یہہ وسوسہ ڈالا کہ ہم کہتے ہین کہ ہم حق پر ہین اور ہمارے ساتھ رسول اللہ ہین دیکھو
مشرکان پانی پر غالب آگئے اور ہم پیاسے اور محدث اور جنب ہین اور ہمارے دشمنان انتظار کر رہے ہیں جب ہم تشنگی
سے بطاقت ہو جاوین تو جیسا چاہین ویسا ہم پر حکم کرین تب اللہ تعالی مینہہ برسایا نالے میں پانی بہنے لگا مسلمانان
پانی پئے اور وضو بنائے اور غسل کئے اور جانورون کو پانی پلائے مشکون کو بھر لئے اور زمین ریگ کی سخت ہو گئی دلون
سے وسوسہ جاتا رہا اور قریش اترے سو زمین پانی پڑھنے سے کیچڑ ہوا پاؤن پھسنے لگے اور حباب بن المنذر رضی اللہ
عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اس مقام میں جو اترے ہیں سو اللہ تعالے کے حکم سے ہے یا اپنی رائے اور جنگ کے داؤ
گھاؤ سے حضرت فرمائے یہہ امر الہی نہین میں اپنی رائے سے اترا ہون حباب عرض کئے یا رسول اللہ یہہ موقع مناسب
نہیں یہان سے بڑھکے کنوے کے قریب اترنا اور ایک گڑہا کھودکے اسکو مینڈ باندھنا تا تمام پانی کنوے کا ہمکو ملے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو بہت مناسب تجویز کیا اور وہان سے کوچ کر کر پانی کے قریب اترے اور گڑہا کھودے
تو سب پانی اس مین آیا اور سعد بن معاذ حضرت کو تشریف رکھنے ایک منڈوا باندھکے دئے اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بدر کے کو پہنچے سو روز شام کے وقت علی مرتضے اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور انکی سوائے
چند شخص کو کیفیت دریافت کرنے روانہ کئے تو قریش کے دو سقے اسلم اور یسار گرفتار ہوے سو انکو حضرت پاس حاضر کئے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین مشغول تھے صحابہ انسے کیفیت دریافت کرنے لگے وہ بولے ہم قریش کے سقے ہیں صحابہ اُنکی بات راست نہ سمجھ
کے کہنے لگے راست کہو کہ تم ابوسفیان کے سقے ہو وے کہے نہین پھر انکو مارنے لگے تو بولے کہ ہان ہم ابوسفیان کے سقے ہین پھر پوچھے تم
کسکے سقے ہو کہے قریش کے پھر انکو مارنے لگے غرض انسے پوچھتے تم کسکے سقے ہو اگر قریش کے ہیں کہے تو انکو مارتے اور ابوسفیان
کے ہین کہے تو چھوڑ دیتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کے فرمائے کہ دیکھو کہین تو تم انکو مارتے ہو اور جھوٹھہ
کہین تو ہاتھہ رکھتے ہو سچ ہی کہ وے قریش کے سقے ہین اور اُنسے پوچھے قریش کہاں ہیں بولے اس ٹیک کے نیچے ہین پوچھے کتنے وہ
لوگ ہیں کہے ہمکو شمار معلوم نہین مگر جماعت بڑی ہی حضرت پوچھے روز کتنے اونٹ نحر کرتے ہیں کہے ایک روز نون اونٹ
ایک روز دس اونٹ حضرت فرمائے نون سو اور ہزار کے مابین ہیں پوچھے عمدہ لوگ کون کون ہیں کہے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابوالبختری بن
ہشام اور حکیم بن حزام اور نوفل بن خویلد اور حارث بن عامر بن نوفل اور طعیمہ بن عدی بن نوفل اور نضر بن حارث اور زمعہ
بن الاسود اور ابوجہل بن ہشام اور امیہ بن خلف اور نبیہ بن حجاج اور منبہ بن حجاج اور سہیل بن عمرو اور عمرو بن عبدود یہہ سنکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینکا ہی اور قریش صبح کو نکلے سو دیکھہ کے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرمائے یا اللہ قریش اپنے غرور و تکبر سے تیری دشمنی اور تیرے رسول کی تکذیب کرتے نکلے ہیں اب تو نصرت دینے کا جو وعدہ
کیا ہی سو اسکو پورا کر ادھر قریش عمیر بن وہب جمحی کو مسلمان کس قدر ہین سو دریافت کرنے بھیجے عمیر گھوڑے پر سوار ہو مسلمانون
کے لشکر کے گرد پھرا اور قریش کو جا کہا کہ تین سو آدمی سے کچھہ کم و زیادہ ہونگے لیکن پھر جا دیکھتا ہون کہ کہین ہیں بھی کچھہ
فوج ہی یا نہین اور اطراف و نواحی سب دیکھکے جا بولا کہ اس کے سوائے کچھہ فوج نہین لیکن میں دیکھتا ہون کہ بلا موت کو
اٹھائی ہی اور یثرب کے اونٹون پر زہر قاتل سوار ہی اور اُن قوم کو انکے تلوارون کے سوائے کچھہ پناہ و قوت نہین ہی انکا
ایک ایک آدمی ہمارے ایک دو شخص کو مارے سوائے نہ مریگا پھر اتنے لوگ مارے گئے بعد جینے سے کیا پھل پاؤگے آپ اسکی کچھہ تجویز
کیجئے حکیم بن حزام یہہ سنکے عتبہ بن ربیعہ پاس آکے بولا ای ابو الولید تو قریش کا سردار بزرگ ہی اور جنگ کرنے سے
کچھہ حاصل نہین اگر تو قوم کو جنگ نہ کرنے دیکے پھیر لیجاویگا تو ابد تک تیرا نام نیکی سے یاد کرینگے تب عتبہ کھڑے ہو کے خطبہ
پڑھا اور بولا ای قریش اس جنگ مین تمکو کیا فائدہ ہی اگر تم محمد کو اور اسکے ساتھہ والون کو مارے تو اپنے ہی بھائی بند
کو مارے اور ایک دوسرے کا منہہ دیکھنا بد جانیگا کیونکہ کسی کا بھتیجا مارا جائیگا کسی کا بھانجا کسی کا بیٹا کسی کا قرابتی پس ہم الٹے چلے جانا
اور محمد کو چھوڑ دینا تا دوسرے عربون کے ساتھہ مقابلہ ہو جاوے اگر محمد مارے پڑے تو تمھارا مقصود حاصل

اگر غالب آجاوے تو اسکی عزت تم سبھوں کی عزت ہی پھر حکیم نے ابو جہل پاس جاکے اسکو بھی ویسا ہی کہا اور عتبہ کے خطبہ پڑھنے
اور نصیحت سے بھی اطلاع کیا ابو جہل غصے سے بولا محمد کو اور اسکے لوگوں کو دیکھ کے عتبہ کا پھیپسا پھول گیا ہی یعنے دو
نامردی لیا ہی اور ہم یہاں سے نہ پھرینگے جبتک اللہ تعالی ہمارے اور محمد کے درمیان حکم نہ کرے لیکن عتبہ دیکھا کہ محمد اور اسکے
ساتھ والے دشمنوں کو کھاتے ہیں اور انکے ساتھ عتبہ کا بیٹا بھی تو ہی سو تمکو اس بات سے ڈراتا ہی اور عامر بن الحضرمی
کو کہلا بھیجا کہ عتبہ تیرا حلیف لوگوں کو پھیرا چاہتا ہی اور تجھ کو اپنے بھائی عمرو مارے جانیکا بدلا لینا ضرور ہی تب عامر
برہنہ ہوکے پکارا وَاعَمْرَاہْ وَاعَمْرَاہْ کفار کو اسکے پکارنے سے حمیت دامنگیر ہوئی اور جنگ واسطے مستعد ہو گئے
اور عتبہ ابو جہل کا کلام سنکے غصہ ہوا اور بولا کسکا پھیپسا پھلا ہی سو پیلی جو تر والے کو اب معلوم ہو جائیگا ابو جہل کو
پیلی جو تر والا اسلیے بولا اسکی جو تر کو زرکے باعث سفید تھی سو اسکو زعفران سے رنگا کرتا تھا غرض عتبہ پہننے واسطے
خود منگوایا اسکا سر بہت بڑا رہنے کے باعث لشکر میں کسیکا خود اسکے سر کے برابر نہ ہوا آخر سیر برد یمانی لپیٹکے میدان میں نکلا
اسکے ساتھ اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید بھی نکلے اور کہنے لگے کون آتا ہی سو آوے پھر مسلمانوں کے بہادروں میں سے عوف
بن عفرا اور معوذ بن عفرا اور عبد اللہ بن رواحہ انکے مقابلے میں آئے وے پوچھے تم کون لوگ ہو کہے ہم انصار ہیں بولے ہمکو
تمھارے سے مقابلہ نہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارکے کہے ای محمد ہمارے سے مقابلہ کرنے ہماری قوم کے برابر کے لوگون
کو بھیج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبیدہ بن حارث اور حمزہ اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو حکم فرمائے کہ تم جاؤ جب یہ نزدیک گئے
تو انھوں پوچھے تم کون ہو کہے فلانے فلانے بولے ہاں برابر کے بھائیاں ہیں پھر عبیدہ عتبہ کے اور حمزہ شیبہ کے اور علی ولید کے
مقابلے میں آئے حمزہ اور علی شیبہ کا اور ولید کا کام تمام کئے اور عبیدہ اور عتبہ دونوں کا ہاتھ چلا سو دونوں زخمی ہو گرے
اس میں حمزہ اور علی دوڑ کے عتبہ کا کام تمام کر ڈالے اور عبیدہ کو اٹھا کے اپنے لشکر میں لائے پھر دونوں لشکر باہم قریب ہوے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تاکید فرمائے تھے کہ جبتک حکم نکیے تبتک کفار پر حملہ مت کرو اگر وے تمسے نزدیک ہوں تو
تیراں مارکے ہٹا دیجو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کافروں کی کثرت دیکھ کے منڈوے میں تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سواے کوئی نتھا حضرت قبلے طرف متوجہ ہوکے ہاتھاں اٹھا دعا مانگنے لگے اور فرمایا یا اللہ اگر
یہہ تیری مسلمانوں کی مار جاوے تو پھر زمین پر تیری عبادت کدھی نہوگی یا اللہ تو اپنا وعدہ پورا کر اور مجھے رسوا مت کر
اور یہاں تک دعا مانگے کہ حضرت کے کاندھے پر سے چادر گر پڑی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چادر اٹھا کے حضرت کے

کاندھون پر ڈالی اور کہے یارسول اللہ اب عالبس کرو یقین ہی کہ اللہ تعالی جو آپ سے وعدہ کیا ہی سو اسکو پورا کریگا اس عرصے
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند کا کچھ جھپک آکے بیدار ہوے تو تبسم کرتے ہوکے اور فرمائے ای ابوبکر خوش ہو اللہ کے یہان
سے نصرت آئی یہہ کہہ جبریل آیا ہی اور اسکے دانتون پر غبار ہی اور اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمھارے
پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمھاری ہزار فرشتے لگاتار آنیوالے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منڈوے سے یہہ آیت پڑھتے
ہوے نکلے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنے اب شکست کھاوینگا مین اور بھاگینگے پیٹھ دیکر اور جبرئیل علیہ السلام
ہزار فرشتے آدمیون کی صورت سے ابلق گھوڑون پر سوار سر کو سفید شالان باندھے ہوے لیکے موجود ہوے بعد پھر اللہ تعالی
جو کمک بھیجا تو میکائیل ہزار فرشتے لیکے آئے اور اسرافیل ہزار فرشتے بعد اسکے پھر دو ہزار فرشتے آئے سو کل پانچھ ہزار فرشتے
تھے لیکن اول کے ہزار فرشتے ہی جنگ کئے اور قریش جب مکے سے نکلے تو انہین اور بنی بکر مین مخالفت رہنیکے سبب سے
قریش کو اندیشہ ہوا کہ بنی بکر شاید ہماری پیٹھ سے کہین آجاوے تب ابلیس بنی کنانہ کا سردار سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت
لیکے آیا اور بولا مین تمھارے ساتھ ہون تم بنی بکر و کنانہ سے کچھ اندیشہ نکرو اور شیطانون کی فوج سمیت جھنڈا لیا ہوا منزل منزل
آتا تھا اور جنگ کے روز ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کے کہتا تھا آج تم پر کوئی غالب ہوگا کہ مین تمھارا رفیق ہون جب جبرئیل
علیہ السلام کو دیکھا ہاتھ چھڑا کے اپنی ایڑیون پر الٹے پاؤن پھرا وہ شخص کہنے لگا سراقہ کہان جاتا ہی بولا مین وہ دیکھتا ہون
جو تم نہین دیکھتے مین ڈرتا ہون اللہ سے اللہ کا سخت عذاب ہی اور مسلمانون مین عمر کا مولا مہجع تیر لگ کے شہید ہوے
تھے اور حارثہ بن سراقہ حوض مین پانی پیتے ہوے تیر کھا جام شہادت پئے تھے ایسے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لاکے لوگون کو حکم فرمائے کہ اب جنگ شروع کرو اور انکو ترغیب دینے لگے عمیر بن الحمام ہاتھ مین خرما لئے کھاتے تھے سو پھینک
دیکے تلوار کھینچے اور کافرون مین دھس کے انکو مار کے شہید ہوے اور عوف بن عفرا بھی بہت سے کافرونکو مار کے آخر
شہید ہوئے اور امیہ بن خلف مین اور عبدالرحمن بن عوف مین بڑی دوستی تھی سو عبدالرحمن چاہے کہ امیہ کو
بچاوے لیکن بلال کہ مدام اسکے ہاتھ سے بہت ایذا پائے تھے سو پکارنے لگے امیہ بن خلف کفر کا سر ہے تو مین نہین بچتا تو
مسلمان تلواران لیکے حملہ کئے اور امیہ کو قتل کئے اور عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اپنے دونوں بازو پر
انصار سے دو لڑکے جوان معوذ و معاذ عفرا کے بیٹے کھڑے تھے سو انین سے ایک پوچھا ابوجہل کون ہی مین اسکو کہا تو لئے

دریافت کرتا ہی کہا میں سنا ہون کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جناب مین بڑی بے ادبی کرتا ہی اگر مین اسکو پاؤں تو اسکے سامنے سے نٹلون جبتک کہ وہ یا مین نہ مرون اور دوسرا لڑکا بھی ایسا ہی پوچھا تھوڑے وقت کے بعد مین ابو جہل کو دیکھا کہ لوگون میں پھر رہا ہی تو ان دونون لڑکون کو بتلا دیا کہ ابو جہل یہی ہی تب وے دونون شاہین شکار پر ٹوٹتے سر ایکا آیے حملہ کئے اور اسکو گھائل کرکے خاک پر گرا دیے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آکے عرض کئے ہم ابو جہل کو مار ڈالے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن مسعود کو فرمائے ابو جہل کا کیا حال ہی سو دیکھ آئیو عبد اللہ بن مسعود جا کے دیکھے تو اسکا جان حلق مین کھیل رہا ہی عبد اللہ بن مسعود جو مکے میں اسکے ہاتھ سے بڑی ایذا دیکھے تھے سو اسکو کہے کیا اللہ تعالی تجھے رسوا نہیں کیا بولا کیا ہوا کہ ایک آدمی کو مار ڈالے اور تو کچھ زیادہ نہ ہوا لیکن مجھے بڑا افسوس ہی کہ ان کنبیون کے ہاتھ سے مین مارا گیا کاش دوسرا کوئی مارا ہوتا ابن مسعود اس لعین کی چھاتی پر چڑھ کے سر کاٹ ڈالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو لا رکھے حضرت اللہ کا شکر کئے اور فرمائے اس امت کا فرعون تھا سو موا اور ابو جہل کا بیٹا عکرمہ نے معاذ بن عمرو کے ہاتھ پر تلوار کا ایک ہاتھ جھاڑا کہ انکا ہاتھ کٹکے تسما باقی رہگیا معاذ حضور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گئے حضرت انکے ہاتھ پر اپنا لعاب مقدس لگائے تو انکا ہاتھ اچھا ہو گیا پھر جنگ میں شریک ہو گئے اور لڑائی مین عکاشہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو ایک لکڑی دئیے سو وہ تلوار ہو گئی پھر عکاشہ جیتے تک اسی تلوار سے جنگ کرتے تھے اور ملائکہ جو حاضر ہوئے تھے سو انکو آدمیون کے قتل کا ڈھب معلوم نتھا اسلئے اللہ تعالی اس آیت سے انکو تعلیم کیا فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے پھر تم مارو انکے گردنون کے اوپر اور کاٹو انکے پور پور پھر فرشتے جسکو مارتے تھے انکی گردنون پر اور باندھون پر فقط سیاہ داغ رہتا تھا اور صحابہ کفار پر وار کرتے تھے تو پیش از انکی تلوار لگنے کے فرشتے کی مار سے اکثر کفار مرکے گر پڑتے تھے اور ایک مسلمان ایک کافر کو مارنے پیچھے دوڑتا تھا ایکایک آواز آیا اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ یعنے ای حیزوم تو بڑھ پھر ایک کوڑا مارنیکا آواز آیا تو وہ کافر مرکے گر پڑا اور اسکا منہہ اور ناک کوڑے کے مار سے پھٹ جا وہان کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا جب جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مٹھ کنکر اٹھا کے قریش طرف پھینکے اور کہے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنے منہہ برے ہوا اور صحابہ کو حکم کئے کہ ان پر حملہ کرو تو کفار کو ہزیمت ہوی ستر شخص مارے گئے اور ستر شخص بند مین آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو تاکید فرمائے تھے کہ تم بنی ہاشم کو قتل مت کرو کیونکہ وے جبر سے آئے ہیں سو عباس اور ابی طالب کے فرزند عقیل اور حارث بن عبد المطلب کے فرزند نوفل بھی بند مین

آئے اور عباس کو ابوالیسر اسیر کئے تھے لوگ عباس سے پوچھے تمکو ابوالیسر ایسا دبلا آدمی کیسا اسیر کیا اگر تم چاہتے تو اسکو ایک ہاتھ میں اٹھالیتے کہے کیا کرون مین اور وہ ملتے ہی وہ میری آنکھون مین خندمہ پہاڑ کے برابر آنے لگا اور مجھے پکڑ لیا اور قیدیون کو باندھ کے لانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر کئے تو عباس کو بہت جکڑ کے باندھے تھے سو شب کو انکے کراہنے کا آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سُنے حضرت کو نیند نہ آئی اور انصار یہہ سُنکے انکو کھولدیئے پھر فتح کے بعد حضرت حکم کئے کہ کافرون کے مردون کو بدر کے کنوے میں ڈالو تو سب کو کھینچکے اجاڑ کنوے میں ڈالدئے مگر اُمیہ بن خلف پھول گیا تھا اُسکو اُسمین نہ ڈالکے مٹی میں داب دئے اور مسلمانون سے چودہ شخص شہید ہوئے اُنمین مہاجرین چھ تھے اور انصار آٹھ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کے لوگون کو خوشخبری سنانے عبداللہ بن رواحہ اور زید بن حارثہ کو روانہ کئے مدینے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بی بی رقیہ کا وفات ہوا تھا سو لوگ انکے دفن سے فراغت پا چکے تھے کہ زید مدینے مین پہنچے فتح کی خبر دئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح کے بعد تین روز تک بدر مین مقام کر مدینے طرف پھر اور بندیوانون کو اور غنیمت کو ہمراہ لیلئے مگر وادی صفرا مین پہنچکے نضر بن الحارث قیدی کو اور عرق الظبیہ مین پہنچکے عقبہ بن ابی معیط قیدی کو قتل کئے باقی دوسرے اسیرونکو مدینے مین لے آئے اور صحابہ سے مشورت کئے کہ ان اسیرون کو کیا کیا چاہئے عمر رضی اللہ عنہ کہے کہ ان سبھون کو قتل کرنا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے اُنھون سے پیسے لیکے چھوڑ دینا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیسے لیکے چھوڑ دئے تو یہہ آیت عتاب کی اتری لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنے اگر نہوتی ایک بات کہ لکھہ چکا اللہ آگے تو تمکو آپڑتا اس لینے مین بڑا عذاب۔ اور عباس سے سونے کے سوا فدیہ لئے عباس کہے میں مسلمان تھا لیکن قریش جبر سے مجھے لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تم سچ کہتے ہو تو تمکو اللہ جزا دیگا لیکن ظاہر مین تو تم ہم پر آئے تھے اور عباس اپنی ساتھ سونیکے سوا وقیہ لائے تھے سو جنگ میں ان پاس سے چھین لئے تھے تو عباس چاہے کہ ان پیسونکو بھی فدیہ میں شمار کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے دشمنون کی اعانت کے واسطے پیسے لائے سو اُسکو ہم اسمین نہ گنینگے عباس کہے کیا میرے لیے اتنے پیسے لیکے مجھے قریش میں بھیک مانگنے لگاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جنگ کو آتے وقت جو سونا اُم الفضل کے حوالے کئے تھے سو کیا ہوا عباس کہے تمکو وہ پیسے ہین سو کیسا معلوم ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے اللہ تعالی خبر دیا عباس کہے میں گواہی دیتا ہون کہ تم صادق ہو کیونکہ یے پیسے جو میں دیا سو کسی کو اُس پر اطلاع نتھی اور میں گواہی دیتا ہون

کہ اللہ ایک ہی اور تم اسکے رسول ہو عرض عباس دل سے مسلمان تھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو مکے میں سبکے اخبار لکھنے کی تاکید فرمائے تھے سو مکے میں رہا کرتے تھے اور سہیل بن عمر جو قریش کا خطیب تھا وہ بھی قیدیون میں تھا اُس سے بھی پیسے لیکے چھوڑ دیئے عمر عرض کئے یا رسول اللہ سہیل خطبہ پڑھکے آپ پر لوگونکو طیش کراتا ہی حکم ہو تو مین اُسکے دانت اکھاڑتا ہون تا پھر کدھی خطبہ نہ پڑھے حضرت فرمائے میں مُثلہ نہ کرونگا کہیں اللہ تعالی مجھے بھی مُثلہ نہ کرے اور مجھے امید ہی کہ ایک روز وہ کھڑے ہو کے خطبہ پڑھیگا تو پھر تم اُسکے مذمت کدھی نہ کروگے اور اس روز کا بیان گیارھوین سال ہجری میں آیگا غرض جب کفار مارے گئے سو خبر مکے کو پہنچی تو مکے میں عورات ایک مہینے تک نوحہ کرتے رہے اور ابوسفیان بن حارث جب مکے کو پہنچے ابولہب آکے پوچھا کیا خبر ہی بولا ہم اُنسے مقابلہ کئے تو وے ہمارے مالک ہوے جیسا ہمکو چاہے تو مارتے تھے چاہے تو پکڑ لیتے تھے اللہ کی قسم لوگون کا کچھ قصور نہین پر گورے گورے آدمیان ابلق گھوڑون پر بیٹھکے آسمان زمین کے بیچ مین الک کھڑے تھے سو یہہ سب کیا کرتے تھے اور اُنکا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا تھا عباس کے گھر والے دل سے سب مسلمان تھے سو عباس کا غلام ابورافع کہا واللہ وہ فرشتے تھے ابولہب یہہ سنتے ہی غصے سے ابورافع کو طمانچہ مارا عباس کی عورت ام الفضل غصے مین آکے موسل اُٹھاکے ابولہب کے سر پر مارے اور کہے کیا اُسکا صاحب نہین کرکر تو اُس کو بے زور سمجھا اور ابولہب اسکے بعد ایک ہفتہ نہین جیا کر اسکو بُرا پھوڑا ہوا تو اُس پھوڑے کی بو جیسے لگے تو اسکو بھی وہی پھوڑا ہوتا کرکے عربون کا اعتقاد تھا سو اسکے بچے وغیرہ سب کے سب اُسکے نزدیک سے دور ہو گئے اور وہ موا تو تین روز تک میت پڑی رہی آخر کر اُکھنود دور دور سے اسکو لکڑیون سے اُسمین ڈھکیلے اور دور دور سے پتھرے پھینک کے گڑا موتے اور رمضان کی پچیسوین کو عصما بنت مروان کے قتل کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتی تھی سو عمیر بن عدی کو روانہ کئے تو وہ صاحب جاکے شب کے وقت اُسکو قتل کئے اور اسی مہینے کے آخر کو زکوۃ فطرہ دینا مقرر ہوا اور عید الفطر کی نماز پڑھنا مقرر ہوا اور شوال کے مہینے مین ابوعفک یہودی جو حضرت کا دشمن تھا اُسکو قتل کرنے سالم بن عمیر کو روانہ کئے تو وہ صاحب جاکے اُسکو قتل کئے اور اسی مہینے میں بعضون کے قول سے قرقرۃ الکدر کا غزوہ ہوا وہ ایک موضع ہی مدینے کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے آئے بعد مدینے مین سات روز رہکے سباع بن عرفطہ کو وہان کا نائب کرکر اور علی مرتضے کے ہاتھ مین نشان مرحمت فرماکر بنی سلیم کے واسطے روانہ ہوئے وہ قوم حضرت کے آنے پر اطلاع پاکر بھاگ گئے سو اُنکے پانسو اونٹ کی غنیمت ملی اور یسار چرواہا گرفتار ہو گیا اور حضرت اس مقام میں تین روز رہکے پھر مدینے کو

تشریف لیگئے اور اسی مہینے کی پندرھوین کو بنی قینقاع کر کر جو یہود تھے انکا غزوہ ہوا وے لوگ سابق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصالحت کئے تھے جنگ بدر کے بعد ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو نصیحت کئے اور ایمان لانے پر ترغیب دیے تو وے لوگ کہے تم قریش پر غالب آنے سے مغرور مت ہو انکو جنگ کرنیکا سلیقہ نتھا اگر ہمسے مقابلہ ہو تو معلوم کروگے کہ مرد کون ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے اغماض کئے اتفاقاً ایک عورت مسلمانوں کی بنی قینقاع کے بازار میں جاکے سنار کے یہان کچھ زیور تیار کرواتی بیٹھی یہودیان چاہے کہ اسکا منہہ دیکھے پر وے عورت منہہ نہ دکھائی سنار آہستہ اٹھکے اسکا دامن پیٹھہ پر باندھ دیا وہ عورت اٹھی تو ننگی نظر آئی یہود ہنسنے لگے اور وہ لگی رونے ایک مسلمان وہان تھا سو سنار کو جانسے مار ڈالا اور یہودیان اس مسلمان کو قتل کئے تو یہود و مسلمان مین جنگ کا نقشہ ٹھہرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابو لبابہ بن عبد المنذر کو نائب کر کر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین نشان دیکر اُنسے لڑنے نکلے یہودیان خوف سے قلعے میں جاکے دروازے بند کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قلعے کا محاصرہ کئے پندرہ روز تک محاصرہ تھا بعد اللہ تعالی انکے دلوںمین مسلمانوں کا رعب ڈالنے سے وہ عاجز ہوکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے آپ جیسا فرماتے ہیں ویسا ہمکو قبول ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب کو قتل کرنا چاہے تب عبد اللہ بن ابی بن سلول جو یہود کا دوست تھا سو سفارش کرنے لگا حضرت انکا اسباب اور ہتیار چھین لیکے انکو زن و فرزند سمیت شہر سے بدر کئے اور اسی سال ذی الحجہ میں غزوہ سویق ہوا سبب اسکا یہہ ہی کہ بدر کے جنگ کے بعد ابو سفیان قسم کیا تھا کہ جبتک محمد سے بدلا نہ لیوے آپ عورت پاس نہ جاوے اور سر کے بالوں کو تیل نہ لگاوے اسلیے دو سو آدمی کے ساتھ آکے مدینے سے تین کوس پر عریض میں اترا اور خرمے کے چند درخت جلا دیا اور ایک انصاری کو قتل کیا اور اپنی قسم ادا ہوی کر کر روانہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے آنے پر اطلاع پاکے مدینے مین بشیر بن عبد المنذر کو نائب کر کر دو سو آدمی کے ساتھ اسکا پیچھا کئے کفار کو حضرت کے نکلنے سے ہیبت ہوئی سو بوجا کم ہونیکے واسطے ستو کے توشہ دان ڈالکے بھاگ گئے تو وہ ستو مسلمانوں کے خرچ میں آیا اسی لئے اس غزوے کا نام غزوۃ السویق کر کے مشہور ہوا کہ عربی میں ستو کو سویق کہتے ہیں پھر حضرت انکا تھوڑے دور تک پیچھا کر کر پانچوین روز مدینے میں داخل ہوئے اور اسی مہینے میں عید الاضحی کی نماز اور قربانی مقرر ہوئی اور علی مرتضے حضرت بی بی فاطمہ سے ملے تیسرا سال ہجری ربیع الاول کے مہینے میں محمد بن مسلمہ کے ساتھ چند آدمی دیکے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے روانہ کئے وہ یہودی بدر کا جنگ ہوے بعد مکے کو جاکے وہانکے

لوگون کو حضرت سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا او مسلمانوں کی عورت کے حق مین بتیان بنانا ہجو کرنا شروع کیا تب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے کعب بن اشرف کو کون ماریگا محمد بن مسلمہ کہے کہ میں مارتا ہوں لیکن اُس سے کچھ بنا کے کہنا ضرور ہوگا
اُسکی اجازت دینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جو دلیں آتا ہے سو کہو پھر محمد بن مسلمہ اور ابو نایلہ اور عباد بن
بشر اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبر ملکے روانہ ہوئے اور اُسکے یہان جا کے اخلاص سے باتان کرنے لگے
باتون باتون میں اُسے کہے کہ محمد کے آنیسے ہمارے شہر میں بری بلا ہوئی کہ تمام عرب سے ہمکو عداوت ہوگئی اطراف سے
اناج وغیرہ آنا موقوف ہوا لوگوں کا قوت چلنا دشواری کعب یہہ سنکے کہا مین تمکو اول ہی جتا دیا تھا پر تم نہ مانے
یہہ تو کیا آئندہ اس سے زیادہ تم ملول ہوگے پھر یہ لوگ کہے کہ ہمکو کچھ اناج ضروری قرض دے کہا قرض دیتا ہوں لیکن کچھ
چیز گرو رکھو کہے کیا رکھنا بولا تمھارے بچون کو گرو دیو کہے بچون کو گرو مین ڈالنا بہت عیب ہی کہ لوگ کہینگے تم وہی ہیں
جو من دو من اناج کے لئے گروی پڑے تھے بولا تمھارے عورتون کو گرو رکھو کہے تو بہت حسین ہی تیرے پاس عورتوں کو کیسا
رکھنا یہہ بہت فضیحتی کی بات ہی لیکن ہم ہتیار گرو رکھتے ہیں کہا بہتر ہی پھر یہہ صاحبان شب کو ہتیار لیکے اُس کے یہان گئے اور
گھر پر جا کے پکارے اُٹھکے آنیکا قصد کیا اُسکی عورت کہی اتنی شب کو کہان جاتا ہی کہا وہ میرا دودھ بھائی ابو نایلہ اور فلانے
فلانے شخص ہیں عورت کہی تو مت جا کہ اُنکے آواز سے لہو ٹپکتا ہی کہا کرم کرنے والے کو نیزے سے مارنے بلائیں تو قبول کرنا ہی پھر
اُنسے باہر آکر باتان کرنے لگا اسمین ابو نایلہ کہے واہ تیرے پاس کیا خوشبوئی ہی کہا میری عورت کو عطر بنانے آتا ہی سو اُنسے
بنائی ہی کہے مجھے سونگنے دے کہا کیا مضایقہ سونگو سو سونگے پھر ذرا سا ٹھہر کر کہے کہ پھر سونگا چاہتا ہوں تو اُنسے سر جھکایا
بالون کو اسکے مضبوط پکڑ کے لوگوں کو اشارہ کئے تو تلواران کھینچکے اُس پر تاتان چلائے اور اُسکا سر کاٹ لئے اور حضور
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لا رکھے یہہ پہلا سری جو اہل اسلام کے ہاتھ سے کٹکے حضور میں آیا اور اُسپر تلواران ملاتے
وقت آپس میں سے کسی کی تلوار حارث بن اوس کو لگی تو وہ چلنے سے عاجز ہوئے سو اُنکو اُٹھا کے لے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم اُنکے زخم پر تھوکے تو وہ زخم درست ہوگیا اور اُسی مہینے میں غطفان کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو خبر پہنچی کہ ثعلبہ و محارب کی قوم ذی امر میں جمع ہوتے ہیں تب حضرت مدینے میں عثمان رضی اللہ عنہ کو نائب کر کر چار سو
پچاس آدمی سے بارھوین کو نکلے جب اُس مقام پر پہنچے کفار حضرت کے آنے پر مطلع ہو کے بھاگ کے پہاڑوں میں
چھپگئے پھر وہان مینہہ برسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے لٹکا کے سوکھنے ڈالے اور آپ جھاڑ کے سایہ میں آرام

کئے ایک شخص کافروں سے دعثور نام تلوار کھینچ کے حضرت کے سرانے آیا اور بولا تجھے آج کون بچائیگا حضرت فرمائے اللہ بچائیگا
سو جبرئیل علیہ السلام اسکے سینے پر مارے تلوار اسکے ہاتھ سے گر گئی حضرت وہ تلوار اٹھا لیکے فرمائے تجھے اب کون بچائیگا اُسنے
کہا کوئی بچانیوالا نہیں تو حضرت اُسکی تقصیر معاف کئے اور اُسنے اسلام لایا اور حضرت بارھہ روز کے بعد مدینے میں داخل ہوئے
اور جنگ نہ ہوا اور اسی مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بی بی ام کلثوم کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا
اور ربیع الاخر میں نجران کا غزوہ ہوا اسکو بنی سلیم کا غزوہ بھی کہتے ہیں حضرت کو خبر پہنچی کہ نجران کے قریب فرع میں بنی سلیم
جمع ہوتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں ابن ام مکتوم کو نائب مقرر فرما کے تین سو آدمی کو لیکے نکلے حضرت کے نکلنے کی خبر
سنکے کفار بھاگ گئے جنگ نہ ہوا حضرت دسوین روز مدینے میں تشریف لائے اور جمادی الاخری میں زید بن حارثہ کا سریہ روانہ
کئے کیونکہ قریش بدر کا جنگ ہوئے بعد مارے اندیشے کے شام کو اس راہ سے جانا موقوف کر کر عراق طرف جانا اختیار کئے سو تجارت
کو جاتے ہیں کر کر خبر پہنچی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زید کو سو آدمی کے ساتھ روانہ کئے سو قردہ میں پہنچکے قافلے پر
گرے کفار اسباب چھوڑ کے بھاگے تو وہ اسباب مسلمانوں کے ہاتھ لگا روپے کے باسنوں کا وزن فقط تیس ہزار درم تھا مدینے
کو لاکے سب اسباب کی قیمت کئے اور خمس بیس ہزار درم نکالے باقی جنگ کو گئے سو لوگوں میں تقسیم کئے اور شعبان میں حضرت
عمر کی بیٹی بی بی حفصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور رمضان کی پندرھوین کو امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے
اور شوال میں احد کا غزوہ ہوا بدر کے جنگ میں قریش کی ہزیمت ہوئی اور اسکے اکثر عمدہ لوگ مارے گئے سو ابوجہل
کا بیٹا عکرمہ اور ربیعہ کا بیٹا عبداللہ اور اسکے سوائے دوسرے لوگ جمع ہوکے تجویز کئے کہ محمدؐ سے جنگ کیا چاہئے اور
ابوسفیان کے ساتھ تجارت کا مال جو محافظت سے آیا تھا سو اسمیں سے کچھ لشکر کے اخراجات کے واسطے دینا تب سب اتفاق
کر کر اپنا مال اصل لئے اور منافع جنگ کے ساز و سامان کے واسطے دئے تجارت کے ہزار اونٹ تھے اور مال پچاس ہزار دینار کا
تھا اور دینار کو دینار نفع آیا تھا غرض قریش اور بنی کنانہ اور تہامی کے اکثر لوگ مستعد ہوکے تین ہزار جنگی آدمی نکلے اُن
میں سات سو بکتر پوش اور دو سو سوار اور تین ہزار اُونٹ اور پندرہ عورت تھے اور حضرت عباس یہہ اخبار لکھ کے
جلد مدینے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا حکم
فرمائے پھر کافروں کی فوج مدینے کے قریب عینین پہاڑ پاس آکے اتری سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوال کی دسوین
کو جمعہ کے دن لوگوں کو فرمائے میں خواب دیکھا ہوں کہ گایاں ذبح ہوتے ہیں اور ایک گر بکو کھارا ہوں

اور میری تلوار ذوالفقار کا دانت جھڑا اور مین اپنا ہاتھ مضبوط بکتر مین ڈالا ہون سو گایان ذبح ہونیکی تعبیر میرے
طرف کے چند لوگ شہید ہوگئے اور تلوار کا دانت جھڑنا سو میری قرابت والا کوئی شخص شہید ہوگا اور بکر بکرے کو مارنا
سو مخالفون کا کوئی بڑا لڑویا مارا جایگا اور ہاتھ مضبوط بکتر مین ڈالنا سو مدینہ ہے کہ ہم شہر میں رہنا جب دشمنان شہر کے
اندر آوین تو گھرون پر سے انکو تیر و پتھر سے مارنا عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول جو منافقون کا پیشوا تھا یہی بات پسند
کیا لیکن صحابہ مین چند جوانمرد جو بدر مین حاضر نہیں ہوئے تھے سو اپنی جوانمردی معلوم ہونا کرکے عرض کرنے لگے کہ ہم شہر
میں رہیں تو کافران کہینگے کہ ہم سے ڈر کے میدان مین نہ آئے بہتر ہے کہ میدان مین نکلکے مقابلہ کرنا اور حضرت کے
نکلنے پر بہت باعث ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے فراغت پاکے لوگون کو نصیحت کئے اور جنگ کے
وقت صبر کرنا اور بہت سی کوشش کرنا کرکے تاکید کئے اور یہہ بھی فرمائے کہ اگر تم صبر کروگے تو تمکو فتح ہوگی اور جنگ کو نکلنے
کے واسطے تیار ہو اور آپ عصر کی نماز جماعت سے پڑھ کے محل مین تشریف فرمائے پھر لوگ نکلنے کی خوشی کرنے لگے سعد
بن مُعاذ اور اُسید بن حضیر لوگون کو کہے کہ تم نکلنے واسطے جو سجد ہوئے سو بہت بیجا کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جیسی
مرضی تھی ویسا ہی کرنا عرض لوگ منتظر تھے کہ اس عرصے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکتر پہنکے تلوار باندھکے نکلے
لوگ نادم ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو آپکی مخالفت کرنا کسی وقت مین روا نہین حضور کی مرضی مبارک جیسی ہے ویسا ہی کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ نبی کو نہیں پہنچتا کہ پہنے سو بکتر کو پھر نکالے جب تک کہ اللہ تعالی اسکے اور دشمن کے بیچ
فیصلہ کرے سو مہاجرین کا نشان مُصعب بن عُمیر کے ہاتھ میں اور اوس کا نشان اُسَید بن حضیر کے حوالے اور خزرج کا نشان
حباب بن منذر کے پاس دئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کئے اور ایک ہزار کی جمعیت سے نکلے شوط کو جب پہنچے عبداللہ بن ابی
بن سلول جو بڑا منافق تھا کہا میری بات نسنے ہم مفت مین جان کیا واسطے دین اور اپنے تین سو تابعدار کو لیکے پھر گیا
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سحر کے وقت اُحُد پہاڑ کے دامن مین جا اترے اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کر کر
بکتر پر دوسرا بکتر پہنے اور سر پر خود رکھے اور عبداللہ بن جبیر کے ہمراہ پچاس تیرانداز دیکے پہاڑ کے جانب میں
ایک موقع پر کھڑا کر کے فرمائے کہ تم ہین جبتک نہ بلواؤں تم یہاں سے مت سرکو اگرچہ ہم سب مارے جاوین یا ہمکو جانور
لیکے پروا نکرین یا ہم غالب ہو کے دشمنون کو کچلدین لو بعد ان آراستہ کرکے مقابلے میں آئے اور کفار عینین پہاڑ کے
پاس مدینے کے مقابل اترے تھے سو نشان طلحہ بن ابی طلحہ کے حوالے کئے اور برنغار پر خالد بن ولید کو اور جرنغار پر

عکرمہ بن ابی جہل کو متعین کر مقابلے مین کھڑا ہے کفار کی طرف سے اول جنگ شروع کیا سو ابو عامر اوس کے قبیلے والا تھا جو پیش
از مبعث کے عبادت بہت کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول مین کر کے کہا کرتا اور بعد حضرت پر ایمان نہ لا کے
قریش کی رفاقت اختیار کیا تھا اور حضرت اسکو فاسق کہا کرتے سو اوسکے پچاس غلام لیکے مکے کو گیا اور قریش کو جنگ
کرنے پر ترغیب دیا اور اُنسے وعدہ کیا کہ میری قوم سے جب ملاقات کرون تو اُن سبھوں کو میری طرف پھیر لیوین
جب صفان کھڑے سو دیکھا تو پکارا ای اوس کے لوگو مین ابو عامر ہون اوسیان کہے ای فاسق اللہ تیرے آنکھ ٹھنڈی
نہ کرے یہہ سنکے کہا میرے بعد میری قوم بگڑ گئی اور وہ اور اوسکے ساتھ کے غلامان تیر دلئے اور پتھر دن سے مسلمانونکو مارنے لگے
مسلمانان بھی اسکو تیران لگے مارنے ابو عامر جنگ کی تاب نہ لا کے بھاگا ہند عتبہ کی بیٹی اور دوسرے عورتان دف بجا کے دلیر
ہونے کے بیتان پڑھنے لگے پھر جنگ گرم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین ایک تلوار تھی سو فرمائے
اِس تلوار کو لیکے کون اُسکا حق ادا کریگا کئی شخص اسکو لینا چاہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے حوالے نہیں فرمائے
بعد سماک بن خرشہ جو ابو دجانہ کر کے مشہور تھے عرض کئے یا رسول اللہ اس تلوار کا حق کیا ادا کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے دشمنون کے مقابل ہو کے اتنا جنگ کرنا کہ وہ خم جاوے اُنھونے عرض کئے یا رسول اللہ مین اسکا حق ادا کرتا ہون رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کو انکے حوالے کئے وہ بڑے جوانمرد تھے ایک سرخ پٹھا نکال کے اپنے سر پر باندھے یہہ دیکھ کے انصار کہنے
لگے ابو دجانہ موت کے واسطے مستعد ہوا ہی پھر یہہ صاحب کافرون کے مقابل ہو کے لڑنے لگے قریش کا نشان بردار طلحہ بن ابی
طلحہ پکارا میرے سے کون مقابلہ کرتا ہی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نکلکے اُسکو قتل کئے اور حضرت خواب مین نر بکرے کو مارے
تھے سو اوس سے یہی شخص مراد تھا پھر کافرون کا نشان اسکا بھائی عثمان لیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسکو تلوار کا ایک
ہاتھ لگائے سو اسکا ہاتھ اور بازو اور پسلیان کٹکے پھیپسا نظر آنے لگا اور نشان ابو سعد بن ابی طلحہ لیا اسکو سعد بن ابی
اوقاص رضی اللہ عنہ تیر مار کے قتل کئے مسافع بن طلحہ نشان لیا تو اسکو تیر مار کے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر حارث بن
طلحہ نشان لیا تو اسکو بھی عاصم قتل کئے بعد کلاب بن طلحہ لیا تو اسکو زبیر رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر جلاس بن طلحہ لیا اسکو طلحہ بن عبید اللہ
رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر ارطاۃ بن شرحبیل لیا اسکو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل کئے پھر شریح بن ابی قارظ لیا اسکو کسی نے مارا
پھر صواب کر کرا ایک غلام تھا سو لیا تو اسکو قزمان قتل کیا کافرون مین بڑا ایک شجیع تھا سو ابو دجانہ کے مقابلے مین آیا
ابو دجانہ اُسکو قتل کئے اور حنظلہ رضی اللہ عنہ ابو سفیان کے مقابلے مین آئے شداد بن اوس کمین سے آکے اُنکو شہید کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حنظلہ کو فرشتے غسل دیتے ہین انکی عورت سے انکا احوال دریافت کئے تو کہے وہ جب بھاگے جنگ ہوتا ہی سو
سنکے غسل نہ کر کے جلدی سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسی واسطے فرشتے اسکو غسل دیتے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ
چند شخص کو مار کے عبد العزی کا بیٹا سباع جسکی ما مکے مین عورتونکی ختنہ کیا کرتی تھی سو اسکو بولے اے بظر کاتنے والی کا بیٹا ادھر آ
مقابل ہوا حضرت حمزہ اسکو قتل کئے وحشی بن حرب جبیر بن مطعم کا غلام پتھر کے پیچھے چھپ کے حمزہ کو تکتا بیٹھا تھا سو اپنے داو مین
آتے ہی حضرت کو حربہ پھینکے مارا سو شکم سے پار ہوا آپ کو شہید کیا غرض حضرت حمزہ اور علی مرتضی اور طلحہ اور ابودجانہ
اور نضر بن انس اور سعد بن الربیع رضی اللہ عنہم جنگ مین بہت کوشش کئے شجاعت کا داد دئے آخر اللہ تعالی مسلمانون
کو فتح دیا کافرون کی ہزیمت ہوئی اور بھاگنے لگے بعضے لوگ غنیمت لوٹنے طرف متوجہ ہوئے وے تیر اندازان کہ جنکو
حضرت درے سے کافران نہین آنے واسطے کھڑے کروائے تھے اور دو تین بار کافران ادھر سے آنیکا قصد کئے تو وے انکو تیران
مار کے ہٹا دئے تھے سو کہنے لگے کہ اب فتح ہوا ہم یہان کیا واسطے رہنا چلو ہم بھی انکے شریک ہووین عبد اللہ بن جبیر انکے سردار
کہے کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تاکید کئے تھے تم یہان سے نکلنا مناسب نہین وہ لوگ نہ مانکے نکلے اور عبد اللہ
بن جبیر دس آدمی سے رہگئے اور وے تیر اندازان قریب ہوتے سو دیکھ کے ابلیس پکارا اچھا سنبھالو مسلمانان انھون کو
غنیم کے لوگ سمجھ کے مارنے لگے اتنے مین پہاڑ کا رستہ خالی دیکھ کے خالد بن ولید مشرکون کی برنغار کی فوج اور عکرمہ جونغار
کی فوج لیکے ادھر سے آئے اور اس دس شخص کو قتل کر کے سر پر پہنچے دونون لشکر مخلوط ہو گئے اور اپنا شعار بھول گئے اور مصعب
بن عمیر جو مسلمانون کا نشان اٹھائے تھے انکو ابن قمیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سمجھ کے مارا اور پکارا مین محمد کو
مارا ہون لوگون مین نہایت اضطراب ہوا ایک جماعت بھاگ کے مدینے کی راہ لئی چنانچہ حضرت عثمان بھی انھین مین تھے
اور بعضے لوگ کہے اب ہمارا یہان کیا کام ہی اپنی قوم پاس جا کے انکی وساطت سے قریش سے امان لینا اور جنکا ایمان قوی تھا
وہ کہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے جاوے تو کیا ہوا ہم ہمارے دین واسطے لڑنا ضروری کر کر جنگ سے ہاتھ نہ رکھے اور عمر
فاروق اور چند مہاجر و انصار ایک مقام پر اکٹھا ہو کے مقابلہ کرتے ہوے کھڑے ہوے اور ابوبکر صدیق اور ابوعبیدہ اور
چند صحابہ اپنے اپنے مقام پر ثابت قدم رہکے جنگ کرنے لگے اور ایک فرشتہ مصعب کی صورت سے وہ جھنڈا اٹھالیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین سے دو شخص تھے طلحہ اور سعد اور انصار سے سات شخص ابودجانہ اور حباب بن المنذر
اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ پھر ابوبکر اور علی اور

عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور ابو عبیدہ اور مالک بن سنان آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک
پر ستر زخم لگے اور عتبہ بن وقاص پتھر پھینکا سو حضرت کو لگ کے روبرو کا دندان مبارک ٹوٹ گیا اور عبداللہ بن شہاب
زہری کے مار سے حضرت کی پیشانی پھوٹ کے خون جاری ہوا حضرت فرمائے کیون بھلائی پاویگی قوم جو اپنے نبی کے
ساتھ یہہ کام کئی سو اللہ تعالی حضرت کو ایسا کہنے سے منع کیا اور یہہ آیت نازل کیا لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ
اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے تیرا اختیار کچھہ نہیں یا انکو توبہ دیوے یا انپر عذاب کرے کہ وے
ناحق پر ہین پھر بعد حضرت خون کو پونچھتے تھے اور فرماتے تھے خدایا میری قوم کو بخش کیونکہ وے جانتے نہیں اور
فرمائے خون اسلئے پونچھتا ہون کہ اگر زمین پر میرے خون کا کوئی قطرہ پڑے تو آسمان سے انپر عذاب پڑیگا
اور ابن قمئہ کے مار سے رخسار مبارک زخمی ہوا اور خود کے دو کڑیان اسمین دھنسگئے اور ابو عامر فاسق جو پیش از جنگ
کے گڑھے کھودوایا تھا اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گر گئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ حضرت کا دست مبارک
پکڑنے اور طلحہ پیچھے آگے اٹھانے سے حضرت سیدھے ہوکے کھڑے ہوئے مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضرت کی پیشانی پر کا لہو چوسے
سو حضرت انکو فرمائے میرا لہو جس کے خون کے ساتھہ ملگیا تو اسکو آتش دوزخ نہ لگیگی اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ دونون کڑیون کو اپنے دانتون سے کھینچ کے نکالے سو انکے دو دانتھ گر گئے اور کعب کی بیٹی ام عمارہ بھی جنگ کئی
اور اسکی گردن کو ایک زخم لگا اور ابو دجانہ حضرت کے روبرو کھڑے تھے جب کوئی تیر مارا تو اپنے اوپر لیتے اور حضرت
سعد بن ابی وقاص کو تیران اٹھاکے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مار میرا ماباپ تیرے پر سے فدا ہین اور قتادہ بن نعمان کی آنکھہ
مار سے نکل پڑی اسکو لیکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرت اپنے دست مبارک سے اس آنکھہ کو لگا دئیے پھر اول سے
بہتر آنکھہ آئی اور کلثوم بن الحصین کی حلق میں تیر لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنا لعاب شریف لگائے تو وہ درست
ہوگیا اور تفرقے کے بعد اول جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچھے سو کعب بن مالک تھے رضی اللہ عنہ دیکھے کہ چشم مبارک
خود کے نیچے سے چمک رہے ہین سو خوشی سے پکارے ای مسلمانون خوش ہو دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ
ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے خاموش رہو پھر مسلمانان حضرت کو دیکھہ کے جمع ہونے لگے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ایک جماعت کے ساتھہ پہاڑ پر چڑھنے واسطے چلے ابی بن خلف حضرت زندہ ہین سو سنکے حضرت طرف چلدیا اور
کہتا تھا کہ محمد کہان ہی ان بچا تو میں نہین بچتا چند صاحبان اسکو مارنیکا قصد کیئے حضرت انکو منع کیئے اور برچھا اسکو اپنے ہاتھ سے دیو

جب قریب پہنچا حارث بن صمّہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے حربہ لیکے اُسکے ہنسلی کے ہاڑ پر جو خود و بکتر کے درمیان سے دِکھتا تھا مارا وہ ملعون
گھوڑے پر سے گر گیا اور بہت بے قراری کرنے لگا بولنے لگا مین مرتا ہون لوگ کہے زخم تو کچھ زیادہ نہین لگا اتنی بے قراری کیون
کرتا ہی کہا محمد مجھے مکے میں کہتا تھا کہ تجھے مارونگا اللہ کی قسم اگر مجھ پر تھوکتا تو مین مرجاتا اور اس زخم کا درد ذوالمجاز کے تمام
لوگون پر بانٹے تو سب مرجاوینگے اُس ہی درد سے سرف کو پہنچکے مرگیا اور کافرون کی ایک جماعت پہاڑ پر چڑھنا چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ کفار ہم سے اوپر ہونا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کی ایک جماعت ساتھ لے انکو مار
اتارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑھنا چاہے تو بکتر ون کے بوجھے اور زخمون کے تعب سے چڑھ نہین سکے آخر طلحہ رضی اللہ
عنہ بیٹھنے سے حضرت اُنکی پشت پر پاؤن رکھکے سوار ہوئے اور فرمائے طلحہ اپنے واسطے جنت واجب کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ظہر کی نماز بیٹھ کے ادا کئے اور ابو سفیان کی عورت عتبہ کی بیٹی ہندا اپنے ساتھ کی عورتون کو لیکے مسلمانونکی ناک کان
کاٹ کے ہار پرائی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر کے کلیجا چابی اور ابو سفیان نمود ہوکے پوچھا کیا ان لوگون میں محمد
ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جواب مت دیو پھر پوچھا کیا اُنھون مین ابی قحافہ کا بیٹا ہی حضرت فرمائے جواب مت دیو پھر
پوچھا کیا انھون میں خطاب کا بیٹا ہی حضرت نے فرمایا جواب نکو پھر کوئی جواب دینے سے کہا کہ یہ سب مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو
جواب دیتے عمر رضی اللہ عنہ خاموش نہ رہ سکے کہے ای عدو اللہ تو جھوٹا ہی کہ جنکے نامان لیا سو و سب جیتے ہین تجھے رسوا کرنے
والون کو اللہ باقی رکھا ابو سفیان اپنی دیو کی تعریف مین بولا اُعْلُ هُبَلْ اُعْلُ هُبَلْ یعنے ہبل دیوا اونچا ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے جواب کیون نہین دیتے عرض کئے ہم کیا جواب دین فرمائے کہو اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلّ اللہ بہت
اونچا اور بڑا ہی پھر بولا لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ یعنے ہمکو عزّی دیوتن ہی تمکو عزی نہین حضرت فرمائے
کہو اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ یعنے اللہ ہمارا رفیق ہی اور تمکو رفیق نہین ابو سفیان کہا یَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَ
الْحَرْبُ سِجَالٌ یعنے یہہ روز بدر کے روز کے درعوض ہی اور جنگ کے نوبت ہین اور تم دیکھوگے مردون کے ناک کان کٹے
ہوئے حالانکہ میں اسکا حکم نہین کیا اور وہ کام مجھے برا بھی نہ لگا اور عمر رضی اللہ عنہ کو کہا تمسے کچھ کہنا ہون ذرا ادھر آؤ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے جا کے سنو کیا کہتا ہی عمر جاتے ہی قسم دیکے پوچھا سچ کہو کیا محمد مارے گیا کہے حضرت سلامتی
سے ہین اور تو باتان کرتا ہی سو سنتے ہین ابو سفیان کہا کہ ابن قمئہ کہا تھا کہ محمد کو مارا ہون لیکن مجھے اسکی بات
سے تیری بات کا اعتبار ہی بعد ابو سفیان وہان سے پھر اور جاتے جاتے یہہ کہہ دیا اب ہمارا تمھارا مقابلہ بھی

اگلے سال ہی حضرت فرماتے کہو بہتر ہی جب کفار وہان سے نکلے کا تہیہ کیے سو مسلمانون کو اضطراب ہوا کہ شاید یہہ مدینے
کو جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمائے تم جاکے دیکھو کہ اگر وے اونتون پر سوار ہوکے گھوڑون کو کتل
کرتے ہین تو مکے کا قصد ہی اگر گھوڑون پر سوار ہوکے اونتون کو چھوڑ دیتے ہین تو مدینے کو جاتے ہین قسم ہی اُسی کی جو میرا جان
اُسکی قدرت میں ہی اگر مدینے کو جاینگے تو مین بھی جاکے اُنکا مقابلہ کرونگا علی مرتضی دیکھکے آکر عرض کیے کہ اونتون
پر سوار ہین اور گھوڑون کو بازو سے رکھے ہیں اور مکے کا رستہ لئے ہیں جب جنگ سے فراغت ہوی لوگ اپنے
مردون کی تلاش کرنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے سعد بن الربیع کا کیا حال ہی سو دریافت کرو ایک
صاحب انصار کے اُنکو دیکھنے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ زخمان لگے پڑے ہیں اور کچھ جان باقی ہی وہ صاحب کہے مجھے تمکو دیکھنے
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہیں سعد کہے میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرکے
کہو اللہ تعالی اُنکو نیک جزا دیوے اور انصار کو کہو کہ تمہارا ایک شخص بھی زندہ رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
دشمن حملہ کرے سو اُسکو دفع نکرے تو اللہ تعالےٰ کے یہان اُسکا عذر مقبول نہ ہوگا یہہ کہے سو تھوڑے وقت میں انکا روح قبض ہوا
وہ کیفیت حضور مین حضرت کے وہ صاحب عرض کیے حضرت اُنکو بہت دعا دئے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ کو دیکھنے واسطے
نکلے سو انکا پیٹ چیرے ہوا اور ناک کان کاتے ہوے دیکھے اور فرماے مجھے کسی مقام مین اتنا غصہ نہ آیا جو یہان آیا
ہی اللہ کی قسم اگر قریش پر دست یاب ہوگا تو اُسکے درعوض انکے ستر آدمی کو مُثلہ کرونگا اللہ تعالےٰ یہہ آیت نازل
کیا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ
یعنے اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اُس قدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہہ بہتر ہی صبر والون کو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرمائے مین صبر کیا اور اُنکے بدلے سے درگذرا اور شہیدونکو دیکھکے فرماے یا اللہ مین گواہ ہون اُنکا
اور فرمائے یہہ سب لوگون کے واسطے قبران علاحدہ علاحدہ کھودنا دشوار ہی دو دو شخص کو ملاکے ایک قبر میں دفن کرو
اور جسنے قرآن زیادہ پڑھا ہی اُسکو آگے کرو اگر صفیہ کا غم زیادہ ہوینگا اور لوگون مین سنت جاری ہوینگا اندیشہ
نہوتا تو مین حمزہ کو دفن نہ کرتا ویسا ہی اسکو چھوڑ دیتا تا پرندون اور درندون کے پیٹ سے اُسکا حشر ہووے پھر حضرت
حمزہ کو اور اُنکے بہنجے عبداللہ بن جحش کو ایک ہی قبر مین دفن کئے اور انس بن النضر پر اتنے زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے
نہین جاتے تھے مگر اُنکی بہن اُنکے انگلیان کو دیکھکے پہچانی اور مصعب جنکا باپ عمیر بڑا مالدار تھا سو دنیا کا خیال نہ کرکے وہ سب

مال ترک کر مسلمان ہوئے تھے سو اسی جنگ مین شہید ہوئے انکے بدن پر ایک چادر سے زیادہ نتھا سر ڈھانپے تو پانون دستے پانو
ڈھانپے تو سر دستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا یہہ حال دیکھکے آنکھون مین اشک بھر لائے اور فرمائے چادر سر پر اوڑھاؤ
اور پانون پر گھانس ڈالوا اور مدینے مین خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے بی بیان سنکے وہان سے
دیکھنے نکلے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائے اور حضرت کے زخمون کو دھونے لگے علی مرتضے رضی اللہ عنہ ڈھال مین پانی
لے آتے تھے لہو بند نہین ہوتا سو دیکھ کے بی بی حصیر جلا کے اسپر دابے اور کفار کے تینتیس ۳۳ آدمی جہنم مین داخل ہوئے اور ایک
شخص ابو عزہ اسیر ہوا وہ مردود بدر کے جنگ مین اسیر ہوا تھا تو اسکو دوسرے بار جنگ مین نہ آنا کر کر شرط لیکے چھوڑ دئیے تھے
آخر شرط پر نہ رہکے پھر آیا تھا سو اسیر ہو کے کہنے لگا یا محمد میری بیٹیون کو پالنے مجھے چھوڑ دو حضرت فرمائے کیا تجھے اس لئے چھوڑ دون
کہ مکے کو جا کے موچھون پر تاو دیکر لوگون مین بولتا پھرے کہ مین محمد کو دو بار دغا دیکے آیا ہون مومن ایک سوراخ سے
دو بار نہین کٹایتا پھر اسکو قتل کر ڈالے اور ابن قمہ حضرت کو مارتے وقت یہہ کہا تھا خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ قَمِئَةَ یعنے یہہ
مارلے مین قمہ کا بیٹا ہون حضرت اسکو کہے اَقْمَاكَ اللهُ یعنے اللہ تجکو ذلیل کرے جنگ سے گئے بعد ابن قمہ اپنے
بکریون کو چرانے پہاڑ پر گیا سو ایک بکرا اسکو ٹکر مار کے پہاڑ پر سے گرا دیا تو اسکے اعضا توٹ کے مر گیا القصہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شہیدون کو دفن کر کے پھرے راہ مین حضرت کی پھوپیری بہن حجش کی بیٹی حمنہ ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس بی بی سے کہے تیرا بھائی عبد اللہ مارا گیا کہی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اللہ اسکو بخشے بعد حضرت فرمائے تیرا ماموں حمزہ
بھی شہید ہوا کہی بھی ویسا ہی کہی بعد فرمائے تیرا شوہر مصعب مارے گیا یہہ سنتے ہی صبر نہ لا کے بے اختیار رونے لگی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے دیکھو عورت کو مرد سے کیا الفت رہتی ہی بھائی اور ماموں مرے سو سنکے صبر کئی پر مرد موا سو سنکے صبر کر سکی اور
حضرت حمزہ کی لڑکی فاطمہ راہ پر آکے کھڑی ہوئی اور لوگان ٹکریان باندھکے آتے سو دیکھ کے اپنے والد بزرگوار
کو تا لاش کئی تو نہ دیکھی اور صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو پوچھی میرا باپ کہان ہین کہ دستے نہین صدیق کی آنکھہ آنسک
سے بھر آئی پر اسکو جواب ایسا کہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین جب حضرت کی سواری پہنچی اپنے
باپ نہیں سو دیکھ کے جانور کی باگ پکڑی اور عرض کئی یا رسول اللہ میرا باپ کہان ہی حضرت فرمائے مین تیرا باپ ہونگا
وہ کہی اس بات سے خون کی باس آتی ہی اور رونے لگی صحابہ بھی اسکو دیکھ کے رونے لگے کہی یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہوا
سو بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیٹی اگر مین اسکا احوال بیان کرون تو تجھے برداشت نہ لگا اس غریب کا رونا

اور بلانا زیادہ ہوا اور بنی دینار کے قبیلے والی ایک عورت راہ مین منتظر کھڑی تھی لوگ اُسکو اطلاع کئے تیرا باپ اور
بھائی اور مرد شہید ہوئے تو کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین سو مجھے کہو لوگ جواب دئیے حضرت خیرت سے آتے ہین
سو حضرت کو دیکھ کے کہی یا رسول اللہ تمھاری سلامتی کے آگے دوسرے مصیبتان کچھ نہین جب حضرت عبد الاشہل کے گھرون
پر سے گذرے تو عورتون کے رونے پیٹنے چلانے کا آواز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی رو کے فرمائے مگر حمزہ پر کوئی رونے
والا نہین سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر یہہ بات سُنکے اپنی قوم کی عورتون کو تاکید کئے کہ تم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چچا پر رو و بیلاؤ سو وہ سب بی بیان مسجد کے دروازے پر آکے حضرت حمزہ پر بیلانے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکا
آواز سُنکے پوچھے کیا ہی وہ عرض کئے حمزہ پر روتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو دعا دیکے رخصت کئے اور
اُس روز سے مردے پر بیلانے سے منع فرمائے اور اِس جنگ کے دوسرے روز حمراء الاسد کا غزوہ ہوا اس کا سبب یہہ تھا کہ
قریش کے کفار جنگ سے پھر کر چلے تو راہ مین ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہ فتح ہمکو ہوتے ہوئے اُنکو چھوڑ کے آنا بہت
نادانی ہی اُنھون کے سب سردار موجود ہین آیندہ بھی جنگ واسطے مستعد ہو کے آئینگے ہم اُنکی بستی میں جاکے بارثانی
سبھون کو قتل کرنا یہہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت یکشنبے کے روز صبح ہی لوگون کو حکم کئے کہ
جنگ کے واسطے مستعد ہو کے جلد نکلنا اور کلکے روز جو شخص جنگ مین حاضر تھا وہی آنا دوسرا نہ آنا مسلمانان باوجود
قلت کے اور زخمی ہنیکے جنگ کو نکلنے جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر کر کلہی کا
نشان جو اسکو ہنوز کھولے نہ تھے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دیکر ستر آدمی سے جو کلکے روز جنگ کئے تھے نکلے
طلحہ رضی اللہ عنہ کو ستر زخم لگے تھے اور انگلیون پر زخم تھے اور ہاتھ ضایع ہوا تھا اور عبد الرحمن بن عوف کو
بیس زخم سے زیادہ تھے اور ایسے ہی اکثر لوگ زخمان کھائے تھے لیکن خدا اور رسول کا حکم نہ ٹالکے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ ہوئے اور حمراء الاسد مین جو مدینے سے ساتھ میل پر تھا جاکے اُترے اور تاکید کئے شب کو چولے بہت سلگاؤ
تا کافرون پر رعب پڑے سو پانسو چولا سلگائے پھر خزاعہ کی قوم کا ایک سردار معبد بن ابی معبد اُسکا نام ہنوز ایمان نہ لایا
تھا با این اُن اور اُسکی تمام قوم حضرت کی دوستی مین تھی سو حضرت سے ملاقات کر کر ابوسفیان پاس گیا اور وہ جو تھا
اُس سے ملاقات کیا دیکھا تو اُنکا ارادہ پلٹ کے آنے کا ہی اُنسے کہا مین دیکھا محمد ﷺ کو بڑی جمعیت سے آتا ہی
اُنکے جو لوگ جنگ مین حاضر نہین ہوئے تھے سو وہ بھی پشیمان ہو کے بدلا لینے آتے ہین ابو سفیان کہا کیا سمجھ ہی

تو بولے واللہ تجھ کہتا ہون تو یہان سے نکلے نہین تک انکے لشکر نمودار ہو گئے ابو سفیان کو نہایت اندیشہ ہوا اور وہان
سے کوچ کر کر آگے روانہ ہوا اور اپنے اس ارادے سے باز آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام میں تین دن رہکے جو پیچھے
روز مدینے کو تشریف لائے جو تھا سال ہجری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ خویلد کے بیٹے طلیحہ اور سلمہ حضرت سے
جنگ کرنے لوگون کو جمع کرتے ہین سو محرم کے غرے کو ابو سلمہ بن عبد الاسد کے ساتھ ڈیڑھ سو آدمی دیکے روانہ کئے اور تاکید
فرمائے تم راہ کترا کر جاکے انکو غارت کر دیو یہہ لوگ ویساہی جاکے انکے جانورون کو لوٹ لئے تین شخص انکے اسیر ہوئے باقی
بھاگ گئے اور محرم کی پانچوین کو دوشنبے کے روز عبد اللہ بن انیس کو روانہ کئے اور فرمائے تم عرنہ کو جاؤ وہان خالد
ہذلی کا بیٹا سفیان لوگون کو مسلمانون سے جنگ کرنے جمع کر رہا ہی اسکو قتل کرو عبد اللہ بن انیس عرض کئے اسکی نشانی کیا
ہی حضرت فرمائے نشان یہی ہی کہ تو اسکو دیکھتے ہی تجھ پر اسکی ہیبت ہوگی عبد اللہ نکلے اس مقام کو پہنچکر اس سے
ملاقات کئے عبد اللہ کو کسیکے دیکھنے سے خوف نہین ہوتا تھا سو اسکو دیکھتے ہی انکو خوف ہوا غرض سفیان نے انکو دیکھکے
پوچھا تو کون ہی کہے مین خزاعہ کے قبیلے والا ہون سنا ہون کہ تو محمد سے جنگ کا ارادہ رکھا ہی سو مین آیا ہون
تا تیرا شریک رہون انکے باتان اسکو خوش لگے سو انکو اپنے پاس رکھا فرصت کا وقت دیکھکے اسکا سر کاٹ لیکے
بھاگے اور ایک غار مین جاکے چھپے مکڑی اسکے منہہ پر جالا باندھی لوگ جستجو کر کر گئے بعد عبد اللہ نکلکے مدینے کو آئے
اور اسکا سر حضرت کے روبرو رکھے اور صفر کے مہینے میں عضل اور قارہ کے قبیلے والے چند شخص آکے عرض کئے ہماری قوم مسلمان ہوئی
ہی انکی تعلیم واسطے کسی کو روانہ کرنا حضرت عاصم بن ثابت کے ساتھ . نون شخص کو روانہ فرمائے عسفان کے نزدیک پانی جسکا نام رجیع
تھا پہنچے ہذیل کے قبیلے والونکو انکے آنے پر اطلاع ہوئی سو سو شخص تیرانداز ڈھونڈنے نکلے اور مدینے کے خرمے کے
تخم کو دیکھکے کہے یہہ یثرب کے خرمے کے تخم ہین وہ لوگ یہان ہی ہونگے اور صحابہ ایک غار مین چھپکے تھے سو
انکو گھیر لیکے کہنے لگے ہم تمکو مارتے نہین تم ہماری پناہ مین آؤ عاصم اور چھ شخص کہے ہم کافرون کی پناہ مین نہین
آتے کفار انکو سمجھانے لگے آخر راضی نہین ہوئے سو دیکھکے انکو تیرون سے قتل کئے باقی کے تین شخص کو عہد کر کے
نکالے غار سے نکلے بعد کمانون کے چلے اتار کر انکو باندھنا چاہے ان تینون صاحبون مین سے ایک صاحب کہے یہہ پہلی دغا
ہی اب مین تمھاری پناہ مین نہین آتا اسکو بھی مارے خبیب اور زید بن الدثنہ دو شخص رہگئے سو انکو لیجاکے مکے مین
بیچے اور عاصم رضی اللہ عنہ مرتے وقت دعا کئے یا اللہ میرے بدن کو کافرون کا ہاتھ مت لگنے دے اور ہماری خبر تو اپنے رسول کو

پہنچی جبرئیل آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کئے حضرت لوگون کو اُسی وقت اُنکے احوال پر اطلاع دئیے اور عاصم کافرون کے
بڑے سردار کا سر کاتے تھے تو اُس کافر کی ماندر کئی تھی کہ اگر وہ ہمارے دست یاب ہو تو اُسکی کھوپری میں شراب پیونگی
اور اُسکا سر جسنے لا دیا تو اُسکو سو اُونت دیونگی اسلئے کافران چاہے کہ اُنکا سر کاٹ لین لیکن اللہ تعالی شہد کے
مکھیون کو بھیجا تا عاصم کے گرد آکے جمع ہوے اور اُنکے پاس کوئی نہ جا سکا کہے کہ پھر آکے لیجاوینگے سو اللہ تعالی پانی کی سیل بھیجا اور
اُنکا جسد پانی کے ساتھ جاتا رہا اور خُبیب بن عدی بدر کے جنگ مین حارث بن عامر بن نوفل کو مارے تھے
سو اُنکو مکے مین لیجا کے حارث بن عامر کے بچون پاس بیچے اور زید بن الدثنہ امیہ بن خلف کو مارے تھے سو اُسکا بیٹا
صفوان خریدہ کیا اور ان دونون کو قید مین رکھکے حرام مہینے گذرے بعد اُنکو قتل کئے حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی مین خبیب سے
بہتر قیدی نہین دیکھی لوہے کے بیڑیون مین تھا اور انگور کھایا کرتا تھا حالانکہ وہ انگور کا موسم نہین تھا مگر اللہ
اسکو غیب سے دیتا تھا القصہ خبیب کو مارنے مکے کے حرم سے باہر نکالے تو خبیب رضی اللہ عنہ کہے مجھے چھوڑو مین نماز
پڑھتا ہون پھر دو رکعت نماز پڑھکے کہے مین زیادہ نماز پڑھتا لیکن تم سمجھینگے کہ موت سے ڈرکر نماز پڑھتا ہی اسلئے
نہ پڑھا اسکے بعد کافرون کے حق میں یہہ بد دعا کئے اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا
یعنے یا اللہ تو اُنکو گن اور اُنکو جدا جدا مارا اور اُنسے کسیکو مت چھوڑ بعد یہہ بیتان کہے فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ
مُسْلِمًا ؛ عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ ؛ یعنے مجھے پروا نہین جب میں مارا جاون مسلمان کسی
پہلو پر رہون تو اللہ ہی کے واسطے میرا مرنا وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَاْ ؛ یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ
شِلْوٍ مُّمَزَّعِ اور یہہ موت اللہ کی رضامندی مین ہی اگر چاہے تو برکت دین جسد کے کٹے ہوے ٹکرون مین اور کہے
یا اللہ اس احوال سے اپنے رسول کو اطلاع کر کافران اُنکو دار پر چڑھاتے وقت کہے کیا تجھے خوب لگتا ہی کہ تیرے
عوض مین محمد کو ہم دار پر کھینچتے اور تو اپنے گھر مین رہتا خبیب رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اگر مین گھر مین رہون
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤن مین ایک کانٹا چبھے تو مجھے خوب نہ لگیگا یہہ سنکے ابوسفیان کہا مین کسی کے
اصحاب کو نہین دیکھا جو اسکو دوست رکھین جیسا محمد کے اصحاب اسکو دوست رکھتے ہین اور موے بعد اُنکا جسد دیسا
ہی دار پر تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن اُمیہ ضمری کو روانہ کئے سو انھون آکے دار پر چڑھکے خُبیب کو
اسپر سے اُتارا اور زمین پر رکھکے تھوڑے وقت کے بعد دیکھے تو خبیب کا جسد غیب ہو گیا اور اسی مہینے مین منذر

بن عمرو کا سریہ روانہ ہوا انکی روانگی کا باعث یہہ ہوا ابوبراجس کا نام عامر مالک کا بیٹا او مشہور ملاعب الاسنہ مدینے کو آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ایمان لانے پر ترغیب دے اُسنے ایمان نہ لاکے عرض کیا آپکی طرف سے چند لوگ کو نجد کی طرف
روانہ فرمایے تو مجھے امید ایسی ہی کہ وہان کے لوگ مسلمان ہو جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے اندیشہ ہی نجد والو
ابوبرا کہا آپکی طرف سے جانیوالون کو کچھ اندیشہ نہین مین انکا حمایتی ہون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر قاری کو منذر
بن عمرو کے ہمراہ روانہ کئے وہ لوگ نکلکے مکے اور عسفان کے درمیان بیر معونہ مین جاکے اترکر عامر بن طفیل عامری پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عنایتنامہ حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیکر روانہ کئے وہ شقی بدبخت حضرت کا
عنایتنامہ نہ دیکھکے حرام کو قتل کیا اور اپنی قوم بنی عامر کو کہا کہ ان تمام لوگون کو مارنے چلو بنی عامر کہے انھون کو ابوبرا
اپنی پناہ مین لیا ہی ہم انھون کو نہ مارینگے پھر عامر عصیہ اور رعل کے قبیلے والوں کو جمع کرکر اُن ستر آدمی کو
گھیر لیا یہہ بھی تلوار ان کھینچکے سیدھے ہوئے اور جنگ مین سب شہید ہوے مگر کعب بن زید نجاری رضی اللہ عنہ
زخمی ہوکے پڑے تھے سو بچ گئے اور عمرو بن امیہ ضمری او منذر بن محمد اونٹون کو چرانے گئے تھے سو بھی بچ گئے اور
دیکھے کہ لشکر کی طرف پرندے اڑ رہے ہیں کہے یہہ جانور اڑنا آفت سے خالی نہین جاکے دیکھنا انکا حال ہی اور آگے
دیکھے تو سب مرکے لہو مین تڑپ رہے ہیں منذر بن محمد کہا اب کیا تجویز کرنا عمرو کہا ہم جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرض کرنا منذر بن محمد کہا منذر بن عمرو مارے گئے سو مقام مین مرکے جینا مجھے آرزو نہین سو آپ بھی جنگ کرکے
شہید ہوا اور عمرو بن امیہ اسیر ہوا عامر اسکی پیشانی کے بال کترکر آزاد کیا عمرو وہان سے نکلکر قرقرہ کو پہنچے وہان بنی عامر
کے قبیلے والے دو شخص آکے اترے تھے سو عمرو انھون کو قتل کئے بعد معلوم ہوا کہ اُن دونون شخص کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امان دئے تھے پھر عمرو بہت نادم ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اُنھونکی کیفیت معلوم ہوئی فرمائے یہہ ابوبرا
کا کام ہی مجھے اول ہی اندیشہ تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک نماز مین رعل اور ذکوان اور بنی لحیان
اور عصیہ کی قوم پر بد دعا کرتے تھے اور اسی جنگ مین عامر بن فہیرہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام شہید ہوا سو
عامر بن طفیل نے عمرو بن امیہ ضمری سے پوچھا یہہ کون شخص تھا جو موے بعد مین دیکھا اُسکی لاش کو آسمان پر لیجا
پھر اُتار لائے کہتے ہین کہ شہیدون کو دفن کرتے وقت عامر بن فہیرہ کی لاش کو ڈھونڈھے تو نہ ملی کیونکہ ملائکہ اُنکو
دفن کئے جب یہہ کیفیت ابوبرا کو معلوم ہوئی بہت نادم ہوکے ربیعہ بن عامر بن مالک کو جاکے ترغیب دیا کہ تو عامر بن طفیل کو

قتل کرو ربیعہ عامر کے ران مین نیزا مارا عامر گھوڑے پر سے گر گیا اور اپنے لوگون کو کہا یہہ ابوبرا کا فتنہ ہی اگر مین مر جاؤن تو
میرا خون میرے چچا کو بخش دیا تم اُس سے بدلا نہ لیو اگر مین جیون تو میری رای مین جو آویگا سو کرونگا اور ربیع الاول مین
بنی نضیر کا غزوہ ہوا اسکا سبب یہہ تھا کہ وے دو شخص جنکو عمرو بن اُمیّہ راہ مین مارے تھے سو انکو امان تھا کہ حضرت دیت
دلانا چاہے دیت تو قبیلے والے دیتے اگر قبیلہ نہ ہو تو حلیفان دینیکا دستور ہی اِسلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی نضیر
یہود پاس تشریف لیگئے اور انکو فرمائے عمرو بن اُمیّہ دو شخص کو خطا سے مارا اور اُن تمھارا حلیف ہی دیت دینے مین تم
اُسکی اعانت کرو یہود اسکو قبول کئے اور باہم جمع ہوکے کہنے لگے محمدؐ دیوار کے نیچے بیٹھا ہی ایسا قابو پھیر نہ ملیگا اب
گھر پر چڑھکے اُن پر بڑا سا پتھر ڈالنا تا ہمکو انکے ہاتھ سے نجات ہو سلّام بن مِشکم جو یہود کا بڑا تھا کہا اللہ تعالے اُسکو اس
ہمارے ارادے پر مطلع کریگا پھر ہمارے اور اسکے بیچ جو عہد و پیمان ہی سو توٹ جائیگا ہرگز یہہ کام مناسب نہین سب اسکی
بات نہ مانکے عمرو بن جحّاش کو گھر پر چڑھائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے اللہ تعالیٰ خبردار کیا تو وہان
ابوبکر اور عمر اور علی وغیرہ رضی اللہ عنہم جو بیٹھے تھے اُنکو حضرت فرمائے مین قضاء حاجت واسطے جاتا ہون اور وہان سے نکلکر
مدینے کو تشریف لائے صحابہ حضرت کا انتظار دیر تک کر کر بعد حضرت کو ڈھونڈنے نکلے ایک شخص راہ مین ملکے کہا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم مدینے کو تشریف فرمائے صحابہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت فرمائے یہود ایسا ارادہ کئے تھے اسلئے مین
وہان سے نکل آیا اور محمد بن مَسلمہ کے زبانی اُنکو کہلا بھیجے تمام ہمارے ساتھ باوجود عہد رکھنے کے یہہ ارادہ کئے سو
تم نہایت دغا کئے ہین تمکو دس روز کی مہلت دیتا ہون اُسمین تم اپنے معاملے صاف کر کر نکل جاؤ نہین تو مین تمکو قتل
کرونگا یہود جانے واسطے مستعد ہوئے لیکن عبداللہ بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تھا اُنکو دم دیا کہ مین دو ہزار
آدمی کے ساتھ تمھاری کمک کرتا ہون سو اسکے دل سے حضرت کو جواب کہے ہم یہان سے نہین نکلتے تمھارے ہاتھ سے کیا ہوتا ہی
سو کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر کر فوج لیکے نکلے اور چھے روز انکو محاصرہ کئے اللہ تعالیٰ
یہود کے دلون مین رعب ڈالا اور منافقون کی کمک سے ناامید ہوئی تو عاجزی کرنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حکم کئے کہ اونٹون پر جس قدر اسباب اُٹھلئے جاتا ہی اُس قدر لئے جانا باقی اسباب اور ہتیار نہ لیجانا یہود اس حکم
پر راضی ہوکے چھے سو اونٹ اسباب لیگئے تین تین شخص مین ایک ایک اونٹ تھا باقی اسباب زمین باغان پچاس
بکتر پچاس خود تین سو تلوار حضرت کے خالصہ مین آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند قطعے زمین کے اپنے

خراجات واسطے رکھکے باقی زمینات مہاجرین میں بانٹ دئیے اور انصار اپنے گھران زمینات جو مہاجرین کو دئیے
تھے پھر وہ انھون کو پھیر دئیے اور انصار پر مہاجرین کی اخراجات سے تکلیف تھی سو دفع ہوئی اور یہود کے دو شخص یامین
بن وہب اور ابوسعید بن وہب یہود کی موافقت نہ کرکے ایمان لائے حضرت انکے اسباب کو ہاتھ نہ لگائے اور اسی مہینے
میں شراب حرام ہوئی اور جمادی الاولی مین بی بی رقیہ کے فرزند حضرت عثمان سے عبداللہ نام انکی عمر چھے برس
کی تھی انتقال پائے اور اسی مہینے مین ذات الرقاع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی انمار اور
ثعلبہ کے قبیلے والے فوجان جمع کرتے ہین سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوذر غفاری کو مدینے مین نائب کرکر چار سو آدمی کے
جمعیت سے نجد کی طرف متوجہ ہوئے اور غطفان کی زمین مین نخل کرکر ایک موضع تھا وہاں پہنچے تو جنگ نہوا کافران ڈرکے
بھاگے انکے چند عورتان اسیر ہوئے مسلمانون کو اندیشہ ہوا کہ نماز پڑھتے وقت کافران یورش کرتے ہیں سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خوف کی نماز پڑھے اور پندرھوین روز حضرت مدینے مین داخل ہوئے اور راہ مین ایک شخص کافر جسکا نام غوث
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے سوتے دیکھکے حضرت کے سرھانے آیا اور جھاڑ پر حضرت کی تلوار لگی تھی سو اسکو
کھینچکے کہا اب تجھے کون بچائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ بچائیگا تو تلوار اسکے ہاتھ سے گرگئی حضرت
اسکو اٹھالئے وہ شخص عاجزی کرنے لگا حضرت اسکی تقصیر معاف کئے اور اسی غزوے سے آتے وقت جابر
بن عبداللہ کا اونٹ سست ہوا تھا سو حضرت اسکو چھڑی سے مارے پھر جلد ہوکے سب اونٹون کے آگے
رہنے لگا اور لوگون کے پاؤن کو پیادہ چلنے کے باعث زخمان لگے تو اسپر چندیان باندھتے تھے چندیون کو
تو رقاع کہتے ہیں اسلئے اس غزوے کا نام ذات الرقاع ہوا اور اسی جنگ سے آتے وقت بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا کا مالا گم گیا تو اسکو دھونڈنے مقام کئے وہاں پانی نتھا وضو کی حاجت ہوئی سو تیمم کرنا کر آیت
اتری بعد اونٹ کو اٹھانے مین اسکے پیٹ کے نیچے سے بی بی کا مالا نکلا اور شعبان مین بدر الموعد کا غزوہ ہوا
اسکا سبب یہہ ہے کہ احد کے جنگ مین ابوسفیان کہا تھا کہ سال آئندہ بدر مین ہم مقابلے کو آوینگے اور حضرت
بھی اسکو قبول کئے تھے جب وعدے کے دن قریب ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں عبداللہ بن رواحہ کو نائب
کرکر اور نشان علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیکر ایک ہزار پانسو آدمی کی جمعیت سے نکلکے بدر کو پہنچے اور
ابوسفیان قریش کو لیکے مر الظہران کی طرف سے مجنہ کو پہنچا اور مسلمانون کا رعب اسکے دل مین پڑنے سے

قریش کو کہا اس سال خشکسالی کا طور معلوم ہوتا ہی قحط کے ایام مین جنگ کو جانا مناسب نہین اب پھر جاؤ آئندہ مقابلہ ہو رہیگا تب سب پھر کے چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز انکی انتظار فرما کر بعد مدینے کو تشریف لائے اور اسی مہینے مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور رمضان مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خزیمہ کی بیٹی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو نکاح کئے اور شوال مین ابی امیہ کی بیٹی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور ذی القعدہ مین جحش کی بیٹی بی بی زینب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکاح کئے انکے نکاح کی دعوت مین لوگ کھانا کھا کے باتان کرتے ہو حضرت کے دولت خانے مین بیٹھے سو عورتون کو چھپنے کا حکم ہوا اور اسی سال فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا والدہ علی مرتضے کی انتقال پائی اور بی بی زینب بنت خزیمہ کا انتقال بھی اسی سال ہوا اور ایک یہودی اور یہودیہ زنا کرے تھے سو انکو حضرت کے خدمت مین حاضر کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہود سے پوچھے توریت مین زنا کا کیا حکم ہی کہے منہہ کالا کر اونٹ کی دم طرف منہہ کئے بٹھلا کر شہر مین پھرانا حضرت فرمائے تم جھوٹھہ کہتے ہو توریت مین یہہ حکم نہین اور توریت منگوا کے دیکھے تو اسمین لکھا ہی کہ رجم کرنا پھر تب ان دونون کو سنگسار کرکے مارے اور اسی سال زید بن ثابت کو حضرت فرمائے کہ یہود سے اکثر نوشت وخواند کا اتفاق ہوتا ہی اور انکے سخن کا اعتماد نہین تم انکا خط لکھنا سیکھو موجب حکم کے زید نے پندرہ روز مین وہ خط لکھنا سیکھے پانچوان سال ہجری ربیع الاول مین دومۃ الجندل کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی دومۃ الجندل جو مدینے سے پندرہ روز کی راہ پر ہے اور دمشق مین اور اسمین پانچ روز کا فاصلہ ہے سو وہان لوگ جمع ہو کے راہ زنی کرتے ہین اور مدینے کا بھی قصد رکھتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین سباع بن عرفطہ کو نائب کر کر ہزار آدمی سے پچیسوین ٢٥ کو نکلے شب کو چلتے اور دن کو راہ چکا کے جنگل مین اترتے دومہ کے قریب پہنچکے انکے جانورون کو جو وہان چرتے تھے سو غارت کئے تو کفار بھاگ گئے حضرت دومہ مین مقام کر کر لوگون کو انکی تلاش مین اطراف روانہ کئے پر کفار کی سراغ نہ لگی سو وہانسے نکلکے ربیع الآخر کی بیسوین ٢٠ کو مدینے مین داخل ہوئے اور جمادی الاخری مین چاندگران ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑھے اور شعبان مین مریسیع کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی مصطلق کے قبیلے والے مسلمانون سے جنگ کرنے مستعد ہوتے ہین پھر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین زید بن حارثہ کو نایب کر کر سات سو صحابی سے روانہ ہوئے لشکر مین تیس گھوڑے
تھے قدید کے قریب ایک چشمہ جسکا نام مریسیع تھا پہنچے بنی مصطلق کا سردار حارث بن ضرار جنگ پر مستعد ہوا حضرت
مہاجرین کا نشان ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے اور انصار کا نشان سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین عنایت کئے اور جانبین سے
تیر چلنا شروع ہوا حضرت حکم کئے کہ انپر یورش کرو مسلمانان انپر یورش کئے دس شخص انکے مارے گئے باقی تمام اسیر ہوئے
اور انکا اسباب غنیمت آیا سو دو ہزار اونٹ پانچ ہزار بکریان اور لوگ دو سو گھر والے تھے اور حارث کی بیٹی جویریہ
بھی بند مین آئی اور ثابت بن قیس بن شماس کے حصے مین گئی ثابت اوس سے پیسے لیکے آزاد کرنا مقرر کئے وہ بی بی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس بیبیون کی اعانت واسطے آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو پیسے دیکر آزاد کروائے اور
آپ نکاح کئے حضرت نکاح کئے سو سکے تمام صحابہ سب قیدیون کو جو انکے بند مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال
کے لوگ ہوئے کر کر آزاد کئے اور وہ ساری قوم کی قوم مسلمان ہوئی اور رمضان کے غرے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے
مین داخل ہوئے اسی غزوے سے پھر کر آتے وقت جہجاہ اور سنان مین قضیہ ہوا جہجاہ مہاجرین کو اپنی اعانت واسطے پکارا
اور سنان انصار کو پکارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو سنکے منع کئے اور فرمائے کیا جاہلیت کے وقت کے سا اب
پکارتے ہیں پھر یہہ کیفیت عبد اللہ بن ابی بن سلول کو جو بڑا منافق تھا پہنچی سنکے کہا مہاجرین کو ہمارے سبب سے تقویت
ہوئی سو ہمارے ساتھ ہمسری شروع کئے کوئی مثل کہا تھا سو ویسا ہی کتے کو موٹا کرنا تجھی کو پھاڑ کھاوے
واللہ ہم مدینے کو جاوینگے تو زور والے قدر لوگون کو وہانسے نکال دیگا اور اپنے دوستون کو کہا یہہ بلا تم اپنے ہاتو
سے کئے جو انکو اپنے شہر مین بلوائے اور اپنے مالون مین سے انکو تقسیم کر دئے اب بھی کچھ نہین گیا مدینے کو گئے بعد تمہارا دیا
ایسے چھین لیؤ تو نکلکے اور کہین جاینگے اس مجلس مین زید بن ارقم بیٹھے تھے سو سنکے جبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو آنکے اطلاع کئے حضرت کی خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے عرض کئے آپ عباد بن بشر کو فرماؤ تا اس منافق کو قتل
کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قتل کرینگے تو لوگ کہا کرینگے کہ محمد اپنے اصحاب کو مارتا ہے لیکن لوگون مین ندا کر دیؤ اسی وقت
یہانسے کوچ کرین عبد اللہ بن ابی کو معلوم ہوا کہ زید اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا سو حضرت کی خدمت
مین حاضر ہو کے قسم کھایا کہ مین کچھ نہ بولا وہ منافق لوگوں پاس ذی اعتبار تھا اسلئے انصار عرض کئے عبد اللہ بن
ابی یہہ نہ کہا ہوگا وہ لڑکا نہ معلوم کیا سنا ہے اور کچھ بے سمجھی سے کہا ہے غرض زید کو جھوٹھا ٹھہرائے جب حضرت کی

سواری نکلی اُسَید بن حضیر رضی اللہ عنہ آکے عرض کئے یا رسول اللہ کیا واسطے آج بوقت خلاف عادت تشریف فرما ہیں حضرت
فرمائے کیا تم نہیں سُنے جو تمھارا صاحب کہا اُسَید پوچھے وہ کون صاحب حضرت فرمائے عبداللہ بن ابی بن سلول اُسید کہے وہ کیا بات
حضرت فرمائے ایسا کہا اُسَید عرض کئے یا رسول اللہ اب چاہے تو اسکو نکال دیتے ہین کہ آپ ہی کو زور ہی اور بیقدر وہی ہے اور اسکی
قوم چاہی تھی کہ اسکو اپنا سردار بناوے لیکن اللہ تعالی آپکو ہمارا سردار بنایا سو اسکو اپنے تین ریاست نہ ہوئی سو جلاپے
کے سبب سے ایسا کہتا ہے آپ اسکی بات کا خیال نہ فرمانا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام دن اور تمام شب راہ چلکے دوسرے
روز دھوپ خوب گرم ہوئی بعد اُترے بہت چلکے ماندہ ہوئے تھے زمین پر اترتے ہی سو گئے اتنا کچھ زیادہ محض اسواسطے چلے
تا لوگوں کے دلوں سے قصّے کی بات دفع ہو جاوے پھر وہاں سے نکلکے حجاز طرف کی راہ لئے اور ایک پانی پر جا اُترے باد بہت
شدت سے چلا لوگ کو گھبراہٹ ہوئی حضرت فرمائے کچھ اندیشہ مت کرو ایک بڑا کافر مرنے کے واسطے چلا ہے جب مدینے کو
آئے تو معلوم ہوا کہ اُس روز رِفاعہ بن زید بن تابوت جو مسلمانوں کا بڑا دشمن تھا سو موا اور عبداللہ بن اُبی جو زید
کو جھٹلایا تھا انکو سچا کرنے اللہ تعالے سورۂ منافقون نازل کیا عبداللہ بن اُبی کے فرزند نیکے مسلمان تھے سو یہہ کیفیت سنکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ میں سنا ہون کہ آپ میرے باپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں
اگر مرضی مبارک اُسکے قتل پر ہو تو مجھے ارشاد فرمانا میں اُسکا سر کاٹ کے حاضر کرتا ہون اگر دوسرا کوئی میرے باپ کو قتل
کرین تو میرا دل نہ چاہیگا کہ میرے باپکو قتل کیا سو شخص لوگون مین پھرتا رہے پھر کافر کے لئے ایک مسلمان کو قتل کرون
تو میں دوزخ مین جاؤنگا حضرت فرمائے ہیں تیرے باپکو نہ مارونگا بلکہ جب تک وہ زندہ ہے اُسکے ساتھ ملائمت
کرتا رہونگا یہہ معاملہ ہوئے بعد عبداللہ بن ابی کچھ نالایق بات بولا تو اُسکی قوم ہی اُسپر لعن طعن کیا کرتی یہہ سنکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے اگر تم کہے سو روز ہم اسکو قتل کرتے تو مدینے کے تمام لوگون میں اضطراب ہوتا اب
اگر اُسکی قوم کو کہون تو وہی اسکو مارینگی اور جب حضرت مدینے کے نزدیک پہنچے عبداللہ بن اُبی کے فرزند آگے آئے اپنے باپکو
مدینے مین نہ جانے دیکے روک دئیے اور کہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن نہ دیگے میں تجھے نہ چھوڑونگا بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آکے اجازت دئیے تد اسکو چھوڑے اور اسی سفر مین لوگ بی بی عایشہ پر بہتان کئے سو اللہ تعالے
اُنکی پاکی اور برات مین سورۂ نور کی دس آیت نازل کیا اور شوال مین خندق کا غزوہ ہوا سبب اسکا یہہ تھا
کہ یہود کے چند عمدہ لوگ مثل سَلّام بن مشکم اور حُیَی بن اخطب وغیرہ مکّے کو جاکے قریش کو ترغیب دئیے اور کہے کہ اِس دفعہ

تم ہم ملکے ایسا جنگ کرنا کہ مسلمانون کا بیخ و بنیاد باقی نہ رہے اور غطفان کے قبیلے والون کو بھی جاکے ترغیب دئے ابو سفیان
قریش کے چار ہزار کی جمعیت سے نکلا اور نشان عثمان بن طلحہ کے حوالے کیا انکے ہمراہ تین سو گھوڑے و ڈیڑہ ہزار اونٹ
تھے جب مرالظہران کو پہنچے سفیان بن عبد شمس بنی سلیم کے سات سو آدمی کو لیکے شریک ہوا اور طلحہ بن خویلد بنی
اسد کو لیکے ملا اور عیینہ بن حصن بنی فزارہ کے ہزار آدمی سے داخل ہوا اور مسعود بن رخیلہ بنی اشجع کے چار سو آدمی کے
ساتھ ہمراہ ہوا اور حارث بن عوف بنی مرہ کے چار سو آدمی سے کمک کیا اور متفرق قبیلون کے لوگ بھی جمع
ہوئے غرض ابو سفیان دس ہزار کی جمعیت سے مسلمانون کا قصد کرکے چلدیا یہی جماعتان جنگ کے لئے آئے
سے اس جنگ کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں کیونکہ احزاب کا معنی عربی میں جماعتان ہین پھر تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کافرون کے اس ارادے پر مطلع ہوکے مسلمانونکو حکم کئے کہ جنگ کے واسطے مستعد ہوجاوین اور مدینے مین ابن
ام مکتوم کو نائب کرکر تین ہزار مسلمان سے نکلے مہاجرین کا نشان زید بن حارثہ کے ہاتھ دئے اور انصار کا نشان سعد
بن عبادہ کو عنایت کئے اور سلع پہاڑ پاس اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ادھوڑی کا خیمہ دئے کافرون کی
جمعیت بڑی رہنے کے باعث صحابہ کو تشویش ہوئی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہے عجم مین دستور ہی کہ مخالف بہت
رہین تو شہر کے گرد خندق کھودتے ہین چونکہ مدینے کے اطراف مین اکثر عمارتان تھے مخالفون کو اس جانب
سے گذرنا ممکن نتھا مگر سلع پہاڑ طرف میدان تھا سو اسطرف خندق کھودنا شروع کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زمین کی پیمایش کرکر دس آدمی ملکے چالیس ہاتھ کھودنا مقرر کئے اور آپ بھی انکے ساتھ کھودا کرتے تھے
اور مٹی اٹھاتے ایک روز بڑا پتھر آیا اسکو پھوڑنے سے سب عاجز ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اترکے اسپر
تبر مارے تو بالو کے سا ہوگیا اور مسلمانون کو قوت سے نہایت تصدیع تھی ایک روز بشر بن سعد کی بیٹی اپنے باپ و ماموں
کے واسطے ایک پسو خرما لیکے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکے فرمائے کہ وہ کیا ہی سو یہان لے آؤ وہ بی بی
خرما لاکے حضرت کے ہاتھ مین ڈالی وہ بہت ہی تھوڑا تھا جو حضرت کا دست مبارک اسسے نہ بھرا بعد کپڑا بچھاکے
اسکو اسمین ڈالے اور لوگون کو کہے ناشتا کرنے آؤ سو تمام کھانیکو جمع ہوئے اور سب پیٹ بھرکے کھائے پھر وہ جیسا تھا
ویسا ہی باقی تھا اور ایک روز جابر رضی اللہ عنہ ایک بکری کاٹ کر اور تھوڑا سا آٹا تیارون پکانے اپنی عورت کے
حوالے کرکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کئے مین کچھ کھانا پکایا ہون آپ اپنے ایک دو

شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین ندا کئے جابر ضیافت کیا ہی جلد آؤ اور اُنکی عورت کو کہلا بھیجے مین آتے تک
روٹیان مت پکاؤ اور آپ تشریف لا کے اُس ہرد وغا پر تھوکے اور روٹیان پکانیکا حکم کئے پھر تو دس دس آدمی کو کھلا کے روانہ
کرتے تھے ایسا ہی پندرہ سو آدمی کو کھلائے کھانا جیسا تھا سو ویسا ہی تھا القصہ مین چبیس ۲۵ روز کے عرصے مین خندق
طیار ہوئی بعد ابو سفیان قریش کو لیکے مجمع السیول پاس حرف اور رغابہ کے مابین دس ہزار کی جمعیت سے اُترا اور
غطفان آکے احد کے جانب مین ذنب نقمی پاس اُترے اور حیی بن اخطب بنی قریظہ پاس جاکے ورغلانا تو وہ بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کئے تھے سو توڑے مسلمانون کو نہایت تشویش ہوئی دم ناک مین آیا عورتون کو
مدینے کے گڑہون مین مضبوط جگہہ رکھے اور بنی قریظہ کے اندیشے سے سلمہ بن اسلم کے ہمراہ دو سو آدمی اور زید بن حارثہ
کے ساتھ تین سو آدمی مدینے کی حفاظت کے واسطے روانہ کئے اور اُنکو تاکید فرمائے کہ تکبیر پکار کے کہا کرو تا کافرون پر
رعب ہووے اور عباد بن بشر کے ساتھ چند لوگ کو متعین کئے تا شب کے وقت لشکر کی محافظت کیا کرین مسلمانون کا
یہہ حال دیکھکے منافقان بولی ٹھولی شروع کئے اور کہنے لگے کہ محمد تو ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے کسری اور قیصر کے خزانے ہمکو
ملینگے اب تو ہمارا یہہ حال ہو گیا قضاء حاجت واسطے جانا دشوار ہو گیا اور بنی قریظہ عہد توڑے سنکر حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو اُنکے پاس بھیجے سو آکے عرض کئے کہ بنی قریظہ عہد توڑے اور عضل و قارہ کے لوگ
رجیع مین خبیب کے ساتھ جیسا دغا کئے تھے ویسا ہی یہہ بھی دغا کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر چادر
اوڑھکے دیر تک لیٹے لوگون کو کمال اندیشہ ہوا بعد حضرت اُٹھکے فرمائے اب خوش ہوا اللہ تعالی ہمکو فتح دیگا دوسرے
روز صبح کو کفار جنگ کے واسطے آئے سو دیکھے کہ درمیان خندق ہی بہت متعجب ہو کے کہے کہ ہمکو معلوم نہین سو یہہ نیا
داؤ نکالے جنگ تو نہین ہوا مگر جانبین سے تیر پتھر چلتے تھے اور ایک مہینے کے قریب محاصرہ تھا ایک روز نوفل بن عبد اللہ
بن مغیرہ خندق پر سے گھوڑا اڑا کے آنا چاہا سو خندق مین گر کر مر گیا قریش پیغام کئے کہ اُسکی لاش ہمکو دیوین تو ہم دس
ہزار درم دیتے ہین حضرت فرمائے وہ بھی نجس تھا اور اُسکی قیمت بھی نجس ہی ہمکو اُس سے کچھ کام نہین تمھارے مردے
کو تم نکال کے دفن کرو اور ایک روز عمرو بن عبد ود اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب وغیرہ گھوڑون کو
اڑا کے آئے عمرو بن عبد ود بڑا شجیع تھا ہزار آدمی پر بھاری اور بدر کے جنگ مین بہت زخم کھایا تھا سو احد کے
جنگ مین نہ آیا تھا اس دن اپنی شجاعت بتانے پکارا کہ کوئی مقابلے واسطے نکلو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے

عرض کیئے یا رسول اللہ مین جاتا ہون حضرت فرمائے بیٹھ وہ عمرو ہی پھر اُسنے پکارا حضرت علی کھڑے ہوکے حکم چاہے حضرت
فرمائے بیٹھ تیسرے بار پکارا پھر علی رضی اللہ عنہ عرض کیئے مین جاتا ہون حضرت فرمائے وہ عمرو ہی علی مرتضے کہے اگر عمرو ہو تو کیا ہوتا مین
جاتا ہون پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی دستار مبارک لکے علی کے سر پر باندھے اور اپنی تلوار اُنکو حمایل کیے اور دعا مانگے یا اللہ
تو اسکی اعانت کر علی رضی اللہ عنہ اُسکے مقابل ہوئے پوچھا تو کون ہی کہے علی ہون کہا کیا عبد مناف کا بیتا تو فرمائے ابو طالب کا
بیتا ہون وہ کہا میرے ہاتھ سے تیرا خون ہونا مجھے خوب نہین لگتا تیرے چچا یون کوئی آتا تو بہتر ہوتا علی مرتضی رضی اللہ عنہ
فرمائے مجھکو خوب لگتا ہی کہ مین تجھے قتل کرون عمرو غصہ ہوکے گھوڑے پر سے اُترا اور اُسکے تانگے مار کے چھوڑ دیا اور تلوار
کھینچ کر آتش کے بگولے سا آیا پھر دونون کا مقابلہ ہونے لگا آخر ایک ہاتھ علی رضی اللہ عنہ پر مارا حضرت اُسکو ڈھال پر
اور لئے ڈھال کٹکے زخم سر پر پہنچا اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک ہاتھ اُسکے گردن پر مارے تو سر جدا ہوکے گر گیا اور
علی مارتے وقت تکبیر جو کہے سو اُسکا آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سُنکے خوش ہوئے اور سمجھے کہ اس کافر کا کام تمام کیا دوسرے
کافران اُسکا یہ حال دیکھکے بھاگ گئے اور ایک روز کافران ایک جماعت کو جنگ کے لیئے بھیجے سو صبح سے شام تک تیر
پھر چلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو ظہر اور عصر کی نماز کی فرصت نہ ہوئی تو نماز کو قضا کیئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کا ہراس اور مخالفون کی کثرت دیکھکے عُیَینہ بن حِصن اور حارث بن عَوف کو کہلا بھیجے تمکو اگر
مدینے کے پھلون کا تیسرا حصہ دیوین تو تم اپنی جمعیت کو لیکے نکل جاؤگے تو وے اس بات سے راضی ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو بلاکے مشورت کیئے وے کہے اگر امر الٰہی اُنسے صلح کرنیکا ہوا ہی تو ہمکو دم مارنے
کی جگہہ نہین اگر حکم نہین اور محض ہماری بہتری کے واسطے ہی تو اُسمین سخن کی گنجایش ہی حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم فرمائے امر الٰہی نہین مگر دیکھتا ہون کہ تمام عرب ایکھٹا ہوکے ہر طرف سے ہجوم کیئے ہین اس لیئے اُنسے صلح کرنا
چاہتا کافرون کی شوکت گھٹ جائے سعد بن معاذ کہے یا رسول اللہ ہم کفر کے ایام مین ہمارے شہر کے پھلون سے
اُنکو ایک دانے کی آس نہتی اب کیا ہم مسلمان ہوکے اُنکو ہمارا مال اُٹھاکے دینا ہم اُنکو تلوار ہی کا پھل دینگے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تمکو اگر اسِ قدر مضبوطی ہی تو صلح کی کچھ حاجت نہین ایک روز تیران چل رہے تھے کہ ایک تیر سعد بن معاذ
کو لگی تو سعد دعا کیئے یا اللہ کسی قوم سے جنگ کرنا مجھے دوست نہین مگر اس قوم سے جو تیرے رسول کو جھٹلائے اور
ایذا دیکر شہر سے نکالی اگر قریش سے جنگ باقی ہی تو مجھے زندہ رکھ اگر باقی نہین تو اسی زخم سے مجھے شہادت

نصیب کرا اور بنی قریظہ سے میرا آنکھ ٹھنڈے نہین ہوئے تک مجھے موت مت دے القصہ اصحاب شدت اور محاصرین تھے کہ
ایک روز نعیم بن مسعود اشجعی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کے عرض کئے یا رسول اللہ مین ایمان لایا ہون
لیکن ہنوز میری قوم کو اسکی اطلاع نہیں حضرت کی مرضی مبارک مین جو ہی سو مجھے اطلاع کرنا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرمائے تو بھی ہمارے مین کا ایک آدمی ہی لیکن کچھ ادہو سکا تو کر کیون کہ جنگ دا وہی نعیم بنی قریظہ پاس جاکے انکو
کہے میری تمھاری دوستی ظاہر ہی تمھاری بھلائی کی ایک بات کہتا ہون اسکو غور کیجے تم یہان کے باشندے نہین اسکو
چھوڑ کے کہیں نہین جاسکتے قریش اور غطفان کو قابو ملا تو جنگ کرینگے نہین تو اپنے ملک کو چلا جائینگے وہ گئے بعد
تمکو محمد سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہین تم انکے چند عمدہ لوگ کو اپنے پاس گروی رکھو تا وہ جنگ سے باز نہ آوین
بنی قریظہ انکی بات پسند کئے پھر نعیم ابوسفیان پاس جاکے اسکو کہے میری تمھاری دوستی ظاہر ہی بولنے کی حاجت
نہین محض تمھاری خاطر سے مین محمد سے جدا ہوا ہون ایک کیفیت سنا ہون اگر میرا نام نہ بتاؤ دینگے کر کر شرط کرین تو
کہتا ہون ابوسفیان بجد ہو کے دریافت کرنے لگا کہ وہ کیا بات ہی نعیم کہے مجھے معتبر خبر پہنچی کہ بنی قریظہ اپنے کئے پر پشیمان ہو کے
محمد کو کہلا بھیجے کہ ہم عہد توڑے سو بہت بیجا کئے لیکن اس تقصیر کے در عوض ہم قریش کے چند عمدہ لوگون کو پکڑ کے تمھارے
حوالے کرتے ہین تم انکو قتل کرو باقی لوگون کو تم ہم ملکے مارینگے چنانچہ محمد مین اور یہود مین اس بات کا قول و قرار ہو چکا
ہی مین تمکو جتا دیتا ہون اگر یہود تمسے لوگون کو گرو مانگینگے تو تم ہرگز مت دیو اور وہانسے غطفان پاس جاکے قریش
کو بولے سو انکا انھون کو بھی کہے قریش اور غطفان شنبے کی شب کو عکرمہ بن ابی جہل اور چند عمدہ لوگ کے تئین بنی قریظہ
پاس بھیجے کہ ہم کو یہان رہنے سے نہایت تصدیع ہی سرمے سے جانور ضایع ہوتے ہین دانہ اناج بہم پہنچیا دشوار
ہی صبح ہی جنگ کے واسطے نکلتے ہین اور انکے ہمارے بیچ فیصلہ کر دیتے ہین تم بھی مستعد ہو کے اس جانب سے
نکلو بنی قریظہ کہے سبت شنبے کا روز ہی ہم جنگ نہین کر سکتے اسکے سوائے تمھارا اعتماد ہمکو نہین چند عمدہ شخص
کو ہمارے یہان گرو رکھو قریش سنکے کہے نعیم سچ کہا تھا اور انکو کہلا بھیجے ہم گرو نہین دیتے تمھاری اگر مرضی ہو تو
شریک ہو نہین تو ہمارا تمھارا عہد و پیمان باقی نہین غرض انمین مخالفت ہو گئی پھر اللہ تعالی قریش پر باد صبا
بھیجا انکے خیمے گرنا دیگان اوندھے ہونا آتش بجنا شروع ہوا اور اللہ تعالی انکے دلون مین رعب ڈالا جبرئیل
علیہ السلام آکے حضرت کو اطلاع کئے کہ اللہ تعالے انپر باد صبا مسلط کیا اب وہ رہ نہیں سکتے سو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسوقت جاکے قریش کی خبر کون لایگا شب بہت تاریک تھی ہوا نہایت سرد اور سیر غنیم کا اندیشہ
کوئی جانیکے واسطے جرات نہ کیا تین بار فرمائے لیکن کوئی جواب نہ دیا آخر حذیفہ بن یمان کو پکار کے فرمائے تم جاؤ حذیفہ
عرض کئے سرما بہت ہی اور مخالف کے لوگ مجھے دیکھین تو اسیر کرین حضرت فرمائے تجھے اسیر نہ کرینگے جا اور انکے واسطے
دعا کئے حضرت کی دعا کی برکت سے انکو سرما اور باریکا کچھ آسیب نہ ہوا گویا حمام میں چلے جاتے تھے قریش کے لشکر مین
پہنچکے دیکھے کہ ابو سفیان لوگون کو کہتا ہی کہ جانور ضایع ہوئے بنو قریظہ پھر گئے اب اس بار سے سے بچنا دشوار
ہی مین روانہ ہوتا ہون تم بھی نکلو اور اپنے اونٹ پر اچھل کے بیٹھا اس قدر اسکو ہیبت ہو گئی پیچھے لیداونٹ
کا بندن کھولا یہہ دیکھکے حذیفہ رضی اللہ عنہ پھرے تو راہ مین انکو سواران ملکے کہے تمھارے صاحب کو جاکے کہہ دو
اللہ تعالی انکو کفایت کیا اور قریش بھاگے سو لشکر غطفان بھی بھاگ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے
آئندہ سے ہم قریش پر جاوینگے وے ہم پر نہ آوینگے سو ویسا ہی ہوا اس جنگ مین مسلمانون کے چھے شخص شہید ہوئے کافرون
کے بھی پانچ چھے آدمی موے ذی القعدہ کی تیسوین کو چہار شنبے کے روز حضرت مدینے مین داخل ہو کے ہتیار کھولکر غسل کئے
کہ اس عرصے مین جبرئیل علیہ السلام استبرق کی پگڑی باندھکے اور خچر پر دیباج کا زینپوش ڈالکے دحیہ کلبی کے شکل سے آئے
اور حجرہ شریف کے دروازے پر مارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہایت اضطراب سے دوڑے بی بی عایشہ بھی کون ہی سمجھ
دیکھنے پیچھے گئے سو حضرت خچر پر تکیہ لگا کے اس شخص کا سخن سنے اُس نے بات کر کے چلا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم دولت سرا مین تشریف لا کے جنگ کا سامان پہنکے مستعد ہوئے بی بی عایشہ پوچھے یہہ کون تھا حضرت فرمائے تم
کیا اسکو دیکھے بی بی عرض کئے ہو دیکھی حضرت فرمائے کس سے شبیہ تھا کہے دحیہ کلبی سے حضرت فرمائے وہ جبرئیل تھا آکے
کہا تم ہتیار کھولے ہم تو ہنوز نہین کھولے حضرت فرمائے پھر کیا حکم ہی تو کہا بنی قریظہ سے جنگ کو چلئے خدا کی قسم
مین جاکے انکو چکنا چور کرتا ہون جیسا انڈا پتھر پر پھوٹتا ہی یہہ کہکے حضرت باہر تشریف لائے اور لوگونمین منادی
کر دئے جو کوئی خدا اور رسول کے حکم کا مطیع و منقاد ہو تو عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین اور علی مرتضی کے
ہاتھ نشان دیکر ہراول پر روانہ کئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نیابت دئیے اور آپ بھی روانہ ہوئے راہ
مین دیکھے تو لوگ تیار ہو کے جاتے ہین انھون سے پوچھے تمھین کیسا معلوم ہوا کہے دحیہ بن خلیفہ سفید خچر پر بیٹھکے
گیا اور ہمکو جانیکا حکم کیا حضرت فرمائے وہ دحیہ نتھا جبرئیل علیہ السلام تھا غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما کے

بنی قریظہ کے کنوے پاس اُترے عصر کی نماز کا وقت ہوا تو بعضے صحابہ نماز نہ پڑھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
کہ عصر کی نماز نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ مین پھر اُس نماز کو عشا کی نماز پڑھکے قضا کیئے اور بعضے صحابہ نماز راہ مین وقت پر پڑھلیئے
کیونکہ حضرت کا ارادہ اِس مقولے سے جلد نکلنے کا اشارہ تھا القصہ حضرت تین ہزار آدمی کے ساتھ انکو محاصرہ کیئے لشکر
مین چھتیس گھوڑا تھا اور یہود قلعے کے دروازے بند کرکے بیٹھے اور حُیَی بن اخطب جو یہہ فساد برپا کیا تھا اسی قلعہ مین ستیر گیا
یہود محاصرے سے تنگ آ گئے بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد سب یہودیوں کو جمع کرکر کہا مین تین بات بولتا ہون انمین سے
ایک کو پسند کرو تمکو یقیناً معلوم ہی کہ محمد سچے رسول اللہ کا ہی توریت مین ایک نبی کا آنا ضرور ہی کرکر جو لکھا ہی سو وہ
یہی ہی اُسپر ایمان لاؤ امن پاؤگے کہے ہم توریت کو کدھی نہ چھوڑینگے اُسنے کہا اگر یہہ بات نہین سنتے ہو تو عورت
بچون کو مارکے محمد سے مقابلہ کرو اگر ہم سب مارے جاوین تو بہتر ہی کہ عورت بچونکی کچھ فکر نہین اگر ہم غالب آئین تو نئے
عورتین کر لینگے کہے یہہ سب غریبون کو ناحق مارکے بعد ہم جینا کچھ لطف نہین کہا یہہ بھی نہ مانے تو آج شب شنبہ ہی اور آج
جنگ نہ کرینگے کرکر محمد اور انکے اصحاب بیفکر ہین سو ہم انپر شبخون کرکے انکو مارنا کہے اگلے لوگ شنبے کی حرمت توڑے
سو انکا کیا حال ہوا سو خوب جانتے ہو ہم بھی اگر اُسکی حرمت توڑین تو کدھی بھلا نہ ہوگا کعب بولا تمہارے مین کا کوئی شخص
ماجنی سو روز سے کیا ایک شب بھی ہوشیار رہا غرض اسکی کوئی بات نہ مانے آخر تنگ آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہلا بھیجے اَبُو لُبَابَہ بن عبد المُنذِر کو ہمارے پاس بھیجے تو ہم اُس سے مشورت کرینگے پھر ابو لبابہ جاتے ہی انکے مردان
عورتان بچے سب بلکنے رونے لگے اور کہے ہم محمد کے حکم پر اترنا کیا مناسب ہی اَبُو لُبَابَہ کو انکے حال پر نہایت رقت آئی
سو کہے اترو اور اپنے ہاتھ سے گلے طرف اشارہ کیئے یعنے محمد کے حکم پر جب تم اترینگے تو تم سبھون کا ذبح ہوگا ابو لبابہ
کہتے ہین مین تو یہہ بولا لیکن ہنوز میرے پاؤن زمین سے اُٹھے نہین کہ مین سمجھا خدا اور رسول کی مین خیانت کیا سو ابو لبابہ
وہانسے نکلکے سیدہا مدینے کو گئے اور اپنے پاؤن مین بیڑیان سنگین ڈالکے تھام سے مسجد کے اپنے تئین باندھے
اور کہے یہان سے مین نہ جاؤنگا جب تک کہ میرا توبہ خدا تعالی پاس مقبول نہ ہووے اور یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دیر تک انتظار دیکھینکے دریافت کیئے تو معلوم ہوا کہ ابو لبابہ مسجد کے اسطور سے بیٹھا ہی حضرت فرمائے اگر میرے
پاس آتا تو مین اسکے لئے مغفرت مانگتا اب وہ ایسا کرچکے بعد مین اُسکو چھوڑ نہین سکتا اللہ تعالی ہی اسکی تقصیر
معاف کرنا اور ابو لبابہ کھانا پینا چھوڑ دیئے انکے انکھ سے بینائی کان سے سماعت جاتی رہی نماز کے وقت

انکی لڑکی لیکے زنجیر کھولتی بعد پھر ویسا ہی باندھتی سو پندرہ سولہ روز کے بعد انکا توبہ مقبول ہو کے اللہ تعالی کے یہان سے تقصیر
معافی کا حکم آیا القصہ بنی قریظہ کو بارا روز کا محاصرہ رہا لاچار ہو کے حکم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اترنا قبول
کئے بنی قریظہ اوسیون کے حلیف تھے سو اوسیان حضرت کی خدمت مین سفارش کرنے لگے کہ خزرج کے حلیف بنی قینقاع
کے ساتھ جیسا کئے ہمارے حلیفون کے ساتھ بھی ویسا ہی کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین ایک شخص کو مختار
کرو اُسنے جو کہا سو وہی کرنا سب کا اتفاق اوسیون کے سردار سعد بن معاذ پر ہوا اور انھون غزوہ احزاب مین زخمی ہونے سے
اُسوقت حاضر نہین تھے سو انکو بلوائے جب سعد آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہے کہ تمھارے سردار طرف
اٹھو پھر لوگ سعد سے کہنے لگے بنی قریظہ تمھارے حلفا ہین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مختار کئے سعد کہے تم کیا خدا سے
عہد اسبات کا کرتے ہو کہ جو مین کہون سو اُسپر عمل کرینگے انصار کہے ہمکو قبول ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس جانب مین
تھے دہر سے نہ دیکھکے سعد کہے ادھر کے لوگون کو بھی قبول ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قبول ہے سعد کہے مین حکم
کرتا ہون کہ تمام مردون کو قتل کرنا اور عورت بچے مال متاع بانٹھ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی سات
آسمانکے اوپر سے جو حکم کیا سو ہی حکم تو کیا پھر سب کو قلعے پر سے اتارکے ذی الحجہ کی پانچوین کو مدینہ مین لا کر حارث کی بیٹی کے گھر مین
قید کئے اور بازار مین گڑہے کھودکے اُنین کے جوانون کو جو سات سو آدمی کے قریب تھے وہان قتل کئے جب اُنکے تھوڑے تھوڑے لوگ
کو بلاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجانے لگے تو یہود اپنے سردار کعب بن اسد سے پوچھے کہ ہمکو کسواسطے لیجاتے ہونگے بولا کیا
ہر جگہہ تم نہیں سمجھتے کیا دیکھتا نہین بلاتا سو ان چھوڑتا نہین جاتا سو وہ آتا نہین پس واللہ یہہ قتل کرنے لیجاتے ہین جب
ان سبھون کے قتل سے فراغت ہوئی بعد حیی بن اخطب کو ہاتھ گردن پر باندھے ہوئے لے آئے گلابی رنگ کی قبا پہنا تھا اور
میرے بعد اُسکو کوئی نہ لیا کر کر پھاڑکے دھجیان کر دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکے کہا تیری عداوت سے میرے جی
میں ملامت نہین کرتا لیکن اللہ جسکو ذلیل کرنا چاہے تو وہ خوار رہتا ہی پھر لوگون کو دیکھکے کہا اللہ کا ارادہ ایسا ہی
تھا مقدر مین بنی اسرائیل پر لکھ چکا تھا اِس مین کچھ مضایقہ نہین پھر گردن دیکے بیٹھا تو اسکی گردن مارے اور اُنکے اسباب
مین ڈیڑھ ہزار تلوارین سو بکتر پانسو ڈھال اور عورتان بچے اونٹان بکریان بہت سے تھے سب مین سے خمس نکال کر باقی ہراج
کر کر جنگیون مین تقسیم کئے اور ریحانہ شمعون کی بیٹی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیکے اپنی تصرف مین لائے
بعضے روایتون مین آیا ہی اُسکو آزاد کر کر حضرت نکاح کئے اور ذی الحجہ مین سعد بن معاذ

رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا زخم سوگ گئے تھے سو اُنھوں اپنے کو شہادت ہونا کر پھر دعا مانگی تو زخم پھٹ کے وفات پائے
سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اُسکی موت کے واسطے اللہ تعالی کا عرش اہتزاز کیا اور ستر ہزار فرشتے اُنکے جنازے
کے ساتھ جانے کے لئے اُترے اور اُنکے جنازے کو فرشتے اُٹھا لیکے چلے اور اسی سال بلال بن حارث مزنی بنی مزینہ کے چار
سو آدمی کے ساتھ آکے اسلام لایا چھٹا سال ہجری محرم کی دسوین کو محمد بن مسلمہ کے ہمراہ تیس سوار دیکے بنی ابی بکر بن
کلاب کا قرطا قبیلہ جو مدینے سے سات منزل پر تھا سو وہان روانہ کئے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے آخر اُنکو غارت کئے
چند شخص مارے گئے باقی بھاگ گئے تین ہزار بکری دیڑ سو اُونٹ غنیمت ملی پھر اسی مہینے کے انیسوین کو مدینے مین داخل ہوئے
راہ مین ثمامہ بن اُثال سردار یمامی کا جو اسیر ہوا تھا اُسکو لا کے تھام سے باندھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو پوچھے تیرا
کیا ارادہ ہے بولا اگر میرے تئین مارو گے تو خون والیکو مارے اور اگر بخش دو گے تو احسان فراموش نہ کرونگا اگر مال چاہتے
ہو تو جو مانگتے سو مانگو دیتا ہون دوسرے روز حضرت پھر پوچھے تو وہی جواب دیا تیسرے روز بھی سوال کئے ویسا ہی کہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ثمامہ کو چھوڑ دیو تب ثمامہ مسلمان ہوا اور ربیع الاول مین بنی لحیان کا غزوہ ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر دو سو آدمی کی جمعیت سے نکلے ہمراہ بیس گھوڑے تھے عسفان کے
قریب پہنچتے ہی کفار بھاگ گئے حضرت وہان دو روز مقام فرما کر اطراف و جوانب مین لوگ روانہ کئے اُنکا سراغ
نہ لگا وہانسے نکلکر عسفان مین اُترے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سات سوار دیکے قریش پر رعب پڑنے روانہ
کئے اور فرمائے کُراع الْغَمِیم تک جاکے آؤ غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چودھوین روز مدینے مین داخل ہوئے
اور اسی مہینے مین ذی قَرَد کا غزوہ ہوا اِسکو غابہ کا غزوہ بھی کہتے ہین اِسکا سبب یہہ تھا عُیَیْنہ بن حصین چالیس
آدمی سے مدینے کے قریب پہنچکر دو شخص کو قتل کیا اور بیس اونٹ پکڑ کے لیگیا وہان کہین سَلَمہ بن الاَکْوَع رضی اللہ عنہ
جانکلے دیکھے تو یہہ لوگ اونٹان لیجاتے ہین سلمہ غنیم آیا کر کر چلائے اور خود اُنکا پیچھا کئے اور تیرون سے اُنکو مارنا
شروع کئے سلمہ بڑے دوڑیال تھے کافران اُنکا قصد کرین تو بھاگتے اور وہ پھرے تو اُنکا پیچھا کرتے غرض تمام اونٹون
کو اُنسے چھین لئے اور اُنکے کچھ نیزے اور کپڑے بھی ہاتھ لگے اس عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند سوار روانہ
کئے سو وہ بھی کمک کو پہنچے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو جمع ہونے منادی کئے یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبِی
یعنے ای خدا کی جماعت سوار ہو مقداد بن اسود خود بکتر پہنکے تلوار کھینچکے سب سے اول حاضر ہوئے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم انہین کے نیزے پر نشان باندھکے ہراول پر روانہ کیئے اور سعد بن عبادہ کے ہمراہ انصار کے تین سو آدمی
دیکے مدینے کی حفاظت واسطے مقرر کیئے اور مدینے مین ابن ام مکتوم کو نائب کر کر چہارشنبے کے روز نکلے اور ذی قرد کو
پہنچکے ایک رات دن مقام کیئے سات سو شخص حضرت کے شریک ہوئے سو سو آدمی مین ایک ایک اونٹ کھانیکو دئیے سعد
بن عبادہ لوگون کے کھانیکے لئے دس اونٹ اور خرمے کے چند بستے روانہ کیئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم قاصدون کو اطراف مین روانہ
کیئے سو معلوم ہوا کہ مخالف کے لوگ بھاگ گئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانچوین روز مدینے کو تشریف لائے اور اسی
مہینے مین عکاشہ بن محصن کو چالیس آدمی کے ساتھ غمر کو بنی اسد پر روانہ کیئے تو کفار بھاگ گئے دو سو اونٹ انکے
ہاتھ لگے اور اسی مہینے مین محمد بن مسلمہ کے ساتھ دس آدمی دیکے مدینے سے بیس میل پر ذی القصہ کو روانہ کیئے
انکے آنے پر کفار مطلع ہوکے سو آدمی انکو گھیر لیئے اول تیر دونون طرف سے مارے بعد نیزے لیکر حملہ کیئے محمد بن مسلمہ زخمان کھاکے گر گئے
باقی مسلمانان شہید ہوئے ایک مسلمان راہ کا جانیوالا محمد بن مسلمہ مین جان ہی سو دیکھکے مدینے کو اٹھا لایا اور
ربیع الآخر مین حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے ہمراہ چالیس آدمی دیکے پھر ذی القصہ کو روانہ کیئے تو جاکے شبخون مارے
کفار بھاگ گئے انکا اسباب اور جانوران لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید بن حارثہ کو بنی سلیم پر جموم کی طرف روانہ
کیئے تو کفار بھاگ گئے انکی عورتان اور جانور جو اسیر ہوئے سو لیکے مدینے کو آئے اور جمادی الاولی مین زید بن حارثہ کے
ساتھ ستر سوار دیکر مدینے سے چار روز کی راہ پر عیص کو بھیجے تو وہان پہنچکے قریش کا قافلہ جو تجارت کرکے جاتا تھا سو
اسکو غارت کیئے تمام اسباب ہاتھ لگا انکے ساتھ روپیا بہت تھا اور اس قافلے کے چند لوگ اسیر ہوئے چنانچہ ابو العاص
بن الربیع جو داماد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا بھی اسیر ہوکے آیا اور اپنی عورت بی بی زینب بنت سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیا سو زینب رضی اللہ عنہا صبح کی نماز پڑھے بعد پکار کے کہے مین ابو العاص کو امان دئی ہون رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تو امان دئی سو مجھے اطلاع نتھی تو جسکو امان دئی ہم بھی اسکو امان دئیے پھر اسکو چھوڑ دئیے
اور اسکے اسباب کو پھیر دئیے ابو العاص مکے کو جاکے سب کے امانتان ادا کیا اور آکے ایمان لایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم انکی عورت بی بی زینب کو انکے حوالے کیئے اور جمادی الاخری میں زید بن حارثہ کے ہمراہ پندرا آدمی دیکے مدینے سے
چھتیس میل پر بنی ثعلبہ پر بھیجے ایک چشمے پر جسکا نام طرف تھا پہنچکے انکو غارت کیئے تو کفار بھاگ گئے بکریان اور بیس اونٹ
انکے ہاتھ لگے اور چوتھے روز مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین زید کو وادی القری طرف حسمی کو روانہ کیئے سبب اسکا

یہہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ بن خلیفہ کو قیصر روم پاس روانہ کئے تھے سو قیصر اُنکو خلعت وغیرہ دیکے بہت سلوک کیا
حسمی کو جب پہنچے بنی جذام اُنکا اسباب لوٹ لیکے بدن پر ایک کپڑا چھوڑ دیئے بنی ضبیب کو معلوم ہوتے ہی دہ اسباب اُنسے چھین کر
دحیہ کو دیئے دحیہ مدینے کو پہنچکے حضرت کو اطلاع کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ کے ہمراہ پانسو آدمی دیکے اُن
پر روانہ کئے اور اُنکے ساتھ دحیہ کو بھی بھیجے تو شب کو چلتے دن کو چھپتے پھر وہاں پہنچکے اُنپر شبخون گرے تو چند لوگ
اُنکے مارے گئے باقی بھاگ گئے اور اُنکی سو عورت اور ہزار اونٹ پانچہزار بکری ہاتھ لگی سو اُسکو مدینے کو لائے زید
بن رفاعہ اور چند لوگ بنی جذام کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اسلام لائے اور اپنا
اسباب درخواست کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضے کو زید پاس بھیجے تا اُنکا اسباب واپس کردین زید بموجب حکم
کے تمام اسباب پھیر دیئے اور رجب مین زید بن حارثہ لوگون کا مال لیکے تجارت واسطے نکلے وادی القریٰ مین بنی
فزارہ کے ساتھ مقابلہ ہوا چند لوگ مسلمانون کے شہید ہوئے زید زخمی ہوئے سو لوگ اُنکو اُٹھاکے لے آئے
زید نیت کئے مین اس قوم سے بدلا نہ لیئے تک عورت پاس نہ جاؤنگا اور شعبان مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم عبد الرحمٰن بن عوف کو اپنے روبرو بٹھاکے اپنے دستِ مبارک سے اُنکو پگری باندھے اور دُومۃ الجَندَل کو
بنی کلب پر روانہ کئے اور فرمائے وہ لوگ اگر ایمان لاوین تو اُنکے سردار کی بیٹی تو نکاح کر عبد الرحمٰن دومہ کو پہنچکے تین
روز رہے اور اُنکو اسلام کی دعوت کیئے اُنکا سردار اَصبَغ بن عمرو کلبی جو نصرانی تھا ایمان لایا اور اکثر لوگ مسلمان ہوئے
مگر چند شخص ایمان نہ لاکے جزیہ دینا قبول کئے اور اصبغ کی لڑکی تُماضر کو عبد الرحمٰن نکاح کرکے مدینے کو لائے اور اسی مہینے
مین علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے ساتھ فدک کو بنی سعد بن بکر پر جو مدینے سے چھے روز کی راہ پر تھے اور
خیبر کے یہودیون کی کمک واسطے تیاری کر رہے تھے روانہ کئے سو فدک کے قریب پہنچ کو پہنچکے اُنکے جانورون کو غارت
کئے بنو سعد بھاگ گئے اُنکے پانسو اونٹ دو ہزار بکری غنیمت ملی اور رمضان مین زید بن حارثہ کے زخمان درست ہوئے
بعد پھر وادی القُریٰ کو روانہ کئے شب کو چلتے دن کو چھپتے آخر وہان پہنچکے اُنکو گھیر لئے اُنکی سردار ایک عورت بہت
بوڈھی جسکا نام اُمِّ قِرفَہ اور اکثر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی سو اسیر ہوئی تو اُسکو قتل کرکے دو اونٹون
کے بیچ باندھکے چیر ڈالے اور ام قرفہ کی لڑکی کو بند مین لائے اور اسی مہینے مین عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ
عنہ کے ہمراہ چار شخص کو دیکے ابو رافع یہودی کو جو مسلمانون کا بڑا دشمن تھا قتل کرنے روانہ کئے وہ خیبر کے

قلعے مین رہتا تھا یہہ لوگ پوشیدہ چلکے شہر کے قریب اُترے عبداللہ بن عتیک اپنے ساتھ والون کو کہے تم یہان رہو مین قلعے مین
جاتا ہون کچھ تدبیر کرتا ہون سو قلعے کے پاس گئے قضارا انکا گدھا گنوا گیا تھا سو اسکی تلاش مین یہود مشعلے لیکے نکلے قلعے
مین الٹ کر جاتے وقت عبداللہ پیشاب کو بیٹھے سا ڈھنکے وے لوگ سمجھے یہہ بھی ہمارے ساتھ والا ہے سو پکار کے کہے دروازہ
بند ہوتا ہے جلد آؤ غرض ڈھپین ہو لاکے قلعے مین گئے اور کنجیان رکھنیکا موقع دیکھ لئے بعد سب لوگ کو سونے دیکے آپ
نکل کر کنجیان اُٹھا لئے اور دروازون کو اندر سے موچتے ہوئے اُسکے مکان پر پہنچے تو وہ بہت رات تک باتین
کر کر سو رہا تھا اور گھر مین اندھیری تھی اسلئے اسکو پکارے جواب دیتے ہی آواز کے شمار پر جاکے اسکو مارے دہشت
تو بھی مار پورا نہ لگا اور وہ ملعون پکارنے لگا دیکھو مجھے کسی نے مارا عبداللہ آواز بدل کے گویا اسکی کمک واسطے آئے ہیں کا
پوچھے ابو رافع کیا ہے بولا دیکھ کسی نے ابھی مجھے مارا پھر آواز کے شمار پر جاکے اسکو مارے اور تلوار اسکے پیٹ پر رکھکے اتنا
دبائے کہ اسکی ہڈیان توٹتے سو آواز آیا وہانسے پھر کے آتے وقت سیڑیان ہو گئے سمجھکے پانون دھرنا چاہے سو گر کے پانون
ضایع ہوا پگڑی نکالکے اسکو باندھے اور قلعے کے نیچے جاکے بیٹھے اور کہے اسکی موت متحقق ہوئے تک یہان سے نہ جاؤنگا صبح ہی انکا
بلانے والا پکارا حجاز کا تاجر ابو رافع موا یہہ سنکے عبداللہ اپنے لوگون پاس آئے اور جلد وہانسے روانہ ہوئے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے پانون پر اپنا دست مبارک پھیرے تو درست ہو گیا اور رمضان
مین قحط ہوا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگنے سے مینہہ برسا اور شوال مین عبداللہ بن رواحہ کو خیبر طرف روانہ
کئے سبب یہہ تھا کہ ابو رافع مارے گئے بعد یہود سب اتفاق کر کر اسیر بن رزام کو ترین دئیے سو اُس نے لوگون کو نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے پر ترغیب دینا شروع کیا اور بنی غطفان کے یہان جاکے ایسے کمک مانگا یہہ کیفیت رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ دو شخص دیکے روانہ کئے کہ تم وہان جاکے کیفیت دریافت
کر کر آؤ عبداللہ وہان جاکے مفصل احوال دریافت کرکے حضرت سے آکر اطلاع کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ تیس شخص دیکے روانہ کئے سو اُسکے یہان جاکے کہے ہم تیرے لیے کچھ کیفیت کہنا ہے ہمکو
امان دے اُس نے انکو امان دیا سو کہے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرے یہان بھیجے ہین تو اگر انکی متابعت
کرے تو تجھی کو خیبر پر مقرر فرماینگے اسیر انکو قبول کر کر تیس یہودیون کو لیکے نکلا ہر یہودی کے ساتھ ایک
مسلمان بیٹھا قرقرہ کو جب پہنچے اسیر انکے ساتھ آنے سے نادم ہوا اور اپنا ہاتھ عبداللہ بن انیس کی تلوار پر ڈالا عبداللہ

اپنے اونٹ کو سر کا ایکے کہی ای عدو اللہ کیا تو ہمارے ساتھ دغا کرنی پری دوسرے بار بھی اکی تلوار پر ہاتھ ڈالا عبد اللہ
اسکو قتل کئے اور اسکے سب ساتھ والون کو بھی مارے مگر ایک شخص انکا بچکے بھاگ گیا اور مسلمانون سے کوئی نہ موا اور
اسی مہینے مین کرز بن جابر کو غزنین پر بھیجے سبب اسکا یہہ تھا کہ عرینہ قبیلے کے چند شخص مدینے کو آکے اسلام لائے اور مدینے
کی ہوا اپنی مزاج کے موافق نہین کر کر حضرت کی اجازت سے نکلے حضرت انکو اونٹون کا دودھ پینے اجازت فرمائے سو سرکار کے
اونٹ مدینے کے باہر چرتے تھے انکا دودھ پینا شروع کئے تو بیماری دفع ہوگئی بدن مین قوت آیا چرواے کو مار کر اونٹان لیکے
بھاگ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو پکڑ لانے کرز کے سات بیس سوار دیکے روانہ کئے پھر سب اسیر ہوکے آئے انکے آنکھون
مین سلائی پھیر ہاتھان پاوان کاٹ حرے کے جانب مین ڈال دئے وہ اسی حالت سے موے انکو اس طور پر مارنیکا سبب
یہہ تھا کہ وہ مردود اُن چرواے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کئے تھے اور اسی ایام مین عمرو بن اُمیہ ضمری کو ابو سفیان کے قتل
واسطے روانہ کئے کیونکہ ابو سفیان ایک شخص کو خرچ دیکے روانہ کیا تھا کہ تو مدینے کو جاکے محمد کو قتل کر وہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اسکو دیکھ کے حضرت فرمائے یہہ شخص دغا کرنے آیا ہی اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اسکی
لنگ پکڑ کر کھینچے تو آستین سے خنجر نکلی گھبرا کے کہا میری تقصیر معاف کرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے
اگر تو سچ کہا تو تجھے چھوڑ دیتا ہون اس نے اپنے آنیکا سبب کہہ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو چھوڑ دئے
انے اسلام لایا اور عمرو بن امیہ اور سلمہ بن اسلم کو کہے تم مکے کو جاؤ اگر قابو ملا تو ابو سفیان کو قتل کر دیے دونون
صاحبان مکے کو گئے عمرو بن امیہ شب کو طواف واسطے نکلے معاویہ اُنکو دیکھکے لوگون کو اطلاع کیا کفار اندیشے سے جمع بندی
کرنے لگے یے دونون صاحبان وہانسے بھاگے اور راہ مین تین کافرون کو قتل کئے اور ایک کو اسیر کرکے لائے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم انکی کیفیت سنکے تبسم کئے اور ذوالقعدہ مین حدیبیہ کا غزوہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین
ابو نملہ کو نائب کر کر پندرہ سو آدمی کی جمعیت سے ذوالقعدہ کے غرے کو دوشنبے کے روز عمرے کے ارادے سے نکلے اکثر لوگ
تلوار کے سواے دوسری ہتیار کچھہ نہ لئے اور ذوالحلیفہ کو پہنچکے عمرے کا احرام باندھے اور اونٹون کے گلون مین نعل لٹکا کے
ہدی کا نشان کئے اور بنی خزاعہ سے ایک جاسوس مکے کو روانہ کئے جب غدیر الاشطاط کو پہنچے جاسوس خبر لایا کہ
قریش بہت قبیلون کو جمع کر کر جنگ کا ساز و سامان مہیا کر ذی طوی مین اترے ہین اور حضرت کو مکے مین
نہ چھوڑنے پر عہد کئے ہین اور خالد بن ولید دو سو سوار سے کراع الغمیم مین اترا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابے

مشورت کئے اور فرمایے قریش کی اعانت کئے سو قبیلے والون کے عیال و اطفال پر جاکے انکو غارت کرنا مناسب ہی یا نہین
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم مکے کو طواف واسطے عمرے کی نیت باندھکے نکلے ہین کسی سے جنگ کرنے نہین
آئے ہم سیدھا مکے کو جانا اگر کوئی مانع ہوئے تو اُس سے جنگ کرنا حضرت فرمایا بہتر اور وہان سے چلد پھر حضرت فرمایے خالد جو راہ
مین اُترا ہی اسکو چھوڑ کے دوسری راہ چلو سو دوسری ایک راہ جو بہت ویران تھی چلے لوگون کو بہت تصدیع ہوئی قریش
کے ہراول لشکر آنے پر بالکل خبردار نہ ہوئے مگر لشکر کا غبار دیکھنے سے انکو معلوم ہوا پھر جلد جاکے قریش کو اطلاع کئے لشکر جب
ثنیۃ المرار کو پہنچا حضرت کی سواری کی اونٹنی قصوا بیٹھ گئی لوگ کہنے لگے قصوا ماندی ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمایے قصوا ماندی نہین ہوئی اور اسکو یہہ عادت بھی نہین لیکن اصحاب الفیل کو جسنے روکا تھا اُسنے قصوا کو بھی
روکا ہے پھر آج جسکے دست قدرت مین ہی اسی کی قسم اللہ تعالے کے حرمتون کی تعظیم کی جو بات قریش کہین تو
مین اسکو مانونگا اور قصوا کو ڈانٹے اُٹھکے چلدی مکے سے نو میل پر حُدَیبیَہ پاس اُترے وہان پانی نہ ہونے سے
لوگ شکایت کرنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ترکش سے ایک تیر نکال کے دیئے اور فرمایے کنوین مین اتر کر اس کو
چبھو دیو سو چبھاتے ہی پانی جوش کھاکے اُبلنے لگا تمام لوگ فراغت پائے اس عرصے مین بُدَیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے
چند شخص کو لیکے آیا اور قریش جو منصوبہ کئے ہین سو بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایے ہم کسیکے جنگ واسطے نہین
آئے محض عمرہ کر کر جانا منظور ہی اور ہمارے جنگون کے باعث قریش بہت لاغر ہوئے اگر مرضی ہو تو چند روز کی مہلت دیتا
ہون اور دوسرے لوگون کے ساتھ مقابلہ کرتا ہون اگر مین غالب آؤن تو تمھاری مرضی چاہے تو میرے تابع ہو
نہین تو آرام پاوینگے اگر یہہ بات نہ مانے تو میرے تن پر سر ہے تک مین اس دین کے واسطے جنگ کرونگا اللہ تعالے اپنے
امر کو غالب رکھیگا بدیل جاکے قریش کو کہا مین محمد کے پاس جاکے آیا ہون وہ ایک بات کہا ہی اگر تمھاری مرضی ہو تو کہتا
ہون احمقان کہنے لگے اُسکی کچھ بات ہم نہین سنتے عقلمندان پوچھے وہ کیا بات ہے سو بُدیل جو کچھ سنا تھا سو بیان
کیا عُروہ بن مسعود ثقفی بولا یہہ بہت خوب بات ہی اسکو قبول کرنا اور مجھے اجازت دین تو مین اُنکے پاس جاتا ہون عرض
وہ آیا سو اسکو بھی ویسا ہی فرمایے عروہ کہا ای محمد اگر تو اپنی قوم کو مستاصل کریگا تو ایسا کوئی نہ کیا تھا سو تو کیا
اگر دوسرا کچھ ہو تو اقسام کے لوگ تیرے پاس جمع ہیں سو تجھے چھوڑ کے بھاگینگے ابو بکر صدیق رضے اللہ
عنہ خفا ہو کے کہے لات کی فلان چیک کیا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے بھاگینگے

سمجھا ہی عروہ پوچھا یہہ کون ہی کہے ابوبکر ہی بولا اسکا احسان میرے پر ہی سو اسکا بدلا مین نہین کیا ہون ورنہ اسکو
جواب دیتا اور عروہ باتین کرتے وقت بعضے عربون کی عادت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پکڑنا چاہتا
عروہ کا چچیرا بھائی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خود پہنکر تلوار لئے ہوئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کھڑے ہوئے تھے سو اسکے ہاتھ پر تلوار کے نعل سے مارتے اور کہتے تیرا ہاتھ سرکا عروہ پوچھا یہہ کون ہی کہے مغیرہ ہی
بولا ارے دغاباز تو دغا کیا سو اب تک اسکا مین بیساؤ رہا ہون مغیرہ چند کافرونکو مار کر انکا مال لیکے بھاگے تھے اور مدینے
مین آکے مسلمان ہوئے سو اسکا اُٹھا دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں اسکا اسلام قبول کیا ہون مال سے ہمکو کچھہ کام
نہین بعد عروہ صحابہ کو کوری آنکھہ سے دیکھنے لگا کہ حضرت کے روبرو نہایت ادب سے بیٹھے ہین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تھوکے تو حضرت کے تھوک کو نیچے پڑنے نہین دیتے جسکے ہاتھہ مین پڑا تو اننے اپنے بدن پر منہہ پر ملتا ہی
اور کچھہ کام فرمائے تو اسکو کرنے دوڑتے اور وضو کئے تو اُس پانی کو بینے ایک پر ایک کرتے اور بات پکار کے نہین کرتے اور
تعظیم سے حضرت کی طرف نظر جماتے نہین غرض انکا طریقہ دیکھکر عروہ گیا اور اپنے لوگون کو جا کے کہا مین بادشاہون کی
دربار گیا ہون کسریٰ قیصر نجاشی کی مجلس دیکھا ہون لیکن کسیکی تعظیم اتنی کرتے نہین دیکھا جیسا محمدؐ کے لوگ اُسکی تعظیم
کرتے ہین اور جو جو دیکھا سو بیان کیا اور بولا محمدؐ بہتر بات کہتا ہی اسکو البتہ ماننا پھر قریش کی طرف سے حُلَیس بن علْقمہ
آیا حضرت وہ آتا سو دیکھکے فرمائے یہہ شخص ہدی کی بہت تعظیم کرتا ہی ہدی کے اونٹون کو اسکے روبرو کرو اور تلبیہ کہو
وہ بھی یہہ احوال دیکھہ کر گیا بعد مکرز بن حفص آیا لیکن یہہ لوگ آنے سے صلح کا کچھہ طور نہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم قریش پاس اپنی طرف سے عمر کو بھیجنا چاہے عمر عرض کئے کہ میرا وہان کوئی قرابتی نہین میری سختی اُنکے دلون
مین نقش ہی سب میرے دشمن ہین میرے سے عزیز مکے والون پاس عثمان ہی انکے قرابتی بھی وہان بہت ہین انکو بھیجنا
مناسب ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ کی زبانی کہلا بھیجے کہ ہم طواف واسطے آئے ہین تمھارے سے
جنگ کرنے نہین آئے عثمان روانہ ہوے راہ مین اُنسے اَبَان بن سعید بن العاص ملکے اُنکو امان دیا اور اپنے ساتھہ بٹھا کے
مکے کو لیگیا عثمان جا کے حضرت کا پیام قریش کو پہنچائے ابوسفیان کہا تم چاہتے ہو تو کعبے کا طواف کرو عثمان کہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طواف نہین کئے تک مین طواف نہ کرونگا قریش عثمان کو نچھوڑ کے اپنے پاس رکھے یہان
لشکر مین شہرت ہوئی کہ کافران عثمان کو قتل کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر عثمان کو مارے ہین تو

مین جنگ کئے سوائے یہان سے نہ جاؤنگا اور لوگون کو بیعت کرو کرکر فرمائے تو سب لوگ بیر کے درخت کے نیچے بیعت کئے یعنے
عہد لئے کہ جنگ کیتک کرنا اور جنگ مین اپنا جان دینا اول بیعت ابو سنان اسدی کیا بعد دوسرے صحابہ کئے سب کی بیعت سے فراغت
پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست چپ اٹھا کے سیدھے ہاتھ پر مارے اور فرمائے یہہ عثمان کی طرف سے بیعت ہی اس بیعت کو
بیعت الرضوان کہتے ہین کیونکہ اللہ تعالی یہہ بیعت کرنیوالون کی شان مین یہہ آیت نازل کیا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
یعنے اللہ تعالی خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجہسے اس درخت کے نیچے پھر جانا جو انکے جی مین تھا پھر اتارا انپر
چین اور انعام دیا انکو ایک فتح نزدیک قریش اس بیعت پر مطلع ہوکے سہیل بن عمرو کو صلح واسطے روانہ کئے ان آتا سو
دیکھکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے سہیل آتا ہی اب تمھارا کام سہل ہوگا وہ آیا تو بہت جواب سوال ہوا آخر
صلحنامہ لکھنا مقرر پایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو فرمائے تم صلحنامہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل کہا رحمن کو ہم
نہین جانتے سابق کے دستور پر لکہا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اب بھی لکھنا حضرت فرمائے وہی لکھو بعد لکھے یہہ نوشتہ ہی مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے صلح کا سہیل کہا اگر تم خدا کے رسول ہوکر ہمکو یقین ہوتا تو ہم جنگ کاہی کو کرتے محمد بن عبد اللہ لکھو
حضرت فرمائے ویسا ہی لکھو علی مرتضے کہے مین لکھ چکا اب بدلاؤنگا اور وہ تکرار کرنے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس نوشتے کو لیکے اپنے دست مبارک سے مٹائے پھر تو انمین محمد بن عبد اللہ لکھے سو صلح دس برس کا ٹھہرا اسطور پر کہ ایک
دوسرے کا متعرض نہ ہونا مسلمانونمین کا کوئی شخص بھاگ کے قریش کے یہان جاوے تو اسکو پکڑ نہ دینا اور قریش کا کوئی آدمی
اپنے والیون کے بے اذن مسلمانونمین آوے تو اسکو پکڑ دینا اس بات پر بہت تکرار چلی اس عرصے مین ابو جندل سہیل کا بیٹا
بھاگکے بیڑیون کے ساتھ آیا سہیل اسکو طمانچہ مارکے اپنی طرف کھینچا اور بولا پہلا شرط یہی کہ اسکو پھیر دینا آخر حضرت
اسکو پھیر دئے اور صلحنامے میں اسکے کہے موافق لکھے ابو جندل پکارنے لگا کیا مین مسلمان ہوکے آیا ہون سو مجھے بھی کافرون کے حوالے
کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے چند صبر کرو اللہ تم لوگون کی کچھ راہ کردیگا اور یہہ بھی صلحنامے میں لکھے کہ دلون
صاف رہنا باہمدیگر حسد بغض عداوت نہ کرنا اور جو چاہے محمد کے ذمے مین رہے اور جو چاہے قریش کے ذمے میں یہہ سنکے خزاع
کہے ہم محمد کے ذمے مین رہینگے بنو بکر کہے ہم قریش کے ذمے میں اور یہہ بھی لکھے کہ اس سال تم پھر کے جانا سال آئندہ آوین تو ہم شہر
خالی کردینگے تم اپنے لوگون کو لیکے آنا اور تین روز سے زیادہ نہ رہنا اور بجز تلوار کے دوسرے ہتیار نہ لانا یہہ عہد تمام

ہوئے بعد اُس پر گواہی ابوبکر صدیق کی اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اور عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن سہیل اور
سعد بن ابی وقاص اور محمد بن مسلمہ کی رضی اللہ عنہم اور مکرز بن حفص کی مشرکون کی طرف سے لکھے گئی بعد اسکے سہیل کو اور اسکے ساتھ
کے مشرکون کو جانے دیکے رکھے اور فرمائے عثمان نہ آئے تک تمکو نہ چھوڑونگا او عثمان آئے بعد انکو چھوڑے صلح سے فراغت ہوئی
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہے احرام کھولو لوگ اندیشنے لگے اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر
پر ملال آیا مجلس میں سے ہمارے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت کا ملال دیکھکے عرض کئے یا رسول اللہ آپ اول احرام کھولو
حجامت کروا اونٹون کو نحر کروا آپکو دیکھکے لوگ بھی احرام کھولینگے تب آپ باہر تشریف لاکے اونٹونکو نحر کئے اور حجامت لئے
حضرت کو دیکھکے تمام لوگ احرام توڑے حدیبیہ میں اٹھارہ نہیں روز کا مقام ہوا بعد وہانسے پھرے مکے مین داخل نہیں ہونے سے
صحابہ کو نہایت رنج ہوا کراع الغمیم کو جب پہنچے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ انکی خاطر تسلی واسطے اترا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مدینے کو تشریف لائے بعد چند روز کے بعضے عورتان بھاگ کے مدینے کو آئے سو کافران انکو طلب کئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم انکو ایسا جواب دئے کہ صلح مردون کو پھیر دینے کا تھا عورتون کو پھیر دینا صلح مین داخل نہیں بعد مردون سے ایک شخص
اسکا نام ابوبصیر بھاگ کے آیا اسکے والیان خط لکھکے دو شخص کو روانہ کئے کہ اسکو پھیر دینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ابوبصیر کو بلائے کہے ہم جو صلح کئے سو تمکو خوب معلوم ہی صلح کا خلاف کرنا درست نہین اب تم انکے ہمراہ جانا آئندہ
اللہ تعالی تم لوگون کی کچھ راہ کردیگا اور انکو ان دونو آسامیکے ذمے کردئے جب ذو الحلیفہ کو پہنچے ابوبصیر ان دونون
شخصون کے ساتھ دوستی کے باتان کرتے کرتے کہے کہ تمہاری تلوار بہتری وہ بولا ہان بہتری اور اسکی کاٹ بہت خوب
ہی ابوبصیر تلوار کو کھینچکے دیکھتے دیکھتے انمین سے ایک پر ہاتھ چلاکے جان سے مارے دوسرا اسکے بھاگ کے مدینے کی راہ لیا حضرت
دور سے اسکو دیکھکر فرمائے یہہ گھبراہٹ سے آتاہی سو حاضر ہوکے اپنا ماجرا عرض کرتا تھا اس عرصے مین ابوبصیر بھی آئے اور
عرض کئے یا رسول اللہ آپ اپنے ذمے سے بری ہوئے اور اللہ تعالی مجھے نجات دیا حضرت فرمائے اسکے ساتھ چند لوگ ہوتو جنگ کی
آتش خوب سلگا دیگا ابوبصیر اندیشکے دیکھے کہ مین اگر یہان رہون تو مجھے کافرونکے حوالے کرینگے سو مدینے سے نکلکر قریش کی آمد ورفت
کی راہ مین ساحل پاس عیص مین جاکے رہے کافرون سے لگا دکا ادھر آنکلا تو اسکو لوٹ لیتے اور مکے میں مسلمانان جو قریش کے
قید مین تھے سو بھاگ نکلکے ابوبصیر پاس جمع ہونے لگے اور سہیل کا بیٹا ابوجندل بھی بھاگ کر ستر آدمی ساتھ لیکے انکا شریک ہوا
اور اسلم اور جہینہ اور غفار کے چند شخص بھی مسلمان ہوکر انمین جا ملے تین سو آدمی تک ہوئے شام کو جاتے قریش کے قافلونکو غارت

کرنے لگے قریش تنگ ہو کر ابو سفیان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کئے کہ تمکو خدا کی اور قرابت کی قسم
عہدنامے مین وہ شرط جو لکھے تھے سو اسکو توڑنا لوگ مختار ہین جسکا جی چاہے مدینے کو جاوے ہم اسکو طلب کرینگے تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو خط لکھکے طلب فرمائے ابو بصیر نزع کی حالت مین تھے ویسے وقت خط پہنچا تو اُسکو لیکے آنکھہ کو لگائے ہو نذیر پڑھتے تھے کہ انکا
انتقال ہوا ابو جندل وغیرہ انکے جنازے پر نماز پڑھکے دفن کئے اور اپنی جماعت کے ساتھ مدینے مین آئے اور اسی سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم
بادشاہون کو نامے ایلچیون کے ہاتھ سے روانہ کئے چنانچہ مصر کے بادشاہ مقوقس پاس حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجے اور شام کے بادشاہ
حارث بن ابی شمر غسانی پاس شجاع بن وہب کو روانہ کئے اور روم کے بادشاہ قیصر پاس دحیہ بن خلیفہ کو روانہ فرمائے اور فارس کے
بادشاہ کسریٰ پاس عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجے اور یمامے کے حاکم ہوذہ بن علی پاس سلیط بن عمر کو اور حبش کے بادشاہ نجاشی
پاس عمرو بن اُمیہ ضمری کو اور اسی سال حج فرض ہوا اور اسی سال اوس بن صامت اپنی عورت خولہ سے ظہار کیا سو
انکے جھگڑے مین سورۂ مجادلہ اُترا اور آفتاب کو گہن لگا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ جماعت سے نماز
پڑھے اور اسی سال اونٹون اور گھوڑون مین مسابقت کئے اور اسی سال بی بی عائشہ کے والدہ ام رومان کا انتقال ہوا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ قبر مین اُتر کر انکو دفن کئے اور اسی سال ابو ہریرہ ایمان لائے ساتھوان سال ہجری
محرم مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو اطلاع کئے کہ ہم خیبر کے جنگ کو نکلتے ہین لوگ جنگ کو نکلنے کی تیاری
کر اور جسکو دنیا غرض ہے وہ ہمارے ہمراہ نہ آنا سو کسی منافق کو ہمراہ آنے دئے اور مدینے مین نمیلہ بن عبد اللہ لیثی کو نایب مقرر فرمائے
اور دو سو سوار یکہزار چار سو پیدل سے نکلے اور ہراول پر عکاشہ بن محصن کو رکھے اور عصر نامی ایک موضع تھا سو وہان جا
اُترے اور وہان ایک مسجد بنائے پھر وہان سے نکل کر ہمارے پر ہوتے ہوئے رجیع مین آکر اُترے غطفان قبیلے والے یہود کی کمک واسطے
نکلے تھے سو حضرت اپنے شہر کو غارت کرنے آئے ہین سمجھکر مارے خوف کے کمک نکر اپنی مقامون کی محافظت واسطے پھر کر
آگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہان سے نکلکر خیبر کے طرف متوجہ ہوئے خیبر بڑا شہر تھا مدینے سے تیس کوس شام کے جانب مین اور
اسمین دس قلعے تھے کتیبہ ۱ ناعم ۲ صعب ۳ شق ۴ قموص ۵ وطیح ۶ نطاۃ ۷ براسلالم ۸ ابی ۹ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شب کے وقت
وہان پہنچے یہود کو اطلاع نتھی صبح ہی بھاوڑے توکرے لیکر نکلے لشکر کو دیکھکے قلعے مین جاکر دروازے بند کئے سلام بن مشکم یہود کا
سردار لوگون کو جنگ کے لئے تیار کیا حضرت بھی صحابہ کو جنگ کا حکم کئے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا اسمین مال ذخیرہ بہت ہاتھ
لگا بعد ابی الحقیق کا قلعہ قموص فتح ہوا اِس مین عمدہ بان تھین چنانچہ صفیہ حیی بن اخطب کی لڑکی بھی

اسی مین تھی سو دحیہ کلبی کے حصے مین گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اُسکو لیکے دحیہ کو اسکے درعوض دو باندیان دئے اسکے
بعد نطاۃ کا قلعہ فتح ہوا لوگون کو رسد نہ ہونیکے باعث تکلیف ہوئی سو گدھون کو کاٹکے پکانے لگے کسی نے آکے حضور مین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا یا رسول اللہ گدھون کو کھانے کے لئے پکاتے ہین حضرت خاموش ہو رہے دوسری بار بھی آکے عرض
کیا کہ گدھون کو کھاجاتے ہین پھر بھی خاموش ہوگئے تیسرے بار آکے عرض کیا یا رسول اللہ گدھے سب فنا ہوگئے تب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تاکید کئے کہ گدھون کو مت کھاؤ تو لوگ تمام پھینک دئے القصہ ایک ایک قلعہ فتح کئے صعب کا قلعہ فتح
ہونیکے قبل بنی سہم کے قبیلے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکے عرض کئے یا رسول اللہ ہم پر بہت سختی
گذرتی ہی ہمارے ہاتھ مین کھانیکو کچھ نہین آپ کچھ عنایت فرما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی کچھ نتھا
سو دعا مانگے یا اللہ تو اُن لوگون کا حال خوب جانتا ہی اور اِن مین کچھ طاقت نہین اور انکو دینے واسطے میرے پاس
بھی کچھ نہین سو جس قلعے مین کھانا چربی بہت ہی فتح کرو حضرت کی دعا کی برکت سے دوسرے روز مُنذر بن الحباب
کے ہاتھ سے صعب کا قلعہ فتح ہوا اور ذخیرہ اسباب وہان کا تمام مسلمانون کے ہاتھ آیا اور زبیر کا قلعہ بہت قلب تھا یہود اسپر سے
تیران مارنے لگے یہان تک کہ ایک تیر آکے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو لگی حضرت لشکر ایک مُٹھ اُٹھاکے
قلعے پر پھینکے قلعے کو زلزلہ ہوکے [illegible] حصار زمین مین دھس گیا تو مسلمانان اُسکو فتح کئے مرحب یہودی بڑا شجیع تھا اپنے مقابلے
واسطے بُلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے مقابلے مین کون جاتا ہی تو علی مرتضے جاکے اسکو قتل کئے اُسکے بعد مرحب
کا بھائی یاسر نکلا اسکے مقابلے واسطے زبیر رضی اللہ عنہ نکلے زبیر کی والدہ بی بی صفیہ پھپی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
آکے عرض کئے یا رسول اللہ میرا اکلوتا مارا جائیگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہے کہ نہین بلکہ ابن ہو دیکو وہ ماریگا ویسا
ہی زبیر اسکو قتل کئے اور بھی ایک قلعہ فتح کرنے ابوبکر صدیق کو روانہ کئے بہت جنگ ہوا شام ہوگئی دوسرے روز عمر کو
روانہ کئے اُس روز بھی جنگ ہوتا رہا بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے صبا ایک شخص کو روانہ کرونگا کہ
جسکو اللہ اور اسکا رسول دوست رکھتا ہی اور وہ اللہ کو اور رسول کو دوست رکھتا ہی تو وہ فتح کریگا
صبح ہوئی تو لوگ سب منتظر تھے کہ کسکے حوالے فرماتے ہین حضرت پوچھے علی کہان ہی لوگ عرض کئے اُنکی آنکھ
کو آشوب ہی اس لئے حاضر نہین ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضے کو بلوا کے اُنکی آنکھ مین اپنا لعاب
لگائے تو اُسی وقت آنکھ درست ہوگئی اور اُنکے ہاتھ مین نشان دیکے فرمائے تم جاکے اول اُنکو ایمان لانیکی دعوت کرو اگر قبول

عرض کئے یا رسول اللہ آپ اس عورت کے مرد اور باپ اوسکی قوم والونکو قتل فرمائے اور یہہ تازہ ایمان لائی تھی شاید اس عداوت
سے کچھ بیوفائی کرے اِسلئے مین آپکی محافظت واسطے یہان رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعا دیا اللہ ابوایوب جیسا
میری محافظت کیا تو اسکی محافظت کر غرض بعد اس مقام سے نکلکے روانہ ہوئے اور اسی جنگ سے آتے وقت راہ چلکے
پچھلی شب کو اُترے اور بلال رضی اللہ عنہ کو جگا دینے مقرر کئے سو اللہ تعالی سبھون پر نیند بھیجا جگنے نہین پائے مگر
آفتاب نکلے بعد پھر نماز قضا کئے اور جمادی الاخری مین وادی القری کو پہنچے اور وہانکے لوگون کو اسلام کی دعوت کئے
اسلام نہ لاکے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے اور چند لوگ اُنھون کے مقابلہ کرنے آئے سو مارے پڑے چار روز انکو محاصرہ کرکر بیٹھے
یہود خوف وہراس سے عاجز ہوکر قلعہ مسلمانون کے حوالے کئے سو خیبر کے لوگون کے ساتھ جو معاملہ کئے سو انھون کے ساتھ بھی
ویساہی کئے اور عمرو بن سعید بن العاص کو وہانکی عملداری دئیے خیبر وغیرہ کا احوال اُسکو پہنچا کے یہود حضرت سے مصالحت
کرکر جزیہ دینا قبول کئے سو اُنکا مال و اسباب بچ گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور شعبان مین عمر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ تیس آدمی دیکر تُربہ کو روانہ کئے سو شب کو چلتے اور دن کو چھپتے جب وہان پہنچے ہوازن کی قوم خبر پاکے بھاگ گئے
اور اسی مہینے مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ فوج دیکر بنی فزارہ پر روانہ کئے سو وہان پہنچکے انکو غارت کئے
اور ایک عورت انکی نہایت خوبصورت تھی سو اسکو سلمہ بن الاکوع کو دئیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس عورت کو
اُنسے مانگ لیکر مکے کو بھیجے اور چند مسلمان کافرون کے یہان اسیر تھے سو انکو چھڑوائے اور اسی مہینے مین بشیر بن سعد انصاری
کے ہمراہ تیس آدمی دیکر فدک کے جانب مین بنی مرہ پر روانہ کئے سو جاکے انکے جانورون کو غارت کرکے مدینے کی راہ لئے
کافران اطراف کے قبیلے والونکو جمع کرکر مسلمانونکی پیچھے چڑھے بشیر بھی اپنی ٹکڑی لیکے مردانگی سے انکا مقابلہ کئے
آخر مسلمانون کے پاس کے تمام تیران آخر ہوگئے اور تمام لوگ شہید ہوئے بشیر بھی زخمی ہوکے گرے کافران اپنے جانورونکو
لیگئے بعد بشیر وہانسے اٹھکر فدک کو یہود پاس آئے اور وہان دم لیکے مدینے کو پہنچے اور رمضان مین غالب بن عبداللہ لیثی
کے ہمراہ ایک سو تیس جوان دیکر نجد کے طرف میفعہ کو روانہ فرمائے یے لوگ جاکے انکے جانورون کو غارت کرکر مدینے کو لائے
اور اسی جنگ مین زید بن حارثہ کے فرزند اسامہ رضی اللہ عنہ ایک شخص لا الہ الا اللہ کہے پر بھی اسکو مارے سو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سُنکر نہایت خفا ہوئے اُسامہ کہے وہ ڈرکر بولا تھا حضرت فرمائے کیا تو اسکا دل چیر کر دیکھا اور شوال
مین بشیر بن سعد کے ہمراہ تین سو جوان دیکر یمن اور جبار کو بنی فزارہ پر روانہ کئے وہان پہنچے تو معلوم ہوا کہ

غطفان نیبے پر ذاگا پڑنے کے واسطے جمع ہو رہے ہین اور عُیَیْنَہ بن حصن بھی اُنکی کمک کو آنے کا ارادہ رکھتا ہی سو یہ لوگ جا کے اُنکو غارت کیئے تو کفار بھاگ گئے اور ذو القعدہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین ابو رُہم غِفَارِی کو نائب کر کر دو ہزار کی جمعیت سے اُنمین ایک سو سوار گھوڑون کے تھے عمرۃ القضیہ یعنی سال آئندہ آکے عمرہ کرنا کر جو صلح ہوا تھا اسکو ادا کرنیکے لئے نکلے اور جنگ کے تمام ہتیار خود بکتر نیزے وغیرہ ہمراہ لئے اور ہدی کے ساٹھ اونٹ تھے جب ذو الحلیفہ کو پہنچے سوارون پر محمد بن مَسلمہ کو مقرر فرما کے قبل روانہ کیئے اور ہتیارون کو بھی اُنہی کے ہمراہ کیئے اور آپ صحابہ کے ساتھ عمرے کا احرام باندھکے تلبیہ کہتے چلے اور محمد بن مَسلمہ سوارون کتین لیکے مر الظہران کو پہنچے قریش وہان رہتے تھے سو حضرت آئے سو سُنکر کیے وانکو اطلاع کیئے اُنکو نہایت گھبراہٹ ہو گئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران کو پہنچے اور بطن یاجج مین جو مکے سے نہایت قریب ہی اور کعبے کے بتان وہانسے نظر آیا کرتے تمام جنگی اسباب کھے اور اس پر اَوس بن خَولی انصاری کو داروغہ مقرر کیئے اور اسکی محافظت واسطے دو سو آدمی کو متعین کیئے قریش مکہ خالی کر کر پہاڑون پر جا کے بیٹھے حضرت عمرے کے مراسم ادا کر کر دو سو آدمی کو جو عمرہ ادا کر چکے تھے اسباب کی محافظت واسطے روانہ کیئے تا وہان تھے سو لوگون کی بدلی کر دین غرض تین روز تک حضرت مکے مین رہے بعد قریش حُوَیطب بن عبد العُزّیٰ اور سہیل بن عمرو کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس روانہ کیئے کہ تمھارے وعدے کے ایام تمام ہوئے صلح کے موجب نکلنا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور سَرِف میں پہنچکے بی بی میمونہ کو نکاح کیئے اور ذی الحجہ مین ابن ابی العوجا سلمی کے ساتھ پچاس جوان دیکے بنی سلیم پر روانہ کیئے کافران کو اطلاع ہوئی سو وہ بھی جمع ہو کے جنگ کو آئے دونون فوج کا مقابلہ ہوا کافران بہت تھے اکثر لوگ مسلمانون کے شہید ہوئے اور میر لشکر زخمی ہوئے سو اُنکو اُٹھا کے لے آئے اور صفر کے غرے کو مدینے مین پہنچے اور اسی سال حبش مین ابو سفیان کی لڑکی ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا حبش کے قافلے کے ساتھ وہ بی بی بھی تشریف لائے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے آئے بعد اُنسے ملے اٹھوان سال ہجری محرم مین خالد بن ولید اور عمرو بن العاص مدینے کو آکے اسلام سے مشرف ہوئے عمرو بن العاص کے اسلام کا باعث یہہ ہوا کہ اُس نے غزوۂ احزاب سے گئے بعد اپنے دوستون کو جمع کر کے کہا محمد کا کام روز بروز عروج پر ہی میرا ارادہ ہی کہ یہان سے نکلکے حبش مین نجاشی پاس رہنا اگر محمد غالب آوے تو اسکے ہاتھ تلے رہنے سے نجاشی کے یہان رہنا بہتر ہی اگر ہماری قوم غالب آوے تو میری عزت و مرتبہ جو ہی سو ہی اُسکے دوستان اس بات کو پسند کیئے غرض جاتے تحفے بہت سے لیکے حبش کو گیا اُس

ایام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس روانہ کئے تھے سو اسکو ابن العاص دیکھا اور اسکو انکا بہت
رشک ہوا ابن العاص اپنے ساتھ والونکو بولا مین نجاشی پاس جاکے اسکو قتل کرواتا ہون سو بادشاہ کے دربار مین حاضر
ہو کے عادت موافق اسکو سجدہ کیا اور تحفے سب گذرانا نجاشی بہت خوش ہوا ابن العاص ذریعہ پاکے عرض کیا آپکے حضور جو فلانا
شخص حاضر ہوا تھا سو ہمارے بڑے دشمن کے یہان کا ایلچی ہی جو ہمارے اکثر اشراف و عمدہ لوگونکو قتل کیا ہی بادشاہ اگر اس
شخص کو میرے حوالے کرے تو مین اس کو قتل کرونگا نجاشی غصہ ہو کے ابن العاص کی ناک پر ایک ایسی گھی مارا کہ سمجھا ناک
ٹوٹ پڑی اور کہا اللہ کے یہان سے جس پر ناموس اکبر آتی ہی اُسکے ایلچی کو تو مارو کہتا ہی عمرو بن العاص گھبرا کے کہا کیا سچ وہ
پیغمبر ہی بادشاہ کہا اس مین کیا شک ہی موسیٰ جیسا فرعون پر غالب آئے ویسا ہی اُنھون غالب آوینگے ابن العاص عرض کیا مین
آپکے پاس اسلام لاتا ہون اور اُسکے ہاتھ مین ہاتھ دیکے اسلام لائے اور اپنا اسلام لوگون مین ظاہر نہ کرکے چند روز رہکے وہ
دیکر حدیبیہ کے صلح کے بعد وہان سے مدینے کے ارادے سے نکلے راہ مین خالد بن ولید سے جو مکے سے آتے تھے ملاقات ہوئی انکے آنیکا
باعث یہہ تھا کہ جب حدیبیہ کا صلح ہوا خالد اندیشہ کرکے دیکھے کہ قریش میں اب کچھہ قوت و قدرت باقی نہین اور
نجاشی پاس جانا بھی منا نہین کیونکہ وہ بھی محمد کا تابع بن گیا ہی قیصر پاس جاکے نصرانی ہونا پھر کیے کہ پر شہر کو جانے سے
اپنے ہی شہر مین رہنا بہتر ہی دیکھون غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کرنے واسطے مکے کو تشریف
لائے خالد شہر چھوڑکے نکل گئے اُنکے بھائی ولید بن ولید مسلمان ہوئے تھے سو اپنے بھائی خالد کو مکے مین ڈھونڈے تو نہ پائے
پھر خالد کے نام سے خط لکھے اسکا مضمون یہہ تھا بھائی جان تجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہت یاد کرتے ہیں اور فرماتے ہین خالد
ایسا شخص نہین کہ جسکو اسلام کی حقیقت اب تک پوشیدہ رہے اگر مسلمان ہو کے اپنی شجاعت دین کی تقویت مین خرچ کرے تو اُسکے
حق مین بہتر ہی اور ہم اسکو دوسرون پر مقدم رکھینگے بھائی اب جلد آنا اس دولت کو اپنے ہاتھ سے جانے مت دے
اس خط کا مضمون دیکھنے سے خالد کو اسلام لانے کی رغبت ہوئی خالد مدینے کو جانیکا ارادہ مصمم کرکر صفوان بن امیہ پاس گئے
اور اسکو کہے اب ہم ایک نوالے کے سا ہو گئے اور محمد کا اقتدار بہت بڑھہ گیا اُنکی خدمت مین جاکے اسلام لائین تو دنیا و آخرت
کی خوبی حاصل ہوتی ہی اور اُنکی عزت سو وہ ہماری عزت ہی صفوان نہایت انکار کیا اور بولا قریش سب مسلمان ہوگئے
مین اکیلا باقی رہون تو بھی ایمان نہ لاؤن بعد عکرمہ بن ابی جہل کے پاس جاکے اسکو بھی بلائے اُس نے بھی انکار کیا خالد جی مین
کہے چند روز مین مکہ فتح ہو جائیگا اور یہہ لوگ لاچار ہو کے آخر ایمان لائینگے ابھی میں کیون نہ جاؤن غرض ہجرت کرکے مکے سے نکلے

ہدے کو پہنچے تو وہان عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی ابن العاص پوچھے کہان جاتے ہو خالد کہے راہ سیدھی ہوئی اور وہ شخص نبی
برحق ہے ہم کبتک کفر مین پڑے رہین مین مسلمان ہونے جاتا ہون ابن العاص کہے مین بھی مسلمان ہونے جاتا ہون اور یے دونون
ملکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اول خالد جاکے اسلام لائے بعد عمرو بن العاص اسلام لائے کہتے ہین کہ عثمان
بن طلحہ حجبی بھی انہین کے ساتھ آکے اسلام لائے اور یے لوگ ایمان لائے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مکہ اپنے جگر
کے ٹکڑون کو تمھارے طرف ڈالا اور صفر مین غالب بن عبد اللہ لیثی کے ساتھ بیس آدمی کے تئین بنی المُلَوَّح پر کدید کو روانہ
کئے سو انکے جانورون کو پکڑ لیکے پھرے اس عرصے مین کفار سب متفق ہوکے انکا تعاقب کئے وہ موسم نہ بارش کا تھا اور آسمان ابر
بھی نتھا لیکن اللہ تعالے پانی کی ایک سیل بھیجا دونون قوم کے درمیان پانی حایل ہوا کفار انکے پرے مسلمانان بخیر مدینے کو آئے
اور اسی مہینے مین زبیر بن العوام کے ہمراہ دوسو آدمی دیکر فدک کو جہان بشیر بن سعد کے ساتھ والے مارے پڑے تھے روانہ کرنا
چاہے اور نشان بھی انکے نام سے باندھے کہ اس عرصے مین غالب فتحیاب ہوکے آئے سو انھین کو میر لشکر کرکے روانہ فرمائے تو وہان پہنچکے ایک
شبخون کرے سو انکے بہت لوگ مارے گئے اور جانور غنیمت ملے اور ربیع الاول مین شجاع بن وہب اسدی کے ہمراہ چوبیس آدمی
دیکے مدینے سے پانچ روز پر ہوازن کی قوم طرف جو بنی چشمے پر رہتے تھے روانہ کئے تو جاکر اُنپر شبخون کرے وہ لوگ بھاگ گئے
انکے اونٹان بکریان غنیمت ملے پھر پندرہ روز مین مدینے مین داخل ہوئے اور غنیمت تقسیم کئے سو فی نفر پندرہ اونٹ ملے اور اسی مہینے
مین کعب بن عُمیر غفاری کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکے وادی القری کے پرے شام کے علاقے مین ذات اطلاح کو روانہ کئے دیکھے
کافرون کی جمعیت بڑی ہے انکو اسلام کی دعوت کئے وے قبول نکرکے جنگ پر مستعد ہوئے اور انکو تیران مارنے لگے مسلمانان
بھی سینے کو سپر کرکے اُنکا مقابلہ کئے اور سب شہید ہوئے مگر ایک شخص زخمی ہوکے بچ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آکر اطلاع کیا حضرت پر بہت شاق ہوا اُن پر بڑی فوج روانہ کرنا چاہے لیکن معلوم ہوا کہ وہ قوم اس مقام کو چھوڑکے دوسری
طرف جارہے ہین سو فوج کی روانگی موقوف ہوئی اور جمادی الاولیٰ مین اُمرا کا سریہ روانہ کئے اُسکا سبب یہہ تھا کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حارث بن عمیر ازدی کو خط دیکے روم کے بادشاہ کے یہان روانہ کئے شام کے علاقے مین موتہ کو
جب پہنچا شام کا حاکم شُرَحْبِیل بن عمرو غسانی پکڑکے اسکو قتل کیا چونکہ ایلچی کو قتل کرنا قانون نہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تین ہزار آدمی کو اُنسے جنگ کرنے روانہ کئے اور لشکر کی سپہ سالاری زید بن حارثہ کو دئے اور فرمائے اگر زید کام آوے تو سردار
جعفر ہے وہ بھی کام آوے تو سردار عبد اللہ بن رواحہ ہے اگر وہ بھی کام آوے تو مسلمانان کسی کو دیکھکے اپنا سردار کرنا اور

سفید نشان باندھکے زید کے حوالے کیے اور انکو تاکید کیئے کہ حارث جس مقام پر مارا گیا وہاں جاکے کافرون کو اسلام کی طرف
دعوت کرو اگر ایمان نہ لاوین اور جزیہ بھی دینا قبول نکرین تو اللہ تعالے سے مدد مانگکر جنگ کر ڈالو اور انکو رخصت کرنے آپ
ثنیۃ الوداع تک تشریف لیگئے پھر صحابہ سب لشکر کے امرا کو رخصت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ تمھارا نگہبان رہے اور تمھاری بلا
دفع کرے اور خیریت سے لاکر ملاوے عبداللہ بن رواحہ انکو جواب مین کہے لٰکِنَّنِیْ اَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَۃً ؛؛ وَضَرْبَۃً ذَاتَ
فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا یعنے لیکن مین مانگتا ہون اللہ سے بخشش اور مار بہت کشادہ جو پھینکتا ہے کف
اَوْطَعْنَۃً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْہِزَۃً ؛؛ بِحَرْبَۃٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا یعنے یا زخم جو ظاہر کرتی ہے تشنگی وہ جو کاری ہے برچھے
سے جو چھیدتا ہے پیٹ اور جگر مین حتےٰ یُقَالُ اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ ؛؛ اَرْشَدَہُ اللّٰہُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا
یعنے یہان تک کہ کہے جاوے جب گذرین میری قبر پر کہ حق کی راہ بتایا اسکو اللہ کیا غازی تھا کہ مقرر نیک راہ پایا
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ان لوگون کو فرمائے کہ فلانے کے بعد فلانا امیر ہے تو اس وقت حضرت کی مجلس مین
نعمان بن رحطی یہودی حاضر تھا سو کہا بنی اسرائیل کے انبیا جب کہین لشکر روانہ فرماتے اور کہتے فلانا مارا جاوے تو امیر
فلانا ہے وہ مارا جاوے تو فلانا ہے سو وہ سب مارے جاتے اگر محمد سچ اللہ کے رسول ہین تو یے سب امیران مارے جاوینگے
القصہ لشکر مسلمانون کا شام کے علاقے مین معان کو پہنچا جاسوسان خبر لائے کہ نصارا کا بادشاہ ہرقل دو لاکھ آدمی سے جنگ کے واسطے
بلقا کی سرحد پر مآب مین اترا ہے اور غسانی لخم اور جذام وغیرہ قبایل کے لوگ جمع کر کر لاکھ آدمی کی جمعیت سے جنگ کرنے پر مستعد
ہے یہہ سنکر مسلمانان دو روز معان مین مقام کیے اور یہہ ٹھہرائے کہ کافرونکی جمعیت اسقدر ہے سو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو لکھہ بھیجنا یا کمک روانہ فرماوینگے یا کچھہ دوسرا حکم کرینگے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہے واللہ جسکو تم مکروہ
جانتے ہو اسی کو طلب کرنے نکلے ہو یعنے شہادت اور ہم جنگ کرتے ہیں سو ہم کو قوت ہی یا ہم پاس فوج بہت ہی کر کر
نہیں کرتے محض دین کی قوت سے جو ہمکو اللہ تعالے نے کرامت کیا ہے لڑا کرتے ہین اب یہان کیا رہتے آگے روانہ ہونا اور
انسے مقابلہ کرنا دو خوبیون سے ایک ملیگی غالب آوینگے یا شہید ہونگے غرض سب کو ہمت دیکے لیچلے اور عبداللہ بن رواحہ رضی
مین بھی آرزو کرتے تھے کہ آپ شہید ہونا چنانچہ ایک شب اونٹ پر بیٹھکے جاتے تھے سو ناقے کو خطاب کر کے یے بتیان
کہنے لگے اِذَا اَدْنَیْتِنِیْ وَحَمَلْتِ رَحْلِیْ مَسِیْرَۃَ اَرْبَعٍ بَعْدَ الْحِسَاءِ جب تو مجھے پہنچا گئی اور اٹھا گئی میری سواری چار
روز کی راہ حسا کے بعد فَشَانُکِ اَنْعُمٌ وَخَلَاکِ ذَمٌّ ؛؛ وَلَا اَرْجِعْ اِلٰی اَہْلِیْ وَرَائِیْ پھر تیرا حال بہتر ہے

اور جھوٹ جاویگی تیرے سے ندا اور پھر کر نہ آؤن مین اپنے لوگون پاس پیچھے وَجَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَادَرُوْنِیْ
بِاَرْضِ الشَّامِ مُنْتَهَى الثَّوَآءِ ترجمہ اور آگئے مسلمان اور چھوڑ دیگئے مجھے شام کی زمین مین جو نہایت دور ہی
وَرَدَّكَ كُلُّ ذِیْ نَسَبٍ قَرِیْبٍ اِلَی الرَّحْمٰنِ مُنْقَطِعَ الْاِخَاءِ ترجمہ اور چھوڑ دیگے تجھے تمام نزدیک کے قرابت والے
اللہ کی طرف دوستی قطع کر کر هُنَالِكَ لَا اُبَالِیْ طَلْعَ بَعْلٍ وَلَا نَخْلٍ اَسَافِلُهَا رِوَاءُ اُس جگہہ مین پروا نہ کرونگا
خرمے کے درخت کے پھول کا اور نہ خرمے کے درخت کا جو اسکے نیچے پانی ڈالا کرتے ہین عبداللہ بن ارقم جو اُنکے ساتھ سواری
مین بیٹھے تھے اور یتیم رہنے کے باعث عبداللہ بن رواحہ کی پرورش مین تھے سو سُنکے رونے لگے عبداللہ بن رواحہ اُنکو
دانت کے غصہ کئے اور کہے تجھے کیا اللہ تعالی مجھے شہادت نصیب کریگا اور تو اونٹ پر بیٹھکے جائیگا القصہ لشکر جب بلقا
کی سرحد مین داخل ہوا تو رومیون کا لشکر مشارف مین جمع تھا مسلمانان جاکے مُوتہ مین خیمے ڈالے اور رومیان زربفت
حریر کا لباس پہنکے گھوڑون پر سونے روپے کا ساز ڈالکے اقسام کے ہتیار لئے ہوئے صفان باندھکر اس کثرت سے آئے کہ جسکو انتہا
نہین مسلمانان بھی اپنی فوج آراستہ کرکر برنغار پر قطبہ بن قتادہ عذری کو رکھے اور جو رنغار پر عبایہ بن مالک کو مقرر کرکر
اُنکے مقابلے مین گئے اس قدر جنگ ہوا آخر زید بن حارثہ نیزونکی مار سے شہید ہوئے اور نشان لیتین جعفر بن ابی طالب لیکے
جنگ پر مستعد ہوئے دونون لشکر جب باہم خلط ہوئے جعفر گھوڑے پر سے اُترکر اُسکے پانچ مار کے جنگ شروع کئے سیدھا ہاتھ
اڑ گیا بائین ہاتھ مین نشان لئے وہ بھی کٹ گیا تو چھاتی سے لگائے آخر شہید ہوئے اُنکے بدن پر نو زخم سے زیادہ لگے تھے بعد
عبداللہ بن رواحہ نشان لئے اور گھوڑے کو آگے بڑھاکے اترنا چاہے تو دل مین اترون یا نہ کرکر کچھہ تردد ہو گیا اُنونے
اپنے نفس پر ملامت کئے اور گھوڑے پر سے اُترے اس مین اُنکے چچیرے بھائی کچھہ گوشت لاکے کہے تم اِن ایام مین کچھہ کھائے نہین ہو
اگر اسکو کھائین تو تقویت ہوگی اسکو لیکے ایک ٹکرا توڑ کے کھائے کہ اسمین لوگون مین اضطراب ہوا وہ گوشت پھینک دئے اپنے کو
آپ کہے افسوس کہ تو ابھی دنیا مین ہی اور تلوار کھینچکے آگے ہوئے اور جنگ کرکے بھی شہید ہو گئے اُنکے بعد ثابت بن اقرم عجلانی نشان لئے
اور لوگون کو کہے تم کسی امیر کو تجویز کرو لوگ کہے تمھین ہو کہے مین نہین ہوتا لیکن دوسرے کی تجویز کرو سب کے اتفاق سے
خالد بن ولید کو سردار کئے لیکن کافران کی بڑی جمعیت رہنے اور سرداران مارے جانے کے باعث لوگ کے پاؤن اکھڑے
دوسرے روز خالد بن ولید فوج جمع کر اور ہراول کو چنداول چنداول کو ہراول اور جو رنغار کو برنغار اور برنغار کو
جو رنغار کرکر پھر جنگ واسطے آئے بڑا جنگ ہوا خالد بن ولید کے ہاتھ مین آٹھ تلوار ٹوٹے کافران ہزیمت پاکے بھاگے مسلمانان

انکا کچھ اسباب غنیمت ملا سو لیکے وہان رہنا مناسب نہ جانکے کوچ کئے آتے وقت راہ مین ایک قلعہ فتح کئے اور موتے مین جس روز جنگ ہوا اور اُمرا شہید ہوئے اُسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین منبر پر سوار ہوئے اور حضرت کی آنکھون سے اشک جاری تھے اور فرمائے تمھارے لشکر کی مین خبر دیتا ہون زید نشان لیا اور حق کو پہنچا اُسکے بعد جعفر لیا سو وہ بھی پہنچا بعد عبد اللہ بن رواحہ لیا وہ بھی پہنچا اُسکے بعد اللہ تعالی کے تلوارون سے ایک تلوار یعنے خالد بن ولید لیا سو اللہ تعالی اُسکو فتح نصیب کیا اُس روز سے خالد بن ولید کا خطاب سیف اللہ ہوا بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جعفر کے حق مین فرمائے کہ اللہ تعالی اُسکو دونون ہاتھون کے درعوض دو پر دیا کہ اُس سے بہشت مین جہان جی چاہے وہان اُڑتا ہی اُس روز سے اُنکو جعفر طیار کہنے لگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کے گھر مین تشریف لیگئے اُنکی بی بی اسماء بنت عمیس آٹا گوندھکر اور بچون کو نھلا پاک کپڑے پہنا اور اُنکے بالون مین تیل ڈال بدن کو عطر لگا بیٹھے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جعفر کے بچون کو لاؤ بچے آتے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکو پیار کرے اور حضرت کی آنکھون مین اشک بھر آئے اسما کہے کیا جعفر کے یہان سے کچھ خبر آئی جو آپ روتے ہین حضرت فرمائے ہان آجہی کے روز مارے گئے اسما چلا کے رونے لگے اور تمام عورتان جمع ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولت سرا کو سدھارے اور اپنے لوگون کو فرمائے جعفر کے لوگون کو یاد سے کھانا پکا کر بھیجو کیونکہ وہ اپنی مصیبت مین ہین غرض چند روز کے بعد خالد کے یہان سے یعلی بن منبہ فتح کی بشارت دینے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو دیکھکے فرمائے کہ لشکر کی کیفیت تم بیان کرتے ہو یا مین بیان کرون یعلی عرض کئے آپ ہی بیان فرمانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ کا تمام نقشہ بیان کئے یعلی کہے قسم ہے اسکی جو آپکو رسول برحق کرکے بھیجا آپ جنگ کا کچھ احوال نہ چھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی اُس وقت زمین کا پردہ اُٹھا دیا اور مین تمھارا جنگ دیکھ رہا تھا جب لشکر مدینے کے قریب پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے استقبال واسطے آپ تشریف لیگئے اور جمادی الاخری مین عمرو بن العاص کے ساتھ تین سو آدمی دیکر مدینے سے پانچ روز پر ذات السلاسل کو جو پانی کا چشمہ ہے اور وہان خزاعہ کے قبیلے والے مدینے پر ڈاکا پڑنے جمع ہو رہے تھے روانہ کئے اور اُنکے حوالے سفید نشان کئے عمدہ مہاجرین اور انصار کو اُنکے ساتھ روانہ فرمائے چنانچہ سعید بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عامر بن ربیعہ اور صہیب بن سنان رومی اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ وغیرہ اُنمین تھے وہ شب کو چلتے دن کو اُترتے جب قریب پہنچے معلوم ہوا کہ کفار کی جمعیت بھاری ہے جلد رافع بن مکیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس

روانہ کیے حضرت انکی کیفیت سنکے ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر اور انصار کے دو سو آدمی کو روانہ فرمائے تو ان مین
بھی اکثر عمدہ صحابہ چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے اور ابوعبیدہ کو تاکید فرمائی عمرو بن العاص پاس
جاؤ اور دونون اتفاق سے رہو اور ہرگز مخالفت مت کرو جب ابوعبیدہ جاکے لشکر مین داخل ہوئے اور نماز کا وقت پہنچا
تو امامت کرنا چاہے عمرو بن العاص کہے مین امیر لشکر ہون اور تم میرے معین ہو مین امامت کرونگا پھر انہی کو امام کیے
اور وہان سے کوچ کرکر اس مقام پر پہنچے اور انکی ایک جماعت شہر کے اخیر مین تھی سو اسپر حملہ کیے تو کفار سب بھاگ گیے
اور لشکر سلامتی سے مدینے کو آیا اور رجب مین ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ مہاجر و انصار کے تین سو شخص دیکر مدینے سے پانچ روز پر
جہینہ کا قبیلہ جو دریا کے ساحل پر رہتا تھا روانہ کیے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی انکے ہمراہ تھے راہ مین کھانا آخر ہوگیا سو خبط
یعنے کیکر کا پتا کھائے اسلیے اس سریہ کو سریہ خبط کہتے ہین یہہ تصدیع دیکھکر سعد بن عبادہ کے فرزند قیس اپنے نون اونٹ
نحر کیے بعد اونٹان قرض لیکے نحر کرنے لگے سو ابوعبیدہ انکو اس سے منع کیے کیونکہ تمام اونٹ کٹ جائین تو بوجھا کاہی پر
اٹھا لیگے بعد ایک مچھلی اسکا نام عنبر دریا سے نکل آئی لوگون نے اسکو پندرہ روز کھائے اور اسکا روغن بدن کو لگائے
سب کے ہاتھون مین قوت آئی وہ مچھلی اس مقدار مین بڑی تھی کہ اسکے پسلی کے ہاڑ کے نیچے سے آدمی اونٹ پر بیٹھ کے
گیا اور شعبان مین ابی قتادہ بن ربعی کے ہمراہ پندرہ آدمی دیکر ایک مقام پر جسکا نام حضرت تھا اور بنی غطفان وہان رہتے
تھے روانہ کیے شب کو چلتے دن بھر چھپے رہتے آخر ان پر شبخون کرکے مارے تو انکے چند عمدہ لوگ مارے پڑے اور دوسرے بھاگ گیے
انکو چند عورتان اور جانوران غنیمت ملے سو خمس نکالکے جنگ کو گیے سو لوگون مین تقسیم کیے تو فی نفر پندرہ اونٹ ملے
اور رمضان مین بھی ابی قتادہ بن ربعی کے ساتھ آٹھ شخص دیکے بطن اضم کو روانہ کیے وہان پہنچے تو کوئی نتھا پھر کے آتے
وقت ذی خشب کو جب پہنچے خبر آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو فتح کرنے تشریف لیجاتے ہین وہین پھر کر سقیا مین حضرت
کی ملازمت حاصل کیے اور اسی مہینے مین ابن ابی حدرد کے ہمراہ دو شخص دیکے غابے طرف روانہ کیے اور فرمائے بنی جشم کا
سردار رفاعہ بن قیس اپنی قوم کو جمع کرکر غابے مین اترا ہے اور قیس کے قبیلے کو بھی اپنی اعانت واسطے بلاتا ہے سو تم جاکے
اسکی کیفیت دریافت کرکر آؤ انھون وہان پہنچکے اپنے ساتھ والے دونون شخص کو ایک جگہہ چھپکے بٹھائے اور
بولے مین تکبیر بولکے دوڑونگا تو تم بھی دوڑو اور آپ ان کے گھرون کے نزدیک جاکے چھپے رہے قضارا چرواہا جانور لے
لے نہین آیا سو اسکو دیکھنے رفاعہ آپ ہی نکلا ہرچند لوگ منع کیے پر نہ مانا اور اپنے ساتھ بھی کسی کو نہ لایا ابن ابی حدرد کے

مقابل ہوتے ہی اسکے دل کے برابر ناک کے تیر لگائے تو بات نہ کر کر وہین مر گیا اسکا سر کاٹ لیکے تکبیر بولکر قوم پر حملہ کئے تب انکو
بھاگنے کے سوا اور کچھ سوجھا نہین عورت بچون کو لیکے مال متاع ہاتھ لگا سو تھا لیکے بھاگ گئے اور یہہ تینون صاحبان انکے
بہت سے اونٹ بکریان پکڑ لیکے مدینے کو آئے اور اسی مہینے مین مکہ فتح ہوا اگرچہ سابق کفار قریش کے ساتھ دس برس کا صلح
ہوا تھا لیکن اسکے ٹوٹنے کا سبب یہہ ہوا بنی بکر جاہلیت مین خزاعہ کے قوم والون سے ایک شخص کو قتل کئے تھے سو دونو قبیلے
والون مین دشمنی اور جنگ تھا اس مین کہیں اسلام کا غلغلہ ظاہر ہوا اور کفار مسلمانون کے جنگ مین مشغول ہوکر وہ خیال
چھوڑ دئے اور حدیبیہ کے صلح مین بنو بکر قریش کے پچھے مین گھسے اور خزاعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ مین آئے غرض ایک روز
بنو بکر اپنا پورا نا تھا لینا کر کر خزاعہ کے ایک شخص کو قتل کئے خزاعہ بھی جمع ہو بنو بکر کو اتنا مارے کہ وہ بھاگ کے حرم
مین پناہ لئے قریش بنو بکر کو ہتیار وغیرہ سے اعانت کئے اور شب کے وقت صفوان بن امیہ اور حویطب بن عبد العزی اور
مکرز بن حفص اپنے تابعدارون کو لیکے بنو بکر کی کمک کئے اور جنگ کر کے خزاعہ کے بیس آدمی کو قتل کئے خزاعہ عاجز ہو
چالیس آدمی کو فریاد کے لئے خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ کئے عمرو بن سالم خزاعی انکو لیکے مدینے کو آئے
اور قریش کی بدعہدی عرض کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے میری ذات کے واسطے جیسی حمایت کرتا ہون ایسا ہی تمھارے
واسطے نہ کرون تو مجھے نصرت مت ہو اور فرمائے یہہ ابر کا ٹکڑا بشارت دیتا ہے کہ بنی کعب کی زمین فتح ہوتی ہے پھر خزاعہ
روانہ ہوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا ہوگا کہ ابو سفیان نیا عہد کرنیکے واسطے آئیگا القصہ قریش اس بدعہدی سے اندیشمند
ہو کر ابو سفیان کو نیا عہد کرنے مدینے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کئے ابو سفیان مدینے تو آکے اپنی
بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہان گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ اسکو اسپر
بیٹھنے نہ دیکر لپیٹ دئے ابو سفیان کہا اس بچھونے کو کیا تو میرے لیسے دریغ کری ام حبیبہ کہے یہہ بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کا ہی ہے تو ناپاک کافر ہی اسپر بیٹھنے کا لائق نہین خفا ہوکے کہا میرے پیچھے ایسے گئی بعد تو بگڑ گئی بعد حضور مین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے حاضر ہوکے نیا عہد کرنا کر کر عرض کیا حضرت اسکو کچھ جواب نہ دئے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
جاکے کہا تم محمد سے مین نیا عہد کرنے سفارش کرو صدیق کہے مین اس مقدمے مین کچھ نہ کہونگا بعد عمر رضی اللہ عنہ کے یہان حاضر
ہو کے کہا اپنی سفارش کرو عمر کہے ای ابو سفیان تو سفارش کیا کرو کہتا ہی مین تو دیکھتا ہون کہ اگر مجھے چونٹی برابر قدرت
ہو تو تم سے جنگ کرون پھر علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا وہان بی بی فاطمہ بھی تھے اور امام حسن

رضی اللہ عنہ کھیلتے بیٹھے تھے اور انکو کہا ای علی یہان والون مین مجھے تمہی سے قرابت قریبہ ہی مین جس کام کے واسطے آیا ہون
وہ کام نکر جانا نہایت میری رسوائی ہی تم رسول اللہ پاس میری سفارش کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائے ای ابوسفیان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بات کا عزم کر چکے بعد اس مین عرض کرنا ہمکو طاقت نہین یہہ سنکے ابوسفیان نے حضرت
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین عرض کیا تم اپنے اس لڑکے کو کہو کہ لوگوں کو پناہ دین پھر تو زمانہ آخر ہوے تک
عربون کا سردار رہیگا فاطمہ کہے میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین جو لوگون کو پناہ دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پناہ دینا
کسی کو مقدور نہین ابوسفیان علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو کہا ای ابوالحسن مجھے احوال بہت مشکل معلوم ہوتا ہی تم کچھ تجویز بتاؤ
حضرت فرمائے کچھ تجویز بن نہین پڑتی جو تجھے فائدہ بخشے مگر تو بنی کنانہ کی قوم کا سردار ہی تو جاکے لوگونکو پناہ دے اور اپنے شہر کو
چلے جا ابوسفیان کہا کیا یہہ مجھے فائدہ دیگا تو فرمائے فائدہ تو نہین دیگا پر اس کے سوا تیرے واسطے دوسری راہ نہین یہہ
سنکے ابوسفیان مسجد مین گیا اور لوگوں کو پکار کے کہا مین لوگون کو پناہ دیا ہون اور اپنے اونٹ پر سوار ہوکے مکے کی راہ لیا
جب مکے کو پہنچا قریش پوچھنے لگے تم گئے سو کیا کر کے آئے ابوسفیان کہا واللہ مین محمد سے نیا صلح کرنا چاہا تو کچھ جواب دئے
بعد ابن ابی قحافہ پاس گیا تو وہان کچھ اپنا بھلا نہ دیکھا بعد ابن الخطاب پاس گیا تو ترا دشمن ہمارا وہی ہی بعد علی پاس گیا
تو سب سے نرم اُسی کو دیکھا مجھے کچھ تجویز بتایا تھا سو مین تو کیا ہون معلوم نہین فائدہ کرتا ہی یا نہین قریش پوچھے وہ کیا تو
کہا علی مجھے کہا تو جاکے لوگوں کو کہہ دے کہ مین تمکو پناہ دیا ہون پھر مین وہین جاکے پناہ دیکر آیا قریش کہے تم پناہ جو دئے
سو اسکو محمد قبول کئے یا نہین بولا نہین قریش کہے تو پناہ دینا کیا فائدہ کریگا علی تیرے سے مسخری کیا ابوسفیان کہا واللہ
اسکے سوا دوسرا کوئی راہ نہی الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوکو تاکید کئے کہ جنگ کو نکلنے تیار ہون لیکن کہان
جاتے سو کسی کو نہ فرمائے یہان تک کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اطلاع نہین فرمائے سو ایک روز صدیق رضی اللہ عنہ اپنی
لڑکی ام المومنین بی بی عایشہ کے یہان گئے تو تیاری کر رہے ہین فرمائے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسباب تیار کرو کر کر
فرمائے ہین کہے ہان پوچھے کہان جاتے ہین بی بی کہے اللہ مجھے اطلاع نہین اور حاطب بن ابی بلتعہ صحابی جنگ کا یہہ تہیہ دیکھکے
قریش کو خط روانہ کیا تھا سو اللہ تعالے اپنے رسول کو اس پر مطلع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضے اور زبیر
بن العوام اور مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہم کو فرمائے کہ ایک عورت اونٹ پر سوار ہوکے جاتی ہی اور روضہ
خاخ مین اُتری ہی اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہی تم تینون شخص وہان جلد جاکے وہ خط چھین لائے

پھر تو یے تینون صاحبان گھوڑون پر بیٹھکے دوڑے اور وہان ایک عورت تھی سو اسکو کہے تیرے پاس خط ہی سو دے کہی میرے
پاس خط نہین اور قسمان کھانے لگی علی مرتضے فرمائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہ فرمائینگے تو خط دیتی تو خوب ہی نہین تو
تیرے کپڑے اُتار کے ہم جھڑتی لیںگے آخر لاچار ہو خط بالون کے جوڑے مین چھپا کے رکھی تھی سو نکال کے دئی اس خط کو لاکے حضور مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گذرانے اسمین لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کا تہیہ کر رہے ہیں اور بنی الاصفر
کے جنگ کا موسم نہین جو وہاں جائینگے کر کر گمان ہو میں سمجھتا ہون کہ قصد تمہین کا ہی تم اپنی جگہہ پر ہوشیار رہو یہہ مضمون
دیکھکے حاطب کو جو وہان حاضر تھے پوچھے تم یہہ کیا کئے ہو حاطب عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مرتد ہو کر یا کفر پر
راضی ہو کر یہہ کام نہ کیا لیکن تمام لوگون کے قرابتی مکے مین ہین سو اُنکے مال و اسباب وغیرہ کی محافظت کیا کرتے ہین میرا وہان
کوئی قرابتی نہین سو مین محض اتنے ہی واسطے لکھا کہ قریش پاس میری جگہہ ہووے اور میرے مال و اسباب کی محافظت بخوبی
کرین عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ حکم ہو تو اس منافق کی مین گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ای عمر کیا تجھے معلوم نہین حاطب بدر کے جنگ مین حاضر تھا اور اللہ تعالی بدر کے جنگ مین حاضر تھے سو مسلمانون پر
مطلع ہو کر فرمایا اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی جو چاہے سو کرو مقرر مین تمکو بخش دیا ہون
القصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد لوگون کو ظاہر کئے کہ ہم مکے کو جاتے ہین سب جلدی سے تیاری کرو اور دعا مانگے کہ
یا اللہ قریش کو ہماری اس طیاری سے واقف مت کر غرض اُنکو اطلاع بالکل نہین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین
ابن ام مکتوم کو نائب کر کر چہارشنبے کے روز رمضان کی سوھوین کو عصر کی نماز پڑھکر دس ہزار کی جمعیت سے نکلے اور
رمضان رہنے کے باعث روزہ بھی رہا کرتے تھے جب کدید کو پہنچے روزہ افطار کئے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ
جو مکے مین سقایہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رہا کرتے تھے اپنے تمام اہل و عیال کو لیکے جحفے مین آکر حضرت سے ملے
اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچیرا بھائی اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ حضرت کا
پھوپھیرا بھائی اور سالا ابوا مین آکے حضرت کی ملازمت کرنا چاہے لیکن ابو سفیان بن الحارث حضرت کی ہجو کیا کرتا تھا اور
عبد اللہ بن ابی امیہ حضرت کا بڑا دشمن تھا اور کہا تھا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا یعنے ہم نمانیگے
تیرا کہا جب تک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ اسلئے حضرت اُنسے ملاقات نہ کئے اور ام المومنین ام سلمہ بنت
ابی امیہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اُن دونون کے واسطے سفارش کئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ایکے

چچا حارث کے اور اپنی پھپھی عاتکہ کے فرزندان آئے ہین آپ انکو دور دھا ضر ہونیکی پروانگی دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اُنسے مجھے کچھ کام نہین چچا کا بیٹا میری ہجو مین بیتان لولا کرتا تھا اور پھپھی کا بیٹا وہی ہی جو مجھے مکے مین کیا کچھ کہا تھا یہہ
کیفیت انکو معلوم ہوئی سو ابوسفیان کہنے لگے مجھے اجازت دین تو خوب ہی نہین تو ان بچونکو لیکے جنگل بھٹکتا چلے جاتا ہون کہ
سب وہین بھوک پیاس سے مرین یہہ سُنکے حضرتکو ابپر رحم آیا انکی تقصیران معاف کرکر انکو آنیکی پروانگی دئیے القصہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم قُدَید کو پہنچکے جھنڈے اور بیرقان قبیلے والون مین بانٹے اس غزوے مین مہاجر اور انصار کا کوئی شخص باقی
نرہا سب حضرت کے ہمراہ تھے انصار کا جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین تھا اور مہاجرین کا جھنڈا زبیر پاس جب مرالظہران
کو پہنچے اور وہانسے مکہ چار کوس کے فاصلے پر تھا تب لوگون کو حکم کئے ہر ایک آدمی شب کو ایک چولا سلگانا سو دس ہزار چولہے
شب کو سلگے اور پاسبانی واسطے شب کو عمر رضی اللہ عنہ کے تئین مقرر کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے کے اتنے قریب پہنچ چکے
لیکن ہنوز قریش کو اطلاع نتھی اور حضرتکا ارادہ کیا ہی معلوم نہوا سو ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن
ورقا اخبار دریافت کرنیکے ارادے سے نکلے دور سے دیکھے جو بہت سلگے ہین ابوسفیان کہا یہہ کون ہوگے آتش تو عرفے کے روز جو رہتی
ویسی ہی دستی ہی بدیل کہا شاید بنی عمرو اتر ہین ابوسفیان کہا بنی عمرو اتنی کثرت سے نہین یہی باتان کرتے تھے
کہ مسلمانون کے پاسبانان انکو اسیر کئے بعد بعضے سیر والے لکھے ہین کہ عباس کو مکے کے لوگون کے حال پر رقت آئی کہ اگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حال سے مکے مین تشریف فرمائین تو شاید قریش جنگ پر مستعد ہوگے اور بہت لوگ کٹ جائنگے
بہتر یہہ ہی کہ انکو اطلاع کرنا تا آکے حضرت سے امان لین پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہوکے نکلے اور ابوسفیان
باتان کرتا سو سُنکے آواز پہچان پکارے ای اباحنظلہ اُس نے بھی عباس کا آواز سُنکے کہا یا ابو الفضل میں کہی ہان ابوسفیان
کہا میرے ماباپ تمھارے صدقے اسوقت کہان آئے عباس کہے تو کس خیال مین ہی یہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوجان
لیکے آتے ہین اگر لوگ تجھے دیکھین تو تجھے زندہ چھوڑینگے میرے ساتھ سوار ہوکے چل میں تیرے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے امان لیتا
ہون ابوسفیان عباس کے پیچھے سوار ہوکے چلا جب لشکر مین پہنچے تو لوگ پوچھتے کون ہی پھر عباس کو اور خچر کو دیکھکے
کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر انکے چچا جاتے ہین جب عمر پر سے گذرے عمر اُٹھکے دیکھے تو عباس کے پیچھے ابوسفیان ہی پکارے
خدا کا دشمن ابوسفیان ہی الحمد للہ اسلئے بغیر امان کے ہمارے ہاتھ گرفتار ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس دوڑے اور
عباس بھی خچر تو دوڑاکے چلے اور اُس سے پیشتر حضرتکی خدمت مین حاضر ہوے اور عمر بھی انکی پیٹھ سے لگتے آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ابوسفیان

بغیر امان و عہد کے ہاتھ لگا ہی حکم ہو تو مین اسکو قتل کر دونگا عباس کہے یا رسول اللہ مین ابو سفیان کو امان دیا ہون
پھر عمر رضی اللہ عنہ اسکو قتل کرنیکے لئے بہت سا عرض کئے اور عباس اسکے واسطے سفارش کرتے تھے آخر حضرت فرمائے ای
عباس تم ابو سفیان کو لیجا شب کو اپنے پاس رکھو اور صبح کو حاضر کرو پھر صبح کو اُسے حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھکے
فرمائے ای ابو سفیان وائے تجھ پر کیا ابھی وقت نہ پہنچا کہ تو سمجھے کہ معبود بحق کوئی نہین سوائے اللہ کے ابو سفیان بولا میرا ماباپ تم پر فدا
آپکو کیا حلم اور بزرگی اور قرابت کا ملا ہی مین اب جانا کہ اللہ کے سوائے دوسرا کوئی خدا ہوتا تو اس وقت مجھے نفع دیتا اور مجھے
کمک کرتا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا مین خدا کا رسول ہون سو سمجھنیکا وقت نہ آیا تو جواب دیا میرے دل مین اس بات کا شک
ہنوز باقی ہی عباس کہے ای ابو سفیان تیرا برا ہو اسلام لا پیشتر از تجھے قتل کرنے کے سو ابو سفیان ایمان لائے عباس رضی اللہ عنہ
عرض کئے ابو سفیان عزت چاہتا ہی اسکو کچھ عزت دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گیا تو
اُسکو امان ہی اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اُسکو امان ہی اور جسنے مسجد الحرام مین داخل ہووے تو اُسکو امان
ہی بعد ابو سفیان چاہے اپنے مکان کو جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابھی نہ جاؤ اور عباس کو فرمائے ابو سفیان
کو لیجا کے پہاڑون کے بیچ تنگ رستے پر بیٹھاؤ تا خدا کے لشکر کو دیکھے پھر ابو سفیان کو لیجا کے حضرت جہان فرمائے تھے
وہان بیٹھائے ایک ایک قبیلہ برق لیکے وہان سے گذرنے لگا ابو سفیان حضرت عباس سے پوچھنے لگے کہ یہہ کون قبیلہ
ہی کہے یہہ غفار ہی بولے مجھے غفار سے کیا کام بعد جہینہ گذرے وہان سے سلیم پھر مزینہ غرض تمام قبیلے گئے بعد ایک بڑی جماعت
کہ اُسکے مقابل کوئی نہتی گذری پوچھے یہہ کون ہی کہے یہہ انصار ہین اور جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ مین ہی سعد کہے
ای ابو سفیان آج جنگ کا روز ہی آج حرام تھا سو حلال ہوتا ہی آج قریش ذلیل ہوگے ابو سفیان کہے حبذا
یَوْمَ الذِّمَارِ یعنی ہلاکی کا دن خوب ہی بعد مہاجرین کی جماعت گذری جھنڈا زبیر بن العوام کے حوالے تھا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھی قصوا پر سوار ہو کے اسی مین تھے اور اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ کا سورہ پڑھتے تھے اور سیاہ لوہے مین غرق
حضرت کے گرد تھے ابو سفیان کہے یہہ کون ہی کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین ابو سفیان کہے ای ابو الفضل تمہارے
بھتیجے کی بڑی سلطنت ہوئی اب اُن سے مقابلہ کرنے کی کسی کو طاقت نہین عباس کہے یہہ سلطنت نہین نبوت ہی جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے مقابل ہوئے عرض کئے کہ سعد بن عبادہ ایسا کہے حضرت فرمائے سعد غلط بولے آجکا روز مرحمت کا دن ہی
اور آج اللہ تعالے قریش کو عزت دیتا ہی اور آج کعبے و حرم کی تعظیم ہوتی ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے

پاس سے جھنڈا انکا لیکے فرزند قیس کے حوالے کئے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذی طوی مین پہنچکے خالد بن الولید کو حکم کئے تم بنو غفار
کی فوج لیکے مکے تلاتی سے جاکر اپنا علم گھوروں کی تریب نصب کرو اور زبیر بن العوام کو فرمائے تم جو بنو غفار کی فوج سے مکے کے اوپراتی جاکر
حجون پاس نشان گاڑھو اور سعد بن عبادہ کو فرمائے ہراول کی فوج لیکے کدا کی طرف سے چلو اور تمام فوج والون کو تاکید کئے کہ جنگ
مت کرو اگر کفار ابتدا کرین تو جو تمنے مارتا ہی اسی کو مارو اور حکیم بن حزام اور ابوسفیان کو روانہ کئے کہ تم مکے مین جاکے ندا کرو
کہ جو ابوسفیان کے گھر مین جاوے تو اسکو امان ہی اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام مین
جاوے تو اسکو امان ہی اور جو حکیم بن حزام کے گھر مین جاوے تو اسکو امان ہی ابوسفیان مکے مین جاکے چلائے ای قریش محمد
اتنی فوج لیکے آئے ہین کہ اب تمکو انکے مقابلے کی طاقت نہین اور ابوسفیان کے گھر مین جو جاکے پناہ لیوے تو اسکو امان
ہی ابوسفیان کی عورت ہند بنت عتبہ اٹھکے ابوسفیان کی داڑھی پکڑ کر کہی اس موٹے پاجی بدذات کو قتل کرو
کیا عمدہ خبر لایا ہی ابوسفیان کہے اس کی بات سُنکر دغا مت کھاو محمد اتنی فوج سے آئے ہین کہ انکے مقابلے کی کسی کو
طاقت نہین اور ابوسفیان کے گھر مین جو رہے تو اسکو امان ہی قریش کہے ارے ملعون تیرا گھر ایسا کہان ہی جو اتنے لوگ
اسمین آرہے ہین تو کہا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے تو اسکو امان ہی اور جو مسجد الحرام مین جاوے تو اسکو امان ہی یہہ
سُنکے لوگ متفرق ہوے کوئی تو گھر کا دروازہ بند کیا اور کوئی مسجد مین جاکے پناہ لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا
شکر بجا لاکر عاجزی سے سر مبارک اسقدر جھکائے کہ اونٹ کی پالان کو لگنے لگا اور زبیر اوپر اُترتے آئے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ پیادون کو لیکے صف باندھے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلتے تھے پھر حجون پاس حضرت کے واسطے جو خیمہ دئے
تھے اس مین اُترے اور خالد بن ولید اسلم اور سلیم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ وغیرہ قبایل کے ساتھ مکے کے تلاتی سے آئے سو ادھر
خندمہ پہاڑ پاس صفوان بن اُمیہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو یزید سہیل بن عمرو بنی بکر اور بنی حارث بن عبد مناف اور بنی کنانہ
وغیرہ چند قبیلے والوں کو جمع کرکر جنگ پر مستعد ہوے خالد رضی اللہ عنہ ہر چند چاہے کہ جنگ نہ ہو پر کفار جنگ کو چلے تب انھون بھی لاچار
ہوکے مقابلہ کئے کافروں کے چوبیس شخص مارے پڑے اور حزورہ تک مارتے ہوے پہنچے کفار تاب لا کے بھاگے تھوڑے تو گھروں
مین جاکے دروازے بند کئے اور تھوڑے پہاڑ پر چڑھ گئے اور ابوسفیان آکے کہنے لگے جو دروازہ بند کریگا تو وہ بچیگا اور
جو ہتیار ڈال دیگا تو وہ بچیگا اور حماس بن قیس بن خالد بکری نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہونیکے قبل اپنی ہتیار
درست کرتا تھا اسکی عورت پوچھی تو ہتیار کیا واسطے تیار کر رہا ہی بولا محمد اور انکے لوگوں کے واسطے تیار کرتا ہوں عورت

کہی مین سمجھتی ہون کہ محمد کا مقابلہ کر سکی کسیکو طاقت نہین بولا اللہ چاہیے تو انکے ساتھ والونکو پکڑ لا تیری
خدمت کرنے دونگا غرض خندمہ کے جنگ مین جاکے صفوان وغیرہ کے ساتھ شریک ہوا آخر بھاگ کے گھر مین جا کر چھپا
اور عورت کو بولا گھر کا دروازہ بند کر عورت بولی تو یہہ جو برائیاں کرتا تھا سو کیا ہوئے بولا اِنَّكِ لَوْ شَهِدْتِ يَوْمَ
الْخَنْدَمَةِ اِذْ فَرَّ صَفْوَانُ وَفَرَّ عِكْرِمَةُ بی شک تو اگر ہوتی خندمہ کے روز جبکہ بھاگا صفوان اور بھاگا عکرمہ وَاَبُوْ يَزِيْدَ قَائِمٌ
كَالْمُوْتَمَةِ وَاسْتَقْبَلَتْهُمْ بِالسُّيُوْفِ الْمُسْلِمَةِ اور ابو یزید کھڑے ہوا رانڈ کے سا اور انکے روبرو ہوئے تلوارن ایسے مسلمانان يَقْطَعْنَ كُلَّ
سَاعِدٍ وَجُمْجُمَةٍ ضَرْبًا فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا غَمْغَمَةً کاٹتی ہوئے پونچھے اور سران مار ایسا جو سنے نہین جاتا تھا مگر آواز پہلو لوگونکا
لَهُمْ نَهِيْتٌ خَلْفَنَا وَهَمْهَمَةٌ لَمْ تَنْطِقِيْ فِي اللَّوْمِ اَدْنٰى كَلِمَةٍ انکو آواز تھا ہمارے پیچھے اور دیکھ لیے
تو نہ کہتی ملامت مین ذری بات اور اس جنگ مین مسلمانون سے ایک شخص شہید ہوا اور دو شخص خالد کے ساتھ والون سے
جو راہ چھوڑ کے دوسری راہ سے گئے سو دونون شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد کی طرف تلوارون کی چمک
دیکھ کے فرمائے یہہ کیا ہی مین تو جنگ سے منع کیا تھا صحابہ عرض کئے شاید کافران تقدیم کئے ہونگے غرض جب خالد حاضر
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا واسطے جنگ کئے خالد عرض کئے یا رسول اللہ مین ہرچند چاہا کہ جنگ نہ ہوئے
کافران تقدیم کئے لاچار ہو کے تلوار چلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کی قضا بہتر ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوج والون کو تاکید فرمائے تھے کہ جو تمسے جنگ کرنے آئیگا تو اسی کو مارو دوسرونکا خیال مت کرو مگر چند
شخص کے حق مین یہہ تاکید کئے کہ انکو جہان پاؤ وہان ہی قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردون مین چھپے رہین وے لوگ یہہ ہین عبد اللہ
بن سعد بن ابی سرح عامری اور عبد العزی بن خطل اور عکرمہ بن ابی جہل اور حویرث بن نقید اور مقیس بن صبابہ اور
ہبار بن الاسود اور ابن خطل کی دو باندیان اور سارہ بنی مطلب کی باندی ان لوگون سے چند شخص مسلمان ہوئے اور تھوڑے
قتل ہوئے چنانچہ عبد اللہ بن سعد کو عثمان رضی اللہ عنہ چھپا کر لائے سو مسلمان ہوا سابق مین وہ ایمان لا کر دو مسلمانکو قتل کر کے
مرتد ہو کے بھاگا تھا اور عبد العزی بن خطل مسلمان ہو کے پھر مرتد ہوا اور ایک انصاری کو قتل کر کر بھاگا تھا سو کعبے پردے مین
چھپا تھا اسکو قتل کئے اور عکرمہ بھاگ کے یمن طرف نکل گیا اسکی عورت ام حکیم بنت حارث بن ہشام مسلمان ہو کے اپنے مرد
واسطے حضرت سے امان لی اور راہ مین جا کر اسکو پھیر لائی عکرمہ حاضر ہو کے اسلام لائے اور حویرث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
مکے مین بہت ایذا دیتا تھا اسکو علی مرتضی قتل کئے اور مقیس اسلام لا کر مرتد ہوا تھا اور ایک انصاری کو قتل کر کر بھاگا تھا سو

ہبیرہ بن عبداللہ قتل کئے اور ہبار مسلمانون کو سخت ایذا دیا کرتا تھا اور بی بی زینب بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے سے
ہجرت کر کر آتے وقت دریے ہو ہودے کو اونٹ پر سے گرا دیا تھا سو اُنکا حمل وضع ہو کے بیماری چلے جاتی تھی آخر اسی بیماری سے وفات پائے
سو وہ بھاگ جاکے بعد چند روز کے آکر اسلام لایا اور ابن خطل کی دو باندیاں حضرت کی ہجو کیا کرتیاں تھیان اور ایک کا نام فرتنا
اور دوسری کا نام قرینہ تھا سو انین سے ایک اسلام لائی اور دوسری کو قتل کئے اور سارہ بھی اسلام لائی القصہ جب کفار تمام اپنے
گھرون کے دروازے بند کئے اور بعضے مسجد مین جاکے پناہ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کے کعبے پاس تشریف لاکر طواف
کئے کعبے کے گرد و پیش تین سو ساٹ بت کفار بٹھائے تھے اور اُنکو سیسے سے مضبوط کئے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے دست مبارک مین چھڑی تھی سو اُس سے بُت کو مارتے اور فرماتے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوْقًا یعنے آیا سچ اور نکل بھاگا جھوٹھ بیشک جھوٹھ ہی نکل بھاگنے والا تھا الغرض وہ بت اوندھا گرتا بعد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عثمان بن طلحہ حجبی کو بلا کے حکم کئے کہ کعبے کے کنجیان حاضر کرو کنجیان اُنکی والدہ پاس تھے سو
جاکے مانگے وہ بولی مین نہ دیونگی عثمان تلوار کھینچ کے کہے کنجیان دے نہیں تو مین تجھے قتل کرونگا لاچار ہو کے اُنکے حوالے کئی اُسکو
حضور مین حاضر کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے ہاتھ سے کنجیان لیکے دروازہ آپ کھولے دیکھے کعبے کے اندر ابراہیم اور اسمٰعیل
علیہما السلام کے تصویران بنائے ہوئے ہین اور اُنکے ہاتھ مین بانٹنے کے پانسے دئے ہین حضرت دیکھکے فرمائے اللہ تعالے کافرون پر لعنت
کرے ابراہیم کے ہاتھ مین پانسے کیا واسطے دئے ہین حالانکہ جانتے تھے ابراہیم پانسون سے بانٹتے نہین ڈالتے تھے اور کعبے کے اندر بتان
اور تصویران ہونے کے باعث آپ اندر تشریف نہ لیگئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو امر فرمائے بتون کو توڑ کے نکالو اور تصویرون کو پانی
سے دھو ڈالو بعد حضرت اندر تشریف لیگئے اور نماز پڑھے اور دعا کئے اور وہانسے نکل کر مسجد مین آکے تشریف رکھے
کنجیان دست مبارک مین تھے سو علی مرتضی یا عباس عرض کئے یا رسول اللہ کعبے کی آبدارخانے کی خدمت ہمکو ہے کنجیان
بھی ہمکو عنایت فرمانا تا وہانکی دربانی بھی ہمکو ہووے حضرت اُنکو نہ دیکے عثمان بن طلحہ کو بلا کر کنجیان حوالے کئے اور
فرمائے یہہ کنجیان ہمیشہ تمھارے مین رہینگے تمھارے پاس سے کوئی نہ لیگا مگر ظالم عثمان خوشی سے کنجیان لیکر
پھرے کہ اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرمائے اور اُنکو کہے ای عثمان مین جو کہا تھا سو سچ ہوا یا نہین عثمان
کہے اُنکا فرمانا راست آیا اور مین گواہی دیتا ہون آپ بیشک خدا کے رسول ہو اُنکا قصہ یہہ ہے جاہلیت مین عادت ایسی تھی کہ کعبے
کو دوشنبے اور پنجشنبے کے روز کھولا کرتے پیش از ہجرت کے ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونا

چچاے عثمان بہت بے ادبی کیا اور باتان سخت بولا حضرت برداشت کرکر فرمائے ای عثمان تو دیکھیگا یہہ کنجیان ایک روز میرے ہاتھ مین آئینگی مین جسکو چاہون اسکے حوالے کرون تو عثمان کہا قریش اُس روز ہلاک و ذلیل ہو چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہے ایسا نہین بلکہ اس روز قریش آباد ہو گئے اور انکی عزت بڑھ جاتگی عثمان کہتے ہین یہہ بات میرے دل کو لگی تھی اور مین سمجھ چکا تھا کہ محمد جیسا کہے ویسا ہی ہوگا الغرض کنجیان عثمان کے پاس تھے اور اُنکو اولاد نتھی سو مرتے وقت اپنے بھائی شیبہ کے حوالے کیے آج تک اُنہی کی اولاد مین باقی ہے اور انکو شیبی کہا کرتے ہین القصہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھے اور جاہلیت مین جو بیجا کام کیا کرتے تھے اس سے منع فرمائے بعد قریش سے پوچھے مین تمکو کیا کرونگا سمجھتے ہو عرض کئے آپ ہماری بھلائی کرینگے کہ بہتر بھائی ہو اور بہتر بھائی کے فرزند ہو حضرت فرمائے اِذْهَبُوا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ یعنے جاؤ تم سب آزاد ہین جب نماز کا وقت آیا بلال کو فرمائے اذان دیو سو اذان دیئے وہان ابوسفیان بن حرب اور عتاب بن اسید اور حارث بن ہشام بیٹھے تھے اذان کا آواز سنکے عتاب کہا میرے والد اسید اول ہی انتقال پائے سو خوب ہوا نہین تو اگر سنتے نہایت غصہ ہوتے حارث کہا واللہ مین جانون کہ یہہ حق پر ہے تو انکی متابعت کرون ابوسفیان کہا مین کچھہ نہ کہونگا اگر ذری بات کہون تو یہہ کنکرے میری طرف سے بول اُٹھینگے غرض نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت پاکر انھون پاس تشریف لائے اور فرمائے تم یہہ بات کیا ہین تو حارث اور عتاب کہے ہم باتان کئے سو کسی کو اطلاع نہین جو وہ کہا ہوگا جانین ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا پر سوار ہوکے دعا مانگنے لگے تو انصار حضرت کے گرد کھڑے تھے سو بعضے آپسمین کہنے لگے اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن پیارا لگے گا ہمارے شہر مین کاہیکو رہتے حضرت دعا سے فراغت پاکر سوال کئے تم کیا باتان کئے لوگ کہے کچھ نہین جب بجد ہوئے تو عرض کئے ہم ایسا کہے حضرت فرمائے معاذ اللہ جینا تمھارے ساتھہ ہی اور مرنا تمھارے ساتھ جب حضرت نماز وغیرہ سب ادا کئے اور بنی کنانہ کے خیف مین جہان کہین کفار بنی ہاشم کو اپنے قوم سے باہر کئے تھے جاکے اُترے اور یہہ فتح رمضان کے بیسوین کو ہوئی بعد ازان اُسکے حضرت مکے مین پندرہ روز مقام کئے اور اطراف و جوانب مین نوجوان روانہ کئے چنانچہ رمضانکی پچیسوین کو خالد بن ولید کے ہمراہ تیس آدمی دیکر بطن نخلہ کو روانہ کئے کہ تم وہان جاکے عزی دیوتن جو قریش اور بنی کنانہ اسکی پرستش کیا کرتے ہین توڑ ڈالو خالد وہان پہنچکے اسکو توڑ آئے اور حضرت کو آکے اطلاع کئے حضرت فرمائے تو اُسکو توڑا سو کیا دیکھا خالد عرض کئے کچھہ نہ نظر آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اسکو نہ توڑا اب جاکے توڑ خالد جاکے غصے سے تلوار کھینچے تو ایک عورت

بہت ہی سیاہ رنگ ننگی سر بال کھولی ہوئی اُس مین سے نکلی اور پوجاری کو بولنے لگا خالد کو مار ڈال خالد اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کیے اور حضور مین آکر عرض کیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے عزی تھی سو مارے گئی اور اسی مہینے مین عمرو بن العاص کو مکے سے تین روز کے فاصلے پر ہذیل کے بُت سواع کو توڑنے روانہ کیے جب وہان پہنچے تو پوجاری بولا تجھے کیا مقدور ہے اس بت کو توڑے اگر توڑیگا تو تجھے معاینہ ہوگی عمرو کہے ہنوز تو گمراہی پر ہے کیا دہت کچھ سنتا دیکھتا ہے پھر نزدیک جاکے اسکو توڑ دیے اور پوجاری کو کہے تو دیکھا جو تیرے بت کا کیا حال ہوا پوجاری بولا خدا تعالے ایک ہی کر کر مین اقرار کیا اور اسی مہینے مین سعد بن زید اشہلی کے ہمراہ بیس سوار دیکے بھیجے کہ مشلل کے جانب میں اوس و خزرج اور غسان کا بُت ہے اسکو توڑکے آو وہان جب پہنچے اسکا پوجاری بولا تمکو اسکے توڑنے کی مقدور ہے تو توڑو مختار ہو جب اسکے نزدیک ہوئے ایک عورت برہنہ بالان کھولی ہوئی نکلی سعد اسکو قتل کیے اور بت کو توڑکر حضرت کے حضور مین عرض کیے اور شوال مین خالد بن ولید کے ہمراہ تین سو پچاس آدمی مہاجر اور انصار اور بنی سلیم کے دیکر بنی جذیمہ کو دعوت کرنے مکے سے ایک روز کی راہ پر روانہ کیے وہ لوگ اسلام لائے کر بول نہ سکے صبانا صبانا بولنے لگے صبانا کا معنے یہہ ہے کہ ہم دوسرے دین مین آئے کفار مسلمانون کو نیا دین اختیار کیے کر کر صابی کہا کرتے تھے اُس پر وہ لوگ کہے ہم صابی ہوئے خالد اسکو قبول نہ کرکے حکم کیے کہ ان تمام لوگونکو قید کرو سبھوں کو قید مین رکھے رات کو سحر کے وقت خالد حکم کیے تمام قیدیون کو قتل کرو بنی سلیم اُنکے حکم پر اپنے پاس کے قیدیون کو قتل کیے مہاجر و انصار کہے ہم اُنکو نہ قتل کرینگے اسی بات پر عبدالرحمن بن عوف اور خالد بن ولید کا مناقشہ ہوا عبدالرحمن کہے تو جاہلیت کا کام کیا خالد کہے وہ قوم تیرے باپ کو ماری تھی سو مین اُسکا بدلا لیا عبدالرحمن کہے ایسا نہین میرے باپ کا بدلا مین اول ہی لے چکا تھا پر تو اپنے چچا فاکہ بن مغیرہ کا بدلا لیا غرض خشونت کے باتان دونون مین ہوئے جب یہہ کیفیت حضور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عرض ہوئی حضرت خالد پر نہایت خفا ہوکے غصہ کیے اور ہاتھ اُٹھاکے جناب باری مین دعا کرنے لگے کہ یا اللہ مین خالد کو ایسا امر نہ کیا تھا اور اُنھون جو کام کیے ہین اُسسے مین بیزار ہون اور خالد جو عبدالرحمن سے جھگڑا کیے تھے سو اس مقدمے مین خالد کو فرمائے میرے صحابہ کو کچھ مت کہا کرو اگر تم اُحد پہاڑ برابر سونا بھی خیرات کروگے تو اُنکے ایک روز کی صبح و شام کا ثواب نپاوگے غرض اُن قوم کے پاس علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیے تا لوگ جو مارے گئے تھے اُنکے وارثون کو راضی کرکر سرکار کی طرف سے دیت دیوے اور اُنکا کچھ اسباب وغیرہ ضایع ہوا تھا سو اسکی پا مالی عنایت فرمائے اور شوال مین حنین کا غزوہ ہوا حنین ایک بیابان کا نام ہے طایف سے قریب مکے مین اور اُسمین تین روز کا فاصلہ ہے اس جنگ کا سبب یہہ تھا کہ ہوازن کی قوم

کو فتح ہوا سکر حضرت سے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے اور ثقیف کے قبیلے والے بھی تمام اکٹھے شریک ہوئے اور نصر اور جشم اور سعد بن بکر کے قبیلے
والے بھی تمام کمک کیے اور بنی ہلال کے لوگوں میں سے بھی چند شخص داخل ہوئے اور ہر ہر قبیلے کے سرداران سب حاضر ہوئے اور سبھوں کا سردار
مالک بن عوف نصری ہوا مگر ہوازن کے قبیلے کے دو سردار کعب و کلاب نہ آئے غرض مالک تمام فوج لیکے اوطاس میں اترا اور لوگوں کو
تاکید کیا تھا کہ اپنا مال اسباب عورت بچے سب ہمراہ لیو سو لوگ تمام اپنے اسباب سے آکے اترے اور درید بن الصمہ کو جو بڑا
شجیع اور بہت سے جنگوں میں رہکے تجربہ حاصل کیا تھا اور ایک سو بیس برس یا ایک سو ساٹھ برس کی عمر ہوئی تھی اور آنکھوں
کا اندھا تھا تجویز درستی کے واسطے ہمراہ رکھے تھے سو بچوں کا رونا اور عورتوں کا پکارنا اور اونٹوں کا بغبغانا اور بکریوں کا
رینگنا سنکے کہا یہہ آواز کیا ہے بولے مالک بن عوف حکم کیا تھا کہ اپنے ساتھ جورو بچے مال اسباب تمام سو لوگ لے آئے ہیں درید کہا مالک کہاں
ہے پھر مالک آیا سو درید کہا تو آج اپنی قوم کا سردار بنا ہے لوگوں کے ساتھ یہہ سب کچھ کیا واسطے لے آیا ہے مالک کہا اسلئے کہ لوگ اپنے
عورت بچے مال اسباب اپنے پیچھے ہے کرکے جھکے لڑینگے درید سر کوٹ لیکے کہا واللہ یہہ بکریاں چرایا سو آدمی ہے سو اپنی عقل کے
موافق کیا بھاگنے والے کو کیا یہہ سب چیزاں آڑے ہوتے ہیں جنگ میں اگر تو غالب آوے تو تجھے کام نہ آویگا مگر جو تلوار اور نیزہ لیا
ہوا ہے اور اگر تجھے ہزیمت ہو تو عورت بچوں کو دشمن کے حوالے کرکر فضیحت ہوا بعد پوچھا کعب و کلاب کہاں ہیں کہے
وے نہ آئے بولا بڑے لڑوے نہ آئے اگر غلبے اور عزت کا دن ہوتا تو کعب اور کلاب گھر میں نہ رہتے وے دونوں جیسا ہے تم بھی رہتے تو
بہتر ہوتا بعد پوچھا پھر کون آئے کہے عمرو بن عامر اور عوف بن عامر آئے ہیں بولا وہ کیا چھیلوں کے مانند ہیں انسے فائدہ ہے
نہ نقصان ای مالک ہوازن کے مجمع کو لاکے دشمن کے منہہ پر کیوں لگاتا ہے ان سبھوں کو دور لیجاکے مضبوط قلعوں اور پہاڑوں میں
رکھو اور گھوڑوں پر بیٹھکے مقابلہ کرو اگر تم غالب ہوگے تو تمھارے پیچھے جو لوگ ہیں سو آکے تمسے ملینگے اور اگر تم مغلوب ہوگے تو عورت
بچوں کو کچھ آفت نہ ہوگی مالک بولا واللہ ای درید یہہ تجویز میرے پسند نہیں تو بوڑھا ہوا اور تیری عقل بھی بوڑھی ہوئی
ای ہوازن کی جماعت تم اگر میری بات نہ سنوگے تو میں اپنے تئیں اس تلوار سے مار لیتا ہوں وہ کہے ہم تیرے تابع ہیں مالک
کہا جب دشمن کو تم دیکھو تو تلواروں کو میان سے نکال ایکبارگی سب حملہ کرو اور چند لوگ کو روانہ کیا کہ تم جاکے محمد کا لشکر
کہاں ہے سو دریافت کرکے آؤ پھر یہہ جاسوساں جاکے بہت ہی برے حال راہ سے پھر کر آئے اور کہے ہم راہ میں دیکھے گورے
گورے آدمیاں ابلق گھوڑوں پر بیٹھکے راہ میں ہیں انکو دیکھتے ہی ہمارے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے اور ہمکو ٹھہرنے کی طاقت
نہ رہی یہہ احوال دیکھتے پر بھی وہ لوگ باز نہ آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے ارادے پر واقف ہوکر کے میں عتاب بن اسید کو

نائب کر کر شوال کی چھٹوین کو بارہ ہزار آدمی سے نکلے یعنی سے ساتھ آئے ہو دس ہزار آدمی اور مکے سے ساتھ ہو گئے سو دو ہزار آدمی
تھے اور حضرت نے صفوان بن امیہ سے سو بکتر طلب کئے اور صفوان مکہ فتح ہوتے ہی بھاگ کر یمن کو جانے واسطے نکلا تھا سو عمیر
بن وہب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کر اسکے لئے امان لئے اور جا کے اسکو راہ سے پھیر کر لائے صفوان حاضر ہو کے
کہا مجھے دو مہینے کی مہلت دیو حضرت فرمائے تجھے چار مہینون کی مہلت دیا ہون غرض اسنے ہنوز ایمان نہ لایا تھا حضرت ہتیار
مانگے تو کہا کیا میرے پاس سے چھین لیتے ہو تو حضرت فرمائے ایسا نہین بلکہ ہم عاریت لیتے ہین اگر ہلاک ہو تو ہم اسکا عوض تجھے
دینگے پھر اسنے سو بکتر اور اسکے ساتھ کے ہتیار اور اسکو اٹھانیکے اونٹ کر دیا اور اخبار دریافت کرنیکے لئے عبد اللہ بن
ابی حدرد کو بھیجکر روانہ کئے انھون تمام کیفیت دریافت کر کر آکے حضرت سے عرض کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر اللہ چاہے تو وہ سب
اسباب سامان مسلمانون کو غنیمت ملیگا اور بعضے صحابہ لاف سے کہے ہماری اتنی بڑی جمعیت ہے ہم کفار سے مغلوب ہونگے یہہ بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی کیونکہ نصرت و فتح خدا کی طرف سے ہے قلت و کثرت پر موقوف نہین القصہ جب حضرت
حنین بیابان مین پہنچے صبح ہی دو بکتر پہنے اور سر مبارک پر خود رکھے اور دلدل خچر پر سوار ہو کے چلے ہنوز روشنی خوب نہین
ہوئی تھی اور راہ بہت نشیب و فراز تھی اور لشکر کا جو نالون کے اندر سے تھا سو لشکر متفرق ہو گیا کفار اول ہی آکے وہان بیچ
مین بیٹھے تھے ایکبار سب حملہ کئے اور سبکون پر تیرون کا مار کئے ہراول پر خالد بن ولید اور انکے ہمراہ بنی سلیم گھوڑون پر
سوار تھے سو گھوڑے بھاگے اور نو مسلم جو مکے سے ساتھ آئے تھے سو بھی بھاگے اور چند مسلمانان جن کے بدن پر کپڑے
نہ تھے سو وہ بھی ٹھہر نہ سکے انھون کو دیکھ کے باقی تمام فوج سرک گئی اور حضرت کے ہمراہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور
علی مرتضے اور زبیر اور عباس اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اور انکے فرزند جعفر بن ابی سفیان اور فضل
بن عباس اور اسامہ بن زید اور ایمن بن ام ایمن رہگئے اور ہوازن کا سیاہ جھنڈا دراز نیزے پر باندھکے ایک شخص سرخ
اونٹ پر لیا ہوا بیٹھا تھا ہوازن اسکے پیچھے تھے قابو ملا تو وہ شخص مارتا نہین تو جھنڈا اٹھا کے چلتا اور مکے کے نو مسلم
جنکا اسلام ضعیف تھا دلونکے کینے ظاہر کئے اور خوشیان کرنا شروع کئے ابو سفیان بن حرب کہا یہہ بھاگتے ہین سو دریا
کے کنارے تک دم نہ لینگے اور مانتے کے پانسے جو ساتھ تھے سو نکال نکال فال دیکھنے لگا اور کلدہ بن حنبل جو صفوان
بن امیہ کا اخیافی بھائی تھا سو کہنے لگا آج محمد کا جادو باطل ہوا یہہ سنکے صفوان کہا تیرا منہہ توڑے قریش
مین کا ایک شخص مجھے پرورش کرنا بہتر ہے ہوازن کی قوم والون سے اور شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کہتا ہے

کرین مکے سے نکلتے وقت یہی گانٹھ کر آیا تھا کہ اب مین اس لشکر کے ساتھ ہو رہتا ہون جب جنگ مین لوگ گر پڑینگے تو غفلت
مین محمد کو مار ڈالتا ہون اسوقت اتنے سمجھونگا کہ گویا مینے ہی بدلا لیا غرض اس روز نکال فرصت کا وقت دیکھکے تلوار
کھینچکر مین حضرت کے نزدیک ہوا تلوار اٹھا کے مارنا چاہا کہ اس بین ایک آتش کا شعلہ بجلی کے مانند چمکا قریب تھا کہ میں جل جاؤن
اور اسکو دیکھنے کی طاقت نہ رہی سو ہاتھون کو آنکھون پر رکھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر دیکھے اور فرمائے ای شیبہ میرے
نزدیک آ پھر مین نزدیک ہوتے ہی اپنا دست مبارک میرے سینے پر پھیر آئے اور فرمائے یا اللہ اسکو شیطان سے پناہ دے
بجز یہ کہتے ہی میرے دل میں ایک محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی اور میری ذات سے انکی ذات میرے پاس عزیز
ہوئی بعد فرمائے ای شیبہ جا اور کافرون سے جنگ کر سو مینے تلوار لیکر کافرونکو مارنے لگا اور میرے دل مین یہی ہوا کہ مین
مارے جانا بہتر ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ آسیب نہ پہنچیا اگر اسوقت میرا باپ بھی آتا تو اسکو قتل کرتا القصہ
حضرت لوگون کو دیکھے کہ ٹھہرتے نہین عباس کو فرمائے انصار کو اور حدیبیہ مین بیعت کئے سو لوگون کو پکارو عباس کا آواز بہت
بلند تھا سو پکارے ای انصار اور ای سمرہ کے جھاڑ پاس بیعت کئے سو لوگ کہان ہین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد
فرماتے ہین تب وے لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے ایسا دوڑے گویا اونٹنی پکاری تو بچہ دوڑتا ہی اور او نٹون پر سوار تھے سو
لوگ اونٹ پھرنے مین سستی کئے تو بکتر گلے مین ڈال کر اور ڈھال تلوار اٹھا لیکر اونٹ پرسے کود پڑے اور دوڑ کے حضرت پاس
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ یعنے میں ہون
نبی جھوٹ نہین مین ہون فرزند عبد المطلب کا اور عباس خچر کی باگ پکڑے تھے اور ابو سفیان بن حارث رکاب پکڑے
ہوئے تھے اور حضرت خچر کو آگے بڑھاتے جاتے تھے جب سو آدمی تک حضرت کے پاس جمع ہو حضرت انکو حکم کئے جاؤ اور
کافروں سے جنگ کرو پھر یہ لوگ جنگ شروع کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکے فرمائے اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْس
یعنے اب چولا گرم ہوا اور ایک مشت بالو لیکے کافرون کی طرف پھینکے اور فرمائے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنے منہہ برے ہو
کافرون مین کوئی شخص نہ رہا جو اسکی آنکھ مین بالو نہ پڑی سو کافران بھاگنے لگے اور کافران کا جھنڈا لیکے اونٹ
پر جو شخص بیٹھا تھا اسکے پیچھے علی مرتضی جاکے اونٹ کے ٹانکے مارے اونٹ اور اس دونون ٹلکے پڑے اور ایک
انصاری تھے سو دوڑ کے اسکو مار دئیے اور انکے ستر آدمی تک قتل ہوئے اور مسلمانون کے چار شخص شہید ہوئے
ہنوز مسلمان سب جمع نہین ہوئے تھے کہ کافرون کے مشکیان باندھ لانے لگے اور انکا تمام اسباب

عورت بچے سب غنیمت ملا تو چھے ہزار آدمی اور چوبیس ہزار اونت اور چالیس ہزار بکری اور چار ہزار اوقیے روپے کے تھے اور کفار
بھاگ کے بعضے طایف کو گئے مالک بن عوف بھی اُنہین کے ساتھ تھا اور بعضے بطن نخلہ طرف گئے اور بعضے اوطاس مین
جا کے بھی جمع ہونیکا قصد کئے پھر سواران حضرت کے بطن نخلہ طرف جو لوگ بھاگے تھے سو اُنکا پیچھا کئے چنانچہ ربیعہ بن رفیع
نے درید کو قتل کئے اور اسکے سوا بھی چند لوگ قتل ہوئے اور بعضے اسیر ہوئے اور اوطاس کو ابو عامر اشعری کے ساتھ فوج دیکے
روانہ کئے پھر اُنھون اوطاس کو گئے کفار مقابلے مین آئے سو اُنکے چند لوگ مارے پڑے چنانچہ مشرکون سے دس بھائی تھے ابو عامر
سے مقابلے واسطے ایک ایک آتا تھا اور انھون اُنکو ٹھکانے لگاتے تھے نون شخص مارے پڑے دسوان بھاگ گیا اور بعد آکے
مسلمان ہوا سو حضرت اسکو شرید ابی عامر کہا کرتے تھے اور ابو عامر کو ایک شخص تیر مار کے شہید کیا پھر لوگ نشان اُنکے
بھتیجے ابو موسیٰ اشعری پاس دئیے سو اُنھون فتح کئے اور اُنکی عورت بچون کو اسیر کر کر لے آئے اسی اسیرون مین حلیمہ کی بیٹی شیما بنت
حارث بن العزی تھی سو مسلمانان اُسکو لے آتے وقت سختی کرنے لگے وہ کہی اللہ مین تمھارے پیغمبر کی دودھ بہن ہون لیکن لوگ
اسکو سچ نہ سمجھے جب حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر کئے عرض کی یا رسول اللہ مین تمھاری دودھ بہن ہون حضرت
فرمائے اسکی کیا نشانی ہے عرض کی مین آپکو کھلایا کرتی تھی سو ایک روز گود مین میرے تھے تو مجھے دانتین کاٹے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نشان سمجھے اور آب دیدہ ہوئے اور اپنی چادر بچھا کے اُسکو بٹھائے اور فرمائے اگر مرضی ہے تو میرے یہان خوشی اور عزت سے رہو
نہین تو اپنی قوم پاس جانیکا ارادہ ہو تو عزت سے مین روانہ کر دونگا وہ کہی مین قوم پاس جاونگی حضرت اُنکو رخصت کئے اور ایک
باندی غلام دئیے شیما مسلمان ہو کے اپنی قوم پاس گئی القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا اسباب روانہ کئے اور فرمائے اسکو
لیجا کے جعرانے مین رکھو اور طفیل بن عمرو دوسی کو ذوالکفین بت کو توڑنے روانہ کئے اور تاکید کئے اسکو توڑ کر اور اپنی قوم کو
لیکر طایف مین آؤ طفیل جا کر اسکو توڑے اور اپنی قوم کے چار سو آدمی سے آکر طائف مین حضرت پاس حاضر ہوئے القصہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ الیمانہ پر سے ہو کے ہوتے قرن کو پہنچے بعد ملیح کو آئے بعد لیہ مین مقام کر کر مسجد بنائے وہان نبی لیث
کے قبیلے والا ایک شخص ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا سو اُس سے قصاص لئے اور وہان مالک بن عوف کا ایک قلعہ چھوٹا سا
تھا سو اُسکو توڑوا دئیے بعد ایک راہ جسکا نام ضیقہ تھا سو اُس راہ سے چلے حضرت پوچھے اس راہ کا کیا نام ہے لوگ
عرض کئے ضیقہ حضرت فرمائے وہ نہین بلکہ اس کا نام یسری ہے وہان سے نکلکر ثقیف کے ایک شخص کے باغ پاس آکے اترے اور
اُسکو کہے تو یہان سے نکل جا نہین تو ہم باغ کو ویران کر دینگے سو وہ نہ مانا پھر اُسکے باغ کو خراب کر دئیے بعد اُس مقام سے

[illegible]

کوچ کر کر طائف کے قریب اکے اُترے ثقیف قلعے مین ایک برس کا ذخیرہ جمع کر رکھے تھے دروازے بند کئے اور تیران مارے سو چند
صحابی شہید ہوئے پھر وہانسے سرک کر دور آکر اُترے اور حضرت کے ہمراہ ازواج مطہرات سے دو بیبیان تھین دونوں کے لئے دو خیمے دئیے
تھے سو انکے بیچ مین حضرت نماز پڑھا کرتے تھے ثقیف ایمان لائے بعد اُس ہی مقام مین مسجد بنائے آج تک مسجد وہان موجود ہی الغرض انکو
سخت محاصرہ کئے اور ثقیف بھی تیروں کا برسات برساتے تھے اور دوس کی قوم اپنے ہمراہ منجنیق اور دبابہ لائے تھے سو منجنیق کو
کاڑے اور دبابہ کے نیچے چھپکے قلعے کے دروازے پر پہنچکر آتش لگانا چاہے ثقیف لوہے کے میخ گرم کر کر اُسپر ڈالے لوگ دبابے کے نیچے
نہ رہ سککے نکلے پھر ثقیف انکو تیروں سے مارے بعد حضرت حکم کئے انکے باغونکو ویران کرو ثقیف خدا کا اور رحم کا واسطہ دیکر
کہنے لگے اِن باغوں کو کاٹو مت اگر مرضی ہو تو تم ہی لو یہہ سننے سے حضرت اسکو موقوف کئے اور ایک روز قلعے والوں
کو کہے جو غلام اُترکے ہمارے پاس آکر ایمان لاوے تو وہ آزاد ہی بیس آدمی کے قریب اُتر آکر ایمان لائے الغرض اٹھارہ روز انکو
محاصرہ کئے بعد نوفل بن معاویہ دیلی سے تجویز پوچھے انھوں عرض کئے یہہ لوگ لومڑی کے مانند ہین جو سوراخ مین چھپتی ہیں
اگر چند روز دنگ کرین تو پیٹ جاوے اگر چھوڑین تو کچھ اندیشہ نہین بعد حضرت خواب دیکھکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمائے
مین خواب دیکھا کہ قعب بھر کے مسکہ کسونے مجھے بھیجا مرغ اسکو ٹھکور کے گرادیا ابوبکر عرض کئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالفعل یہہ
قلعہ فتح نہوگا حضرت فرمائے مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں بعد خولہ بنت حکیم آکے عرض کئی اگر طائف فتح ہوگا تو مجھے غیلان کی
بیٹی بادیہ کا زیور دیو اسکا نہین تو عقیل کی بیٹی فارعہ کا زیور دیو حضرت فرمائے کیا قلعہ فتح ہونیکا اذن نہ ہو تو بھی
دیؤن عرض خولہ چلکے عمر کو یہہ کہی عمر رضی اللہ عنہ حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے عرض کئے کہ خولہ ایسا مذکور
کہی حضرت فرمائے سچ مین اسکو کہا تھا عمر کہے کیا علم اسکے فتح کا نہین ہوا تو حضرت فرمائے نہین عمر کہے مین لوگوں کو کہہ دیا
ہوں سبان کوچ کرین حضرت فرمائے کہہ دیو سو عمر رضی اللہ عنہ ندا کئے علی الصباح کوچ کرنا لوگ عرض کرنے لگے
فتح نکر کے کیسا کوچ کرنا حضرت فرمائے ایسا ہی تو بسم اللہ جنگ کو جاؤ پھر صبح ہی جنگ کو گئے اور بہت لوگ زخمی ہوئے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے سبان کوچ کرنا سب خوش ہو کے کوچ کئے یہہ حال دیکھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تبسم کئے اور
لوگون کو جاتے وقت فرمائے تم یہہ کہا کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ
الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ یعنے کسی کو بندگی نہین سوائے اللہ کے جو ایک ہی سانچ کیا اپنا وعدہ اور نصرت دیا اپنے
بندے کو اور بھگا دیا جماعتوں کو اکیلا اور جب روانہ ہوے تو فرمائے یہہ کہو آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ خدا طرف رجوع ہوتے ہیں توبہ کرتے بندگی کرتے ہمارے پروردگار کی تعریف کرتے اسکی بعضے صحابہ عرض
کئے یا رسول اللہ ثقیف پر بد دعا کرو حضرت فرمائیے یا اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور انکو میرے یہاں لے آ الغرض نبی
صلے اللہ علیہ وسلم وہانسے نکل کر ذی القعدہ کی پانچوین کو بخشنے کے روز جِعِرّانہ کو پہنچے اور غنیمت تقسیم کئے پھر لوید ہوازن
کی قوم مسلمان ہوکے آئی اور عرض کئی یا رسول اللہ ہم گھردار قبایل والے ہیں اور ہمکو جو بلا پہنچی سو ہوش ہے اب ہم پر احسان
فرماؤ اور ایک شخص ہوازن کا جو بی بی حلیمہ کے قرابت مین تھا عرض کیا یا رسول اللہ اس بندیوانون مین آپکے پھپیان
اور خالوان اور کھلاتے تھے سو دائیان ہین اگر ہم حارث بن ابی شمر غسانی یا نعمان بن منذر کو جو عرب کے بادشاہان
تھین دودھ پلاتے اور وہ آگے ہمکو ایسا اسیر کرتے تو ہمکو امید تھی کہ وہ ہمکو بخشش کرتے آپ انھون سے بہتر ہیں ہم پر منت
رکھا یہ بول کے بعد بیان کہا شعر اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَرَمٍ ؛؛ فَاِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَنْتَظِرُ ؛؛
ہم پر منت دھر یا رسول اللہ بخشش کرنے مین کیونکہ آپ وہ مرد ہین جو ہم آپکی امید اور انتظار کرتے ہین اُمْنُنْ
عَلٰى بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ ؛؛ مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا فِيْ صَفْوِهَا كَدَرٌ منت رکھ ایک جماعت پر کہ بیشک باز
رکھی انکو تقدیر شکست پائی انکی جمعیت اور انکی صفائی مین کدورت آگئی اَبْقَتْ لَنَا الدَّهْرُ هَتَّافًا عَلٰى
حَزَنٍ ؛؛ عَلٰى قُلُوْبِهِمُ الْغَمَاءُ وَالْغَمَرُ ؛؛ چھوڑ دیا ہمکو زمانہ نے پکارنے واسطے غم پر انکے دلون پر اداسی
ہی اور شدت اِنْ لَمْ تَدَارِكْهُمْ نَعْمَاءُ تَنْشُرُهَا ؛؛ يَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِيْنَ يُخْتَبَرُ اگر نہ پہنچیگی ان قوم کو نعمتان
جواب اسکو بانٹنے ہوا اے گران شخص لوگون مین از روے حلم کے جب کہ آزمایش کیا جاتے ہین اُمْنُنْ عَلٰى نِسْوَةٍ قَدْ
كُنْتَ تَرْضَعُهَا ؛؛ اِذْ فُوْكَ تَمْلَؤُهُ مِنْ مَحْضِهَا الدِّرَرُ منت رکھ عورتون پر جو تو انکا دودھ پیتا تھا جب
کہ تو اپنا منہ بھرتا تھا انکے خالص دودھ سے اَللَّاءِ اِذْ اَنْتَ طِفْلٌ كُنْتَ تَرْضَعُهَا ؛؛ وَ
اِذْ يَزِيْنُكَ مَا تَاْتِيْ وَمَا تَذَرُ ؛؛ وہ عورت جو تو جب طفل تھا تو اسکا دودھ پیا کرتا تھا اور جب تجھے
خوب سہتا تھا وہ جو کرتی تھی اور چھوڑ دیتی تھی لَا تَجْعَلْنَا كَمَنْ شَالَتْ نَعَامَتُهُ ؛؛ وَاسْتَبْقِ مِنَّا فَاِنَّا مَعْشَرٌ زُهُرٌ ؛؛ ہمکو
مت کر انھون کے مانند جو متفرق ہوئی انکی جماعت اور باقی رکھ ہمکو کیونکہ ہم بیشک جماعت ہین روشن اِنَّا
لَنَشْكُرُ الْآلَاءَ وَقَدْ كُفِرَتْ ؛؛ وَعِنْدَنَا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ مُدَّخَرٌ بیشک ہم البتہ شکر کرینگے نعمتون کا
جس وقت کہ ناشکری کیا جاوے اور ہمارے پاس آج کے روز کے بعد ذخیرہ ہے فَاَلْبِسِ الْعَفْوَ مَنْ قَدْ كُنْتَ

تُوضِعُہٗ، مِنْ اُمَّھَاتِکَ اِنَّ الْعَفْوَ مُشْتَھِرٌ سو یہان معافی انکو جو دودھ پلایا تھا انکا تیری ماؤن سے مقرر معاف کرنا تیرا مشہور
ہے اِنَّا لَنَامَلُ مِنْکَ الْعَفْوَ نَلْبَسُہٗ، ھَادِی الْبَرِیَّۃِ اِذْ یَعْفُوْ وَیَنْتَصِرُ، مقرر ہم امید رکھتے ہین تیرے سے
معافی کی جو پہنے ہم اسکو اے راہ نما خلق کے جب کہ عفو کرتا ہے اور مدد کرتا ہے یَا خَیْرَ طِفْلٍ وَمَوْلُوْدٍ وَمُنْتَجَبٍ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا مَا حُصِّلَ الْبُشَرٗ، اے نیک طفل اور نیک فرزند اور اے پسند کیا ہوا مومنون کے لئے جب کہ حاصل
کیا جاتا انتشاری فَاغْفِرْ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا اَنْتَ رَاھِبُہٗ، یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِذْ یُھْدٰی بِکَ الظَّفَرُ
سو معاف کر معاف کرے اللہ اُس سے جو تو اسکو ڈرتا ہے قیامت کے دن جب کہ تباہ جائیگا تیرے واسطے فتح نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مین غنیمت تقسیم نہ کر کر تمہاری اتنے روز انتظار کیا لیکن تم اسوقت نہ آئے لاچار ہو کے تقسیم کر دیا اب تمکو اپنا
اپنا مال اسباب ہونا یا عورت بچے ہونا سو بیان کرو پھر وہ کہے ہمکو عورت بچے ہونا حضرت فرمائے میرا حصہ اور عبد المطلب کی اولاد
کا حصہ جو تھا سو مین تمکو دیچکا باقی اور لوگون کے حصے دلانے واسطے مین ظہر کی نماز پڑھے بعد تم آکے کہو ہم رسول اللہ
کو ہمارا سفارشی کرتے ہین مسلمانون پاس اور مسلمانون کو ہمارا سفارشی بناتے ہین رسول اللہ پاس سو ہمارے عورت بچون کو ہمکو
دئین دلوادیو پھر حضرت نماز پڑھے بعد وہ لوگ کھڑے ہوکے ویساہی عرض کئے حضرت فرمائے میرا حصہ اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ
مین نے تمکو دیا مہاجرین کہے ہمارا جو حصہ تھا سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے انصار کہے ہمارا حصہ بھی ہم حضرت کو دئے
اقرع بن حابس بولا مین اور بنو تمیم اپنا حصہ نہ دیگے عُیَیْنہ بن حصن بولا مین اور بنو فزارہ بھی اپنا حصہ نہین دیتے عباس بن مرداس
بولا مین اور بنی سلیم بھی اپنا حصہ نہین دیتے اتنے مین بنی سلیم پکار اٹھے ہم ہمارا حصہ دیچکے عباس بن مرداس انکو بولا اتنے
لوگون مین تم مجھے خفیف کئے عرض حضرت فرمائے جس نے یہ دینے کو راضی نہین ہوتا ہے تو ہم اسکو آئندہ ایک کے
عوض مین چھ اتنا دیگے پھر تمام لوگ راضی سے باندی غلام کو پھیر دئے مگر عیینہ بن حصن ایک بوڈھی عورت کو اپنے
حصے مین لیا تھا اس گھمنڈ پر کہ قبیلے مین اسکے قرابتی بہت رہےگے مین اسکو لیا تو بہت پیسے دیکر پھیر پاس سے لیگے جب
سب لوگ رد کر گئے اُس نے نہ دیا ہوازن کی قوم کا ابو صرد نام ایک شخص تھا سو کہا بہت بہتر تو اس بوڈھی کو لیلے واللہ
اسکا منہ نہ ٹھنڈا ہے اور نہ اسکے چھاتیان اٹھے ہوئے ہین اور نہ اسکے پیٹ مین بچہ ٹھہرنیکی امید ہے اور نہ اسکو مرد کہا
اور نہ اسکو دودھ ہے پھر عیینہ شرمندہ ہوکے چھ حصون پر راضی ہوکر اسکو دیدیا جب تمام بندیوان کو انکے حوالے کئے تو
حضرت انسے پوچھے مالک بن عوف کہان ہے لوگ کہے اُس نے طائف مین ثقیف کے یہان ہے حضرت فرمائے تم اسکو

اطلاع دیو کہ تو اگر مسلمان ہوکے آویگا تو مین تجکو تیرے عورت بچے مال اسباب دیونگا اور تجھے سو اونٹ انعام دیونگا سو مالک
یہہ سنکر طایف سے بھاگ کر حضرت پاس آکے ایمان لایا حضرت اُسکو وعدے کے موافق سب دئیے اور اُسکی قوم والے جو ایمان لائے
اُنکا سردار کئے اور وہان باقی بعد خمس جو حضرت کا حصہ تھا اُس مین سے بڑے بڑے عمدہ لوگ جو نومسلم تھے اُنکا دل اسلام
پر مضبوط ہونا کر کر انعامات دئیے چنانچہ ابو سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور حارث بن حارث بن کلدہ اور حارث
بن ہشام اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی اور علا بن حارثہ ثقفی اور عُیَینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور
مالک بن عوف اور صفوان بن اُمیہ ایک ایک کو سو سو اونٹ مرحمت کئے اور بھی لوگون کو سو سے کم دئیے جب کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم قریش کو اور دوسرے قبیلے والونکو دئیے اور انصار کو کچھ نہ دئیے تو بعضے انصاریان دلگیر ہوکے کہنے لگے کام کے وقت ہمکو
بلواتے ہین اور انعامات دوسرونکو ملتے ہین سو حضرت یہہ کیفیت سنکے انصار کو جمع کئے اور خدا تعالی کا حمد و ثنا کرکر فرمائے مین سنا
ہون تم دلگیر ہوئے ہو سو کیا تم گمراہ تھے جو تمکو اللہ تعالے ہدایت دیا اور فقیر تھے جو اللہ تعالے غنی کیا اور تمھارے بیچ دشمنی
تھی جو اللہ تعالے تمھارے دلون مین دوستی ڈالا انصار کہے درست خدا کا اور رسول کا ہمارے پر فضل و منت ہے حضرت فرمائے کیون
تم اسکا جواب کہو انصار عرض کئے ہم کیا جواب دین خدا کی اور رسول کی ہمپر منت اور فضل ہے حضرت فرمائے اگر تم یون
کہوگے تو سچ کہے تو جھوٹا بنکے آیا سو ہم تیری تصدیق کئے اور کم زور ہوکے آیا ہم مدد کئے اور بھاگکے آیا ہم جگہہ دئیے اور محتاج
ہوکے آیا ہم سلوک کئے انصار کہے ایسا نہین بلکہ اللہ و رسول کی منت ہمپر ہے بعد فرمائے اے انصار یہہ لوگ نومسلم تھے
انکے دلونمین الفت پیدا کرکے اسلام قوی ہونا کر مین نے دیا اور تمکو تمھارے اسلام پر چھوڑا تمکو کیا اسبات کی خوشی نہین
لوگ اونٹان بکریان لیجاینگے اور تم اپنے ساتھ رسول اللہ کو لیجاتے ہو قسم ہے مجکو اسکی کہ نفس میرا اُسکی قدرت مین ہے اگر ہجرت
نہ ہوتی تو مین بھی انصار مین کا ایک مرد ہوتا اگر لوگ ایک راہ سے جاینگے اور انصار ایک راہ سے جاینگے تو مین بھی انصار کی راہ سے
جاونگا لوگ میرے ظاہر کا لباس ہین تو انصار میرے باطن کا لباس ہین میرے بعد تمکو حصون مین گھٹاو ہوگا سو تم صبر کرو یہانتک میرے
میرے سے حوض کوثر پر تم ملاقات کروگے بعد فرمائے یا اللہ رحم کر انصار کو انصار کے بچون کو اور بچون کے بچون کو پھر انصار اس قدر روئے
کہ انکے داڑیان اشک سے تر ہوے اور سب کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم راضی ہوئے الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تیرہ دن
رہکے ذی القعدہ کی اٹھارھوین چہارشنبے کی شب کو عمرے کا احرام باندھکے نکلے اور مکے کو جاکے عمرہ بجا لائے اور مکے کی نظامت عتاب بن
اسید کے نام سے مقرر کئے اور معاذ بن جبل کو لوگونکی تعلیم واسطے مقرر کئے اور مدینے کو سدھارے حضرت مدینے سے نکلے سو دو مہینے سولہ روز کے

جھر داخل ہوئے اور ذی الحجہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرزند ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے انکا نام ابراہیم رکھے اور اسی سال بی بی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا انتقال ہوا اور اسی سال مدینے مین منبر بنائے اور اسی سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین بی بی سودہ کو طلاق دینا چاہے وہ بی بی عرض کئے یا رسول اللہ اب میرے دل مین مردکی خواہش نہین لیکن مجھے یہہ منظور ہے قیامت مین میرا حشر آپکے بی بیون مین ہونا اور آپکے عورتون مین میرا نام داخل رہنا سعادت لبس ہے اور مین میرا دن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دیتی ہون یہہ سُنکے حضرت اُس ارادے سے گذرے اور اُنکا دن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو دئیے اور اسی سال کفار اپنے طریق پر حج کے مناسک ادا کئے اور عتاب بن اسید مسلمانون کے ساتھ حج کئے نوان سال ہجری محرم مین عیینہ بن حصن کے ہمراہ پچاس سوار کر کر بنی تمیم پر روانہ کئے دنکو چھپتے شب کو چلتے آخر اُنکے مقام پر پہنچکے اُنکو غارت کئے اور اُنکے جانور اور گیارہ مرد اور اکیس عورت اور تین بچے غنیمت ملی وہ قوم تایب ہو کر حاضر ہوئے اور اسلام لائے سو حضرت اُنکا اسباب وغیرہ اُنکو پھیر دئے اور اسی مہینے مین صدقات وغیرہ وصول کرنے واسطے عاملونکو اطراف مین روانہ کئے اور صفر مین قطبہ بن عامر کے ہمراہ بیس آدمی دیکر بنی خثعم پر روانہ کئے اُنپر شبخون کرے چند شخص لڑکے مارے پڑے اور اُنکے عورتان اور جانور وغیرہ غنیمت ملی سو مدینے کو لائے اور اسی مہینے مین بنی عذرہ کے لوگ آکے ایمان لائے اور ربیع الاول مین ضحاک بن سفیان کے ہمراہ لوگون کو دیکے بنی کلاب پر روانہ کئے پھر اُنکو اسلام کی دعوت کئے تو وہ قبول نہ کر کر جنگ پر مستعد ہوئے سو مقابلہ ہوا اور کافرون کو ہزیمت ہوئی اُنکا اسباب غنیمت ملا اور ربیع الآخر مین علقمہ بن مجزز مدلجی کے ہمراہ تین سو آدمی دیکر حبشیون پر جو جدہ مین ہنگامہ کر رہے تھے سو روانہ کئے اور اُنکا ٹھکانا ایک جزیرے مین تھا سو دریا پیر کے وہان گئے اور وہ لوگ بھاگ گئے اور اسی مہینے مین علی مرضی کے ہمراہ ڈیڑھ سو آدمی انصار کے دیکر بنی طی کا بت فلس کو توڑنے واسطے روانہ کئے اور اُنکی سواری وغیرہ کو پچاس گھوڑے سو اونٹ کر دئے سو وہان پہنچکے اُنپر شبخون کرے اور فلس بت کو توڑے حاتم طی کا فرزند شام طرف نکل گیا اور اُنکا اسباب وغیرہ لیکے مدینے کو آئے حاتم طی کی لڑکی بھی اسیرون مین تھی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو آزاد کئے اُسنے اسلام لائی اور شام طرف جاکے اپنے بھائی عدی کو لائی اور اسی مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عکاشہ بن محصن کو جناب طرف روانہ کئے اور رجب مین تبوک کا غزوہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی ہرقل شام مین فوج کشی کرتا ہے اور اُنکو یکسال کا درماہہ بٹنکی دیا ہے اور لخم اور جذام اور عاملہ اور غسان کے قبیلے جو عرب مین ہین سو بھی اُنکی موافقت کئے ہین اور اُنکی مراد ان بلقا تک پہنچ چکی سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لوگون کو حکم کئے روم کے بادشاہ سے جنگ کرنیکے لئے تیاری کرنا عادت شریف ایسی تھی جنگ کو ایکطرف جاتے ہین تو دوسری
طرف کی شہرت دیتے لیکن یہہ سفر دور دراز کا ہی اور مخالف بڑی قوت واقتدار والا ہی اسلئے سب کو کہہ دئیے لوگون کو معاش
کی تنگی تھی اور دہوپ کا لا بہت شدت سے تھا اور راہ مین اناج پانی کی قلت تھی اور مدینے مین میوے پکنے کا ہنگام شروع تھا
لوگون کو سفر کرنا نہایت مشقت ہوئی منافقان اور جنگلی لوگ آکر بہانی کر کر رخصت لئے اور چند منافقان جاسوم یہودی
کے گھر مین جمع ہو کر لوگون کو بہکانے واسطے ورغلانا شروع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ چند
لوگ دیکے روانہ کئے کہ تم جاکے اس گھر کو جلا دیو سو یہہ جاکے جلا دئیے اور لوگون کو جلدی سے تیاری کرو کرکے بہت تاکید
فرمائے اور تونگرون سے اعانت چاہے سو عثمان رضی اللہ عنہ ہزار اونٹ اور ستر گھوڑا اور دس ہزار دینار نقد اپنی طرف سے
دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے حق مین فرمائے عثمان اِس کے بعد کچھ ہی کرو اُسکو ضرر نہ دیگا دوسرے صحابہ بھی اپنی ہمت موافق دئے
کئے چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی تمام زندگی اسباب جو کچھ تھا سو دئیے اور عمر فاروق اپنی آدھی زندگی دئیے پھر
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین محمد بن مسلمہ انصاری کو نائب کئے اور علی مرتضے کو مدینے مین اپنی اہل وعیال کی محافظت
واسطے چھوڑ دئیے سو منافقان کہنے لگے علی کا جانا حضرت پر بار تھا اسلئے انکو یہان ہی چھوڑ دئیے علی مرتضی بھی یہہ گندے باتان منافقون
کے سنکر شہر سے نکلے اور جرف مین جاکر حضرت سے ملے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکا احوال سُنکے فرمائے منافقان جھوٹ بولے
لیکن مین تمکو یہان رکھا ہون سو ہمارے لوگون کی محافظت واسطے رہو کیا تم راضی نہین ہوتے ہارون جس منزلے
پر موسی سے تھے ویسا ہی تم میرے سے ہونا لیکن میرے بعد نبی نہین پھر علی کو مدینے طرف روانہ کئے اور آپ سدھارے العقصہ
حضرت ثنیۃ الوداع مین لشکر کا موجودات لئے سو تیس ہزار آدمی جنگی تھے اِس مین دس ہزار گھوڑا تھا اور قبیلون مین
نشانان بیرقان بانٹے اور جھنڈا ابوبکر صدیق کے حوالے کئے اور انصار کا نشان زید بن ثابت پاس عنایت کئے اور ہراول
پر خالد بن ولید کو مقرر کئے اور طلحہ بن عبید اللہ کو برنغار پر معین فرمائے اور عبد الرحمن بن عوف کو جونغار پر رکھے پھر حضرت
وہان سے پیشتر روانہ ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول منافقون کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ عذران بہانے بنا کر نکل
آئے اور ابوخیثمہ بھی حضرت کے ساتھ نہ جاکے رہگئے تھے سو ایکروز گرمی کے وقت گھر کو آئے تو اُنکو دو عورتان تھین
سو باغ مین دو منڈوے ڈال اسمین آب پاشی کر اور پانی خنک کر اور کھانا تیار کر کر رکھین ہین ابوخیثمہ آکے یہہ دیکھے
اور کہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دھوپ مین بار مین جاتے ہین اور ابوخیثمہ ایسے ناز ونعمت مین رہنا

یہہ تو انصاف نہین واللہ مین اس مندے مین نہ جاؤنگا جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ملون پھر اسباب جتیا
کرکر نکلے اور عمیر بن وہب بھی راہ مین جاتے تھے سو دونون ملگئے جب تبوک کے نزدیک پہنچے ابو خیثمہ عمیر کو کہے مین تقصیر مند
ہون سو تم بعد آؤ مین اکیلا حضرت پاس جاتا ہون غرض دور سے انکو دیکھ کے صحابہ کہے کوئی شخص آتا ہے حضرت
فرمائے ابو خیثمہ ہو سو ابو خیثمہ جاکے اپنا قصہ عرض کئے حضرت فرمائے تو آیا سو خوب کیا القصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
جب مین کی زمین پر پہنچے اور حضرت کا گذر حجر پر جو ثمود کا ٹھکانا تھا ہوا صحابہ کو تاکید کئے کہ انکی بستی کا پانی مت پیو
اور اس سے وضو نکرو اور کھانا مت پکاؤ اور آپ منہہ پر چادر اوڑھکے سواری وہان سے جلد چلائے اور فرمائے یہہ ظالم لوگون کے
گھرون مین تم مت جاؤ مگر روتے مبادا تمکو کچھ آسیب نہ پہنچے اور جب منزلگاہ مین پہنچے لوگون کو تاکید کئے آجکی شب کوئی آدمی
اکیلا نہ نکلنا سو دو شخص بنی ساعدہ کے نکلے ایک تو جاے ضرور واسطے نکلا اور دوسرا اونٹ گم گیا سو ڈہونڈنے نکلا پہلے کا تو گلا
گھونٹ گیا اور دوسرا بارے لیئے گیا حضرت سے عرض کرنے مین فرمائے مین تو اول ہی تمکو جتیا دیا تھا پھر جسکا گلا گھونٹ گیا تھا اسپر
دعا پڑھکے پھوکے سو درست ہوا اور دوسرا شخص بنی طی کے پہاڑون مین جاکے پڑا طی کے لوگ اپنے ساتھ اسکو لائے اور ایک روز
راہ مین پانی نتھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگے مینہہ برسا لوگ سیراب ہوئے اور ایک روز حضرت کا اونٹ گم ہوا لوگ
ڈھونڈنے نکلے ایک منافق عمارہ بن حزم کے اسباب کے ساتھ تھا سو کہا محمد آپ نبی ہون کرکر کہا کرتے ہین اور آسمان
پر کی خبر دیتے ہین کیا اپنا اونٹ کہان ہے سو معلوم نہین یہہ کہتے وقت عمارہ وہان تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر تھے سو حضرت فرمائے ایک شخص ایسا کہا خدا کی قسم مجھے غیب کے سب باتون کی خبر نہین وہی بات معلوم ہوتی ہے جو
اللہ تعالے معلوم کردایا اور اب اس اونٹ کی خبر دیا وہ فلانے مقام پر فلانی جگہہ ہے اسکی مہار درخت مین اٹکی ہے سو
جاکے وہانسے لاؤ عمارہ وہانسے اٹھکر اپنی جگہہ مین آئے اور اپنے پاس کے لوگون کو کہے حضرت ایسا کہے انکے لوگ بولے وہ بات
ابھی فلانہ بولا عمارہ اسپر غصہ ہوکر اپنے پاس سے نکال دئے اور چند لوگ جو منافق تھے اور غنیمت کی لالچ سے آئے تھے
راہ کی سختی دیکھ رہجاتے تھے اور بعضون کے جانور وغیرہ ضایع ہونے سے بھی رہجاتے حضرت کو انکا احوال کہے تو فرماتے اگر
اسکے نصیب مین خوبی ہو تو آکے ملیگا و اگر نہین تو اسکا نہ آنا ہی بہتر ہے سو ایک روز ابوذر رضی اللہ عنہ چھوٹ گئے حضرت
کو عرض ہوئی ویسا ہی فرمائے پھر ابوذر جو رہے تھے سو اونٹ انکا چل نہیں سکا ابوذر اونٹ کو چھوڑکر اپنا اسباب پیٹھہ پر
اٹھا لیکر حضرت کو ملانے چلے آتے تھے کہ دور سے ایک شخص دیکھ کے کہا یا رسول اللہ کوئی شخص آتا ہے حضرت فرمائے ابوذر ہو پھر انہیں تھے

حضرت فرمائے اللہ ابوذر کو رحم کرے اکیلا چلتا ہی اکیلا مریگا اکیلا حشر ہوگا غرض عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابوذر ربذہ مین
رہا کرتے تھے سواسی جگہہ مرے وہان سوائے انکی عورت اور غلام کے کوئی نتھا سوانھون کو وصیت کئے مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر راہ پر رکھو
پہلا قافلہ راستے سے جو گذریگا اسکو بولو یہہ ابوذر صحابی ہی اسکو دفن کرو پھر ویسا ہی انکو کفن پہنا کر راستے پر رکھے پہلا قافلہ
جو گذرا اُس مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے انکو یہہ کیفیت بیان کئے عبداللہ بہت روئے اور انکو دفن کئے اور
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کئے القصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تبوک کو پہنچے وہ ایک مکان کا نام ہی مدینے اور شام کے
بیچا بیچ مین بعضے کہتے ہین مدینے سے چودھہ روز کے راستے پر ہی غرض لشکر جب وہان اُترا تو پانی نتھا مگر ایک چشمہ کہ اُسمین سے
پانی کی ایک باریک جھیل نکلتی تھی حضرت لوگون کو تاکید فرمائے تھے تم وہان پہنچیگے تو مین آئے سوائے اسکا پانی خرچ مت کرو باوجود
تاکید کرنے پر بھی منافقان اول ہی اکے پانی خرچ کئے حضرت تشریف لاکے دیکھے تو اُسمین پانی نہین حضرت اُنپر لعنت کئے
اور چشمے مین اُترکر پتھرون کے درمیان سے جو جھیل باریک نکلتی تھی وہان اپنا دست مبارک رکھکر دعا مانگے اور
وضو کئے پھر اُسمین سے پانی کا بکا نکلنے لگا تمام لوگ پانی فراغت سے پینے لگے حضرت فرمائے اگر تمھارا کوئی شخص زندہ
رہا تو دیکھیگا یہان اس پانی سے بہت دور تک سرسبز رہیگا سو ویسا ہی ہوا غرض حضرت تبوک مین مقام کئے ایلہ
کا حاکم یحنہ بن رُوبہ آکے صلح کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بھی جزیہ دینا قبول کئے اور دومۃ الجندل
تبوک کے قریب تھا اور وہانکا حاکم اکیدر بن عبدالملک نام ایک شخص تھا اسکا مذہب نصرانی اور بڑی قوت واقتدار رکھتا
تھا سو حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ چارسو بیس سوار دیکے روانہ کئے اور فرمائے اُس شب کو جنگلی گائے کے شکار واسطے نکلیگا تم اسکو
اسیر کرکے یہان لے آؤ بموجب حکم کے خالد روانہ ہوئے جب اسکے قلعے کے قریب پہنچے چاندنی شب تھی اکیدر بالاخانے پر اپنی عورت
کے ساتھہ بیٹھا تھا سو جنگلی گائے آکے حویلی کے دروازے کو سنگون سے گھسنے لگی اکیدر عورت سے کہا دیکھو کیا نادر اتفاق ہی ہمیشہ
ہم دو تین روز کی راہ پر جاکے بہزار مشقت شکار کرتے ہین آج آپہی سے آیا ہی عورت کہی ایسے شکار کو کیا چھوڑ دیتے ہین تو
کہا اسکو کہان چھوڑتا ہون نہین جاکر جلد گھوڑے کو زین بندواکے اور چند قرابتیان رفقا کو لیکے نکلا خالد تو اُسی کے
شکار واسطے آئے تھے دیکھتے ہی اسکو گھیر لئے اسکا بھائی حسان مارے پڑا لوگ ساتھہ کے بھاگ گئے اور اکیدر کو پکڑ کر
حضور مین حاضر کئے حضرت اُسکو امان دئیے اور اُسپر جزیہ مقرر کئے اور دوہزار اونٹ اور آٹھہ سو گھوڑا اور چارسو بکتر اور
چارسو نیزے لیکر اُسکو چھوڑ دئیے اور ہرقل روم کا بادشاہ حمص مین اُترا تھا اُسکو نامہ لکھے اور اسلام کی

دعوت کئے اُسنے جواب مین لکھا مین مسلمان ہون حضرت فرمائے عدو اللہ جھوٹ بولتاہی غرض تبوک مین بیس روز کے
قریب رہے سو نماز قصر سے پڑھا کرتے تھے اور رومیون پر ہیبت ہوئی سو جنگ کا خیال نکئے اور حضرت بھی جنگ نہ کرکے مدینے
کو پلٹے جب مدینے کے قریب پہنچے ذی اوان مین اترے مدینے سے ایک کوس کے فاصلے پر تھا اور وہان منافقان ایک مسجد بناکے
تبوک کو جانیکے قبل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ آپ وہان تشریف لاکے ایکبار نماز پڑھنا تاکہ ہم اپنے معذور لوگون کے
ساتھ نماز پڑھا کرین حضرت انکو جواب دئیے کہ ابتو جنگ درپیش ہی لیکن پھرکے آتے وقت وہان نماز پڑھونگا اور منافقان وہان
مسجد جو بنائے تھے سو محض مسلمانون کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور دشمنون کو وہان جمع کرکر منصوبے کرنا جب حضرت یہان مقام کئے
تو اللہ تعالی انکے ارادے پر آگہی دیا حضرت اُسکو تڑوا جلا دئیے جب مدینے مین داخل ہوئے منافقان آکے عذران ظاہر کر توبہ کرکر جانے لگے
اور کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ کہ انکو کچھ عذر نتھا جو کہین اگر ہم آج جھوٹ کہین تو سبحان اللہ تعالی
ہمکو رسوا کریگا حضرت فرمائے تمھارے حق مین خدا تعالے کے یہان سے حکم آنے تک تم صبر کرنا اور حضرت لوگون کو تاکید
کئے ان تینون شخصون سے کوئی بات نکرنا پھر بستے مین پھرے تو اُنسے کوئی بات نہین کرتا زمین اُنپر تنگ آئی
کھانا پینا چھوڑ دئیے کعب جوان تھے مسجد کو نماز واسطے جاتے روز بازار کو نکلتے دوسرے دونون صاحبان ضعیف تھے سو نکلنے
کی طاقت باقی نہ رہی چالیس روز کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آدمی آکے حکم پہنچایا اپنی عورتون سے پرے رہو
کعب اپنی عورت کو کہے تو جاکے اپنے لوگون مین رہ بعد اللہ جو حکم کریگا ہی سو کریگا ہلال بن امیہ کی عورت جاکے حضرت سے
عرض کی کہ اپنا مرد بہت بوڈھا ہی اُسکے پاس خدمت کو آدمی نہین مین اُسکی خدمت مین رہنا بھی کیا منع ہی حضرت فرمائے
خدمت کرنا مضایقہ نہین پر عورت سے صحبت نکرنا اُن کہی اُسمین چلنے کی طاقت نہین سو عورت پاس کیا جائیگا اُس
روز سے آج تک روتاہی سو انکھ سوجھتی نہین جب پچاس روز ہوئے اُنکا توبہ خدا تعالی کے یہان مقبول ہوا اور یہ آیت اُتری
وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا الآیہ اور حضرت جو تشریف لائے سو رمضان مین مدینے کو پہنچے اور اسی مہینے مین طائف کے
لوگ ثقیف اپنے یہان سے چند لوگ کو روانہ کئے تا ایمان سے مشرف ہووین لیکن شرط کرنے لگے کہ ہمکو نماز معاف کرنا
اور تین سال لات جو بت ہی اُسکو نہ توڑنا اور دوسرے بتون کو ہم ہمارے ہاتھ سے نہ توڑینگے حضرت فرمائے جس دین مین نماز نہ ہووے
وہ دین خوب نہین اور لات کو مین باقی نرکھونگا لیکن ابو سفیان او مغیرہ بن شعبہ کو بھیجتا ہون وہ آکے توڑینگے اور دوسرے
بتون کو تم اپنے ہاتھ سے مت توڑو ہم توڑوائینگے غرض بہت ناہین کرکر آخر قبول کئے اور اسلام لاکر گئے اور تمام قوم

مسلمان ہوئی اور وہ دو شخص کو بُت توڑنے بھیجے سو اُسکو توڑ آئے اور ذی القعدہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے واسطے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حاج کر روانہ کئے جب ضجنان کو پہنچے علی مرتضی کو حضرت اپنے اونٹ پر بیٹھا کے روانہ کئے
تا لوگون کو برات سنا دین اُنھون کو برات سنانے بھیجے کیونکہ عادت عرب کی ایسی تھی کہ قرابت والا برات سنا دیتا
ابوبکر صدیق سے جب ملے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھے کیا تم امیر ہو کے آئے ہین یا تابع تو علی مرتضی کہے امیر نہین مین تمھارا تابع
ہو کے آیا ہون پھر دونون صاحبان مکہ کو گئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانون کے ساتھ حج کو قایم کئے اور کفار
اپنے طریقے پر مناسک ادا کئے اور نحر کے روز جمرون کے پاس علی رضی اللہ عنہ مشرکون کو سنا دئیے کہ اس سال کے بعد اگلے
سال سے کوئی مشرک حج نہ کرنا اور برہنہ کعبے کا طواف نہ کرنا اور جن مشرکون کے ساتھ صلح ہو کے ایام مقرر ہو چکے ہین انکو وہ ایام
تمام ہونے تک عہد و ذمہ باقی ہے اور جن کے لئے ایام معین نہین اُنھون کو چار مہینون کا میعاد ہے کہ اس عرصے مین اپنے
کو جہان کہین کہ امن ہے وہان پہنچاوے جب مناسک وغیرہ سے فراغت ہوئی دونون صاحبان مدینے کو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اسی سال عبد اللہ بن ابی بن سلول جو منافقون کا چودھری تھا موا اور اسی سال
حضرت اپنی بیبیون پاس ایک مہینے تک نہ جاؤنگا کرکر ایلا کئے اور اسی سال بہت سے وفود حضرت پاس آئے سو اس
سال کو وفود کا سال کہتے ہین وفد اُسکو کہتے ہین کہ ایک قوم اپنے چند عمدہ لوگ کے تئین حاکم کی خدمت مین سوال و جواب
کرنے روانہ کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو دعوت کرنے لگے اور جنگون مین اکثر مسلمانون کو غلبہ ہوتا تھا
اور اسلام کی حقیقت اور حضرت کی سچوتی سبھون پر معاینہ ہونے لگی تو عربون کی قوم کہتے تھے قریش سب عربون کے پیشوا ہین
اور محمد کے احوال سے خوب واقف ہین اگر قریش تابع ہوگے تو ہم بھی تبعیت قبول کرینگے جب قریش کا حال دیکھ چکے حضرت کی خدمت
مین انکی طرف سے وفود آ آکر ایمان لانے لگے سو اسی سال بنی تمیم کی وفد آئی چنانچہ اُسکا ذکر آچکا اور اسی سال ثقیف
کی وفد آئی اُنکا احوال بھی گذر چکا اور اسی سال بنی عامر کی وفد آئی اُن مین عامر بن الطُفیل اور اربد بن قیس بن
جزء بن خالد بن جعفر اور جبار بن سلمی بن مالک بن جعفر تھے یہی تینون اُنکے بڑے شیاطینون مین تھے اور عامر آیا تھا سو
مردود حضرت کو دغا سے مارنا کر ارادہ کیا تھا اور اربد کو کہا تھا مین محمد کو باتون مین لگاتا ہون اور تو اُسکو قتل کر غرض
حاضر ہو کے حضرت کو کہنے لگا ای محمد مین کچھ کہتا ہون خلوت مین چلو حضرت فرمائے نہ آؤنگا جبتک تو ایمان نہ لاوے
کر اسیکو کہنے لگا اور اربد مارنیکا انتظار کر رہا تھا اور حضرت اسکو وہی جواب فرماتے تھے آخر عامر بولا تیرے پر سوار اور پیدل

لاکے بھر دونگا جب اُٹھنے پھرا حضرت فرمائے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی عَامِرًا ای اللہ تو بس ہے میری طرف سے عامر کو پھر تو یہہ لوگ
حضرت پاس سے نکلے عامر اُربد کو پوچھا تو کیا کیا اربد کہا کیا کرون جب مین مارنیکا ارادہ کرتا تھا میرے اور اُسکے بیچ تو آجاتا تھا
اور تو ہی دیکھتا تھا اُن نہین دیکھتا سو مین تجھے کیون مارون غرض وہ لوگ جاتے تھے راہ مین عامر بن الطفیل کو گلے مین طاعون
لگی سو مر گیا اور اربد اپنی قوم پاس گیا لوگ پوچھے کیا حال ہے بولا محمد نے مجھے ایک خدا کی عبادت کرو کہا اگر اب وہ یہان ہوتا
تو مین اسکو تیر دے سے مارتا یہہ بول کے دو روز کے بعد اپنے اونٹ کو بیچنے نکلا سو بجلی پڑ کے اُن اور اسکا اونٹ دونوں جلگئے
اور عامر بن الطفیل یہہ وہی مرد ہے جو بیر معونہ مین ستر قاری جن کو ابو براء امان دیکے لیگیا تھا سو اُنکو قتل کرا تھا
اور اسی سال بنو سعد بن بکر اپنی طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو بھیجے سو آکے اونٹ کو مسجد مین بٹھایا اور اسکے پانون کو باندھا
اور لوگوں سے پوچھا محمد کون ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر بیٹھے تھے سو لوگ حضرت طرف اشارہ کئے اُس نے
عرض کیا مین تون کو قسم دیکے پوچھونگا میرے سے خفا نہ ہونا حضرت فرمائے جو پوچھنا ہے پوچھ بولا تمکو تمھارے ربکی
قسم ہے کیا تمکو رسول کرکر بھیجا حضرت فرمائے ہو بھی قسم دیکے پوچھا کیا اللہ تمکو پانچ نماز پڑھنا کرا امر کیا حضرت فرمائے ہان پھر
روزہ رہنیکا پوچھا بعد زکوۃ کا پوچھا حضرت اُسکو ہو کر کر جواب دیتے تھے سو اُسنے ایمان لایا اور اپنی قوم کو دعوت کیا تمام
قوم ایمان لائی اور اسی سال عبد القیس کی وفد آئی اور یہہ لوگ اول ہی ایمان لائے تھے اور حدیث کی رو سے اونون سے معلوم
ہوتا ہے کہ عبد القیس کے قبیلے والے دو بار آئے تھے پہلے بار تیرہ شخص آئے تھے اور اس سال چالیس مرد آکے ایمان کے ارکان وغیرہ
پوچھکے گئے اور اسی سال بنی حنیفہ کی وفد آئی اُس مین مسیلمہ کذاب تھا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد مجھے ولی عہد کرے تو
مین تابع ہوتا ہون پھر حضرت اسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین خرما کی چھڑی تھی سو فرمائے اگر تو یہہ چھڑی مانگے تو بھی تجھے
نہ دونگا اور اللہ کا حکم تجھ پر جو ہے سو نہ ٹلیگا اور تو منہہ پھیر کے جائیگا تو اللہ تیرے تئین ماریگا اور مین جو خواب مین دیکھا تھا
سو وہ تو ہی ہے اور اُنھون ثابت بن قیس میری طرف سے تجھے جواب دیگے اور آپ پھر کے آئے غرض اُس نے اسلام نہ لایا اور
یمامے کو جاکے آپ بھی نبوت کا دعوا کیا سو آخر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مارا گیا اور خواب دیکھے تھے سو یہہ تھا کہ
حضرت کے ہاتھ مین سونیکے دو کڑے تھے اُس سے حضرت کو بہت فکر ہوئی سو خواب مین وحی ہوئی کہ اُنکو پھونک سو پھونکے سو دونون
اڑ گئے اسکی تعبیر یہہ کئے کہ اپنے بعد دو جھوٹے نکلینگے سو ایک تو یہی مسیلمہ تھا اور دوسرا اسود عنسی جو صنعا مین نکلا تھا اور
اسی سال بنی طی کی وفد آئی زید الخیل اُنکے سردار تھے سو اسلام لائے اور حضرت اُنکو زید الخیر کر کر نام رکھے اور فرمائے عرب کے

سرداروں کی مین تعریف سنتا جبکہ آتے جیسا سنتا ویسا نہین پاتا مگر زید کی جو تعریف کیا کرتے تھے اُس سے بڑھکے پایا اور اِسی سال
بنی کندہ کی وفد آئی اسی یا ساٹ سوار تھے اور اُنکے جُبّون کو حریر لگا ہوا تھا سو حضرت پوچھے کیا تم مسلمان نہین ہوے تو کہے ہو چکے
حضرت فرمائے پھر حریر کیا واسطے تمھارے گلون مین ہے پھر وے اسکو پھاڑ دئیے اور اِسی سال یمن سے حمیر کی وفد آئی اور
اِسی سال ازد کی وفد آکے اسلام لائی اُنکا سردار صرد بن عبداللہ تھا اسی کو حضرت اُنکا بڑین دئیے اور تاکید فرمائے
ت
یمن کے جو لوگ ایمان نہین لائے ہین اُنسے تم جہاد کرو پھر یہ لوگ جاکے جرش پاس اُترے اور وہاں کے لوگون کو اسلام کی دعوت
کئے وہ لوگ قبول نہ کئے یہ لوگ اُنکو ایک مہینہ محاصرہ کر کر پھرے کفار کے خیال مین یہ بات گئی کہ وہ ہمیشے عاجز ہو کر بھاگے ہین سو اُنکا پیچھا
کئے لڑ دیا اُنکو وادی مین آنے دیکر شُکَر پہاڑ پاس جرش کے بہت لوگون کو قتل کئے القصہ جرش کے لوگ یہ جنگ ہونیکا قبل اپنے
یہان کے دو شخص کو روانہ کئے تھے کہ تم مدینے کو جاکر مسلمانون کا کیا طریقہ ہے سو دریافت کر کر آؤ غرض دونون شخص ایک روز حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے حضرت اُنسے پوچھے شُکَر پہاڑ کہان ہے وہ کہے ہمارے ملک مین ایک پہاڑ ہے اسکا نام کُشر حضرت
فرمائے اسکا نام فی الحقیقت شُکَر ہے کُشر نہین وہ کہے خوب لیکن وہان کیا ہے حضرت فرمائے اس گھڑی اللہ کے اونٹان وہان
نحر ہو رہے ہین وہ دونون حضرت کے پاس سے اُٹھکر ابوبکر صدیق اور عثمان رضی اللہ عنہما پاس آئے یہ صاحبان اُنکو کہے
تم سمجھے حضرت کیا فرمائے کہے نہ بولے تو حضرت خبر دئیے کہ تمھاری قوم کا وہان قتل ہو رہا ہے تم حضرت سے اپنی قوم کے لئے دعا چاہو
وہ دونون جلد حاضر ہو کے حضرت سے دعا چاہے حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اب قتل اُنکا موقوف کر جب وہ دونون اپنے
شہر کو آئے تو معلوم ہوا اسی وقت وہان جنگ ہو رہا تھا پھر بعد جرش کے لوگ آکر ایمان لائے اور اسی سال بنی مزینہ
کے چار سو آدمی آکے ایمان لائے اور اسی سال نجران کے نصاری کی وفد آئی کیونکہ حضرت وہان کے نصاری کو خط روانہ کئے
سو اُنکے اُسقفان باہمدیگر مشورت کر کر اپنے یہان کے ساٹ آدمی حضرت پاس روانہ کئے اور اُنکا ایک بڑا اسقف بھی اس جماعت
کے ہمراہ تھا اسکا نام ابو حارثہ غرض راہ مین ایک روز ابو حارثہ کا خچر ٹھوکر کھایا ابو حارثہ کا بھائی کرز جناب مین نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے بات کچھ بے ادبی کی کیا ابو حارثہ اسکو ڈانٹا اور بولا نبی امی کہ ہم جسکا انتظار کرتے تھے وہ یہی ہے اسکو تو کچھ بد مت بول
کرز کہا اگر نبی موعود وہی ہے تو تو ایمان کیا واسطے نہیں لاتا ابو حارثہ بولا نصاری تمام ہماری تعظیم و توقیر کیا کرتے ہین اور ہمکو
بہت سی انعامات جاگیرات دئیے ہین سو اُنکے خلاف ہے ہین اگر مین ایمان لاؤں تو یہ سب فایدے جاتے رہینگے اسلئے مین
ایمان نہین لاتا القصہ وہ جماعت مدینے کو آئی جب نماز کا وقت آیا چاہے مسجد شریف مین نماز پڑہیں صحابہ اُنکو منع کرنا چاہے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے منع کیا واسطے کرتے ہو سو وہ مشرق طرف منھ کر کر نماز پڑھے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اسلام کی دعوت
کئے وہ لوگ اسلام نہ لائے اور حضرت سے سوالات کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے جواب ان دئے آخر پوچھے عیسی کے حق مین تم
کیا کہتے ہین حضرت نے مسیح کا شان کہے وہ نما کئے مسیح خدا کا بیٹا ہی کر کر جھگڑنے لگے اور بیہودہ تقریران شروع کئے اور کہے اگر خدا کا بیٹا نہو
تو کہو وہ کیسا پیدا ہوا سو یہہ آیت اتری اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ
لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا
حق بات ہی تیرے رب کی طرف سے پھر تو مت رہ شک مین پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجکو
تو تو کہہ آؤ بلا دین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر
دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹھون پر پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ اور امام حسین اور امام حسن اور علی مرتضی رضی اللہ
عنہم کو لیکر مباہلہ کرنے چلے نصاری کا اسقف ابو حارثہ یہہ دیکھکے کہا مباہلہ کرنا مناسب نہین اگر مباہلہ کروگے تو روے زمین پر کوئی
نصرانی باقی نہ رہیگا صلح کرنا بہتر ہی پھر جزیہ قبول کر کر روانہ ہوئے اور اس اسقف کا بھائی کرز چند روز کے بعد آکے ایمان لایا
اور اسی سال طارق بن عبداللہ اور انکی قوم ربذہ سے آکر ایمان لائی اور اسی سال تجیب کی وفد تیرہ آدمی یمن سے آئے اور اپنے
مال کی زکوۃ حضرت کے حوالے کئے حضرت انکا بہت اکرام کئے اور انکی ضیافت تکلف سے کئے دوسرے لوگون کی نسبت انکو ملتے وقت انعام
بڑھکے دئے اور اسی سال بنی سعد ہذیم کی وفد آکے اسلام لائی اور اسی سال بنی فزارہ کی وفد دس آدمی کے قریب آکے اسلام لائے
اور اپنی ملک مین قحط ہوا ہی کر کر شکایت کئے حضرت دعا مانگے سو مینہہ برسکے قحط دفع ہوا اور اسی سال بنی اسد کی وفد دس
آدمی آکے ایمان لائے اور اسی سال بہرا کی وفد مین سے تیرہ شخص آکے مقداد رضی اللہ عنہ کے یہان اترے مقداد انکو حلوا جسکو حیس
کہتے ہین تیار کر کر کھلائے اور کچھ حلوا اس مین کا رہ گیا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان بھیجے حضرت نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کے گھر مین تھے سو اُس مین ہاتھ ڈالکے تناول کئے اور محل سرا مین جو لوگ تھے سو سب اسکو کھا کے سیر ہوئے اور باقی بھی مقداد
کے یہان بھیجے وہ مہمان رہے تک اسی کو کھاتے تھے سو ایک روز پوچھے کیا تم اسکو ہر وقت پکاتے ہو کیونکہ ایسا خوب
کھانا ہمکو ہر روز میسر نہین ہوتا مقداد کہے پچھلے روز تم جو کھا کے رہ گیا تھا سو اسکو مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان ہدیہ

بھیجا حضرت کا ہاتھ اس مین پہنچنے سے اس قدر اسکو برکت ہوئی پھر وہ لوگون کا ایمان قوی ہوا اور فرایض وغیرہ کی تعلیم لیکر روانہ
ہوئے اور اُنکو حضرت انعام دیئے اور اسی سال ذی مرہ کی وفد تیرہ آدمی آکے ایمان لائے اور اپنے شہر مین خشک سالی ہی کر کر شکایت
کئے حضرت دعا مانگے بعد جب اپنے ملک کو گئے تو معلوم ہوا جس وقت حضرت دعا مانگے اسی روز مینہہ پڑا اور اسی سال صدا کی قوم
کے پندرہ شخص آکے اسلام لائے اور اسی سال بنی عبس کی قوم کی وفد آکے ایمان لائی اور اسی سال ازد کی وفد آئی سات
شخص تھے حضرت سے باتان کرنے لگے سو اُنکے باتان حضرت کو پسند آئے حضرت فرمائے کہو تم کون ہین عرض کئے ہم مومن ہین حضرت
فرمائے تم مومن ہین تو ایمان کی کیا حقیقت ہی سو بیان کرو کہے پندرہ خصلت ہین اُنین پانچ خصلت تو آپکے یہاں ایلچیان جو آئے
تھے سو تاکید کئے اور پانچ خصلتان کا آپ ارشاد کئے اور پانچ خصلت ہم جاہلیت مین اُسکو کیا کرتے تھے آپ اُسکو پسند کرین تو
اُسکو باقی رکھو نہین تو موقوف کرو حضرت فرمائے وہ کون سے پانچ خصلت ہین جو میرے ایلچیان کہے وہ عرض کئے اللہ پر اور
اُسکے فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور مرے بعد جی اٹھنے پر ایمان لانا حضرت فرمائے مین جو کہا سو پانچ چیز کیا
ہین عرض کئے کہنا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا فقط
ہو تو حضرت فرمائے جاہلیت مین جو تم اختیار کئے تھے سو کیا ہی عرض کئے فراغت پر شکر کرنا بلا پر صبر کرنا اور قضا پر راضی رہنا اور ملاقات
کی جگہہ پر راست کہنا اور دشمنون کی برائی پر خوشی نکرنا حضرت فرمائے تم لوگ بڑی حکمت اور علم جانتے ہو اپنے فقہ جاننے کے رو سے قریب ہی کہ
انبیا ہے بعد فرمائے بھی مین پانچ خصلت کہہ دیتا ہون سو پورے بیس ہوتے ہین اگر تم ایسے ہین تو آپ کھائینگے سو اُسکو جمع مت کرو اور
نہ رہینگے سو گھر نہ بناؤ اور اپنے ہاتھ سے جانیوالی چیز پر مت دھومکو اور خدا جو سبکی طرف جانا ہی قدر داور جہان کہین کہ
آخر جاکے بسنا ہی اُسکو حاصل کرنے مین رغبت کرو پھر وہ لوگ اسکو یاد کئے اور اُسپر عمل کئے اور اسی سال بنی المنتفق کی وفد
آئی اور اسی سال فروہ بن عمر جذامی جو معان مین رہتا تھا اور بادشاہ روم کی طرف سے عربون پر جو روم کے تابع تھے حاکم تھا سو
اسلام لایا اور اپنی طرف سے ایلچی بھیجا اور ایک سفید خچر پیشکش کیا روم والون کو معلوم ہوا سو بلوا کے قتل کئے اور اسی
سال یا آتے سو سال عدی بن حاتم طائی آکے ایمان لائے سابق مین حضرت کی فوج بنی طی کے ملک مین جب گئی تو حاتم
طائی کا فرزند عدی اپنی جورو بچون کو لیکے بھاگ گیا اپنی بہن کو چھوڑ دیا تھا سو وہ اسیر ہوئی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس عورت کو چھوڑ دیئے وہ اُسنے شام کے ملک کو اپنے بھائی کے یہان جاکے اُسکو خوب گالی گلوج کی اور بولی تو اپنے لوگون کو لیکے بھاگا
اور اپنے باپ کی ناموس کا پاس کیا عدی بولے کو میرے سبب قصور ہوا مجھے جواب دینگا کچھ منہہ نہین غرض بہن جاکے آگئے یہان اتری

عدی پوچھے یہ شخص جو نکلا ہی اُسکے تابع ہونا کیا نہین اُس نے کہی جلد جاکے اسکے تابع ہونا اگر سچا نبی ہی تو البتہ جلدی جانے ہوئے
کسو فضیلت ہی اگر بادشاہ ہی تجھ سے یہ شخص کو اُسکے یہان ذلت ہوگی پھر عدی اس بات کو پسند کر کر دیئے کو آئے اور مسجد مین
جا کے حضرت پر سلام کئے حضرت انکو لیکے اپنے دولت خانے طرف چلے راہ مین ایک بوڑھی عورت حضرت سے ملکر کچھ اپنی حاجت
دیر تک بیان کی حضرت کھڑے ہو کے اُسکا تمام احوال سنے عدی نصرانی تھے اپنے دل مین کہے یہہ شخص بادشاہ نہین اسکے اخلاق
انبیا کی اخلاق کے مانند ہین بعد عدی کو اپنے مکان پر لیجا کے انکو تکیہ دیکے خود ہو کر اس پر بیٹھائے اور آپ زمین پر بیٹھے عدی اپنے
دل مین کہے یہہ اخلاق بادشاہ ہونیکی نہین ہین بعد حضرت فرمائے ای عدی تو کیا نصاری مین رکوسی مذہب نہین رکھتا تھا تو بولے
درست بعد فرمائے تو کیا اپنی قوم غنیمت جو لایا کرتی تھی اسکی چوتھائی نہین لیا کرتا تھا تو بولا لیتا تھا حضرت فرمائے تیرے دین
مین تجھ پر وہ حلال تھا عدی کہے درست اور دل مین سمجھے کہ یہہ نبی ہین بعد فرمائے شاید تو ایمان نہین لاتا ہی سو اس لئے کہ مسلمان
محتاج ہین عنقریب تو دیکھیگا اس قدر مالدار ہونگے کہ صدقہ لینے والا نہ دیسیگا اور تیقن تو سمجھتا ہوگا انکو قلت ہی اور دشمنان بہت ہین
دیکھیگا عورت اکیلی قادسیہ سے اونٹ پر بیٹھکے آئیگی اور کعبے کا طواف کریگی راہ مین کسی کا خوف نہ رہیگا اور سمجھتا ہوگا کہ
سلطنت اوروں کو ہی سو دیکھیگا کسری کے سفید حویلیون کو فتح کرینگے اور اسکے گنج کو تقسیم کرینگے سو عدی ایمان لائے عدی کہا
کرتے تھے دو چیزین دیکھ چکا اور تیسری بھی ہوگی کسری کا ملک فتح ہوا اور مین بھی اس مین شریک تھا اور اکیلی عورت کو دیکھا
بلا اندیشہ قادسیہ سے مکے کو جاتی ہی تیسری بھی علامت ہوگی سو وہ بھی عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین ہوئی دسوان سال
ہجری اسی سال ربیع الاول کی دسوین کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم انتقال پائے اور اسی روز آفتاب کو گھن لگا لوگ کہنے لگے
ابراہیم کے موت کے باعث گھن لگا پھر حضرت نماز پڑھے اور خطبہ کہے اور فرمائے آفتاب اور چاند خدا کے نشانیوں سے دو نشانی ہین کسی
کی موت و حیات سے انکو گھن نہین لگتا اور ربیع الاول یا جمادی الاولی مین خالد بن الولید کے ہمراہ فوج دیکے نجران کو روانہ کئے اور
فرمائے جا کر بنی الحارث اور بنی عبد المدان کو تین روز تک دعوت کرو اگر اسلام لاوین تو بہتر نہین تو جنگ کرو سو خالد
وہان پہنچے اور اطراف سواران بھیجے اعلام کرنے لگے کہ اسلام لاو سلامت رہیگے سب لوگ اسلام لائے خالد یہہ کیفیت لکھ کے حضور مین حضرت
کے روانہ کئے حضرت انکو خط کا جواب لکھے کہ تم اُنکے چند لوگون کو ساتھ لیکے آو سو قیس بن الحصین اور یزید بن عبد المدان وغیرہ چند
لوگ کو ہمراہ لیکے آئے سو چند روز یہان رکھکے انعامات دیکر روانہ کئے اور قیس بن الحصین کو اُنکا رئیس کر دئے اور اسی سال شعبان مین
خولان کی وفد دس شخص آکے اسلام لائے اور کہے ہمارے تمام لوگ مسلمان ہوے پھر انکو انعامات دیکے روانہ کئے سو جاکے بتون کو توڑ دئے اور

اسی سال رمضان مین سلامان کی وفد آئی ساتھ آدمی تھے جاتے وقت انکو انعامات دیکے رخصت کئے اور انکے ملک مین مینہہ تھا حضرت
دعا مانگے سو اسی روز وہان مینہہ برسا اور اسی مہینے مین غامد کی وفد دس شخص آئے اور بقیع الغرقد مین اترے اور اپنے ساتھ کے
لڑکے کو اسباب پاس چھوڑکے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لائے حضرت انکو دین کے چند احکام لکھکے دئیے بعد فرمائے تمہارے
اسباب پاس کسکو چھوڑکے آئے کہے ایک ہمارا لڑکا ہی اسکو رکھکے آئے ہین حضرت فرمائے وہ لڑکا سو گیا اور چور آکے تمہاری ایک گٹھری
لیگیا ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری تھی حضرت فرمائے مضایقہ نہین تم گئے تک ملجائیگی پھر یہہ لوگ جلد اپنے مقام
پر آئے اور کیفیت دریافت کئے اس لڑکے کہا مین سو گیا کہ اس مین چور آکے گٹھری لیگیا ایکایک میری نیند ہوشیار ہوئی دیکھا
تو گٹھری نہین پھر مین اٹھکے دیکھنے لگا ایک شخص کھڑا تھا مجھے دیکھکے بھاگنے لگا مین اسکا پیچھا کیا اُن جہان کھڑا تھا اس
جاگہہ پہنچا تو گڑا کھودا تھا سو معلوم ہوا مین اسکو کھودا تو گٹھری نکلی یہہ دیکھنے سے انکا ایمان قوی ہوا پھر دستور کے موافق
انکو انعامات دیکے رخصت کئے اور اسی رمضان مین علی مرتضے کے ہمراہ تین سو سوار یمن طرف روانہ کئے جاتے وقت آپنے
دست مبارک سے انکو پگڑی باندھے اور نشان مرحمت کئے سو یمن طرف جاکے اول بنی مدحج کے قریون مین داخل ہوئے وہ لوگ
بھاگ گئے اور غنیمت ہاتھہ لگی بعد انکی تمام قوم جمع ہوکر مقابلے پر آئی اسلام کی دعوت کئے سو قبول نہ کرکر جنگ شروع کئے تیران
مارنے لگے مسلمانان بھی جنگ پر مستعد ہوئے کفار مقابلے کا تعب لا سکے بھاگے آخر انکے سرداران آکر ایمان لائے یہہ کیفیت
حضرت کو لکھکے روانہ کئے حضرت معاذ کو اور ابو موسیٰ اشعری کو یمن کا حاکم بناکر دو صوبون پر دونون کو بھیجے اور
علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو حضور مین یاد فرمائے سو مکے مین آکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور ذو القعدہ مین نبی صلے اللہ علیہ و
سلم حج کو جانے واسطے تیاری شروع کئے اور لوگون کو بھی نکلنے کا حکم فرمائے اور مدینے مین ابا دجانہ کو نائب کئے اور چوبیسوان
کو پنجشنبے کے روز ظہر کی نماز پڑھکے نکلے اور عصر کی نماز جاکے ذو الحلیفہ مین پڑھے جب سرف کو پہنچے لوگون کو ایسا حکم کئے کہ
جسکے ساتھہ ہدی ہی تو وہ حج کا احرام باندھین اور جن نے ہدی نہین لایا اُس نے احرام عمرے کا باندھے اور منزلان طی کرکر
ذی طوی مین اترے اور ایکشنبے کا دن ذی الحجہ کی چوتھی صبح کی نماز وہان پڑھکے کوچ کئے اور ضحی کے وقت اپر آتے سے
مکے مین داخل ہوئے اور کعبے کا طواف کئے اور پانچ روز تک احرام باندھکے رہے اور جمعے کے دن عرفہ تھا سو عرفات میں
وقوف کئے غرض یہان کے مناسک جب ادا ہوئے اور منی کو جس روز گئے خطبہ پڑھے اور حج کے تمام احکام بیان کئے از انجملہ یہہ بھی
کہے لوگون میں جو احکام حج کے بیان کرتا ہوں اسکو خیال رکھکے سنو اسکے سال کے بعد بھی تم مجھے یہان نہ دیکھیگے الغرض حضرت

چہار شنبے کو ذی الحجہ کی چودھوین تھی مکے سے نکلے اور سعرس کی راہ سے مدینے کو سدھارے اور راہ مین ایک روز خطبہ پڑھے اُس مین
فرمائے لوگون مین تمھارے سا ایک بشر ہون عنقریب اللہ کیطرف سے یہان مجھے بلاوا آئیگا تو مین جاونگا اس سفر مین حضرت کے ہمراہ جو لوگ
مدینے سے نکلے اُنکے سوائے تمام اطراف واکناف کے لوگ آکے راہ مین شریک ہوئے سو نوے ہزار وقتے ایک لاکھ چودھ ہزار آدمی سے زیادہ
تھے اور اس سال کوئی مشرک کعبے کا طواف نہ کیا اور کوئی قرشی اور ثقفی کافر باقی نہ رہا گیارھوان سال ہجری اس سال
محرم مین نخع کی وفد دو سو شخص آئے اور مہمانون کے واسطے جو گھر تھا اُس مین اُترے بعد اُسکے حضرت کی ملاقات کئے اور وہ مسلمان
اصل ہی ہو چکے تھے پھر انکو معمول کے موافق انعام دئیے یہہ آخری وفد تھی جو حضرت پاس آئی اور اسی ایام مین اسود عنسی یمن
مین نبوت کا دعوا کیا اور لوگ اس پاس جمع ہوئے مسلمانان کے امر کو درہم برہم کیا حضرت کے وفات کے قبل تین چار روز کے
فیروز دیلمی اسکو قتل کئے اور صفر کی چوتھی دوشنبے کے روز لوگون کو تاکید کئے رومیون کے جنگ کی تیاری کرو اور اسامہ
بن زید کو یاد فرماکے کہے مین تمکو اس لشکر کا سپہ سالار کیا ہون سو بلقا کی طرف جاکے ابنا کے لوگ جو تمھارے باپ کو مارے ہین سو انسے
بدلا لیو اور صبح وقت پہنچکے انکو غارت کرو اور راہ جاننے والون کو ہمراہ رکھو اور جاسوسون کو آگے روانہ کرو اور تمکو فتح ہوئے
بعد وہان رہو مت لوگ تیاری مین لگے کہ چہار شنبے کی شب کو حضرت دو پہر شب کے وقت بقیع کو جاکے مردگون کے واسطے دعا مانگے
صبح کو حضرت کے سر مین درد ہوا اور تپ آئی اور ایک انصاری کے جنازے پر نماز پڑھکے حضرت محل مین تشریف لائے تو بی بی عایشہ کے
سر مین درد تھا سو وا راساہ وا راساہ کہہ رہے تھے حضرت فرمائے میرے اول تم مرتے تو تمکو کیا تھا مین رہتا کفن پہناتا نماز
پڑھتا دفن کرتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے واللہ تم میرا مرنا دوست رکھتے ہیں اگر مین مرونگی تو وہین دوسری
شادی کر لیگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے میرے سر مین درد ہی سو مین وا راساہ کہتا ہون میرے دل مین آیا
کہ ابو بکر کو اور اسکے فرزند کو بلاکے عہد وصیت کرون تو بولنے والے بولا کرین یا آرزو کرنے والے آرزو کیا کرین لیکن
مین بولا قبول نہین رکھتا ہی اللہ تعالی اور دفع کرتے ہین مومنان یا دفع کرتا ہی اللہ تعالی اور قبول نہین رکھتے ہین مومنان
مگر ابو بکر کو اور پنجشنبے کے روز حضرت نشان اپنے دست مبارک سے باندھکے اسامہ کے حوالے کئے اسامہ تم انکو بریدہ بن الحصیب
کے ہاتھ دیکر مدینے کے باہر جرف مین جاکے اُترے اور مہاجرین اولین اور انصار کے عمدہ لوگ کو انکے ساتھ دئیے چنانچہ عمر اور
ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بھی اس لشکر مین شامل تھے بعضے کہتے ہیں کہ
اس لشکر مین ابو بکر صدیق بھی داخل تھے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو امامت واسطے لشکر سے بلوالیے بعضے نادانون نے طعن کرنے

لگے کہ اس لڑکے کو مہاجرین اولین اور انصار پر کیسا سرداری دیتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے بہت غصہ ہوئے اور منبر پر
سوار ہوکے فرمائے یہہ کیا ہی جو تم اسامہ کی سرداری پر طعن کر رہے ہین اول بھی اُسکے باپ کی سرداری پر طعن کرتے تھے خدا کی
قسم اسنے سرداری کے لایق تھا اسکے بعد اُسکا بیٹا سرداری کے لایق ہی اور میرے بہت پیارا ہی اُس سے امید خوبی کی ہی تم اسکے ساتھ
سے چلو اور ان تمہارے نیک لوگوں مین داخل ہی غرض روز بروز حضرت کی بیماری سخت ہونے لگی اور لوگ آتے تھے اور حضرت سے رخصت لیکر
جرف مین اُترتے تھے سبھو کو یہی تاکید کرتے تھے کہ اسامہ کا لشکر خواہ نخواہ روانہ کرو اور اُسکے ساتھ جانے مین کچھ قصور نکرو اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی بی بیون کے محل مین نوبت تشریف فرمایا کرتے تھے سو بیماری زیادہ ہونے سے پھرنیکی طاقت نہ رہی بی بی میمونہ کے گھر مین تھے سو
فرمائے میرے مین اب پھرنے کی طاقت نہین تم سب عورتون سے چاہتا ہون مجھے عایشہ کے گھر مین رہنے واسطے اجازت دیو سب اجازت
دیئے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضی اور فضل بن عباس کے کاندھون پر ہاتھ رکھکے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف
لائے اور ایک روز فرمائے سات مشک کے پانی سے کہ جن کے منہہ کھولکے پانی برت مین نہین لائے ہین مجھے نہلاو تا مین جاکے
لوگون کو کچھ کہنا ہی سو کہون بی بی حفصہ کے یہان ایک ترالگن تھا اُس مین حضرت کو بٹھاکے پانی ڈالنے لگے پھر حضرت
ہاتھ سے اشارہ کئے کہ اب بس کرو اور کپڑے پہن کے مسجد مین تشریف لائے سر کو پٹی باندھے تھے اور منبر پر سوار ہوئے اور احد کے شہیدون
واسطے بہت دعا مانگے بعد فرمائے ایک بندے کو اللہ تعالی اختیار دیا دنیا مین رہنے یا اپنے پاس آنے سو وہ بندہ اللہ کے یہان جانا اختیار
کیا اِس سے حضرت کا غرض کوئی نہ سمجھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مین بڑے عالم تھے سو یہہ سُنکے رونے لگے اور کہنے
ہمارے ماباپ آپ پر سے صدقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابو بکر خاموش رہو بعد فرمائے مال اور صحبت کے دیکھتے مجھ پر ابو بکر
کی بڑی منت ہی میرا دوست جانی اللہ کے سوائے کسی کو کرتا تو ابو بکر کو کرتا لیکن اسلام کے رو سے میرا بھائی ہی اور مسجد مین کسی کا دریچہ
دروازہ باقی نہ رکھو سب موجھ دیو مگر ابو بکر کا دروازہ بعد فرمائے ای مہاجران تم انصار کے ساتھ درستی چلو جو انمین نیکی کرے تو تم بھی
نیکی کرو اور جسنے بدی کیا تو اُس سے درگذر و معاف کر دیو بعد محل سرا مین تشریف فرمائے یہہ خطبہ وفات کے قبل پانچ روز کے ہوا حضرت کا
مرض بعد اور اشتداد کیا اور کچھ غشی ہوئی سو ام سلمہ اور میمونہ اور چند قرابت کے بی بیان جمع ہوکر اس مرض کو ذات الجنب قرار دئے
اور کچھ دوا تیار کر کر حضرت کے منہہ مین ڈالے حضرت منع فرمائے تو نہ مانے اور سمجھے کہ مریض دوا کی کراہت سے منع کرتا ہی سو اس لیے منع کرتے
ہین جب حضرت ہوشیار ہوئے تو فرمائے مین منع کرتے پر بھی تم کیا واسطے دوا ڈالے بی بیان عرض کئے ہم ذات الجنب سمجھے اور
بیمار دوا کو خراب سمجھکے جیسا منع کرتا ہی ویسا منع کرتے ہین سمجھے پھر حضرت فرمائے ذات الجنب شیطان کے سبب ہوتا ہی سو اللہ تعالی

شیطان کو مجھ پر ہرگز مسلط نہ کریگا اور فرمائے اسکے بدلے سب کو منہہ مین دوا دالو مگر عباس کو کہ وہ اس دوا مین شریک نتھے پھر سب کے منہہ
مین دوا دیے یہان تک کہ بی بی میمونہ روزہ تھے انکو بھی دالی القصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم باوجود بیماری کے نماز کو آپ ہی تشریف لیجاتے تھے جب باہر
نکلنے کی طاقت نہ رہی نماز کا وقت ہوا بلال اذان دئے تو فرمائے ابوبکر کو کہو کہ امامت کرین بی بی عائشہ عرض کئے یا رسول اللہ انکا
نرم دل ہی آپکی جگہہ جب کھڑے ہوگے تو روئے گے اور لوگوں کو قرآت سُنے نہ آئگی اگر عمر کو کہین تو بہتر ہی حضرت فرمائے ابوبکر کو کہو
امامت کرین عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ویسا ہی عرض کئے تو حضرت ضائے بعد بی بی عائشہ حفصہ کو کہے تم بول کے دیکھو سو وہ بھی
عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کے فرمائے تم یوسف کے یہان کی عورتوں کے مانند ہین حکم کرو بلال کو اقامت بولین اور ابوبکر
کو کہو امامت کرین سو ابوبکر صدیق امام ہو کے نماز پڑھے سترہ وقت کی نماز حضرت ابوبکر ہی امام ہو کے ادا کئے اور دوسری ایک نماز
کے وقت بلال آکے نماز واسطے بلائے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن زمعہ کو کہے ابوبکر کو کہو نماز پڑھین سو اُنھون نکلے تو دیکھے
ابوبکر نہین عمر حاضر تھے انکو کہے تم امامت کرو سو انکا آواز بہت بلند تھا تکبیر کا آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سُنکر پوچھے ابوبکر کہان
ہی سو بلوا کے امامت کروا و اللہ تعالے قبول نہیں کرتا مگر ابوبکر کو پھر ابوبکر صدیق آکے امامت کئے اور پنجشنبے کے روز عبد الرحمن بن ابی
بکر کو فرمائے دوات قلم تختی یا شانہ لے آؤ تا ابی بکر کے واسطے خط لکھہ دیون کہ اس میں کوئی اختلاف نہ کرین جب عبد الرحمن لانیکا
قصد کئے تو منع کر کر فرمائے اللہ تعالے قبول نہ کیگا مگر ابوبکر کو اور مسلمان بھی کوئی ابوبکر مین اختلاف نہ کریگا اور اسی روز اصحاب تمام
حجرہ شریف میں جمع تھے حضرت فرمائے دوات کاغذ لاؤ تا مین تمکو وصیت لکھہ دیون کہ میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہون سو لوگ
اختلاف کئے بعضے کہے لکھا لیؤ اور بعضے کہے حضرت کو درد شدت سے ہی اسوقت لکھا لینا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ
کہے یا رسول اللہ آپکی مزاج پر درد و الم غالب ہی ہمکو کتاب اللہ بس ہی لوگ بایکدیگر تکرار کرنے لگے اور آواز بلند ہوئے حضرت فرمائے
میرے پاس سے اٹھو نبی کے نزدیک جھگڑنا مناسب نہین اور وصیت نہ لکھے اور آخری وصیت جو فرمائے سو کہے عرب کے جزیرے مین مسلمانون
کے سوا دوسرے دین والون کو باقی مت رکھو اور وفد جو آتے ہین انکو مین انعام جیسا دیا کرتا تھا ویسا ہی دیا کرو اور ایک شنبے
کو بیماری کی اشتداد سُنکر اسامہ لشکرگاہ سے حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے اور سر جھکا کے حضرت کو بوسہ دئے حضرت کو
بات کرنے کی طاقت نتھی سو ہاتان اُٹھائے بعد اسامہ پر رکھے سو اسامہ اُس سے دریافت بہہ کئے کہ اپنے واسطے دعا مانگے
اور اسی ایام مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یاد فرمائے بی بی جب حاضر ہوئے تو حضرت اُنکے
کان مین کچھہ فرمائے سو اس سے بی بی روئے بعد بھی کچھہ کہے تو بی بی ہنسے بی بی عائشہ پوچھے حضرت تمکو کیا فرمائے بی بی کہے حضرت کے

راز کی بات مین نہ کہونگی بعد حضرت کا وفات ہونیکے پوچھے تو کہے اول بار یہہ کہے ہر سال جبریل میرے ساتھ قرآن کا ایک ختم کرتے سو
اس سال دو ختم کئے مین سمجھتا ہون کہ میری وفات کے دن قریب پہنچے یہہ سنکر مین روئی بعد فرمائے میرے اہل بیت مین تم میرے پاس اول
ملیگے سو یہہ سنکر ہنسی اور اسی ایام مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بی بی عایشہ کو کہے سات دینار تمھارے پاس جو ہین سو اسکو محتاجان
کے تئین دیو حضرت کی صحت کے وقت کہین سے کچھ پیسے آئے تھے سو اسکو تقسیم کر کر یہہ باقی رہتے تھے سو بی بی عایشہ پاس رکھائے
تھے غرض حضرت کو غش ہوئی بی بی عایشہ کچھ کام مین لگے سو تقسیم نکئے جب حضرت ہوشیار ہوئے پوچھے وہ پیسونکی تقسیم کئے
تو کہے نہین حضرت اُن پیسون کو منگواکے ہاتھ مین لئے اور فرمائے محمد صلعم کو خدا تعالی کے ساتھ کیا گمان ہی اگر اُس اللہ سبحانہ
سے ملاقات کرے اور یہہ دینار اُسکے پاس رہے اور وہ پیسے علی مرتضے رضی اللہ عنہ پاس دیکے تقسیم کئے القصہ جب یکشنبے
کا دن گذرا شام ہوئی تو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا انصار کی ایک بی بی کے یہان چراغ دیکے بھیجے کہ اس مین کچھ تیل ڈالکے
بھیجو کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نزع کی حالت ہی اور ہم پاس تیل کو کچھ نہین غرض جب صبح ہوئی دوشنبے کے روز صبح کی
نماز واسطے اقامت ہوا اور ابو بکر صدیق نماز واسطے کھڑے رہے کہ اس عرصے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کا پردہ
اٹھائے مسلمانان حضرت کو دیکھکے خوش ہوئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت تشریف لاتے ہین سمجھکے پیچھے ہٹنے لگے حضرت
اپنے دست مبارک سے اُنکو اشارہ کئے کہ تم نماز تمام کرو اور پھر پردہ چھوڑ دئیے غرض اُس روز کچھ تخفیف مرض مین معلوم ہوئی
ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پاکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کئے آج خارجہ کی بیٹی کے یہان رہنے کا روز ہی
حکم ہو وے تو مین سنح کو جاتا ہون حضرت اُنکو اجازت دئیے اور اسامہ بھی حضرت کی مزاج کا احوال دیکھکر لشکر گاہ کو گئے
اور کوچ کا حکم کئے اور علی مرتضے رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس جاکے باہر تشریف لائے تو لوگ پوچھے آج مزاج حضرت کی کیسی ہے
علی کہے آج خدا کے فضل سے خیریت ہی اِس عرصے مین عباس آکے علی مرتضے کا ہاتھ پکڑ کے کہے ای علی تین روز کے بعد تم عبد العصا
یعنی غیر کے تابعدار ہوگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے معلوم ہوتا ہی کہ اب جینگے عبد المطلب کی اولاد کا چہرہ مرتے وقت
جو ہوتا ہی سو مجھے معلوم ہی چلو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکے پوچھین آپکے بعد کون خلیفہ ہوگا اگر خلافت ہمارے مین
ہی تو ہمکو معلوم ہوتا ہی اگر ہمارے مین نہین تو حضرت ہمکو وصیت کئے سرکا ہوتا ہی اور ہمین اُسکا نتیجہ ملیگا حضرت علی رضی اللہ
عنہ فرمائے واللہ مین یہہ نہ پوچھونگا کیونکہ اگر حضرت ہمکو نہ دیوین تو پھر بعد کوئی ہمکو نہ دیگا القصہ تھوڑا دن چڑے
بعد حضرت پر بڑی سختی ہوئی اور نزع شروع ہوئی تو حضرت کو نزدیک مین پانی ڈالکے اپنے پاس رکھے تھے اور پانی منہہ پر

پھر لگتے تھے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ موت کی بڑی سختی ہے یا اللہ تو موت کی سختی پر مجھے مدد کر یہہ سختی دیکھ کر
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پکاریں واکرباہ حضرت فرمائے آج کا دن تلے بعد تیرے باپ پر کچھ کرب اور سختی نہین بعضے روایتون مین
آیا ہے حضرت کے وفات کے قبل تین روز کے جبریل آکے کہے یا محمد اللہ تعالی مجھے بھیجا ہے کہ تمھاری مزاج کس طرح ہے یہی دریافت
کرون اگرچہ اللہ تعالی تمسے زیادہ دانا ہے پر تمھارے اکرام و بزرگی واسطے سوال کرتا ہے اور یہہ تمھارا ہی خصیصہ ہے حضرت فرمائے
ای جبریل مجھ پر بڑی سختی ہے دوسرے روز بھی آکے ویسا ہی پوچھکے گئے تیسرے روز بھی آکے پوچھے بعد کہے ملک الموت حاضر ہے اور
آپ سے اجازت چاہتا ہے حضرت فرمائے اجازت دیو ملک الموت روبرو آکے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالی مجھے بھیجا ہے اور
کہا ہے آپ جو کہین سو مانو اگر آپ اجازت دین تو روح قبض کرون اگر چھوڑ دیو کہین تو چھوڑ دیون جبریل کہے یا محمد اللہ
تعالی آپکی ملاقات کا مشتاق ہے حضرت فرمائے ای ملک الموت تو جس کام واسطے آیا ہے اسکو بجا لا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چھاتی سے لگا کے بیٹھی تھی کہ اس مین میرے بھائی عبد الرحمن
آئے انکے پاس کچی مسواک تھی حضرت اسکی طرف دیکھنے لگے مین مسواک کو لے اور دانتون مین چاب نرم کرکر حضرت
پاس دئی حضرت اچھی طور سے مسواک کئے اور فرمائے اَنَا مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنے مین اعلی و بلند رفیق کے ساتھ ہون
رفیق اعلی سے مراد حضرت قدس الہی ہے بی بی عائشہ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحت کے عالم مین کہا کرتے تھے
کسی نبی کا روح قبض نہین کرتے جبتک کہ اسکی مرضی نہو حضرت یہہ کہنے سے مین سمجھی اب ہمکو اختیار نہین کرتے اور حضرت کو
ایک ٹھسکا آیا دیکھی تو انکھہ تیز کئے اور روح پرواز کیا اور ہاتھ ڈھلگیا اسوقت ابوبکر صدیق سُنح مین تھے انکو جلد
بلا بھیجے اور حضرت کا یہہ حال دیکھکر اسامہ کی والدہ ام ایمن اپنے فرزند کو کہلا بھیجے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پہنچا
ہے تم جلد آؤ اسامہ لوگونکو کوچ کا حکم دیکے آپ سوار ہونا چاہتے تھے کہ اس مین آدمی آیا پھر وہ نہین اٹھون اور عمر اور
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم سوار ہوکے جلد آئے اور عمر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر بولنے لگے جس نے کہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا وفات ہوا ہے تو مین اسکو تلوار سے مار ونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات نہین ہوا موسی علیہ السلام
جیسا قوم کو چھوڑ کے چالیس شب سے تھے ویسا ہی حضرت رہینگے اور مجھے امید ہے پھر اٹھکے چند لوگون کے ہاتھ پانون
کاٹینگے اور سالم کو کہے تم جلد جاکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب یعنے ابوبکر صدیق کو بلا لاؤ سو نکلے اور ابوبکر صدیق
کو دیکھکے رونے لگے ابوبکر کہے ای سالم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے سالم کہے عمر کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات نہیں پائے اگر

جسنے بولیگا تو مین اُسکو تلوار سے قتل کر دونگا ابوبکر صدیق سیدھا آگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس گئے حضرت پر چادر اُڑھا دیے
تھی سو اُٹھا کے منھہ دیکھے اور بوسہ دیکر کہے وَانَبِیَاہُ وَاصَفِیَاہُ وَاخَلِیلَاہُ اور رونے لگے اور کہے تم پر اللہ تعالی دو موت جمع
کریگا اللہ تعالی جو موت لکھہ چکا تھا سو ہوئی بعد باہر آکے عمر کو کہے تم خاموش ہو جلدی اور اضطرابی کیا واسطے کرتے ہین
عمر نہ مانے اور ابوبکر صدیق منبر پر سوار ہوئے پھر لوگ اُن پاس جمع ہوئے صدیق اللہ کا حمد کئے اور کہے جسنے محمد کی عبادت کیا
کرتا تھا تو محمد وفات پائے اور جسنے خدا کی عبادت کرتا ہی تو اللہ تعالی زندہ ہی مرتا نہین اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہی
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ یعنے بیشک تو بھی ای محمد مرتا ہی اور وے بھی مرتے ہین اور فرماتا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا
رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ یعنے محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے اُس سے پہلے بہت
رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاؤگے اُلٹے پانون اور جو کوئی پھر جاویگا اُلٹے پانون وہ نہ بگاڑیگا کچھہ اور اللہ
ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو اِس آیتون کو جب پڑھے تو لوگ سمجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وفات پائے اور اِس آیتون کو پڑھنے
لگے گویا وہ آیتان اُسی وقت اُترے اور عمر جو کہتے تھے سو خاموش ہوئے اُنکا حال ایسا ہوا گویا پانون کو کوئی کاٹ دیا اور اُنکو
اُٹھنا مشکل ہوا اور تمام صحابہ رونے لگے بعد ابوبکر صدیق اہل میت کو تسلی دیکر فرمائے تجہیز و تکفین کا کام تم سے متعلق ہی تم اُسکو
بجا لاؤ پھر تمام مہاجران ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس جمع ہوئے مگر علی اور زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم علاحدہ تھے اُس میان
سنے کہ انصار تمام سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہین ارادہ رکھتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنا یہہ سنکر ابوبکر صدیق اور
عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح انصار کے یہان گئے ابوبکر انصار کے تمام فضائل بیان کرکر کہے تمام عرب جو ہین قریش کے تابع ہین
اور حسب و نسب مین عالی قدر ہین خلیفہ قریش سے ہی ہونا نہین تو عرب اطاعت نہ کرینگے انصار کہے ہمارے مین ایک امیر ہونا اور
تمھارے مین ایک امیر عمر کہے کیا ایک نیام مین دو تلوار ہو گے انصار کہے یک خلیفہ تمھارا ہونا اُن مرے بعد دوسرا انصار مین ہونا ایسا
ہی کیا کرنا ابوبکر فرمائے ای سعد تم کیا نہین جانتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار فرمائے اس کام کے والی قریش ہین ایسا
بہت سی تکرار ہوئی آخر زید بن ثابت کہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرون سے تھے اب بھی خلیفہ مہاجرون سے ہونا ہم
جیسا انصار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے ویسا انصار اُسکے ہین پھر ابوبکر کہے یہہ دونون شخص یعنے عمر اور ابو عبیدہ سے
جسکو تم پسند کرتے ہین اُسکی بیعت کرو عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر صدیق کا ہاتھہ پکڑ کے کہے تم ہمارے سردار اور ہمسے بہتر اور ہمسے زیادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے تم اس بات کے لایق ہین ہم تمھارے ہاتھ بیعت کرتے ہین سو بیعت کئے اور انصار کے بشیر بن سعد اور
سالم بن عبید سب کے اول بیعت کئے پھر جتنے انصار تھے سب بیعت کئے القصہ تمام شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کا دروازہ بند رکھے
دوسرے روز پیش از نماز صبح کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پہ سوار ہوئے اور عمر کھڑے ہوکر خدا کی حمد وثنا کر کر کہے کل مین جو کہا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہوئگے سو وہ بات نہ قرآن مین تھی اور نہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
تھا محض میری خاطر مین وہ بات آگئی تھی اور اللہ تعالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین جس کتاب سے راہ بتایا تھا وہ
کتاب تم پاس باقی رکھا ہے تم اسپر عمل کروگے تو ہدایت پاؤگے اور اللہ تعالی تمھارے کام تم سبھون سے جو بہتر ہین اور مصاحب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار مین تھے اون پر تفویض کیا تم اونکی بیعت کرو لوگ تمام اوٹھکے بیعت کئے ابوبکر دیکھے کہ اون
لوگون مین زبیر نہین سو اونکو بلوائے اور کہے تم رسول اللہ کے پھوپھی کے فرزند کیا مسلمانون مین نزاع ڈالنا ارادہ ہے زبیر کہے یا خلیفہ
رسول اللہ کچھ الزام نہین اور اوٹھکے بیعت کئے بعد کہے علی کو بلاؤ علی مرتضی رضی اللہ عنہ تشریف لائے ابوبکر کہے تم چچیرے
بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت کے داماد کیا مسلمانون مین اختلاف ڈالنا چاہتے ہین علی کہے کچھ الزام نہین اے
خلیفہ رسول اللہ اور بیعت کئے بعد ابوبکر خدا تعالی کا حمد وثنا کر کر کہے اللہ مجھے بالکل امیر ہونیکی آرزو نتھی اور مین اسکے ہونیکا سوال
اللہ تعالی سے نہ ظاہر مین کیا نہ دل مین اور مین اسکو قبول نہ کرتا لیکن دیکھا کہ اگر مین قبول نہ کرون تو اختلاف ہوتا ہے اور
آخر کو سب لوگ مرتد ہونیکا اندیشہ ہے اسلئے قبول کیا اور اب مین تمھارا والی ہوا ہون اگر مین خوب کام کیا تو میری اعانت
کرو اور اگر مین خوب کام نہ کرون تو تم سنبھالکے مجھے سیدھا کرو اور سچ بولنا امانت ہے جھوٹھ خیانت اور تمھارے مین کا ضعیف
شخص میرے پاس قوی ہے جب تک کہ مین اسکا حق ظالم سے نہ لیون اور قوی شخص میرے پاس ضعیف ہے جبتک غیر کا حق اوس سے
نہ نکالون اور جو لوگ جہاد کو چھوڑ دیگے تو اللہ تعالی اونکو ذلیل کریگا اور جس قوم مین زنا بہت ہوگا تو اللہ تعالی اونپر بلاے
عام بھیجیگا اور مین جب تک خدا اور رسول کی اطاعت کرونگا تم بھی میری اطاعت کرو اور جب مین خدا اور رسول کی نافرمانی
کرونگا تو تم میری متابعت کرنا نہین ہے چلو نماز پڑھو اور علی مرتضی اور زبیر رضی اللہ عنہما کہے ہم بیعت کو نہین آئے سو محض
اسلئے تھا کہ ہمکو مشورت مین داخل نہین کئے اور ہم جانتے ہین ابوبکر مستحق تھے اور اونکی خوبی اور بزرگی کے ہم مقر ہین اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین دین کے کام مین اونکو ہمارا امام کئے پھر دنیا کے امور مین ہم اونکی متابعت کیا واسطے نہ کرین
غرض نماز سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینیکا حکم کئے سو علی مرتضی اور عباس اور فضل اور قثم دونون عباس کے

فرزندان اور اسامہ بن زید اور شقران نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اور اوس بن خولی انصاری حضرت کو غسل دیے علی مرتضے
حضرت کو اپنے سینے پر رکھکے غسل دیتے تھے اور عباس اور فضل اور قثم پھیرا لیتے وقت انکی اعانت کرتے تھے اور اسامہ اور شقران پانی ڈالتے
تھے صحابہ میں اختلاف ہوا حضرت کو قمیص پہنا کے غسل دینا یا دوسرے اموات کو دیا کرتے ہیں ویسا دینا سو اللہ تعالی سبھون پر نیند
غالب کیا اور سب آواز سنے کہ قمیص پہنا کے غسل دیو اور حضرت کو غرس کے کوئے کے پانی سے تین بار غسل دیے پہلے سادے پانی سے
دوسرے بار بیری کے پتوں سے تیسرے بار کافور ڈالکے اور روئی سے پونچھے سو سفید تین کپڑوں میں تکفین کیے اس میں قمیص اور پگڑی
نہی پھر لوگاں نماز پڑھے اول ملائکہ پڑھے بعد اہل بیت بعد باقی کے صحابہ ایک ایک جماعت لوگونکی حجرہ شریف میں جاتی تھی
اور تنہا تنہا نماز ادا کرتے تھے دفن کہاں کرنا سو اس میں اختلاف ہوا ابوبکر کہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہوں فرماتے تھے نبی کا روح جس مکان پر قبض ہوتا ہے اسی مکان پر اسکا دفن بھی ہوتا ہے علی کہے ہیں میں بھی حضرت سے سنا ہوں
پھر اسی مکان پر قبر کھودنا مقرر کیے سو اختلاف کیے قبر لحد کرنا جیسا مدینے کا دستور ہے یا شق کرنا جو مکے میں مروج ہے
آخر یہ ٹھہرا لحد بنانے والے کو اور شق بنانے والے کو بلوانا جو اول آتا ہے اسکے ہاتھ سے کھدوانا پھر اول ابو طلحہ آئے سو انکے ہاتھ
سے لحد کھدوائے قبر میں علی اور عباس اور فضل اور قثم اور شقران اترے اور نو اینٹ سے لحد کا منہہ موندے قبر سے سب کے
بعد قثم بن عباس نکلے اور بلال قبر شریف پر پانی چھڑکے سرانے سے شروع کر کر پینتی طرف لیگئے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت
بلند کیے اور اسپر سرخ اور سفید کنکر ڈالے وفات دوشنبے کے روز آفتاب ڈھلے بعد ہوا بارھوین ربیع الاول کی یا دوسری
اور چہارشنبے کی شب کو سحر کے وقت دفن سے فراغت ہوئی بیماری تیرہ روز کی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون اے عزیز
اس درد وغم کا سمایا کیا کہوں اور اس مصیبت والم کا ماتم کیا لکھوں جس کے ذکر سے دل چاک ہوتا ہے اور سینہ پھٹ جاتا ہے
جانور جسکا درد کریں تو انسان کیا نہ کریں حضرت کی سواری کی ناقہ غم سے کھانا پینا چھوڑ کے مرگئی اور حضرت کی سواری کا
دراز گوش دیوانہ ہوکے چاروں طرف دوڑتا تھا آخر اپنے تئیں ایک کنوے میں ڈالکے ہلاک کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال
بیان کروں حج کے روز احرام باندھکے تلبیہ بولیں تو جو شور مچتا ہے رونے سے ویسا شور مچا تھا اور بعضوں کے ہوش میں خلل ہوگیا
چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ باوجود اس صلابت وشدت کے حواس کھو کر تلوار کھینچ کے جو کہتے تھے سو بیان آچکا اور عثمان رضی اللہ عنہ مبہوت
بنگئے تھے کچھ بات کریں تو جواب ہی نہیں دیتے تھے اور علی مرتضے رضی اللہ عنہ باوجود ایسی شجاعت کے لت بچو زمین سے لگ گئے تھے انکو
حرکت کی طاقت نہ تھی اور عبد اللہ بن انیس غم سے جھکتے جھکتے مرگئے اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت کے بعد چھ مہینے زندگی

گئے تو کدھی نہ ہنسے اور اسی غم سے آخر وفات پائے اور حضرت کا دفن ہوئے بعد انس کو کہے ای انس پیغمبر پر مٹی ڈالنے کو تمھارے
جیسا قبول کئے اور بی بی عائشہ اپنے حجرے مین اُس کے یاد مین گریہ زاری کر رہے تھے انسانان تو کیا علی مرتضی کہتے ہین
مین سنا آسمان طرف سے وَا مُحَمَّدَاہْ وَا مُحَمَّدَاہ کر کر آواز آتا تھا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھہ سے اشک جاری
تھے اور آہ کھینچ رہے تھے اور سانس بھرا کرتے تھے اور فرمائے اگر موت ہماری اختیار مین ہوتی تو ہم آپکے جان کے بدلے ہماری جان دیتے
اور رونے سے آپ منع نہ کرتے تو اس قدر روتا کہ اشکون سے چشمے بہین باین ہمہ ثبات تھا تو ابو بکر کو تھا اگر صدیق نہ ہوتے
تو زمین پر کوئی مسلمان باقی نہ رہتا اور ایک آواز غیب سے آیا کہ اہل میت پر اللہ کا سلام اور رحمت او برکات ہر جی کو
موت کا مزہ چکھنا ہی اور تمھارا ثواب قیامت کے روز پورا ملنا ہی جانیو ہر مصیبت کو خدا تعالی پاس تسلی ہی اور ہر فوت ہوئے کا
ایک عوض ہی سو تم اللہ پر اعتماد کرو اور اسی کی طرف رجوع لاؤ اور بے صبری مت کرو حقیقت مین مصیبت زدہ وہی ہی کہ
ثواب سے محروم رہا والسلام علیکم و رحمۃ اللہ اور یہہ آواز فرشتونکا تھا اور ایک شخص خوش رو جسیم سفید داڑی لوگون
کو چیرتا آکے رویا بعد صحابہ کی طرف دیکھہ کے کہا اللہ تعالی کو ہر مصیبت مین ایک تسلی ہی اور ہر فوت ہوئے کا ایک عوض ہی تم اللہ
سے رجوع رہو اور اسکی طرف دیکھا کرو اور خدا کی نظر بلا کے وقت ہی اور مصیبت زدہ وہی کہ مصیبت اُسکی صبر سے جبر نہین
ہوتی پھر چلے گئے ابو بکر صدیق اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کہے یہہ خضر تھے تعزیت واسطے آئے تھے قلم کو اب طاقت نہین درد
و غم کا ماجرا کچھہ زیادہ لکھین ان امور سے جب فراغت ہوئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بُرَیدہ کو تاکید کئے کہ نشان جو
اُنھون نے آگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دئے تھے سو لیجاکے اُسامہ کے دروازے پر دیو اور اسامہ کو کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تمکو جہان جانے واسطے مقرر کئے تھے وہان جانا اور منادی کردئے جس نے اسامہ کے لشکر مین داخل تھا وہ شخص تیار ہو کے
جرف مین اترنا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا سو سنکر چاروطرف کے لوگ بدلگئے چند لوگ مرتد ہوئے اور چند لوگ زکات
نہ دیئے کر کر ستاگی کئے مکے کے اکثر لوگ بھی چاہے مرتد ہونا اور مکے کے عامل عتاب بن اسید ڈر کے چھپگئے اور سہیل بن عمرو
خطبہ پڑھے اللہ کا حمد و ثنا کر کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے قریب قریب بیان کئے اور کہے حضرت کے وفات سے اسلام
کی قوت میں خلل ہوئی جس نے بدل جائیگا ہم اُسکو قتل کرینگے لوگ اس ارادے سے باز آئے بدر جنگ مین سہیل کے دانت اکھاڑنا
کر کے عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے تھے تو تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک روز ہوگا کہ اُن دین کی تقویت واسطے کھڑے ہو کے
خطبہ پڑھیگا کہ اُسکے بعد تم اُسکی مذمت نہ کروگے سو آج ہی کا دن تھا اور ثقیف بھی نہ بدلکے اپنے اسلام پر قایم تھے یہہ احوال

سکے ابی بکر صدیق پر نہایت مشکلات اور ترددات آپڑے کہ اگر پہاڑون پر یہہ بوجھ پڑتا تو ٹوٹ جاتے ابوبکر صدیق اپنی فکر صایب ورائے ثاقب سے اُن تمام کا بندوبست بوجہ احسن کئے اور جو اشکالات صحابہ کو عارض ہوتے تھے اسکو حل کرتے تھے چنانچہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا چاہے تو صحابہ کہے ایسے وقت فوج روانہ کرنا مناسب نہین عمر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی ابوبکر صدیق کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نشان کو باندھے اور اسکے روانہ کرنے پر تاکید فرماتے تھے سو اسکو مین کبھی نہ کھولونگا اگرچہ مدینے مین درندے آکر ہمکو پھاڑین اور پرندے ہمکو لیکر اڑین پھر ربیع الآخر کے غرے کو لشکر کوچ کرکے نکلا لشکر کے تین ہزار آدمی تھے بقولے سات سو آدمی ابوبکر صدیق اسامہ کو کہے اب عمر کو یہان رہنیکا حکم دو تو اسامہ انکو اجازت دئے اور تھوڑے دور تک ابوبکر صدیق اسامہ کے ساتھ پیادہ چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے ہر چند کہے سوار ہو پر نہ مانے بعد انکو رخصت کرکے آپ لوٹے اور یہہ لشکر جہان کہین اُترتا وہانکے قبیلون پر زبر پڑتا اور پھر جانیکا ارادہ جو قبیلے دل کئے تھے اُس سے باز آئے اور بولے مسلمانون کی شوکت مین کچھ خلل ہوتا تو یہہ فوج نکلتی غرض بیس روز کے عرصے مین ابنا شہر کو پہنچے اور کافرون پر شبخون گرے کتنون کو قتل کئے اور کتنون کو اسیر کئے اور اپنے باپ کے قاتل کو بھی مارے اور تمام روز وہان رہکر غنیمت جمع کئے مغرب کے وقت وہان سے کوچ کئے اور منزلان برابر کرکر نو روز مین وادی القری کو پہنچے وہان سے چھوٹے منزلان کرتے چھے روز کو مدینے مین آئے مسلمانون کا کوئی شخص شہید ہوا یہہ آخر لشکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے اور اول لشکر تھا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین بھیجے بعد لوگ مرتد ہوگئے تھے انسے جنگ کرنے واسطے صدیق کے فوجان روانہ ہوئے مسیلمہ کذاب جو نجد مین دعوی نبوت کا کرتا تھا اسکو قتل کئے جب جزیرۂ عرب سے فراغت ہوئی فوجان کسری و قیصر مقابلے واسطے روانہ کئے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دوسرا باب حضرت کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان مین

اس باب مین پانچ فصل مین پہلا فصل حضرت کی صورت کے بیان مین اللہ سبحانہ تعالی ذات شریف کو ایسا خوب اور پاکیزہ بنایا تھا کہ ویسا کوئی نہ ہوا اور نہ ہوگا اور حسن جمال ایسا عطا فرمایا تھا جو دیکھے تو یقین کرے کہ لاریب یہہ رسول اللہ ہین بشر کو کیا طاقت کہ اس سرو بوستان رسالت کی تمام اوصاف بیان کرے لیکن ہر شخص اپنے فہم کے رو سے کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دیا اور اپنی دانست موافق کچھ بیان کیا ہم انکا تھوڑا سا بیان یہان کردیتے ہین چہرۂ شریف کا بیان براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تمام لوگون کے چہرے سے بہتر اور خوب

تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی کو خوش نہ دیکھا گویا آفتاب چہرے پر پھر رہا
تھا اور براء سے بھی روایت ہی کہ چہرہ حضرت کا چاند کے سا تھا اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چہرہ حضرت کا
آفتاب اور مہتاب کے مثل تھا اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کلّے حضرت کے بھی گورے تھے اور چہرہ بہت گول یا دراز تھا
اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہے جب حضرت خوش ہوتے تو چہرۂ مبارک روشن ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہی اور ربیع بنت معوذ
رضی اللہ عنہا کہے اگر تو حضرت کو دیکھتا تو کہتا آفتاب نکلا ہی اور ہند بن ابی ہالہ کہے منہہ چودھوین رات کے چاند سا چمکتا تھا

آنکھوں کا بیان علی مرتضے رضی اللہ عنہ فرمائے آنکھیں حضرت کی بڑے تھے اور آنکھوں میں سرخی تھی اور حدقہ بہت سیاہ تھا
اور ابن ابی ہالہ کہے جب حضرت دیکھتے تو پورا دیکھتے اور آنکھیں نیچے کرتے اور زمین طرف دیکھنا بہت تھا آسمان طرف دیکھنے سے
اور اکثر گوشہ چشم سے ملاحظہ فرماتے ابن عباس کہے روشنائی میں جیسا دیکھتے ہیں ویسا ہی حضرت اندھیرے میں دیکھتے اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فرمایا کرتے تمہارا رکوع سجود کرنا مجھ پر پوشیدہ
نہیں رہتا ہی میں تمکو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں یہہ کس طرح سے دیکھتا تھا سو اس میں علما چند وجہ بیان کئے ہیں اکثر کہتے
ہیں کہ یہہ معجزہ اللہ تعالی حضرت کو مرحمت کیا تھا آنکھ میں جسنے دیکھنے کی قوت پیدا کیا قادر ہی کہ وہ قوت دوسرے عضو میں
پیدا کرے اور شفا کی کتاب میں ہی کہ حضرت ثریا میں گیارہ ستارے گنتے اور سہیلی لکھا ہی بارہ ستارہ علی مرتضے رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ مجھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمن کو روانہ کئے ایک روز میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوا یہود کے عالموں میں
سے ایک شخص ہاتھ میں کتاب لیکے کھڑا تھا مجھے بولا ابو القاسم کی وصف بیان کرو میں حضرت کے چند اوصاف بیان کیا
وہ عالم بولا اور کیا ہی سو بیان کرو میں کہا اب مجھے یاد نہیں آتا عالم کہا انکی آنکھوں میں سرخی ہی اور درازی خوبصورت
ہی تو میں بولا واللہ ویسی ہی ہی وہ عالم کہا یہہ صفات ہماری کتابوں میں ہیں میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ
کے رسول ہیں تمامی خلق طرف **کانوں کا بیان** احادیث میں کانوں کا بیان تفصیل مذکور نہیں مگر علے مرتضے رضی
اللہ عنہ سے اتنا آیا ہی کہ حضرت کے کان پورے تھے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمائے میں
دیکھتا ہوں وہ جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں وہ جو تم نہیں سنتے آسمان کڑکڑاتا ہی اور کڑکڑانا اسکا بجا ہی اسلئے کہ چار
انگل کا جگہہ اس پر نہیں ہی مگر ایک فرشتہ اپنا سر سجدہ میں وہاں رکھا ہی اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت فرمائے میں سنتا ہوں سو وہ تم سنتے ہو صحابہ عرض کئے نہیں حضرت فرمائے آسمان کڑکڑاتا سو آواز

ستاہون اسکے گرگرانے کا عجب نہین بالش کا جگہہ اس پر نہین جو فرشتہ سجدہ نہین کیا ہی یا کھڑے ہوا ہی پیشانی
اور بہونکا بیان علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیشانی مبارک کشادہ تھی اور بہون دونون ملے ہوے اور ہند بن
ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بہون کماندار تھے اور اسکے موے پورے تھے اور دونون ابرو پیوستہ نتھی دونوں کے درمیان ایک رگ
تھی غصے کے وقت خون سے بھر جاکے موٹی ہوتی ان دونون روایت مین اختلاف ہی صحیح بات یہی ہی کہ بہون ملے ہوے تھے
لیکن کچھ موے باریک تھے سو اس سبب کر کوئی روایت کرتا ہی کہ بہون ملے ہوے تھے اور کوئی کہتا ہی جدا تھے ناک کا بیان
علی مرتضے اور ابن ابی ہالہ سے روایت ہی کہ بینی مبارک ہموار باریک اور بیچا بیچ بلند تھی ہند بن ابی ہالہ کی روایت مین
آیا ہی کہ بینی مبارک پر ایک نور تھا خوب تامل سے نہین دیکھا سو شخص سمجھتا تھا کہ نوک بلند ہی دھن شریف
کا بیان اور دندان اور مونہہ کا مہر بہت ہی خوش قد ول اور لطیف تھا گویا یاقوت کی ڈبیہ مین جواہر ہین جابر رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف حضرت کا کشادہ تھا اور ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دہن شریف
وسیع تھا سخن کا شروع اور ختم کنج دہن سے کرتے اور دندان مبارک نہایت سفید روشن براق آبداری اور رونق کے
ساتھ تھے اور زیر و زبر کے دانتان بر لے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے حضرت سخن فرماتے وقت ایسا دستا کہ دانتون
کے درمیان سے نور نکلتا ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دانتون کی چوک نہایت خوب تھی
اور ابی قرصافہ سے روایت ہی کہ انھون اور انکی والدہ اور خالہ آکے اسلام لائے جب اپنے مکان کو آئے انکی خالہ اور والدہ
انکو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سا خوبصورت پاکی و نظافت کے ساتھ اور باتون مین ملایمت ہم کسی کو
نہین دیکھے اور باتان کرے تو ہمکو ایسا دستا تھا کہ مونہہ سے نور نکلتا ہی لعاب کا بیان لعاب شریف دوا تھی بیمارون
کی اور شفا خستگون کی خیبر کے جنگ مین علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی آنکھون کو آشوب تھا سو لعاب شریف لگاتے ہی
آنکھ درست ہوئے اور وایل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کوئی پانی ڈول مین حضرت پاس لایا حضرت اسکو پیے
اور کنوے مین کلی کئے سو اس کنوے مین مشک کی بو آنے لگی اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لائے اور گھر مین کنوا تھا اس مین تھوکے تو اسکا پانی ایسا شیرین ہوا کہ کسی کنوے کا پانی
اسکے مقابل نتھا اور رزینہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عاشورے کے روز اپنے اور بی بی فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کے دودھ پیتے بچون کو بلوا کر منہہ مین اپنا لعاب شریف لگاتے اور انکے ماؤن کو تاکید کرتے انکو شام تک دودھ مت پلاو

سو وہ لعاب انکو تمام روز کفایت کرتا اور عمیرہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ اُنھون اور اُنکے چار بہن نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کرنے واسطے آئے حضرت کباب کھاتے تھے سو ایک ٹکرا چاب کے انکو دئے سو وہ پانچون ذرہ ذرہ ٹکرا اسکا کھائین سو مرتے تک
انکے مُنہہ مین کبھی بدبو نہ ہوئی اور عتبہ بن فرقد کے بدن پر خبر زہ ہوا تھا سو حضرت اپنا لعاب لیکے انکے بدن پر پھیرے سو بیماری دفع ہوئی
اور انکے بدن مین ایسی خوشبوئی تھی کہ کسکے پاس نہ تھی اور انکے چار عورتان تھین اقسام کی خوشبوئیان بدن کو لگایا کرتی
پر وہ خوشبو کسی پاس نہ تھی اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار سفر مین حسن اور حسین تشنگی سے رونے لگے اور
پانی نہ ملا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زبان انکو چوسائے انکی تشنگی زائل ہوئی **آواز کا بیان** آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا نہایت خوش اور شیرین تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اللہ تعالی کسی پیغمبر کو نہ بھیجا مگر خوبصورت اور خوش آواز
اور تمہارے پیغمبر کو بھی خوبصورت خوش آواز کیا اور حضرت کا آواز علی الخصوص خطبہ کہتے وقت اور وعظ کہتے وقت اتنی دور جاتا
تھا کہ کسی کا آواز اتنے دور نہ جاتا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعے کے روز منبر پر خطبہ
فرمانے واسطے کھڑے ہوکے لوگون کو فرمائے بیٹھو سو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بنی غنم کے گھرون مین تھے سو آواز سنکے وہین
بیٹھے اور اکثر بی بیان اپنے گھرون مین حضرت کے خطبے کا آواز سنا کرتی تھین اور حج کے ایام مین حضرت منی مین خطبہ پڑھے
سو جتنے لوگ تھے دور و نزدیک سب ایکسان آواز سنے **ہنسنے کا بیان** اکثر احوال مین حضرت تبسم کیا کرتے اور بعضے
اوقات مین بہت ہنسے تو کو کچلیان نمود ہوتے اور کبھی قہقہہ کرکے نہین ہنسے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی کہ مین کبھی نہ دیکھی حضرت کے ہنسنے مین مسوڑے دِسے ہو اور ابن ابی ہالہ کہتے ہین اکثر ہنسا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا تبسم تھا اور رونا بھی ہنسی کی طور پر تھا آنکھ سے اشک جاری ہوتے بلند آواز سے نہ روتے اور اکثر قرآن
پڑھتے وقت روتے اور سینہ مبارک سے دیگ کے جوش کا آواز آتا اور حضرت جمائی کبھی نہ دئے **زبان کی فصاحت کا بیان**
بات بہت آہستگی سے بیان کرتے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بات اتنی آہستگی سے
فرماتے اگر کوئی چاہین تو الفاظ کا شمار کرلین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر بات کو تین بار مکرر فرماتے تا لوگ اسکو خوب سمجھین
یاد کرین اور سخن حضرت کا نہایت فصیح اور شیرین تھا اس قدر دلونپر تاثیر کرتا کہ گویا روح کو کھینچی اور عرب کے ہر قبیلے کی بات
مین تفاوت تھا اور لغت ہر یک مختلف اور ایک کی لغت سے دوسرے کو اطلاع نہ تھی جب حضرت پاس آتے تو حضرت انکی لغت
کے موافق آپ بھی کلمہ کلام کیا کرتے اور ایکبار عمر رضی اللہ عنہ پوچھے یا رسول اللہ آپ ہمارے درمیان سے جاکے کہین

رہے نہیں پھر کیا واسطے ہمسے اُنکی فصاحت برکری حضرت فرمائے اسمٰعیل علیہ السلام کی لغت مندرس ہوگئی تھی سو مجھے جبرئیل یاد
لائے اور ایکبار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مین عرب کے اکثر فصحا سے ملاقات کیا ہون پر آپ سے کسیکو
زیادہ فصیح نہ پایا حضرت فرمائے میرے تئین میرا پروردگار ادب سکھایا اور مین بنی سعد بن بکر مین پرورش پایا اور اللہ تعالی حضرت
کو جوامع الکلم دیا تھا یعنے الفاظ تھوڑے رہتا اور معانی اسکے بہت یہہ بات احادیثون کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی اور اسکے
لکھنے کا یہہ محل نہین **سر کا اور بالونکا بیان** سر مبارک بڑا تھا اور بال نہ بہت سیدھے نہ گھونگروالے مگر کچھ پیچیدگی تھی اور
سر کے بال آدھے کان تک تھے اور بعضے روایتون مین آیا ہی لو تک اور بعضے روایت مین ہا بین کان اور کاندھے
کے اور بعضے روایتون مین کاندھے تک سو یہہ اختلاف اوقات کے نظر کرتے تھا تیل ڈالکے جب
کنگھی کرتے تو دراز دستے تیل نہ ڈالین ہو تو کوتاہ دستے یا کترے سو وقت کوتاہ ہوتے نہین تو دراز ہوتے ابن عباس سے روایت
ہی کہ عرب کے کفار مانگ نکالتے تھے اور اہل کتاب اپنے پیشانی پر بالونکو چھوڑ دیتے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی بالونکو چھوڑا
کرتے تھے اور عادت شریف یہی تھی کہ جس چیز مین خدا تعالی کی یہان سے کچھ حکم نہ ہوتا تو اہل کتاب کی موافقت کیا کرتے جب
اسلام پھیلا تو انکی مخالفت حضرت یا وسعت ہوئی سو مانگ نکالنا اختیار کئے اور ابن ابی ہالہ کی روایت مین آیا ہی اگر
بال بیچ کے جدا ہوتے تو اسکو ویسا رہنے دیتے نہین تو آپ ہو کے جدا کرتے شاید یہہ بھی اول تھا بعد جدا کرنے لگے جیسا کہ ابن عباس کی
روایت سے معلوم ہوتا ہی اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار مکے کو تشریف لائے تھے سر
بالونکو گوندھ کے چار چوٹیان چھوڑے تھے **ریش شریف کا بیان** داڑی انبوہ اور دراز تھی سینہ داڑھی سے
پوشیدہ ہوگیا تھا اور لبون کے بالون کو کترایا کرتے تھے اور ریش مبارک کو تیل لگاتے کنگھی کرتے اور تمام سر اور داڑھی
کے بالون مین بیس بال سفید نہین نکلے تھے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت سر کے بالونکو تیل ڈالے تو
سفید بال نظر نہ آتے جب تیل نہ لگاتے تو نظر آتے ایکبار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہوئے حضرت فرمائے
سورۂ ہود اور سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت مجھکو بوڑھا کئے یعنے اُن سورون مین
قیامت کا ہول اور بہشتی دوزخی کا احوال مذکور ہی سو اس ہیبت سے بال سفید ہوئے **گردن کا بیان** ابن ابی ہالہ
کی روایت مین آیا ہی گردن حضرت کی گویا پتلی کی گردن کی سی تھی روپے کی صفائی مین **سینہ شکم پشت وغیرہ
کا بیان** سینہ و شکم برابر تھا اور سینۂ مبارک سے ناف تک بالون کا باریک ایک خط تھا اور سینہ و شکم پر اس خط کے سوائے

ہوئے تھے اور پونچھون پر اور بازوؤن پر اور کھندون پر اور سینے کے اوپر اور پنڈریون پر بھی ہوتے تھے اور بغلان کا رنگ سفید تھا
اور بغلون سے مشک کی بو آیا کرتی تھی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ شکم مبارک گویا کاغذون کے مانند تھا ایک پر ایک
جمائے ہوئے اور علی مرتضے وغیرہ سے روایت ہی کہ دونون شانون کے درمیان کشادہ اور محرش کعبی سے روایت ہی کہ پشت مبارک
کو مین دیکھا ہون گویا روپے سے ڈھالے ہین مہر نبوت کا بیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر شانون
کے درمیان مسے کے طور پر گوشت پارہ سرخ رنگ جھلکتا ہوا ابھرا ہوا تھا اُسکے گرد خال تھے اور اس پر بال تھے اسکو خاتم النبوۃ یعنی نبوت کا
مہر کہتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالی سابق کے پیغمبرون کی کتابون مین ایک نبی کا آنا لازم ہی اور اس پر ایمان لانے واسطے
تاکید فرمایا تھا سو اُسکی یہہ نشان ہی کر کر بتا دیا تھا تا نبوت پر دلیل ہووے اور اُس پر طعن کو جا نہ رہے اور کوئی جھوٹا مدعی
اپنے تئین نبی آخر الزمان ہی کر کے نہ ٹھہراوے اکثر اہل کتاب حضرت پاس آئے ہین تو اسکو دیکھکے نبوت کا اقرار کئے ہین کسی
نبی کی پیٹھ پر یہہ نشان نتھا سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاکم اپنی کتاب مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت
کئے ہین کہ جتنے انبیا ہوئے آئے اُنکے سیدھے ہاتھ پر نبوت کی نشان رہتی تھی مگر ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پشت پر وہ نشان تھا اور
اسکے بیان مین صحابہ اپنی رائے کے موافق تشبیہ دئیے ہین لیکن سب کا حاصل ایک ہی چنانچہ سایب بن یزید کہتے ہین کہ مانند زر
حجلہ کے تھی سو بعضے تو رے نقطہ دار کو مقدم کرکے اسکا معنی مسہری کی گھنڈی کہے ہین اور بعضے رے کو مقدم کرکر رزحجلہ کہتے ہین
اسکا معنی چکور کے انڈے سے کرتے ہین اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ سرخ مسا تھا کبوتر کے انڈے کے برابر
اور عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ جسکی مہر گوشت تھا اُسکے گرد خال تھے ایسا لگتا تھا جیسا مسا اور
ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ مسے کے مثال تھا سیب کے برابر اور عمر بن اخطب سے جو روایت ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایکبار اُنکو فرمائے پیٹھ کی مالش کرو پھر وہ مالش کئے اُنکی انگلی مہر نبوت پر پڑی سو چند بال تھے اکٹھا جمع سو انھون
آنکھ سے دیکھے نہین مگر ہاتھ لگانے سے جو معلوم ہوا تھا سو کہے اور ابی زید بن اخطب کی روایت مین ہی کہ وہ پچھنے مارے
سو جگہہ جیسا ابھرکے آتا ہی ویسا اُبھرا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ وہ کوڑی کے اتنا تھا اُس مین
گوشت سے لکھا ہوا تھا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اور سلمان سے روایت ہی کہ وہ کبوتر کے انڈے اتنا تھا اسکے
اندر لکھا ہوا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد رسول اللہ اور اسکے اوپر لکھا تھا توجہ حیث شئت فانک
المنصور یعنے جا جسطرف چاہتا ہی سو تو منصور ہی یہہ آخر کے دونون روایت ضعیف ہین کر کر حافظ ابن حجر

عسقلانی فتح الباری مین لکھے ہین دست مبارکا بیان پنجہ مبارک سطبر اور بھاری تھا اور ہتیلی کشادہ تھی اور
پنجہ نہایت نرم و ملایم اور پُرگوشت تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو
کپڑے تو ریشم سے زیادہ نرم تھا اور حضرت کے انگلیان دراز تھے اور بند دست دراز تھا اور پونچھا بھاری تھا جابر بن
سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے رخسارے پر اپنا دست مبارک پھرائے سو نہایت
خنک تھا اور خوشبو اس قدر تھا گویا عطار کے تھیلی سے نکالے ہین اور وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ دست مبارک کو پکڑنے کے
بعد اپنا ہاتھ سونگھتے تو اُنکا ہاتھ مشک سے زیادہ خوشبودار تھا اور ابی زید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی پر
حضرت ہاتھ پھیر کے فرمائے یا اللہ اسکو جمال دے سو اُنکی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی لیکن اُنکے بال سفید نہوئے اور چہرہ منقبض نہوا
اور حنظلہ بن حزیمہ کے سر پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ پھیر کے دعا کرے کہ اللہ تجھکو برکت دیو سو اُنکے پاس جسکو آماس ورم
رسولی وغیرہ ہوتے تو لے آتے اور اُنھون اُسپر اپنا ہاتھ پھیرتے اور یہہ کہتے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَثَرِ بَرَکَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
پھر وہ عارضہ جاتا رہتا **قدمون کا بیان** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پنڈریان باریک تھے اور پاؤن پُر گوشت تھے ابن
ابی ہالہ سے روایت ہی کہ دونون تلودن کے بیچ گرے تھے اور دونون قدم اسطرح پر ہموار تھے کہ اگر پانی پڑے تو بہہ جاتا اور ابی
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت چلتے تو زمین پر قدم کا پورا پنجہ اُٹھتا تلوون مین بلندی نتھی یہہ دونون
حدیث مین ظاہرًا اختلاف ہی لیکن اُسکے بیان مین شارحان کہے ہین کہ تلوؤن مین بہت زیادہ گرے یہانسو
نہین تھے مگر کچھ ایک بلندی تھی لیکن قسم دھرین تو پنجے کا پورا نقش اُٹھتا تھا اور عبد اللہ بن بریدہ سے روایت
ہی کہ قدمان حضرت کے نہایت خوش وضع تھے اور پاشنے حضرت کے کم گوشت تھے اور پاؤن کے انگلیون مین انگھوٹے کے
بازوکی انگلی دراز تھی **حضرتکی قدکا بیان** قامت مبارک میانہ تھا نہ کوتاہ نہ بہت دراز بی بی عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ جب حضرت تنہا رہتے تو میانہ قد مین گرگر لولے جاتا لیکن کوئی شخص بلند قامت حضرت کے
ہمراہ ہوتا تو حضرت اُس سے بلند دستے اور جب دو شخص بلندقامت بازؤن پر ہوتے تو حضرت اُنسے بلند دستے اور یہہ
بھی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت لوگون مین بیٹھین تو حضرت کا کھندا سب سے بلند دستا اور ابن ابی ہالہ سے
روایت ہی کہ حضرت کا بدن گٹیلا بانٹا ہوا تھا اور ذکوان سے روایت ہی کہ حضرت دھوپ یا چاندنی مین چلتے
تو سایہ زمین پر پڑتا نہین تھا **رنگ شریف کا بیان** حضرت کا رنگ سرخ و سفید تھا علی مرتضی رضی اللہ عنہ

رنگ گورا تھا سرخی مایل اور ابن ابی ہالہ کہتے ہین کہ رنگ بہت روشن تھا اور ابی ہریرہ کہتے ہین کہ گورے تھے گویا روپے سے ڈھالے ہین اور ابو الطفیل کہتے ہین کہ گورے تھے ملاحت کے ساتھہ اور انس سے روایت ہی کہ رنگ بہت اُجلا تھا اور نہ گندم گون اور ابن ابی ہالہ کی روایت مین ہی کہ بدن شریف پر لباس جس جگہہ نہین رہتا وہ بھی روشن تھا چال کا بیان علے مرتضے رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حضرت چلے تو قدم اُٹھا کے چلتے اور ڈھکتے گویا بلندی سے پستی مین اترتے ہین اور ابی ہریرہ کہتے ہین جب چلتے تو قدم پورا دھرتے اور چال مین حضرت سے جلد مین کسی کو نہ دیکھا گویا زمین پانون کے نیچے لپیٹے جاتی ہی اور ہم ساتھہ رہنے واسطے سعی کرتے اور حضرت بی تکلف چلے جاتے اور یزید بن مرثد کہتے کہ حضرت جلد چلا کرتے یہانتک کہ ساتھہ والون کو دوڑنیکی نوبت پہنچتی اور جب لوگوں کے ساتھہ چلتے تو اصحاب کو آگے چلاتے اور آپ اُسکے پیچھے چلتے اور فرماتے میرا پیچھا فرشتوں کے واسطے چھوڑ دو عرق وغیرہ فضلات کا بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینا اس قدر خوشبو تھا کہ کوئی خوشبوئی اُس سے نہ لگتی تھی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مین اس قدر خوشبوئی تھی کہ راہ سے گذر چکے بعد معلوم ہوتا تھا کہ ادھر سے تشریف فرمائے ہین اور ایک شخص اپنی لڑکی کے جہیز واسطے کچھ مانگا تو اس وقت حضرت پاس کچھہ نہ تھا سو ایک شیشہ منگواکے اُس مین اپنا عرق ڈالکے دیئے اور فرمائے تیری لڑکی کو کہہ کہ درعوض عطر کے اس کو لگایا کرے پھر وہ خوشبوئی جب لگاتی تو تمام مدینے مین اُسکا مہکار ہوتا اور ام سلیم کے گھر مین تشریف لیجا کے حضرت آرام کیئے اور بدن سے عرق جاری ہوا تو ام سلیم وہ عرق پونچھکے اپنے عطردان مین جمع کرنے لگے حضرت ہوشیار ہوکے پوچھے یہہ کیا ہی تو عرض کیئے آپکا عرق ہمارے لئے عطر ہی سو مین اُسکو جمع کرتی ہون اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب چہرہ مبارک پر خوشی آتی تو ایسا دستا کہ موتی کے دانے چہرے پر جڑے ہین اور شدت سرما کے ایام مین حضرت پر وحی اُترتی تو بدن سے عرق جاری ہوتا اور جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کو تشریف فرماتے تو زمین شق ہوکے فضلہ غایب ہوتا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ اُنھون عرض کیئے یا رسول اللہ آپ پاخانے ضرور کو جاکے آئے بعد ہم دیکھے تو کچھہ اثر نہین رہتا ہی حضرت فرمائے ای عایشہ کیا تمکو معلوم نہین وہ جو اللہ تعالی زمین کو حکم کیا ہی کہ فضلہ جو پیغمبرون سے نکلتا ہی اُسکو نگل جاوے اور عادت شریف یہہ تھی کہ شب کو پلنگ کے پاس ایک قدح رکھا کرتے اور اُسمین پیشاب کرتے سو ایکبار صبح کو تشریف لاکے دیکھے تو اس قدح مین پیشاب نہین پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دائی برکہ سے پوچھے کہ اِس مین پیشاب تھا سو کیا ہوا وہ عرض کئی کہ مین اُسکو

پی گئی حضرت فرمائے اب تیری بیماری گئی پھر وہ کبھی بیمار نہ ہوئی مگر مرض الموت ہی اور ام ایمن ایکبار شب کو تشنہ
ہوئے دیکھے تو قدح مین پانی ہی اسکو پیگئے صبح کو حضرت فرمائے ای ام ایمن اس قدح مین پیشاب ہی اسکو ڈال دیو ام
ایمن عرض کئے یا رسول اللہ مین اسکو پیگئی حضرت نہایت تبسم کئے بعد فرمائے تجھے کبھی درد نہوگا **فصل دوسرا حضرت
کی اخلاق مین** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ایسے تھے کہ کسی بشر مین نہین اسلیئے
اللہ تعالے قرآن شریف مین حضرت کے وصف مین فرمایا اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیمٍ یعنے بیشک تو بڑے اخلاق پر ہی بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ اخلاق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآن تھا یعنے قرآن مین جو اوصاف بہتر ہین وہ تمام
اس ذات مقدس مین موجود تھے شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ اپنی کتاب عوارف المعارف مین لکھے ہین کہ
بی بی کے قول مین ایک رمز پوشیدہ اور مخفی اشارہ ہی کہ آنحضرت متصف تھے باخلاق ربانی سو بی بی عایشہ جناب الہی
کی حشمت پر نظر کرتے کہہ سکے کہ حضرت مین اللہ تعالی کے اخلاق تھے لیکن لطافت کے ساتھ اس طرف اشارہ کرکے
فرمائے کہ خُلق انکا قرآن تھا وہب بن منبہ کہے کہ سابق کے انبیا پر نازل ہوئے سو اکہتر کتاب کو مین دیکھا انہین لکھا تھا
ابتداء دنیا سے انتہا تک تمام لوگون کی عقل نظر کرتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مثال ایک کنکر ہی دنیا کے تمام کنکرون
کے نظر کرتے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عقل سب کے عقلون پر بڑھکر اور بہتر ہی بعضے روایتون مین آیا ہی کہ اللہ تعالے عقل کے
سو حصے کرکر ایک حصہ تمام مومنون مین اور نود و نون حصے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اگر کوئی تامل کرکے دیکھے کہ عربون کی
مزاج وحشی جانورون کے مثال تھی اور ہر قبیلہ نخوت وغرور مین ایک جدی چال رکھتا تھا اور تیرے عقلون مین ایک دوسرے سے بڑھکر
چال رکھتا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی عالم وفاضل کی صحبت مین رہکر تربیت نہ پائے اور کسی حکیم پاس جاکے کچھ نہ سیکھے اور
آداب واخلاق کے رسالے نہ پڑھے اور سیر وتاریخ کی کتابون کا مطالعہ نہ فرمائے با این انکی جفا کے متحمل ہوکر اور انکی ایذا پر صبر فرماکر
ایسا انکے ساتھ چلے کہ وہ سب اپنے آبا واجداد کا طریقہ چھوڑکر اور خویش وقرابت سے مخالفت کرکر اور مال ومتاع ترک کرکر اور
دنیا سے ہاتھ دھوکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کئے تو معلوم ہوا کہ حضرت کے اخلاق نہایت بہتر وپسندیدہ
تھے اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت کی دانش وعقل نہایت کمال کو پہنچی تھی یہہ محض فضل الہی تھا جو اس سرور کے اوپر نمود ہوا
حلم وعفو کا بیان لوگون کے ظلم وجفا پر صبر کرنا اور باوجود قدرت کے معاف کرنا انبیا کے بڑے اوصاف مین ہی جسمین
یہہ صفت نہو تو وہ نبوت کا بار نہ اٹھاوے اسی لیئے اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکر فرماتا ہی فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ

اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ تو صبر کر جیسے صبر کیے ہمت والے رسول اور بھی فرمایا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ تو معاف کر اور درگذر اسلیے اللہ دوست رکھتا ہی نیکی والون کو اور فرماتا ہی خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۝ خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام اور کنارہ کر جاہلون سے تفاسیر مین مذکور ہی کہ جب
یہہ آیت اُتری نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے پوچھے کیسا معاف کرنا جبرئیل علیہ السلام کہے رب العزت جل جلالہ سے پوچھکر کہونگا
پھر جبرئیل آکے کہے ای محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ جسنے تمہاری دوستی قطع کرتا ہی تم اسکی دوستی جوڑنا اور جسنے تمکو محروم
کیا تم اسکو بخشش کرنا اور جسنے تم پر ظلم کیا تو تم اسکو معاف کرنا الغرض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بموجب امر الہی کے ظلم
وجفا پر صبر فرماتے اور بدی کے بدلے نیکی کرتے اور کتنا ہی کوئی بدی سے پیش آوے تو حضرت حلم کرجاتے حضرت مین یہہ صفت
کامل تھی اسی سے اللہ تعالیٰ اگلے پیغمبرون کی کتابون مین حضرت کی علامتون سے یہہ بھی علامت رکھا چنانچہ بخاری روایت
کیے ہین عطا ابن یسار سے کہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملکے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت
توریت مین کیا ہی کہے کہ قران مین حضرت کے جو اوصاف ہین اس مین کے چند اوصاف مذکور ہین ای نبی ہمنے بھیجا تجھکو
گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور پناہ امیون کو تو میرا بندہ ہی اور رسول نام رکھا مین تیرا متوکل کر نہین ہی
بدخلق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازارون مین بدلا نہین لیتا بدی کا لیکن معاف کرتا اور درگذرتا اور اللہ اسکو قبض نہ کریگا
جب تک تیری ملت کو سیدھا نہ کرے یہہ کہکے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور کھولیگا اسکے سبب اندھی آنکھان اور بہرے کان اور
غلاف والے دل روایت ہی زید بن سعنہ سے کہ انہنے یہود کے بڑے عالمون مین تھا سو کہا نبوت کے جتنے نشانیان تھین سو سب مین
نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھکے معلوم کیا مگر دو علامت ایک تو انکا حلم انکے جہل پر غالب ہوگا دوسری انکی ساتھ کتنا ہی
جہالت کرین پر انکا حلم بڑہتا جایگا سو مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختلاط شروع کیا اور خرما ادھار دیا اور وعدہ
تمام ہونیکے قبل دو تین روز کے آکر حضرت کی چادر کھینچا اور تیور چڑھا کے بہت ہی بدطور سے انکو دیکھنے لگا اور بولا
میرا حق ڈال دے واللہ عبد المطلب کی اولاد تم بڑے دغاباز ہو عمر رضی اللہ عنہ یہہ دیکھکے غصے سے اسکو کہے ای عدو اللہ تو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا بولتا ہی کیا کرون حضرت کا حکم نہین ورنہ تلوار سے تیری گردن مارتا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
آہستگی سے عمر طرف دیکھکر تبسم کیے اور فرمائے ای عمر اسکو اور مجھے دوسری بات بولنا لایق تھا مجھے کہنا کہ اسکا حق اچھی طور سے
ادا کر اور اسکو کہنا کہ تیرا حق اچھی طور سے مانگ اب اسکو اپنے ساتھ لیجاکے اسکا حق ادا کردیو اور اسکو جو ڈرایا ہین اسکے عوض در

جیس صاحب خرما افزود دیئے پھر عمر رضی اللہ عنہ اسکا حق دیئے زید کہا ای عمر مین نبوت کے نشانیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
چہرے سے پایا مگر دو نشانیان کا امتحان کرنا ضرور تھا انکا حلم جہل پر غالب اور جہالت زیادہ کرنے سے انکا حلم زیادہ ہوتا ہے
سو وہ دونون علامتان آج مین امتحان کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ مقرر محمد اللہ کے رسول ہین اور مین اسلام
لایا اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے واسطے کسی سے بدلا نہ لئے مگر جبکہ اللہ
تعالے کے حرمتون کو کسی نے توڑتا تو اللہ کے واسطے اس سے بدلا لیتے اور بھی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم فحاش اور متفحش نتھے اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتے لیکن معاف کرتے اور درگذر کرتے اور انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ انھون ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت کے بدن شریف پر نجرانی چادر موٹے کنارون کی
تھی سو ایک جنگلی آدمی آکے ایسی سختی سے چادر پکڑ کر کھینچا کہ حضرت کی گردن پر اسکا نشان پڑا اور اسنے بولا ای محمد
خدا کا مال تمھارے پاس جو ہی مجھے دو حضرت پھر کر اسکی طرف دیکھے اور اسکو کچھ دینیکا حکم کئے اور منافقان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اقسام کی ایذا دیتے تو حضرت انکو معاف کرتے اور کبھی باندی غلام نوکر چاکر کو بھی نہ مارے اور نہ غصہ کئے ترمذی نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ انھون دس برس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کئے حضرت انکو اف کر کر نہ بولے اور کسی کام کو کاہے
کو کیا یا یہہ کیون نہین کیا کر کر نہ فرمائے اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ کہے مین کسیکو اپنے لوگون پر زیادہ
رحم کرنے والا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا از جملہ حلم سے ہی کہ لبید بن اعصم یہودی حضرت پہ سحر کیا لیکن حضرت
اس سے بدلا نہ لئے قصہ اسکا یہہ ہی کہ اسنے سحر کئے بعد حضرت کو کامون مین فراموشی ہوئی اور ایسا کہ کر فراموش ہوتا تھا
پھر اللہ پاس دعا مانگے سو دو فرشتے آکر ایک حضرت کے سر پاس بیٹھا دوسرا پانون پاس اور ایک نے دوسرے سے پوچھا اس
شخص کو کیا ہوا ہی دوسرا بولا اسکو سحر ہوا ہی پوچھا کسنے کیا بولا لبید بن اعصم جو بنی زریق مین یہودی ہی پوچھا
کاہے پہ کیا ہی بولا کنگھی اور سر کے بالون پر خرمے کے نر جھاڑ کے پھولون کے غلاف کے اندر پوچھا وہ کہان ہی بولا ذی اروان
کنوئین کے پتھر کے نیچے پھر حضرت وہان تشریف لیجا کر اسکو نکال کر گڑوا دئیے اور اس یہودی سے باز پرس کچھ نکئے حضرت نے

تواضع اور فروتنی کا بیان طبرانی روایت کئے ہین کہ ایکبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے ساتھ صفا پہاڑ پر
تھے سو فرمائے ای جبرئیل محمد کے لوگ کھانیکو ایک سیو آٹا پاس تو ہو سو نہین ہنوز کلام تمام نہ ہوا تھا کہ آواز ہوا اسکے
ساتھ اسرافیل آئے اور کہے یا محمد اللہ تعالے آپکا سخن سنکر مجھے زمین کے خزانون کے کنجیان دیکر بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ

تہامہ مکہ اور مدینہ اور اسکے اطراف کی زمین کا نام ہی ۱۲

تہامے کے پہاڑون کو زمرد اور یاقوت اور سونے روپے کے کردون اور وہ آپکے ساتھ پھرا کرین اگر مرضی ہو تو نبی اور بادشاہ ہو نہین تو نبی اور بندہ پھر حضرت جبرئیل طرف بطور مشورت کے دیکھے جبرئیل کہے اللہ تعالی سے تواضع کرو سو حضرت فرمائے مین نبی اور بندہ رہتا ہون اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تم میری تعریف مین حد سے مت بڑھو جیسا نصاری عیسی مریم کے بیٹے کے حق مین بڑھ گئے اور کہو مجھے اللہ کا بندہ اور اسکا رسول اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے پینے واسطے باسن جھکاتے اور بلی پئے بعد وہی جھوٹے پانی سے وضو کرتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم محل سرا مین تشریف لاوے تو کیسا رہتے تھے فرمائے بہت نرمی سے اور مسکراتے رہتے اور لوگون مین پانون لنبے کر کر کبھی نہین بیٹھے اور کوئی پکارے تو لبیک کر کر جواب دیتے اور عادت شریف یہہ تھی کہ کسی قوم کے بزرگ لوگ آوین تو انکی اکرام کرتے اور کوئی ہمنشین نہ آوے تو اسکا حال دریافت فرماتے اور اپنے ہمنشین پر کمال التفات رکھتے یہان تک کہ وہ سمجھتا اپنے سے دوسرا کوئی حضرت پاس افضل نہین اور کوئی شخص آکے حضرت پاس بیٹھے تو حضرت آپ ہو کے نہ اٹھتے جب تک کہ وہ نہ اوٹھے اور کوئی شخص بات شروع کیا تو اسکے سخن بیچ آڑ نہ آتے مگر کچھ بات بے شرع کہے تو اسکو منع کرتے اور غریبان مسکینان کی عیادت کو جایا کرتے اور جہان کہین مجلس آخر ہوتی وہین تشریف رکھتے صدر پر جا کے نہین بیٹھتے اور ایکبار گدھے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کے قبا کو تشریف لیجاتے تھے اور حضرت کے ہمراہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے سو انکو فرمائے ای ابوہریرہ مین تمکو بھی بٹھاؤن تو عرض کئے آپکی مرضی پھر حضرت فرمائے سوار ہو سو ابوہریرہ اچھلکے سوار ہونا چاہے سوار نہ ہو سکے اور حضرت کو پکڑ لئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اونھون دونون ملکے زمین پر گر گئے بعد حضرت آپ سوار ہو کے ابوہریرہ کو فرمائے مین تمکو بھی بٹھاؤن تو ابوہریرہ عرض کئے آپکی مرضی حضرت فرمائے سوار ہو سو اچھلے بھی حضرت کو لیکے گر گئے بعد حضرت سوار ہو کے ابوہریرہ کو فرمائے تمکو بھی سوار کرون تو ابوہریرہ عرض کئے یا رسول اللہ مین آپکو تیسری بار واللہ نہ گراؤنگا اور ایکبار حضرت مسافرت مین تھے صحابہ کو فرمائے اس بکری کو کاٹ کر پکاؤ سو ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکو ذبح کرنا میرا کام ہی دوسرا کہا مین اسکو چھیل دیتا ہون ایک کہا مین پکاتا ہون حضرت فرمائے مین لکڑیان جمع کر کر لاتا ہون صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ وہ بھی ہمین دیکھ لیتے ہین حضرت فرمائے مجھے معلوم ہی کہ تم اسکو بھی کروگے مگر مجھے خوب نہین دستا کہ تم سب کام کرین اور مین جدا ہو کے رہون اور اللہ تعالی اپنے بندے سے مکروہ رکھتا ہی کہ اپنے ساتھ والون مین آپ جدا رہے اور ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب نجاشی کے یہان سے

لوگ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اٹھکے اُنکی خدمت کرنے لگے صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ کیا واسطے تصدیع اُٹھاتے ہین
ہم اُنکی خدمت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ لوگ ہمارے لوگون کی خدمت کرتے تھے سو مین اُسکا بدلا کرتا
ہون اور ایک عورت اُسکی عقل مین کچھ قصور بھی تھا سو حضرت سے کہی مین آپسے کچھ عرض کرتا ہی حضرت راستے مین
تھے سو فرمائے تو جہان بیٹھی ہی بیٹھ مین بھی بیٹھتا ہون غرض بیٹھکر اُسکا احوال سنے اور اُسکی حاجت روا کئے اور ابن
ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیوا اور مسکین کے ساتھ چلنے سے کچھ ننگ نہین کرتے اگر باندھی
بھی آکے بلاتی تو اُسکے ساتھ چلے جاتے اور گھر مین آپ کام کرتے پانی سیندھتے بکری کا دودھ دوہتے اور ابن ابی الحمسا
روایت ہی کہ اُنھون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت آنیکے قبل حضرت پاس کچھ بیچے اور کچھ جنس باقی رہگیا سو اُسکو وعدہ
کئے کہ آپ اسیجگہہ رہنا مین وہ جو باقی رہا ہی لا دیتا ہون غرض اُسنے جاکے بھول گیا بعد تیسرے روز یاد کر آیا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اسی جگہہ ہین اور اُسکو فرمائے تو مجھے نہایت تصدیع دیا مین تین روز سے یہان ہون اور ابی مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ فتح مکے کے روز ایک شخص حضرت کی حضور مین آکے سخن کیا حضرت کی ہیبت سے اُسکے بدن
پر لرزہ پڑا حضرت اسکو فرمائے گھبرا مت مین بھی تو قریش مین ایک عورت کا فرزند ہون جو سوکا کباب کھاتی
تھی اور حضرت صبح کی نماز پڑھے بعد مدینے کے لوگ حضرت پاس پانی کے باسن لے آتے حضرت اس مین اپنا دست مبارک
ڈبا کے دیتے اور بعضے اوقات مین سرما نہایت رہتا تو بھی دست مبارک ڈباتے از جملہ تواضع سے حضرت کبھی کھانیکی
چیز کا عیب نکرتے اگر خوب رہا تو کھاتے نہین تو چھوڑ دیتے کھارا پھیکا کھٹا بدمزہ کچا گلگیا جلگیا کرکر نفرماتے اور تمام
لوگ جو دنیا کی مذمت کرتے ہین آپ تواضع سے مذمت نکرتے اور فرماتے دنیا کو بد مت کہو کیونکہ وہ مومن کی بہتر
سواری ہی اُسی سے خوبی کو پہنچتا ہی اور اُسی سے نجات پاتا ہی **نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیان
کی ساتھ جو حسن معاشرت کرتی تھی سو بیان** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بیبیان کو بہت خوش
رکھتے اور اُنکے ساتھ ایک ہی بچھونے پر سوتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کم عمر رہنے کے سبب سے انصار کی لڑکیون کو بلوا کے
اُنکے ساتھ کھیلنے چھوڑتے اور بی بی عایشہ کٹورے پر جہان منہہ لگا کر پانی پیتے آپ بھی اُسی جگہہ منہہ لگا کے
پیتے اور گوشت منہہ لگا کر جہان کہین سے توڑتے ہین آپ بھی اپنا منہہ اسی جگہہ رکھکے توڑتے اور اُنکی ہاندی پر سر مبارک
رکھکے آرام فرماتے اور اُنکو بوسے دیا کرتے اور ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ دوڑے سو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا

حضرت سے بڑھ گئے دوسرے دفعہ ایکبار بھی دوڑے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ گئے اور فرمائے یہ دفعہ کا بدلا ہوا انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ انھون ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بی بی عایشہ کے گھر میں تھے سو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہان سے
روٹی اور گوشت آیا سو حضرت کے روبرو رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اُسکو کھانے لگے اِس عرصے مین بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا کھانا جو تیار کرتے تھے جلدی سے پکاکر حضرت کے روبرو لاکے رکھے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہان کا باسن
اٹھاکر پھوڑ دئیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو فرمائے تمھاری ما غیرت سے پھوڑ دئی ہی سو اُس کھانیکے عوض اِسکو کھاؤ
بعد کھانا کھائیکے پھوٹا باسن عایشہ کے یہان اور اُنکا گھٹ باسن ام سلمہ کے یہان بھیجدئیے اور ایکبار بی بی صفیہ
رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین باسن مین کھانا رکھکے بھیجے اور اُنھون کھانا بہت درست پکاتے تھے سو بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا اُسکو جاکر اس باسن کو اُٹھاکے پھوڑ دئیے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کھانیکو اٹھانے
لگے اور فرمائے تمھاری ما کو غیرت آئی پھر بعد بی بی عایشہ کا گھٹ باسن اُٹھاکے صفیہ کو بھیجوادئیے اور بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ اُنھون ایکبار آٹے مین گوشت ڈالکے خزیرہ پکائے اور حضرت کے روبرو رکھے حضرت بی بی سودہ
اور عایشہ کے بیچ مین تشریف رکھے تھے سو سودہ کو کہے کھاؤ اُنھون نہین کھائے عایشہ کہے دیکھو تم اگر نہ کھائیگے تو مین
تمھارے منہہ کو لگاؤنگی اِس پر بھی اُنھون نہ کھائے پھر بی بی عایشہ خزیرہ لیکر بی بی سودہ کے منہہ کو لگادئیے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تبسم کرکر اپنی ران دبائے اور سودہ کو کہے تم بھی اُنکے منہہ کو لگاؤ سو سودہ نے عایشہ کو خزیرہ لیکر لگادئے حضرت کے
خوشطبعی کا بیان خوش طبعی اتنی جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے باز رکھے اور دین کے مہمات مین فکر کرنے سے مانع ہووے
تو درست نہین اگر اِس طور سے نہین ہی تو جایز ہی اگر اُسکے ساتھ کچھ مصلحت دینی بھی ہووے جیسا مسلمانونکو اُس سے
خوشی حاصل ہوتی ہی تو وہ مستحب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی جو کیا کرتے تھے اسی قبیل کی تھی ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہمسے خوش طبعی کرتے ہین تو حضرت فرمائے مین خوش طبعی مین کہتا
نہین ہون مگر حق بات اس حدیث سے اور ایک فائدہ حاصل ہوا کہ خوش طبعی جو حق ہی وہی جایز ہی جو خوش طبعی
کہ اس مین جھوٹھ بات رہین تو وہ جایز نہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت
خوش اخلاق تھے اور ہمارے ساتھ بہت ملنساری سے رہتے یہان تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اور وہ لال پالتا تھا
سو مر گیا تو حضرت اسکو دیکھے تو فرمایا کرتے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنے یا ابا عمیر لال کیا کیا اور بھی انس رضی اللہ

عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو یَاذَا الْاُذُنَیْنِ کہکر کہتے یعنے ای دو کان والے اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ ایک شخص تھا اسکی مزاج مین بھولاپن بہت تھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگا حضرت فرمائے تجھے اونٹنی
کا بچہ سواری کو دونگا انّنے کہا یا رسول اللہ اونٹنی کا بچا لیکر مین کیا کرون حضرت فرمائے اونٹ کو کون جنتے ہین اونٹنی
ہی تو جنتی ہی اور بھی انس رضے اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص جنگل کا رہنے والا اُسکا نام زاہر تھا بہت بدشکل
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُسکو دوست رکھتے اور وہ جنگل کے چیزان حضرت کو ہدیہ لاکے گذرانتا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
بھی اُسکو جاتے وقت ہدیہ اور اُسکے خرچ کو کچھ پیسا دیا کرتے اور فرماتے زاہر ہمارے لئے جنگل ہی اور ہم اُسکے شہر مین غرض
ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار طرف تشریف لیجاتے تھے زاہر بازار مین کھڑا ہوا تھا سو حضرت آہستہ جاکر اُسکو
پیچھے سے پکڑ لئے بولا کون ہی مجھے چھوڑ پھر کر دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہین سو اپنی پشت حضرت کے سینہ مبارک
سے لگانے لگا حضرت فرمائے اس غلام کو کون خریدکرتا ہی زاہر عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچے تو مین ارزان بکونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لیکن تو اللہ کے یہان گران قیمت ہی اور ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پھپھی بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بوڈھے تھے آکر عرض کئے یا رسول اللہ دعا کرو تا مین بہشت مین جاؤن حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت مین بوڈیان نہ جاینگے وہ بی بی روتے ہوے پھرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اُنکو کہدو بوڈھے رہکے نہ جاینگے
بہشت مین جاتے وقت جوان ہوجاینگے اور محمود بن الربیع لڑکا تھا پانچ برس کا ہنسی کو اُسکے مُنہہ پر حضرت پانی لیکر
کلی کئے اور اُم سلمہ کی لڑکی زینب کم عمر تھی حضرت ہنسی کو اُسکے مُنہہ پر پانی مارے اُسکی برکت سے اُنھون بوڈھے
ہوے پر اُنکے منہہ سے جوانی کا رونق نہ گیا غرض نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے ملاپ کرتے اور اُنکو اُنست ہونا کر کر
خوش طبعی کی باتان کیا کرتے اور اُنکے بچون سے ہنسی کرتے **حیا و شرم کا بیان** شرع مین حیا اُسکو کہتے ہین کہ انسان
کی مزاج مین ایک صفت ہی کہ اسکے سبب سے اپنے تئین بد کامون سے بچا رکھتا ہی اور حقدار کا حق ادا کرنے مین کچھ قصور
نہین کرتا پھر جس کا دل جتنا زندہ رہتا ہی اسکو حیا بھی اس مقدار پر زاید ہوتی ہی اور جس کسی کا دل جتنا مردہ رہتا ہی
اُسکو حیا بھی اتنا کم ہوتی ہی اور ظاہر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل شریف کس قدر زندہ تھا سو حضرتکی حیا بھی اتنی
ہی زاید تھی قاضی عیاض روایت کئے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کمال حیا سے کسی کے مُنہہ پر آنکھ گڑ ھاکے نہین دیکھتے
اور کوئی بیجا کام کیا تو اُسکا نام لیکر نہین فرماتے کہ فلانہ ایسا کیا ایسا کیا بلکہ ایسا ارشاد کرتے کہ بعضے لوگ

لوگ ایسا کیے واسطے کرنے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حیا کنواری عورت سے جو پردے
مین رہتی ہی زیادہ تر تھی اور کسی چیز کو ناپسند کرتے تو ہم اسکو چہرۂ مبارک کئین دیکھکر سمجھ جاتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ کہین کبھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کو نہین دیکھی اور میری شرمگاہ کو بھی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کبھی نہین دیکھے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسیکے روبرو کچھ
بات جو اسمین اسکی دلشکنی ہو سو نہین فرمائے ایکبار ایک شخص آیا اور اسکی بدن پر کچھ زرد رنگ لگا تھا سو انہین نے
حضرت کے نزدیک سے گیا بعد لوگون کو فرمائے تم اسکو کہو کہ یہہ زردی ترک کرے تو بہتر ہی یہہ جو کہے سو مکروہ چیزونکا
حکم ہی اگر حرام فعل کسی سے صادر ہوتا تو اسی وقت اس فعل سے منع کرنا حضرت پر فرض تھا حضرت خدا یتعالے
سے خوف رکھتے تھے سو بیان بادشاہ سے جس کسیکو مصاحبت زیادہ رہتی ہی تو اسکو خوف بھی زیادہ رہتا ہی
مبادا کیا حرکت اپنے سے صادر ہو جاتی ہی کہ سبب ناخوشی کا بن جاوے اس بادشاہ علی الاطلاق سے جو مالک ہین دو جہان
کا اور حاکم ملک ملکوت کا ہی جس کسیکو قرب زیادہ ہے اسکو خوف بھی زیادہ ہی اور تمام مخلوقات کے بہ نسبت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو قرب زیادہ تھا اس لیئے حضرت کو خوف الہی بھی زیادہ تھا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تم سبھون سے زیادہ پرہیزگار ہون اور خدا یتعالی سے زیادہ ڈرتا ہون اور بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کو مین تم سے زیادہ دانا ہون اور تم
سے زیادہ اسکو ڈرتا ہون اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم اسکی کہ محمد کا جیو اسکے
دست قدرت مین ہی اگر مین دیکھا سو تم دیکھتے تو البتہ ہنستے تھوڑا اور روتے بہت صحابہ عرض کیئے یا رسول اللہ آپ کیا دیکھے تو فرمائے
بہشت اور دوزخ کو دیکھا حضرتکی شجاعت و قوتکا بیان یہہ صفت بھی حضرت کی ذات شریف مین درجۂ کمال کو پہنچی
تھی جس مقام مین بڑے بڑے جوانمردان اور پہلوانان ٹھہر نہین سکتے تھے حضرت کمال ثابت سے قایم رہتے تھے جنکان جو سابق مذکور
ہوئے انکے دیکھنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا احوال معلوم ہوگا چنانچہ حنین کے جنگ مین اکثر لوگ
بھاگے پر حضرت خچر پر سوار تھے سو اسکو دشمن کے روبرو ہی ترانے تھے اور فرماتے تھے أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب أَنَا
ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب یعنے مین نبی ہون جھوٹا نہین مین فرزند ہون عبد المطلب کا یہہ بڑی شجاعت پر دلالت کرتا ہی
کیونکہ ایسے وقت مین جو اپنے ہمراہ چند معدود اشخاص کے سوا کوئی نتھا خچر سا سست جانور پر چڑھ دوڑانے گدھانے کا

لایق نہین سوار ہو کر ہزارون کے دنگل مین دشمن کے سامنا کرنا اور واقف نہین لوگون مین فلانا آپ ہی ہون گر کرنا
کمال شجاعت کی دلیل ہی بڑے بڑے رستمون کے پاؤن ایسے وقت اکھڑ جاتے ہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم بہت خوبصورت اور بہت سخی اور بڑے شجیع تھے اور ایکبار شب کو مدینے مین کچھ گڑبڑی اور لوگ جس جانب
مین آوازہ پڑا تھا غنیم آیا ہی کر کر گئے دیکھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سب سے اول ابی طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر
سوار ہو کر ہاکے تشریف لاتے ہین سو لوگون کو کہے کچھ نہین تم گھبراؤ مت اور فرمایے ہم اس گھوڑے کو دریا کی سا
دوڑنے والا پائے اور وہ گھوڑا نہایت سست تھا سو اس قدر چالاک ہوا کہ کوئی گھوڑا اسکی برابری نہین کر سکتا
تھا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ مین کسیکو شجیع اور سخی زیادہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا اور
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب جنگ گرم ہوتا اور دشمن کلھ بھڑ ہوتا تو ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پناہ
لیتے اور دشمن کے نزدیک حضرت کے سوا دوسرا کوئی نہین ٹکتا اور جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک رہتا تو ہم اسکو سمجھتے
کہ بہتر جوانمرد ہی اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب مخالف کا لشکر بہت رہتا تو ہم سمجھتے کہ اول رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رہتے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت اس قدر تھی کہ زور آوران حضرت کے روبرو کم زور بنتے اور کشتی والے
حضرت سے عاجز آتے کہین ایک حبشی تھا کشتی کے ہنر مین یکتا اور قوت و زورمندی مین یکتا اسکا نام رکانہ ایکروز پہاڑ دن
پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا حضرت اسکو فرمایے رکانہ تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اور میرا ایمان نہین لاتا رکانہ
بولا آپ کچھ معجزہ مجھے بتاوگے تو مین ایمان لاتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایے تو تو کشتی کے فن مین استاد ہی اگر مین
تجھے پٹکون تو تو ایمان لاتا ہی رکانہ بولا بہتر اور حضرت سے کشتی کرنے لگا حضرت اسکو پٹکے رکانہ بولا یہہ منظور نہین دوسرے
بار کشتی کرنا ہی کشتی کیے سو حضرت اسکو پٹکے بعد تیسرے بار کیے سو اس دفعہ بھی حضرت اسکو پٹکے رکانہ کو نہایت تعجب ہوا بولا
تمہارا حال نادر ہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ وہ اسلام لایا اور ایک شخص تھا اسکا نام ابو الاسد جمحی بڑی قوت والا
گاے کے چمڑے پر کھڑے ہوکے زور آور دس آدمی کو کہتا کہ اسکو اپنے پاؤن کے نیچے سے کھینچ لیو پھر جب کھینچین تو چمڑا پھٹ جاتا
پر اسکے پاؤن نہ سرکتے غرض ایکروز نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر تم مجھے گراوگے تو مین ایمان لاونگا پھر حضرت اسکو
گرائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غذا بہت ہی قلیل تناول فرماتے تھے اور اکثر روزہ رکھکے وصال فرماتے اور فاقے بہت کھینچا کرتے باین
ہمہ اللہ تعالی آنحضرت کو اتنی قوت عطا فرمایا تھا کہ وہ قوت بشری سے خارج تھی چنانچہ طبرانی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تمام لوگوں سے میں چار چیز میں بڑھکے ہوں سخاوت اور شجاعت اور جماع کرنا بکثرت و دیگر
میں شدت اور بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ساعت میں اپنی عورتوں سے صحبت کرتے اور وہ گیارہ
عورت تھیں پھر انس سے کوئی پوچھا کیا حضرت کو اتنی قوت تھی تو کہے ہم سنتے تھے کہ آنحضرت کو تیس مرد کی قوت دئے گئی تھی
طاؤس اور مجاہد سے کوئی پوچھا کیا حضرت کو جماع میں چالیس مرد کی قوت بخشش ہوئی تھی اور صفوان بن سلیم سے روایت
ہے کہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جبرئیل علیہ السلام دیگ میں کچھ پکا کر لائے سو میں کھایا پھر اُس نے مجھے جماع میں
چالیس مرد کی قوت عطا ہوئی اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ وہ چالیس مرد بہشت کے ہیں کہ وہاں کے ایک ایک مرد کو دنیا کے سو مرد
کی قوت دئے جائیگی حضرت کی سخاوت و بخشش کا بیان انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سخی تھے
اور بھی انس سے روایت ہے کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگیں تو دئے ڈالتے تھے ایکبار ایک شخص آیا سو
اسکو حضرت بکریاں کا منڈ جو دو پہاڑ کے درمیان بھر کے تھا دئے اُس نے اپنی قوم میں جا کر کہا تم ایمان لاؤ کیونکہ محمد
ایسا دیا کرتے ہیں کہ جسکو اندیشہ فقیری کا نہیں اور صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہے کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت
عداوت رکھتا تھا سو مجکو تین اونٹاں اور بکریاں ایک جنگل بھر کر دئے سو پھر میں ایمان لایا اور صفوان کہے اتنا دینے واسطے
سوائے نبی کے کسی کا دل خوش نہ ہوگا اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بڑا سخی تھا اور جابر رضی اللہ
عنہ کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی کچھ مانگے تو نہیں کر کر کبھی نہ فرمائے بعضے روایتوں میں آیا ہے اگر حضرت پاس کچھ رہتا تو مانگنے والے
کو دیتے نہیں تو خاموش رہتے اور ترمذی روایت کئے ہیں کہ ایکبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس نوے ہزار درم آئے سو اسکو حصیر
پر ڈالے اور جو آکر مانگا سو اسکو دئے یہانتک کچھ باقی نہ رہا اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر کچھ مانگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے پاس اس وقت کچھ نہیں لیکن تجھے کیا لینا ہے
سو خرید کر میں اُسکو ادا کر دونگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ آپکو جو دینے کی مقدور نہ ہووے تو اُسکو دینا
کر کر اللہ تعالی تکلیف دیا نہیں سو قرض لینے دیر لینا کیا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک اس بات سے متغیر ہوا
وہاں ایک انصاری حاضر تھے سو عرض کئے یا رسول اللہ آپ خرچ کیا کرو اور اللہ تعالی جو مالک عرش کا ہے آپکو کچھ نہ دیگا
کر کر اندیشہ مت فرمائیے ہے سنتے سے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور تبسم کر فرمائے مجھے ایسا ہی حکم ہے اور حضرت نے مسلمانوں
کو انعام حنین کی جنگ میں دئے سو آٹھویں سال کے اخبار میں گذرا بعضے روایات میں آیا ہے کہ اس دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم

انعام دئے سوا اسکا حساب کئے تو پانچ کرور درم ہوئے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب بحرین کا جزیہ حضرت
پاس آیا تو فرمائے اسکو لیجا کر مسجد کے کونے مین ڈالو اور اتنا مال نقد حضرت پاس کبھی نہ آیا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نماز واسطے نکلے تو اس مال طرف آنکھ اٹھا کر نظر نہ کئے بعد نماز سے فراغت پائے کے تشریف رکھے اور جو آیا سو اسکو دینے
لگے عباس رضی اللہ عنہ آکر کہے یا رسول اللہ مین اور میرا بھتیجا عقیل کو چھڑانیکے لئے جو پیسا دیا تھا سو فقیر ہو گیا ہون میرے
تئین بہت عنایت ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آپ جس قدر اٹھا سکتے مین اتنا لینا عباس چادر بچھو کر بہت سا اس
مین باندھکر اٹھانا چاہے تو اٹھا نہ سکے اور فرمائے اسکو اٹھانے واسطے کسی کو حکم فرماؤ حضرت فرمائے نہ پھر کچھ
نکال دیکر اپنے کاندھے پر اٹھا لیگئے پھر آکر ویسا ہی کہہ کر اور لیگئے بعد تیسرے مرتبہ بھی آئے ویسا ہی لیگئے غرض نبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہان سے اٹھے تو اس مال مین ایک درم باقی نہ رہی بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ مال سب کچھ درم تھا اور ایک بار
جابر رضی اللہ عنہ پاس سے اونٹ مول لئے پھر قیمت دیا اور اونٹ دونون انھون کو دئے الحاصل سخاوت و بخشش سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ابر نیسان شرمندہ تھا اور دریائے کرم تو ان مین موج رتی تھی اسکے لکھنے کے میدان مین قلم کا گھوڑا عاجز

ہی حضرت کی شفقت وغیرہ چند اوصاف کا بیان شفقت و رحمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوقات پر
نہایت تھی اللہ تعالی فرماتا ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے نہی تجکو نہین بھیجا مگر مہربان کر کر جہان کے
لوگون پر اور بھی فرماتا ہی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم یعنے آیا ہی تم پاس رسول تم مین کا بھاری ہوتی ہی اس پر جو تم تکلیف و تلاش رکھتا ہی تمھارے ایمان
والون پر شفقت رکھتا ہی مہربان بموجب اس آیۂ کریمہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون پر نہایت رحم فرماتے اور امت پر احکام
مین تخفیف و آسانی دوست رکھتے و عبادت شاقہ جسکا نبھاو آئندہ دشوار ہو منع فرماتے اور اللہ کی جناب کبریائی مین دعا کرتے
کہ اگر مین بشریت کے تقاضے سے کسی مسلمان پر لعنت کرون تو وہ اس کے حق مین رحمت کر اور اسکے گناہون کا کفارہ اور اگر نماز جماعت
مین رہتے اور بچے کے رونیکا آواز سنتے تو اس کی ماجو نماز مین ہی اسکو تشویش نہ ہونا کر نماز مین تخفیف کرتے اور فرماتے تم کوئی اگر
میرے کسی کی کچھ ناپسند بات جو کہا ظاہر کرو کیونکہ مین دوست رکھتا ہون کہ جب تمھارے پاس آؤن تو میرا سینہ تم سے صاف
رہے اور جب قریش بہتان لاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا بہت دئے اور اللہ تعالی پہاڑون کے فرشتون کو حضرت پاس بھیجا فرشتہ
آکر کہا ای محمد اللہ تعالی مجھے بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ آپ جو کہین سو بجا لاون اگر آپ امر کرین تو مکے کے دونون پہاڑ جنکا

نام خشبین ہی ٹکرا دیوں تا سب لوگ ہلاک ہو جاوین حضرت فرمائے وہ ہلاک ہونا مین نہین چاہتا شاید اللہ تعالیٰ انکی اولاد مین
مسلمان پیدا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرابت والون کے ساتھ صلۂ رحم کرتے اور امامہ کو جو حضرت کی نواسی
تھی نماز مین اٹھا لیتے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو گود مین بیٹھاتے اور پیار کرتے اور بعضے اوقات مین دونون
صاحبزادے اگر حضرت کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے اور حضرت نماز مین رہتے تو شفقت سے انکو نہ اتارکے سجدہ مین ہی
رہتے اور حنین مین شیما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوازن کی بندیوانون مین آئے تو حضرت انکو بھی مگر اپنی
چادر انکے واسطے بچھائے اور ابو الطفیل سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین گوشت کی تقسیم کرتے تھے سو بی بی
حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضعہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بدن پر کی چادر بچھا کر انکو بیٹھائے اور ثوبیہ ابو لہب
کی باندی حضرت کو دودھ پلائی تھی سو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کھانا کپڑا بھیجا کرتے تھے جب اسکا انتقال ہوا
تو پوچھے اسکا کوئی قرابت دار ہی یا نہین تا اسکو دیا کرے لوگ عرض کیے اسکا کوئی نہین الحاصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم
صلۂ رحم کی بہت رعایت کرتے لیکن اپنے سے قرابت ہی کر کر انکو بڑے بڑے اصحاب و یاران پر مقدم نہین رکھتے اور انکو
انھون پر ترجیح نہ دیتے چنانچہ بخاری عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فلانے کی اولاد
میرے رفیق نہین میرا رفیق اللہ تعالیٰ ہی اور نیک مومنان مگر انکو قرابت ہی کہ اسکی تری سے انکو تر رکھتا ہون اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت و راستی دوست و دشمن تمام پر ثابت تھی چنانچہ پیشتر از نبوت کے حضرت کو محمد
الامین کہا کرتے تھے اور جاہلیت مین کعبے کی تیاری ہوئی بعد حجر الاسود کو کون رکھنا کر قریش آپس مین نزاع کئے آخر
یہہ ٹھہرائے کہ اول جو شخص آتا ہی اسکو حکم کرنا ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سب کہنے لگے واللہ محمد امین
آیا ہی وہ جو حکم کرے تو ہم سب کو قبول ہی پھر آپ فرمائے حجر الاسود چادر مین رکھکر ہر قبیلے کا بڑا ایک شخص اسکو پکڑ کر لیجانا سب راضی ہو کر
خوشی سے ویسا ہی لیگئے اور حضرت وہان سے اٹھا کر اپنے دست مبارک سے اسکو نصب کئے اور روایت ہی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ ابو جہل نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین کہا ہم تمکو جھٹلاتے نہین اور ہم نہین سمجھتے کہ تم جھوٹے ہو لیکن جو دین لائے ہو ہم اسکی تکذیب کرتے ہین
دیکھئے اس شقی کا کیا اندھاپن تھا کہ باوجود حضرت کی سچائی اس پر ثابت رہتے پر بھی جھٹلاتا تھا اسی پر یہہ آیت نازل ہوئی
فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ یعنی وے لوگ تمکو نہین جھٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے
حکمون سے منکر ہو جاتے ہین اور سیرت مین روایت لکھی ہین کہ اخنس بن شریق بدر مین جنگ کے روز ابو جہل سے کہا ای ابا الحکم یہان میرے اور تیرے

سوا کوئی نہیں اور تو میرے سے سچ کہہ کہ محمد سچے ہیں یا جھوٹے وہ شقی نے کہا واللہ مقرر محمد سچے ہیں اور جھوٹ بات ہرگز نہیں کہے ہیں اسی پر اخنس نے اپنی قوم بنی زہرہ کو لیکر الگ گیا اور جنگ میں شریک نہ رہا اور ابو سفیان ہنوز ایمان سے مشرف نہوئے تھے اور انکو روم کا بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد نبوت کا دعوی کرنیکے قبل جھوٹ بات کبھی کرتے تھے تو جواب میں کہے کہ محمد جھوٹ بات ہرگز کبھی نہ کہے اس پر بادشاہ نے بولا لوگوں پر جھوٹ بات نہ بولنے والا اللہ تعالی پر جھوٹ کاہی کو بولیگا اور نضر بن الحارث بہت سخت کافر تھا قریش کو کہا کہ محمد نوجوان کم عمر تھا تو تم اسکے کاموں کو پسند کرتے تھے اور تم سب اسکو سچوں میں بڑھکر جانتے تھے اور سب سے اسکو زیادہ امین سمجھتے تھے جب اسکے بنا گوش میں بوڑھے بال نکلے تو اسکو جھوٹا اور ساحر کہتے ہیں واللہ وہ جھوٹا اور ساحر نہیں ہیں اور حارث بن عامر باوجود مشرک ہونے اور لوگوں میں حضرت کی تکذیب کرتے جب اپنے گھر میں جاتا تو بولتا واللہ تجھے جھوٹا نہیں اور ایکبار ابو جہل اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا جب کفار اس سے اسکا تعرض کئے تو بولا واللہ میں یقین جانتا ہوں محمد پیغمبر ہیں لیکن ہم سابق میں عبد المطلب کی اولاد کی تابعداری کب کرتے تھے سو اب کریں اور عفت و پارسائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مرتبے کو پہنچی تھی اور سب کا اتفاق ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بد کاموں سے معصوم تھے احادیثوں میں آیا ہے کہ حضرت اپنی عورت اور لونڈی کے سوا کسی بیگانی عورت کو نہ چھوئے اور بخاری میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عورتوں سے بیعت لئے تو زبانی ان سے اقرار لیتے اور مردوں کو جیسا ہاتھ پکڑ کر بیعت لیا کرتے ویسا ان سے نہیں لیتے واللہ حضرت کا دست مبارک کسی بیگانی عورت کے ہاتھ سے نہ لگا اور ابو سفیان سے ہرقل نے جب حضرت کی عفت کا حال پوچھا تو باوجود کافر ہونے حضرت کی عفت کا اقرار کیا الغرض تمام اوصاف حمیدہ اور خصایل پسندیدہ اس عنصر لطیف اور جوہر شریف میں درجہ کمال کو پہنچے تھے سو ارزمین کو طاقت نہیں کہ احوال میں اس مقال کے بیان کی باگ موڑے اور ہمت قلم کو قدرت نہیں کہ اس اوصاف کے ذکر کرنے میں اوراق کے میدان میں دوڑے

فصل تیسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے کے بیان میں

اللہ تعالی انسان کے تئیں اپنی عبادت و بندگی کرنے واسطے پیدا کیا آدمی کو ضرور ہے کہ اپنا اوقات عبادت الٰہی میں صرف کرے اور علم و عمل کی برکت سے ذات حق کو پاوے لیکن عبادت کرنا قوت اور تندرستی پر موقوف ہے بدن درست نہو تو عبادت ہو نہیں سکتی تو تن اور تندرستی کھانے پینے پر موقوف ہے تو دین کا مدار کھانا پینا ہوا اب ہر شخص کو ضرور ہے اپنا کھانا پینا درست کرے اور جانوروں کی طرح جو ملا سو کھالے اور شرع کی لگام منہ میں ڈالکر شارع جو حکم کیا ہے اسی پر قناعت کرے اور

صحابہ رضی اللہ عنہم فیض صحبت سے سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام کے کھانے مین اپنے تئین بہت کستے تھے اور کوئی پیٹ
بھر کے کھاتا نہین تھا انکے بعد جو لوگ آئے پیٹ بھر کر کھانا شروع کئے رفتہ رفتہ اقسام کی نعمتان اور طرح طرح کے
کھانے سالنے اختراع کر کر عیش و عشرت شروع کئے اور سلاطین و امرا مزے دار کھانون کی خمار سے دولت کھو دئے
مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ آدم کی اولاد اپنے پیٹ سے زیادہ
بد کوئی ظرف ہو سو بھرتا نہین آدمی کو چھوٹے چھوٹے چند لقمے کھانا جو اسکی پشت کو مضبوط کرین بس ہی پھر اگر کسی کا نفس
غالب ہووے تو پیٹ کے تین حصے کر کر ایک حصہ کھانے واسطے اور ایک حصہ پانی واسطے اور ایک حصہ دم واسطے رکھے
غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض عبادت پر قوت ہونا کر کچھ لقمے کھایا کرتے اور اکثر بھوکے رہتے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پیٹ بھر کے تناول نہ فرمائے اور اپنے گھر مین رہے تو کھانا نہین مانگتے اور خواہش نہین کرتے اگر دیویں
تو کھاتے اور جو نا کر رکھین تو وہ کھاتے اور جو پلائین سو پیتے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
کے لوگ حضرت کا وفات ہوئے تک پے در پے تین روز پیٹ بھر کر نہین کھائے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم و حضرت کے گھر کے لوگ پے در پے راتان بھوکے رہتے کھانیکو کچھ نپاتے اور جو کی روٹی کھایا کرتے اور بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اٹھے تک ایک روز مین دو طرح کی غذا فراغت سے تناول نفرمائے
اگر خرما کھے تو روٹی نہین جو کھائے تو خرما نہین نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دل چاہتا سو تم کھاتے
اور پیتے ہو مین دیکھا ہون تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین کہ ردی خرما پیٹ بھر کر کھانیکو نہین پاتے تھے اور بی بی عایشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین مہینہ مہینہ چولا نہین سلگتا تھا خرمے کچھ دانے کھا کر پانی پیتے
تھے اور عتبہ بن غزوان سے روایت ہی کہے کہ مین ساتھوان آدمی ہون جو ایمان لایا اور ہم سوا پیڑ کے پتون کے کھانیکو کچھ نہین
ملتا تھا اسکو کھانے کھاتے گلو نمین زخمان ہوئے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے
تو حضرت کا بکتر ایک یہودی کے یہان بیس صاع اناج پر گرو تھا الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقر و فاقے کی حالت مین
رہنا اختیار کئے تھے اور کچھ مال آوے تو لوگون پر تقسیم کر دیتے تھے وگرنہ جو چاہے سو انکو اللہ تعالی عطا کرتا چنانچہ
ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی مجھے کہا کہ مکے کے پتھر تیرے لئے سونا کر
دیتا ہون مین عرض کیا نہ لیکن ایک روز کھاونگا اور ایک روز بھوکا رہونگا جب بھوکا تو تیرا یاد کرونگا اور

تیرے پاس عاجزی کرونگا اور جب کھایا تو تیرا حمد و شکر کرونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا چیز
کھائے سو بیان عادت شریف ایک ہی چیز کھانیکی نتھی اپنے شہر کے طور پر روٹی گوشت سالن میوہ وغیرہ کھایا کرتے
تھے بخاری روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو دوست رکھتے بعضے روایتون لین اس حلوے کا
بیان آیا ہی کہ وہ خرما تھا اس مین دودھ ڈالکر پکاتے اور حضرت خبیص تناول کئے ہین خبیص حلوا ہی کہ آٹا اور گھی اور
شہد ملاکر پکاتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی اکثر کھایا کرتے لیکن آٹا نہ چھانتے اور بھوسا نہ نکالتے
جو کو پیس کر پھونکتے اس مین جو بھوسا نکلا سو نکلا باقی رہا سو وہی روٹی پکاتے اور حضرت کے واسطے روٹیون کے ڈھیر
چھوٹے بناتے تھے یا بڑے سو احادیث مین مذکور نہین اور بعضون نے جو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نرم روٹیان چھوٹے چھوٹے بناؤ بہت برکت ہوگی سو یہ حدیث جھوٹ ہی چنانچہ ابن جوزی
وغیرہ اس حدیث کو موضوعات مین داخل کئے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکرے کا گوشت کھایا کرتے اور
اسکے دست کا گوشت بہت پیار سے تناول فرماتے اور بکرے کے گردن کا گوشت بھی پیار سے کھاتے اور ہاڑون پر کے گوشت کو دانتون سے توڑ کر
کھاتے اور بعضے وقت چاقو سے بھی کاٹ کر کھاتے اور بکری کا دست بھونکر تناول فرماتے اور گوشت کے کباب بناکر بھونکے کھاتے اور مرغ کا
گوشت کھاتے اور گورخر کا گوشت کھاتے اور اونٹ کا گوشت اکثر کھاتے اور خرگوش کا گوشت کھاتے اور حبار یعنی چلبی اور چکوا کا گوشت
کھاتے اور مچھلی کا گوشت کھاتے اور ثرید یعنی روٹی شوربے مین بھگا سو کھاتے اور روٹی کو گھی لگاکے کھاتے اور روٹی زیتون کے تیل مین
ڈبوکر کھاتے اور روٹی سرکے مین ڈبوکر کھاتے اور فرماتے سرکہ بہتر سالن ہی اور کدو کو پیار سے تناول فرماتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ ایک درزی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کیا اور روٹی اور کدو کا شوربا حاضر کیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورے کے اطراف
سے کدو کے ٹکڑے لینے لگے انس کہتے ہین مین اس روز سے کدو کو بہت پیار سے کھانے لگا اور جو مین چقندر ڈالکے پکائے سو
بھی حضرت تناول فرمائے ہین روایت ہی سلمی رضی اللہ عنہا سے کہ ایکبار حسن بن علی اور عبداللہ بن عباس اور
عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم میرے گھر آئے اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانا جو پیار سے تناول فرماتے تھے سو ہمارے لئے تیار کرو وہ بی بی
کہے بیٹا اب وہ کھانا تم نہ کھاؤگے کہے خوانخواہ پکاؤ پھر تھوڑے جو لیکر پیسے اور اسکو دیگ مین ڈالکر جوش دیے اور کچھ زیتون کا تیل
اس مین ڈالے اور کالی مرچ اور گرم مصالحے کو کوٹکر اس مین ملائے اور اسکو لاکر کہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار سے کھاتے
تھے اور خزیرہ بھی تناول فرمائے ہین وہ گوشت کو کاٹ کر ڈلیان پانی پر جوش دیتے ہین خوب گلے بعد اسمین آٹا ڈالتے ہین سو

اسکو خربزہ کہتے ہین اور اقط بھی کہائے ہین دودھ سے مسکہ نکال لیکر اسکو پنیر کے طرح جاتے ہین سو اسکو اقط کہتے
ہین اور تبوک کو تشریف جب لیگئے تو وہان پنیر آئی سو اسکو بسم اللہ بولکر چاکو سے کاتے اور تناول کئے اور خرمے کے درخت
کا گابہ پیار سے تناول فرمائے اور رطب یعنی خرماء تر و تازہ اور تمر یعنی خشک خرما اور بسر یعنے ادگدرا تناول فرما ہین سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیے کا خرما جسکا نام عجوہ ہی سات دانے اسکے صبح کو جو
کہاوے تو اسکو سحر اور زہر تاثیر نہین کرتا اور انکو کہاتے ہین اور سلو کے بکے سو پندہ وبھی تناول کئے ایکبار صحابہ پیلو کے پندو
توڑنے لگے تو حضرت فرمائے جو کالے ہین اسکو کہاو صحابہ عرض کئے کیا آپ بکریان چراتے تھے سو آپکو جنگل کے پھلون کا احوال
معلوم ہی حضرت فرمائے ہان چرایا ہون اور جو نبی ہوا سو وہ بکریان چرایا ہی اور خربزے کو خرمے کے ساتھ تناول فرمائے
اور کہے اس کی سردی کو اس کی گرمی توڑتی ہی اور ککڑیون کو خرمے کے ساتھ تناول کئے اور خرمے کو مسکہ لگاکے پیار سے تناول
کئے اور خرما دودھ کے ساتھ کہائے اور روٹی کبھی گوشت کے ساتھ اور کبھی خربزے کے ساتھ اور کبھی خرمے کے ساتھ
اور کبھی سرکے کے ساتھ کہائے ہین اور عادت شریف ایسی تھی کہ اپنے شہر کا میوہ جب موسم مین نکلتا تو اسکو کہایا کرتے اور پیاز
لہسن وغیرہ بدبو چیز نہین کہاتے اور عادت شریف یہ تھی کہ تین انگلیان یعنی انگھوٹا اور اسکے بازو کی انگلی اور بیچ کی انگلی
سے کہاتے اور کہانا تناول فرمائے بعد انگلیونکو چوستے اول بیچ کی انگلی بعد اسکے بازو کی انگلی بعد انگھوٹا اور تناول کے وقت
اکڑو بیٹھتے اور تکیہ لگا کر یا ہاتھ ٹیک کر یا پالکھٹ بیٹھ کر نہین کہاتے اور فرماتے مین اللہ کا بندہ اور غلام ہون غلامان
جیسا کہاتے ہین ویسا کہاتا ہون اور سیدھے ہاتھ سے تناول فرماتے اور بائین ہاتھ سے اگر کوئی کہاوے تو اسکو زجر
کرتے اور جب کہانے مین ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ کہتے اور کہانا تناول فرمائے بعد اللہ کا شکر کرتے اور کہانا کہانے کے قبل اور
کہانا کہائے بعد ہاتھ دہوتے اور کلی کرتے اور گرم گرم کہانا نہین کہاتے اور حضرت کو لکڑے کا قدح تھا اس مین
پانی اور نبیذ اور شہد اور دودھ وغیرہ پیا کرتے اور کہانا بلند چیز پر رکھ کر کبھی نہین کہائے اور سوزی کی روٹی کبھی نہ
کہائے اور کہانا کہائے سو مگر پانی نہین پیتے اور حضرت کے واسطے میٹھا پانی بیوت سقیا سے جو مدینے سے دو
روز کے فاصلے پر چشمہ تھا منگواتے اور شہد مین ٹھنڈا پانی ملا کے پیتے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ
میٹھا پانی جو سرد ہو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اور پانی مین خرما یا کشمش ڈالکے شب کو رکھتے اور صبح تک
اسکو پیتے اور کبھی تھیل دودھ پیتے اور کبھی اس مین پانی ملا کر اور پانی بیٹھ کے پیتے کھڑے رہ کر پانی پینے سے منع فرماتے

اور بعضی اوقات مین کھڑے ہوکر پانی پینا جایز ہی سو معلوم ہونے واسطے کھڑے ہوکر پانی پیے مین اور پانی پیے تو کٹورے
مین دم نہین چھوڑتے بلکہ باسن سے منہہ جدا کرکر باہر دم چھوڑتے اور پانی پیتے وقت تین بار طرف کے باہر دم چھوڑتے
اور کٹورہ منہہ کو لگائیے تو بسم اللہ بولتے اور منہہ سے چھوڑے بعد الحمد للہ کہتے اور لوگون کے ساتھ کھاوتو سب کے
آخر آپ تھتے اور کسی کے یہان دعوت کو گئے تو اس کو دعا دیتے اور ایکبار عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ حضرت کو دودھ
پلائے سو حضرت انکو یہہ دعا دئیے کہ یا اللہ تو سکو جوانی کے ساتھہ برخوردار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی تو بھی جوان
ہی دستے تھے اور انکو سفید ایک بال بھی نہ نکلا

فصل چوتھا حضرت کے لباس وغیرہ کے بیان میں

عادت شریف یہہ تھی کہ جو لباس میسر ہو سو پہنتے نفیس کپڑا یا خسیس پہننا لازم نہین کرتے اور اکثر چادر اور لنگ ہوتی
پہنتے اور چادر پھٹی تو اسکو تھگلے جوڑتے اور فرماتے مین بندہ ہون بندہ کا لباس جو پہنتا ہی ویسا ہی لباس پہنتا ہون
اور کبھی عجم کے بادشاہون کے یہان سے نفیس لباس آیا تو انکے خاطر سے اسکو پہنکر جلد نکال کر لوگون کو دے دیتے اور
لباس پاک پہنتے اور فرماتے اللہ پاک ہی کپڑے پاک پہننا دوست رکھتا ہی اور حضرت سر پر پگڑی باندھتے پگڑی بہت
بڑی بھی نہین باندھتے اور نہ بہت چھوٹی بعضی روایتون مین آیا ہی دستار شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دھہ
ہاتھہ سے زیادہ بڑی نہین رہتی تھی اور کبھی سات ہاتھہ کی باندھتے تھے اور بائین طرف سے تھڈی کے نیچے سے اسکا پھیر لیکر
سیدھے طرف اٹکاتے ایسا باندھنے کو عربی مین تحنیک کہتے ہین اور دو شانون کے بیچ کبھی شملہ چھوڑتے اور کبھی نہین چھوڑتے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پگڑی گول باندھتے اور پیچون کو سر پر پھراتے اور پلو کو پیچھے سے اٹکاتے فتح مکے کے روز سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی اور عمرو بن
حریث سے روایت ہی کہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور سر مبارک پر پگڑی سیاہ رنگ تھی اور حضرت کو ایک پگڑی تھی اسکا
نام سحاب تھا اور عادت شریف تھی پگڑی کے نیچے ٹوپی پہنتے ٹوپی دبی ہوئی ہتی اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ٹوپی سفید تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قمیص کو دوست رکھتے اور اسکی آستین منکت سے زیادہ دراز نہین
رکھتے اور قمیص کا طول آدھی پنڈری تک ہتا اور لنگ اور چادر وغیرہ بھی اتنی ہی دراز رہتی لٹکتا کپڑا پہننے سے منع فرماتے اور
آستین بہت کشادہ نہین رکھتے اور قمیص مین گریبان کی چاک سینے پر رکھتے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے
کہ حضرت کی قمیص روئی کے کپڑے کی تھی اور اسکا دامن اور آستین کوتاہ تھی اور اسکو گھنڈیان تھین اور قرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ ہم مزینہ کے قبیلے کے چند لوگ حضرت پاس حاضر ہوئے تھے دیکھے تو حضرت کی قمیص کے گھنڈیان کھلے ہوئے تھے

سو مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اپنا ہاتھ ڈالکر مہر نبوت پر پھیرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت مین رومی جبہ پہنے تھے اسکے آستین نہایت تنگ تھے یہان تک وضو کے وقت آستین سے دست مبارک نکال کر وضو کئے اور عبد اللہ سے مولی اسما کے روایت ہی کہے کہ بی بی اسما بیٹی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک جبہ طیالسی کسروانی انکو دکھلا کر کہے یہہ جبہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے یہان تھا سو انکے وفات کے بعد مین اسکو لئی اور اسکی گریبان اور فرجان پاس حریر لگا تھا اور کوئی بیمار ہو تو اسکو دھو کر پانی پلاتے تو اس بیمار کو شفا حاصل ہوتی اور ایکبار حضرت حریر کا قبا پہن کر پھر کراہت سے اسکو نکال دئے شاید کہ وہ حریر کا تھا اس لئے نکالے یا عجم کا لباس تھا کر کر اسکو پہننا دوست نہ جانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چادر اوڑا کرتے چادر کا طول چار ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اور لنگ جو باندھتے تو روبرو چھوڑتے اور پیچھے سے اٹھاتے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لنگ ناف کے نیچے باندھتے ناف دستی اور عمر رضی اللہ عنہ ناف کے اوپر باندھتے اور ابو بردہ بن ابی موسی سے روایت ہی کہے کہ ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور لنگ موٹی پیوندان پڑی ہوئی لے آئے اور کہے یہہ کپڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین روح شریف حضرت کا اسی کپڑون مین قبض ہوا ہی ثابت احادیث مین یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مین حلہ تھا سو اس سے مراد دو کپڑے ہین مثلا چادر اور لنگ یا قمیص اور لنگ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاجامہ خرید فرمائے اور کہے یہہ بہتر ستر ہی لیکن اسکو پہنے یا نہین یہہ تحقیق ثابت نہین اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ پہننے سو کپڑون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حبرہ دوست تھا حبرہ ایک کپڑا یمن مین بنتا ہی چادر کی طرح بنتے اور اس مین خطوط سرخ اور سبز ہوتے رہتے ہین اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو برد سبز پہنے تھے برد ایک کپڑا ہوتا ہی یمن مین کہ اس مین خطوط رہتے ہین اور ابی یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبز برد کی حمایل ڈالکے کعبے کا طواف کرتے تھے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو سیاہ کمل اوڑھ کے نکلے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا کپڑا پہنے تھے اور براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلہ سرخ رنگ پہنے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کو سرخ برد پہنتے یہہ برد صرف سرخ تھی یا اسمین سرخ اور سیاہ خطوط تھے سو

اختلاف ہی اور جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہے کہ مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو شملہ یعنے
دوپتہ اوڑھے تھے اور اسکے پلوؤن کے کرے حضرت کے پانؤن پر پڑتے تھے اور حضرت پاس جب وفود آدین تو اکے
ملاقات کے وقت بہتر چادر اوڑھتے محمد بن ہلال کہتا ہی کہ خلیفہ ہشام بن عبد الملک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برد حبرہ اوڑھا
تھا تو اسکو دو حاشئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھندون پر سے اوڑھتے اور بعضی اوقات مین سر پر سے
اوڑھکر اسکے پلو کاندھون پر ڈالتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلاطین کو نامے بھیجنا چاہے تو بعضے لوگ جاننے والے
عرض کیے کہ وہ خط پر جب تک مہر نہ ہووے تو اسکو قبول نہین کرتے پھر حضرت مہر کندہ کرنیکا حکم فرمائے نگین اسکا عقیق
کا تھا اور انگوٹھی روپے کی تھی اور نقش محمد رسول اللہ تھا محمد ایک سطر رسول ایک سطر اللہ ایک سطر اور اسکو حضرت سیدھے
ہاتھ کی کرانگلی مین پہنتے تھے بعضے اوقات بائین ہاتھ مین بھی پہنے مین اور حضرت مہر پہنے تو نگین ہتیلی طرف رکھتے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد اس مہر کو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنتے تھے اور اسی سے مہر کرتے تھے بعد عمر رضی
اللہ عنہ پہنتے تھے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھی سو انکے ہاتھ سے اریس کے کنوئین مین گر پڑی بہت تلاش کیے
اور پانی کھینچوائے پر نہ ملی ابن عساکر روایت کیے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو امر کیے
کہ مہر مین محمد بن عبد اللہ کندہ کروا و علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہر کند کیتین تاکید کیے اس نے مہر کا نقش جب کھودا
تو اسکا ہاتھ پھر کے محمد رسول اللہ کا نقش ہوا علی مرتضی رضی اللہ عنہ دیکھکر اس سے تعرض کیے تو کہا مین نقش
کھودتے وقت غافل نتھا لیکن ہاتھ پھر جاکے یہہ نقش ہو گیا پھر حضرت سے عرض کیے تو حضرت تبسم کرکر فرمائے
مین رسول اللہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانؤن مین نعل یعنی چپل پہنتے اور بعضی اوقات ننگے پانؤن چلتے
اور کبھی موزے بھی پہنتے حضرت کے نعلین مین دو ناتھی رہتے تھے بزرگان سے منقول ہی کہ حضرت کے نعال شریف کی مثال بناکر
رکھنے مین بہت برکات ہین درد کی جگہہ اسکو رکھین تو درد جاتا رہتا ہی اور وہ مثال رہنے سے دشمن و رچور سے پناہ ہوتی ہی
اور درد زہ کے وقت اسکو عورت سیدھے ہاتھ مین پکڑے تو تولد جلد آسانی کے ساتھ ہوتا ہی اور اسکا رکھنا نظر اور
سحر سے امان ہی اور لشکر مین رہے تو اس لشکر کو ہزیمت نہین ہوتی اور جہاز مین رہے تو غرق سے امن رہتا
ہی غرض اس کے رکھنے مین بہت سے فواید اور برکات ہین مگر تاثیر ظاہر ہونے اعتقاد ضرور ہی اس کے اشکال
مختلف ہین اور اکثر نامور علما یہہ شکل پر اعتماد کرکر اسکو لکھے مین سو یہہ عاصی بھی اسکی وہ شکل یہان کھینچا

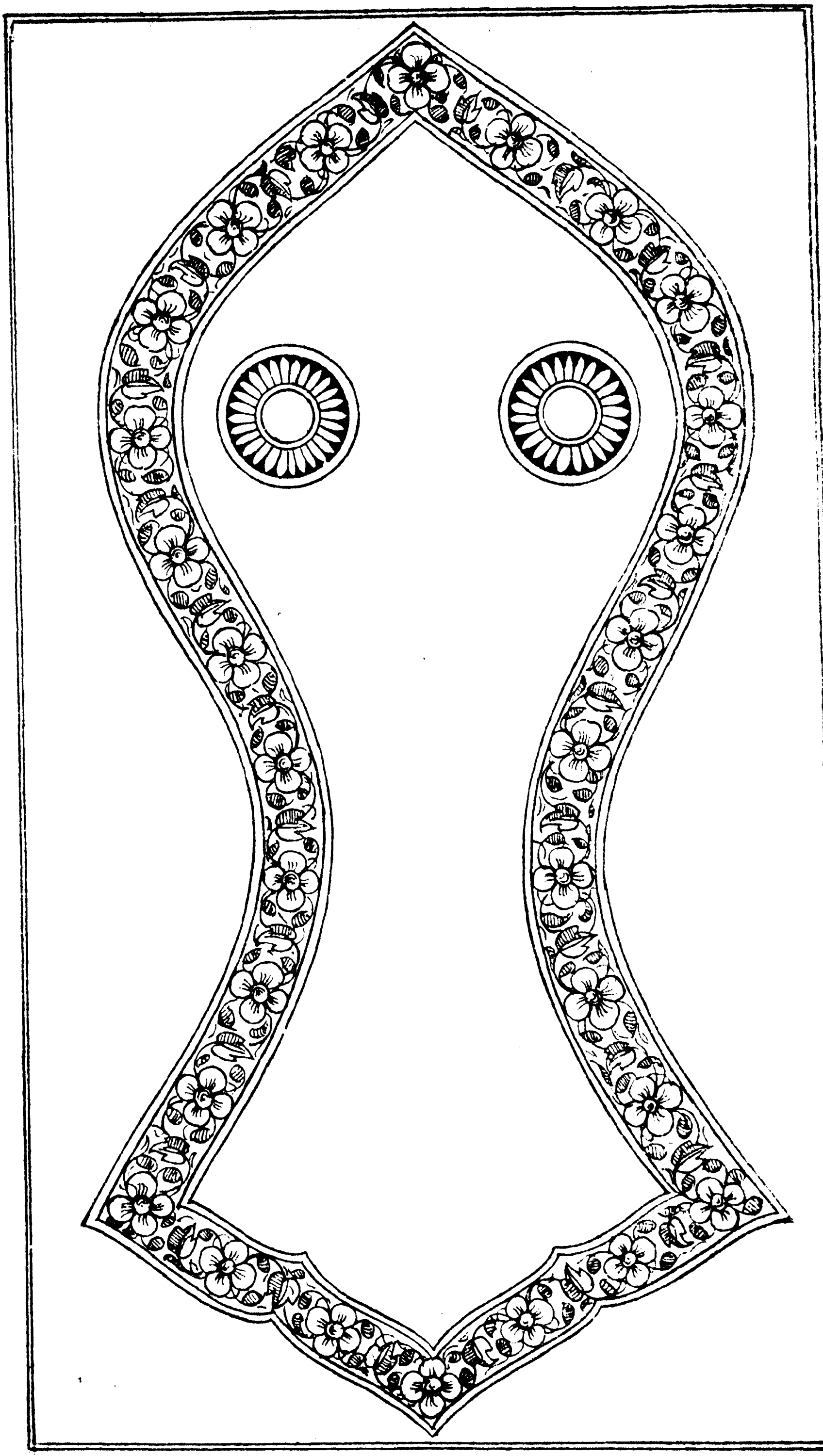

فصل پانچوان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے بیانمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث
شب کے بعد آرام فرماتے اور آدھی رات کو اٹھکر مسواک کرتے اور وضو سے فراغت پاکر نماز پڑھتے اور نماز مین قرات
دراز پڑھتے اور رکوع سجود مین بہت دیر تک رہتے بعد پھر کچھہ آرام فرماکر صبح کی نماز واسطے باہر تشریف لاتے غرض شب کو
آرام بہت کم فرماتے اور اکثر اوقات شب کے عبادت الٰہی مین کاٹتے اور باوضو آرام کرتے اور سیدھی کروٹ لیتے اور
ہتیلی کو رخسارے کے نیچے رکھتے اور منھہ قبلے طرف کرتے اور پچھلی شب آرام کرتے تو کونی تکیہ کر ہاتھہ اٹھاتے اور سر مبارک
اسپر رکھکر آرام کرتے اور حضرت سونے کے وقت معدے کو امتلا سے خالی رکھتے حضرت سوتے تو فقط آنکھہ سوتے تھے
اور دل ہوشیار رہتا پھر اگر کوئی کچھہ بات کرے تو حضرت سنتے تھے حضرت کے سونے کا بچھونا بی بی عائشہ کے یہان
چمڑیکا تھا اسمین خرمے کے درخت کا نار بھرے تھے اور بی بی حفصہ کے یہان کمل تھی اسکو دہری کرکر بچھاتے تھے اور
کبھی زمین پر اور کبھی حصیر پر آرام فرماتے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک
پلنگ تھا اسکو برد کے پتون سے بنے تھے الغرض عیش تنگی سے کرنا اختیار فرمائے تھے اور کچھہ اوے تو اسی وقت اسکو
محتاجون پر تقسیم کیا کرتے باب تیسرا حضرت کی نبوت کی دلایل اور معجزات کے بیانمین اس باب مین دو فصل ہین
فصل پہلا نبوت کے دلایل جو اہل کتاب وغیرہ خبر دئے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
کے دلایل آفتاب سے زیادہ روشن و تابان او شہور مندپر ظاہر و عیان ہی و اگلے پیغمبرون کی کتابون مین مسطور اور علما
پاس مشہور ہی خاصی کچھہ ایک یہان بطور نمونے کے گذارش کرتا ہی اگلے انبیا کی کتابون مین جو بشارتان مذکور
ہین سو بیان بخاری عطا ابن یسار سے روایت کئے ہین کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملکر
پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصاف توریت مین کیا لکھا ہی انھون نے توریت پڑھے تھے سو کہے قران مین جو اوصاف
مذکور ہین انہی اوصاف سے بعضی توریت مین بھی ہین ای نبی ہمنے تجکو بھیجا گواہ بناکر خوشی کے باتین سناوین اور ڈراوین
اور محافظ نادانونکا تو میرا بندہ ہی اور پیغمبر تیرا نام رکھا مین نے متوکل نہین بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا
بازارون مین بدی کا بدلا بدی نہین کرتا بلکہ معاف کرتا اور درگذر کرتا اور اللہ تعالی اسکو موت نہ دیگا جب تک کہ لنگری
ملت سیدھی نکرے یہان تک کہ کہے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اُس کے سبب اندھی آنکھہ اور بہرے کان اور غلاف
مین کے دل اور ابن عساکر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے جو یہودیون کے بڑے عالم اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے سو روایت کئے

ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے روانہ ہوے گرکر انھون سنے تو حضرت کی ملاقات واسطے گیے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم انکو دیکھکر فرمائے ابن سلام یثرب کا عالم تو ہی ہے کہے ہو حضرت فرمائے مین تجھے قسم دیتا ہون اسکی جو موسی پر
توریت نازل کیا میری صفت کتاب الہی مین کیا ہی ابن سلام کہے یا محمد تم اپنے پروردگار کا وصف کہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مضطرب ہوگئے کہ اس مین جبریل آکے کہے کہہ ای محمد وہ اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اسکے
جوڑ کا کوئی یہہ سنکر عبد اللہ بن سلام کہے مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہین اور اللہ تعالی تمکو اور تمہارے دینکو
سب پر غالب کریگا اور ہین تمھاری صفت اللہ کی کتاب مین ایسا پاتا ہون ای نبی ہمنے بھیجے تجھکو گواہ بناکر اور خوشی کے باتیں
سناوین اور ڈراوین تو میرا بندہ ہی اور رسول تیرا نام مین نے متوکل رکھا نہین ہی بد اخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنے
والا بازارون مین اور بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن عفو کرتا اور درگذر تا ہی اسکو اللہ تعالی وفات نہ دیگا جبتک کہ تیری
ملت کو راست نہ کرے یہان تک کہ بولے لا الہ الا اللہ اور کھولیگا اسے اندھی آنکھہ اور بہرے کان اور غلاف مین کے
دل اور دارمی و ابن سعد و ابن عساکر کعب الاحبار سے روایت کئے ہین کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین یون
ہی کہ محمد فرزند عبد اللہ کے پیدا ہونگے مکے مین اور ہجرت کرینگے طیبہ طرف اور ہوگی انکی مملکت شام مین نہین ہی فحش گو اور نہ پکارنے
والا بازارون مین اور بدلا نہین لیگا بدی کا بدی لیکن معاف کریگا اسکی امت ثنا خوان ہوگی اللہ کی ثنا اور حمد کریگی ہر مضرت
مین اور اللہ کی تکبیر بولیگے ہر بلندی پر اور دھویا کرینگے اپنے ہاتھہ پانون اور لنگ باندھینگے اپنی کمرون پر صفوف کھڑے ہونگے
اپنی نماز مین جیسا صف کھڑے ہوتے ہین جنگ مین آواز انھون کے گونجے کی مساجد مین جیسا شہد کی مکھی گونجتی
ہی اور انکی ندا اسنے جائیگی آسمان کے درمیان اور روایت کئے ہین ابونعیم وغیرہ کہ کعب الاحبار سے پوچھے تم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے مین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ایمان نہ لاکر اب عمر کے وقت ایمان لائے سو کیا سبب ہے میرا
باپ بڑا عالم تھا اور جو کچھہ موسی علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اس سے خوب واقف تھا اور مجھے بھی تمام کتب کی تعلیم کیا جب اسکی
موت کا وقت قریب پہنچا مجھے کہا مین جو کچھہ جانتا تھا سو تمکو سکھایا مگر دو ورق اسمین ایک نبی کا احوال مذکور ہی اور
اس نبی کے نکلنے کا وقت قریب ہی اور مین انکو مہر کر فلانے مقام مین رکھا ہون اور اسکا منہہ مٹی لگا کر بند کیا ہون تو اسکو کھولکر
ہرگز نہ دیکھہ شاید کوئی جھوٹا نکلے اور نبوت کا دعوی کرے اور تو نادانی سے اسکا تابع ہو جاوے غرض اسکے تئیں بعد مجھے اسکو
کھولے بغیر چین نہ ہوئی دیکھا اسمین لکھا ہی محمد نے رسول اللہ ہی اور خاتم النبیین اسکے بعد کوئی نبی نہین پیدائش اس کی

مکے مین اور ہجرت گاہ اسکا طیبہ بد خلاق نہین اور نہ سخت اور نہ پکارنے والا بازار و نمین بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن
عفو کرتا اور درگذر اسکی امت اللہ کی ثناخوان ہین ثنا کرینگی اللہ کی ہر حال مین اور انکی زبان بہر اکرینگی اللہ کی تکبیر مین
اور اپنے نبی کی مدد کرینگے اسکے دشمنون پر دھویا کرینگے اپنی شرمگاہ اور لنگ باندھینگے اپنی کمرون پر انکی انجیل ہیگی انکے
سینو نمین اور ایک دوسرے سے سگے بھائی سا دوستی رکھیگے اور وہی لوگ بہشت مین اول جائنگے القصہ چندرو ز نہین
گذرے کہ سماعت مین پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرتے ہین پھر مین احوال کے دریافت مین تھا
یہان تک کہ عمر رضی اللہ عنہ کے عاملان آئے اور انکی راست بازی اور وعدہ وفائی میرے پاس جو ظاہر ہوئی اور انکے دشمنون
پر جو فتوح ہوئی سو بغور ملاحظہ کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ نبی یہی ہین غرض ایکروز مین بالاخانے پر تھا کوئی مسلمان آیہ آیت
پڑھا یَاَیُّهَا الَّذِینَ اُوتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوهًا
فَنَرُدَّهَا عَلٰٓی اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ای کتاب والو
ایمان لاؤ اسپر جو ہمنے نازل کیا سچ بتایا تمھارے پاس والی کو پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالین کتنے منہہ پھر الٹ دین انکو پیٹھہ کے
طرف یا انکو لعنت کرین جیسی لعنت کی ہفتے والون کو اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا یہہ آیت سنتے ہی مجھے اندیشہ ہوا کہ میرا منہہ
پیٹھہ طرف کہان پھر جاتا ہی اور یہی انتظار لگی کہ صبح کب ہوگا پھر صبح ہوتی ہی مین مسلمانون پاس جاکر اسلام سے مشرف ہوا
روایت کئے ہین بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جارود بن المعلی آکے اسلام لایا اور کہا قسم ہی اسکی جو تمکو
رسول برحق کیا مین انجیل مین تمھاری صفت دیکھا اور بتول کا فرزند یعنی عیسی علیہ السلام تمھارے آنیکی خوشخبری دیا اور
بیہقی روایت کئے ہین وہب بن منبہ سے اور انھون اگلے انبیا کے کتابون سے خوب واقف تھے کہے کہ اللہ تعالی داؤد علیہ
السلام کو وحی کیا کہ تیرے بعد ایک نبی آئیگا اسکا نام احمد اور محمد ہی روایت کئے ہین طبرانی و بیہقی اور ابونعیم اور ابن
عساکر نے فلتان بن عاصم سے کہے کہ ایکروز ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے ایک یہودی آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
پوچھے تو توریت پڑھا ہی تو بولا پڑھا ہون پوچھے انجیل پڑھا ہی تو بولا ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قسم دیکر
پوچھے میری صفت توریت اور انجیل مین ہی یا نہین تو بولا ایک نبی آنیوالا ہی سو اسکی نعت تمھاری نعت سا ہی
اور ہیئت تمھاری ہیئت سا اور نکلنا تمھی نکلنے سا اور ہمکو آرزو تھی کہ وہ ہمارے مین ہوگا پھر تم نکلنے سے
ہم اندیشمند ہوکے دیکھے تو تم وہ نہین کیونکہ اسکے ساتھہ ستر ہزار آدمی اسکی امت سے ہونگے کہ انپر حساب

اور عذاب نہیں اور تمہارے تو چند آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ میری جان اسکے حکم میں ہے
میں وہی ہوں اور وہ میری ہی امت ہی اور وہ ستر ہزار اور پھر ستر ہزار سے بڑھکر ہیں روایت کئے ہیں ابن سعد اور
ابن عساکر نے سہل سے مولی عثیمہ کا کہا کہ ہم جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کئے تھے سو میں ایک روز انجیل لیکر
پڑھتا تھا دیکھا کہ ایک ورق کو سرش لگا کر جوڑا ہی اسکو چیر کر دیکھنے لگا اسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف
یوں لکھا ہی کہ وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی اور نہ دراز گورا رنگ اسکے دونوں شانوں بیچ مہر نبوت ہی اکثر گوٹھ باندھکے بیٹھا
کریگا او صدقہ نہ لیگا او دراز گوش اور اونٹ پر بیٹھا کریگا اپنی بکری کا دودھ آپ ہی نچوڑا کریگا اور پیوند بری قمیص
پہنیگا ایسا جو کری تو تکبر سے بری ہی اس جنبہ کریگا اور وہ اسمعیل کی اولاد میں ہوگا اسکا نام احمد اتنا دیکھا کہ اس
عرصے میں چچا میرا آکر مجھے مارا اور بولا اسکو کیا دیکھتا ہی میں بولا اسمین احمد کا وصف لکھا ہی تو وہ بولا احمد ابھی آئے
نہیں روایت کئے ہیں ابن سعد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس
یعنی یہودیوں کے مدرسے کو تشریف لیگئے اور فرمائے تمہارے میں کا جو بڑا عالم ہی سو آوے تو میں اس سے کچھ پوچھونگا پھر
سب عبد اللہ بن صوریا طرف اشارہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کنارے لیجا کر کہے تجھے تیرے دین کے اور اللہ تعالی جو نعمتان
تم پر بخشش کیا اور من وسلوی کھلایا اور ابر سا سایہ کیا سو اسکی قسم میں اللہ کا رسول ہوں سو تو جانتا ہی بولا درست
اور میں جیسا جانتا ہوں ویسا ہی ہم سب لوگ جانتے ہیں اور تمہارے اوصاف توریت میں مذکور ہیں لیکن یہود حسد
سے ایمان نہیں لاتے حضرت فرمائے پھر تو کیا واسطے اسلام نہیں لاتا تو بولا قوم کا خلاف کرنا خوب نہیں سمجھتا ہوں
شاید وہ ایمان لاویگے اسوقت میں بھی ایمان لاؤنگا روایت کئے ہیں امام احمد اور ابن سعد کہ ایکروز نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لیجاتے تھے راہ میں یہودی کا لڑکا بیمار تھا سو اسکا باپ توریت نکال کر پڑھتا تھا نبی صلی علیہ وسلم اسکو کہے ای
یہودی تجھے قسم ہی اسکی جو توریت موسی پر نازل کیا توریت میں میری صفت اور میرا نکلنا مذکور ہی یا نہیں پھر وہ سر سے اشارہ
کیا نہیں اور وہ لڑکا جو بیمار تھا سو کہا موسی پر توریت جو نازل کیا میں اسکی قسم کرکر کہتا ہوں تمہاری صفت اور نکلنے
کی جگہہ اور وقت توریت میں وہ پاتا ہی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود نہیں سوا اللہ کے اور مقرر تم اللہ کے
رسول ہیں پھر حضرت فرمائے اب یہودی کو یہاں سے سرکاؤ اور روح اسکا قبض ہوئے بعد پھر
حضرت جنازے کی نماز ادا کئے روایت کئے ہیں ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ

قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ بن ابی معیط وغیرہ چند اشخاص کو مدینے کے یہود پاس روانہ کئے تا ان سے
احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دریافت کرین پھر وہ لوگ مدینے کو جا کر یہود سے کہے ہماری قوم مین ایک لڑکا یتیم
بہت ہی حقیر تھا سو وہ ایک بڑی بات کرتا ہی کہتا ہی آپ رسول ہون رحمن کا یہود کہے اسکے اوصاف بیان کئے پوچھے
اسکے تابعدار کون ہوے کہے چند سفلے ہوئے ہین یہ سنکر انکا بڑا عالم تھا سو منسکر کہا یہہ وہ نبی ہی جسکی نعت ہم کتابون
مین دیکھتے تھے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ یہود نے بعد انکو کہے اسکو پوچھو ذو القرنین اور روح اور اصحاب کہف سے
اگر نبی ہو تو دو بات کی خبر دیگا اور ایک بات کی خبر نہ دیگا پھر حضرت سے پوچھے تو سورۂ کہف نازل ہوا ذو القرنین
اور اصحاب کہف کا احوال بیان کئے اور روح کو امر رب ہی کر کر فرمائے روایت کئے ہین ابن ابی حاتم اور ابو نعیم
نے وہب بن منبہ سے نقل کرتا ہی اشعیا علیہ السلام کی کتاب سے کہ اللہ تعالی اشعیا کو وحی کیا کہ مین ایک نبی امی کو بھیجنے والا
ہون کھولونگا اسکے سبب سے بہرے کان اور غلاف مین کے دل اور اندھی انکھہ اسکی پیدایش مکے مین اور ہجرت گاہ طیبہ اور
مملکت شام مین وہ میرا بندہ ہی متوکل مصطفی مرفوع حبیب مجیب مختار بدی کا بدلا بدی نہین کرتا لیکن معاف کرتا اور
درگذر کرتا اور بخشش دیتا مہربان مومنون پر جانور پر سنگینی دیکھہ کے رویگا اور بیوہ کے گود مین یتیم کو دیکھہ کر رویگا
وہ نہین ہی بداخلاق اور نہ سخت اور نہ پکارنیوالا بازارون مین اور نہ آراستہ فحش سے اور نہ کہنے والا بیہودہ ایسا
حلم سے چلیگا اگر چراغ کے بازو سے چلے تو نہ بجھے اور اگر خشک چھری پر چلے تو اسکے پانون کے نیچے آواز نہ آوے اسکو
مین بھیجونگا خوشخبری دینے اور ڈرسنانے اور اسکو درست کرونگا ہر خوبی کے لئے اور دیونگا اسکو پاکیزہ اخلاق
کرونگا آہستگی اسکا لباس اور نیکی اسکا شعار اور تقوی اسکا باطن اور حکمت اس کی عقل اور راستی اور وفاداری اسکی
طبیعت اور معاف کرنا اور بخشنا اور بھلی بات کرنا اسکی اخلاق اور عدل کرنا اسکی سیرت اور حق اسکی شریعت اور ہدایت
اسکی پیشوا اور ملت اسکی اسلام اور احمد اسکا نام راہ بتاونگا اسکے سبب گمراہی کے بعد اور سکاونگا نادانی کے بعد اور
نام آور کرونگا گمنامی کے بعد اور نامدار کرونگا بے نامی کے بعد اور بہ دولتی کرونگا کمی کے بعد اور غنی کرونگا محتاجی کے
بعد اور اکٹھے کرونگا جدائی کے بعد اور الفت دیونگا اسکے سبب سے دلون مین جو پراگندہ تھے اور ملتون مین جو مختلف
تھے روایت کئے ہین ابو نعیم نے کعب الاحبار اور وہب بن منبہ سے کہ کتاب دانیال کی مین ہی کہ بخت نصر بادشاہ
ایک خواب دیکھا دہشتناک ہوشیار ہوا تو وہ خواب یاد نہ رکھا پھر کاہنان اور ساحران کو

بلوا کے خواب مین اپنے پر جو دہشت ہوئی ہو بیان کر کر اسکی تعبیر پوچھا وہ کہے اگر تو خواب بیان کیا تو ہم اسکی تعبیر کہینگے
بولا خواب مجکو یاد نہین غرض آخر دانیال کو بلوا کے اپنا اضطراب بیان کیا دانیال کہے تو خواب مین دیکھا ایک
بت بہت بڑا اسکے پانون زمین مین اور سر آسمان پر اوپر تو سونیکا اور بیچمین روپیے کا اور نیچے تانبا پیندریان لوہیکے اور
پانون مٹی کے اور تو اسکی خوبی اور مضبوطی کو تعجب سے دیکھتا تھا کہ اسمین ایک پتھر آسمان سے اسکے سر مین پڑکر اسکو ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا یہان تک اسکا سونا روپا تانبا لوہا مٹی سب مخلوط ہوگئی اور تو سمجھا اگر جن اور انس تمام جمع ہوکر اسکو جدا
کرنا چاہین تو ان سے وہ نہو سکیگا اور اگر ہوا چلے تو اسکو اڑا دیگا بعد تو دیکھا وہ پتھر بڑہنے لگا اس قدر بالیدہ ہوا
کہ تمام روے زمین اس سے بھر گیا سوا آسمان کے اور اس پتھر کے کچھہ نظر نہ آنے لگا بخت نصر کہا تم سچ کہے مین بھی خواب
دیکھا اب کہو اسکی تعبیر کیا ہی دانیال کہے بت جو ہی مختلف ادیان مین اول اور اوسط اور آخر زمانے مین اور پتھر جو گرا سو
وہ ایک دین ہی کہ ان امتون پر گریگا اور سب پر غالب آئیگا اسطرح سے کہ اللہ تعالی ایک نبی امی کو عرب سے بھیجیگا اس نے
تمام امتون اور دینون کو توڑیگا جیسا پتھر بت کو توڑا اور تمام دینان اور ادیان پر غالب آئیگا جیسا پتھر سب پر غالب
ہوکے تمام کو پوشیدہ کیا الغرض اگلے انبیا کی کتب مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام صراحۃً مذکور تھا اور حضرت کے
اوصاف اور نشانیان مذکور تھے بعد حضرت ظاہر ہونیکے یہود و نصاری کے علما عداوت اور دنیا کی لالچ سے اسکو نکال دئیے
اور بہت جگہہ تغیر و تبدل کئے چنانچہ آج تک بھی وہ لوگ اپنی کتابون مین تغیر و تبدل کر دیتے ہین اور دو چار ہزار کتاب
نئی چھاپتے ہین اور اسکو مشہور کر کر پرانی کتابون سے نجاست پونچھہ کر پھینک دیتے ہین باوجود اتنی شرارت کے
ہنوز انکی کتابون مین بہت سی مقام مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہی یہان تھوڑا بطور نمونے کے لکھتا ہون
توریت کے سفر الاستثنا اٹھارہوین باب کی اٹھارہوین سطر لکھتا ہی کہ مین انکی نعنی بنی اسرائیل کے لئے انکے بھائیون
مین تجھہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین انسے فرماونگا انسے کہیگا اور ایسا ہوگا
جو کوئی میرے باتون کو جنھین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاے انتہی دیکھیے اس نص مین کہا کہ انکے
بھائیون سے تو معلوم ہوا وہ نبی اسرائیل سے نہین بلکہ انکے بھائیون سے ہی بنی اسرائیل کے بھائی نہین مگر
بنی اسمعیل اور بنی اسمعیل سے نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سواے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اپنے
دعوے کو معجزات سے ثابت کئے تو معلوم ہوا کہ نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین بلکہ توریت جو یہود

کے پاس ہوا اسکے کئی نسخون مین ہی کہ ای موسی مین بنی اسمعیل کے لئے ایک نبی میرے گھر سے قایم کرونگا اور میری بات
اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچھ کہ مین اسکو فرماونگا سو انکو کہیگا چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اس عبارت
کو اپنی کتاب رد روافض مین لکھے ہین اور نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر ایک قرینہ اور بھی ہی کیونکہ
اسمین لکھا ہی کہ اسکے منہہ مین اپنا کلام ڈالونگا سو توریت انجیل زبور وغیرہ اللہ تعالی کا کلام انبیا کے منہہ مین ہی تھا
تو معلوم ہوتا ہی کہ اسکے لئے کچھہ بڑھکر ہونا ویسا کلام کوئی نہین سوا قرآن شریف کے کہ جسکو حضرت کا معجزہ کیا اوس
وہ کلام کو تمام امتیان پڑھتے ہین اور اسکے حافظ ہین اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہین اور وہ جو کہا کہ جو
کوئی نہ سنیگا تو قوم سے ہلاک کیا جاویگا دلالت کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہین اور جو حضرت کی بات نہ ملنے
تو اسکو قتل کرتا ہی اور نصاری اس نص کو مسیح علیہ السلام کے حق مین جو لیتے ہین سو بات ٹھہین سکتی کیونکہ خدا تعالے
کا کلام انکے منہہ مین جس طور پر کہ ہم کہے نتھا اور عیسی علیہ السلام کی دعوت جو قبول نہ کرے تو اسکو ہلاک کرنا آیا نہین اور
اس نص سے معلوم ہوتا ہی کہ اس نبی کی دعوت علی العموم رہیگی اور مسیح علیہ السلام کی دعوت مخصوص بنی اسرائیل کو
تھی توریت کی سفر التکوین کے انچاسوین بابکے دسوین سطر مین لکھا ہی یہودا سے ریاست کی چھڑی نہ جائیگی اور نہ
ناموس وضع کرنے والے اسکے نسل سے جائنگے جب تک شیلونہ آوے اور قومین اسکے پاس جمع ہونگے اس نے اپنا گدھا
تاک سے اور اپنی گدھی کا بچہ کرم سے باندھکر اپنے کپڑے شراب مین اور اپنی پوشاک انگور کے لہو مین دھوے اسکی آنکھین
شراب سے لعل ہونگی اور اسکے دانت دودھ سے سفید ہونگے انتہی یعقوب علیہ السلام جسکا لقب اسرائیل تھا اپنے فرزند
یہودا کو یہہ بشارت دئے اور شیلو سے مراد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین حضرت کے آنے سے بنی اسرائیل کی عزت
اور سلطنت اور ناموس کے وضع کرنیوالے یعنی انبیا جاتے رہے اور نصاری جو کہتے ہین شیلو سے مراد مسیح علیہ السلام
ہی سو یہہ بات بن نہین سکتی کیونکہ مسیح کے آنے سے نبوت بنی اسرائیل سے نہین گئی اس لئے کہ مسیح علیہ السلام بنی
اسرائیل سے تھے اور مسیح پاس قومین جمع نہ ہوئے اور مسیح کے آنکھہ سرخ نتھے بخلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت
پاس قومین جمع ہوئے اور آنکھین سرخ اور دانت نہایت سفید تھے اور گدھا تاک سے اور گدھی کا بچہ کرم سے باندھنا
اس سے شاید اشارہ ہی کہ انکی سلطنت ملک شامی زمین تک ہوگا اور شراب مین کپڑے دھونا شاید مراد جہاد کرنا اور
خون مین کپڑے رنگین ہونا ہی توریت مین سفر الاستثنا کے تینتیسوین باب کی دوسری سطر مین لکھا ہی کہ موسی نے کہا کہ

یہواہ سینا سے آیا اور ساعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے اپنی چمک کے ہزاردن مقدس کے ساتھ
آیا اور اسکے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت انکے لئے تھی وہ قوم کے ساتھ کمال اخلاص سے محبت رکھتا ہی اسکے سارے
مقدس تیرے ہاتھ مین ہین اور وہ تیرے قدمون کے نزدیک ہین اور تیری تعلیمون کو قبول کرینگے انتہی سینا نام پہاڑ کا
ہی کہ جسپر موسی علیہ السلام کو تجلی ہوئی وہان سے آنا مراد توریت کو نازل کرنا ہی اور دین کی تعلیم شروع ہونا ہی موسی علیہ
السلام کے قبل بہت سے انبیا آئے پر دین کی تعلیم اس ڈھب کی نتھی اور ساعیر نام پہاڑ کا ہی کہ جسپر عیسی علیہ السلام
بیٹھا کرتے تھے وہان سے طلوع کرنا عیسی نے توریت و انجیل کے احکام کی تعلیم کرنا ہی کہ انسے شریعت یونان و روم میں
رواج پائی اور فاران نام مکۂ معظمہ کا ہی سی کے پہاڑ حرا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا مین وحی نازل ہوئی اور ہزاردن
مقدس سے مراد صحابہ ہین رضی اللہ عنہم کہ خدا تعالی کے تعلیمون کو قبول کئے اور آتشی شریعت حضرت ہی کی ہی کہ شمشیر
کے زور سے لنگر سے ملتون کو راست کیا زبور کے بہتروین باب مین لکھا ہی کہ ای خدا پادشاہ کو اپنی عدالتین عطا کر اور
پادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے وہ تیرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین راستبازی سے
پہاڑ تیری قوم کے لئے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے راستبازی وہ راستبازی سے خلق کے مسکینون کا انصاف کریگا اور محتاجون
کے فرزندون کو بچا دیگا اور ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جبتک سورج و چاند باقی رہینگے سارے پشتون کے لوگ تجھسے
ڈرا کرینگے وہ باران کے مانند کاٹی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور پھوہی کے مینہہ کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہی اس کے
عصر مین جبتک کہ چاند باقی رہیگا راستباز پھیلینگے اور سلامتی کامل ہوگی سمندر سے سمندر تک و دریا سے انتہائے زمین تک
اس کا حکم ہوگا وہ جو بیابان کے باشندے ہین اسکے سامنے جھکینگے اور اسکے دشمن ماٹی چاٹینگے ترسیس اور جزیرون
کے سلاطین تحفے لاوینگے عرب کے اور سبا کے پادشاہ ہدیے گذرانینگے ہان سارے پادشاہ اسکے حضور سرنگون ہونگے
ساری گروہین اسکے خدمت مین گذاری کرینگے کیونکہ وہ نالہ کرنے والے محتاج کو اور مسکین کو اور اسکو جو بے یار ہے
بچا دیگا وہ دل شکستہ اور محتاج سے نرمی کریگا اور محتاجون کی جان بچا لیگا وہ انکی جانین جور و جفا سے بچا لیگا اور انکا
نام انکے پاس کریم ہوگا اور عرب کا سونا اسے دیا جائیگا سدا اس پر صلوۃ کہا کرینگے ہر روز اسکی مبارکباد کہے جائیگی
اسوقت مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کی چوٹیون پر گرینگے تو ان کے پھل لبنان کے درخت کی طرح
جھرجھراوینگے اور مدینے سے گھاس کے مانند پھیلینگے اسکا نام ابد تک باقی رہیگا جبتک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا
رواج

ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہوکے ساری قوم اسے مبارک کہینگے انتہی یہہ نص سلیمان علیہ السلام کے حق مین ہو نہین سکتا
کیونکہ یہہ اوصاف تمام انمین پایا نہین جاتے چنانچہ یہود و نصاری کے پادریون کا بھی اس بات پر اتفاق ہی اور نصاری
جو دعوی کرتے ہین کہ یہہ نص مسیح علیہ السلام کے حق مین ہی سو بے دلیل ہی کیونکہ کوئی ایک صفت اسکی انمین نہتی
مگر یہہ تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین وہ پادشاہ کا بیٹا کر کر جو ابتدا مین آیا ہی سو بعید نہین کہ پادریون
نے کچھ تغیر دیکے وہ لفظ لکھین ہین بر تقدیر ثبوت کے اسکی تاویل یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کے
بنی الاعمام مین تھے تو بھائی کے فرزند کو اپنا بیٹا بولنا عادت ہی شاید اس عرف کے نظر کرتے پادشاہ کا فرزند کہا اشعیا
کی نبوت کے اکیسوین باب کی پہلی سطر مین لکھا ہی کہ نبوت بیابان کے لوگون مین ہی جو قرب سے ہند ہے اور ساتوین سطر مین
لکھا ہی کہ مین نے خواب دیکھا دو سوار ایک گدھے کا سوار دوسرا اونٹ کا پھر نوین سطر مین لکھا ہی کہ ان دو سوارون
مین سے ایک نے آگے کہا بابل ویران ہوا اور اسکے تمام بتان جو ہاتھون سے بنائے ہوئے تھے سب گر پڑے اے بزرگو
سنیو وہ جو مین نے لشکر کے سردار اسرائیل کے خدا سے سنا ہون سو تمکو خبر دیتا ہون کہ نبوت ادوم او ساعیر کے لوگون
مین ہی جو اولاد ہین عیسو کے پکارو مجھے ساعیر سے نگاہ رکھو بزرگون کو پاسبانی کرو دن رات اگر تو ڈھونڈتا ہی تو
ڈھونڈ نبوت عرب مین او بنی قیدار مین ہی انتہی دیکھو قیدار نام ہی اسمعیل کے فرزند کا جس کی اولاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہین اور بنی قیدار مین نبوت کا دعوی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ عبارت قدیم ترجمون مین ہی حال
کے نسخے جو انگریز انکا ترجمہ کئے ہین اس سے اس فقرے کو نکال دئے ہین یوحنا کی انجیل کے چودھوین باب کی سولھوین
سطر مین لکھا ہی کہ مسیح کہا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا بارقلیطا دیگا جو ابد تک تمھارے
ساتھ رہے یعنی روح صدق جسے دنیا قبول نہین کرسکتی کیونکہ اسے دیکھتے نہین اور نہ اسے جانتی ہی لیکن تم اسے جانتے ہو
کیونکہ وہ تمھارے ساتھ رہتا ہی اور تم مین ہوویگا اور چھبیسوین سطر مین لکھا ہی کہ مسیح فرمایا کہ مین نے یہہ باتین
تمھارے ساتھ ہوتے ہوے تم سے کہین لیکن وہ بارقلیطا روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ
تمھین سب چیزین سکھلائیگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمھین کہا ہی تمھین یاد دلائیگا اور پندروین باب کی چھبیسوین
سطر مین لکھا ہی پر جب کہ وہ بارقلیطا جسے مین تمھارے لئے باپ کی طرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے
نکلتا ہی آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اور سولھوین

باب کی ساتوین سطر مین لکھاہی تمھارے لئے میرا جانا ہی سو مند ہی کیونکہ اگر مین نہ جاؤن بارقلیطا تم پاس
نہ آئیگا پر اگر مین جاؤن مین اسے تم پاس بھیج دونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم
سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وے مجھ پر ایمان نہ لائے راستی سے اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم
مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی سو بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون
پر اب تم انکی برداشت کر نہین سکتے لیکن جب وہ یعنی روح صدق آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتادیگا اس
لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا اور وہ تمھین آیندہ کی خبرین دیگا اور وہ میرے ستایش کریگا
اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پائیگا اور تمھین دکھائیگا سب چیزون جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ
میری چیزون سے لیگا اور تم کو دکھائیگا انتہی دیکھئے کہ مسیح علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی بشارت دیئے
اور بارقلیطا یونانی لفظ ہی اسکا معنی وکیل اور شفاعت کنندہ اور تسلی دہندہ اور معزی اور مجدا اور خلاصی دہندہ
اور پیغامبر کر کر آیا ہی اور مسیح علیہ السلام کی نبوت کی سچوتی اور انکا آسمان پر جانا حضرت کے فرمانے سے جہان
پر آشکار ہوا اور مسیح علیہ السلام جو اوصاف کہے سو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود تھے تو معلوم ہوا
کہ بارقلیطا وہی تھے اور اس نص مین جا بجا مسیح نے خدا تعالی کو باپ باپ کر کر جو تعبیر کئے ہین سو اسمین
کچھ تغیر و تبدل کرنا پادریون سے بعید نہین احتمال ہی کہ شاید اصلی زبان مین کوئی لفظ مشترک تھا اسکو باپ کر کر
معنی کئے ہین چنانچہ انکے ترجمے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خالق اور استاد کو باپ سے تعبیر کرتے ہین
یوحنا کی انجیل کے چودھوین باب کی تیسوین سطر مین لکھاہی کہ بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلئے
کہ اس جہان کا آرکون آتا ہی اور اسکی مجھ مین کوئی چیز نہین انتہی آرکون یونانی لفظ ہی اسکا معنی سردار سو
عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا کوئی سردار نہ آیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس نص مین
مسیح علیہ السلام اشارہ کئے کہ وہ اپنے سے افضل ہی مشاھدات کے دوسرے باب کی چھبیسوین
سطر مین یوحنا لکھتا ہی کہ مین دونگا اوذونکر کو جو یاد رکھتا ہی میرے کامون کو سلطنت تمام امتون پر اور
وہ آہنی عصا لئے ہوئے ان پر حکمرانی کریگا اور سفالی ماتی کے برتنون کے مانند انھون کو پیسیگا انتہی اوذونکر
یونانی جملہ ہی اسکا معنی مظفر اور جنگی اور غالب سو مسیح علیہ السلام کے بعد تمام امتون کو آہنی عصا سے پیٹنے تلوار

کے ہیں سے حکم رانی کوئی نہ کیا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غرض باوجود تغیر و تبدل کے ہنوز اگلے کتابون مین استدلال
کے مقامات باقی ہین اور انکے سوائے اور بھی نصوص ہین طوالت کے اندیشے سے ہم اسپر اکتفا کئے یہود و نصاریٰ
کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار کئے سو بیان روایت کئے ہین ابن سعد او بیہقی اور ابونعیم
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہمکو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خبر دئیے اور کہے مین رامہرمز کا رہنے والا اور میرا
باپ وہان کا پٹیل تھا اور اسکا میرے پر پیار بہت تھا یہان تک کہ گھر کے باہر جانے دیتا نہین تھا اور مجوسی مذہب
کے طریقے پر مجھہ کو خوب ماہر کیا غرض ایکروز مجھے کسی جگہہ کا احوال دریافت کرنے بھیجا راہ مین ایک گرجہ تھا نصاری
اسمین عبادت کرتے تھے انکے دیکھنے سے مجھے نہایت تعجب ہوا انھین کو دیکھتا ہوا رہا مغرب کو باپ مجھے دھونڈھنے
لوگون کو روانہ کیا اور مین شام ہونے سے اپنے گھر کو آیا پوچھا اتنا وقت کیا کرتا تھا مین کہا چند لوگ عبادت کرتے
تھے سو انکی عبادت مجھے خوش دسی اور ان قوم کو نصاری کہتے ہین مین انکے پاس تھا باپ میرا بولا تیرا دین اور تیرے آبا کا
دین انکے دین سے بہتر ہی مین بولا وہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین اور ہم اپنے ہاتھہ سے سلگائے ہوئے آتش کی
پرستش کرتے ہین اگر چھوڑ دین تو تجھہ جانا باپ غصہ ہوکر میرے پانؤن مین بیڑیان ڈالا اور مین کسی کو ان نصرانیون پاس
بھیجکر دریافت کیا کہ تمھارے دین کا اصل کہان ہی بولے شام مین پھر مین انکو جتا دیا کہ تمھارے کوئی لوگ شام
طرف جاوین تو مجھے اطلاع کرو غرض شام سے تجار آکر جاتے وقت مجھے اطلاع کئے مین بھاگ انکے ہمراہ شام کو گیا
اور پوچھا تمھارے دین والون مین بہتر شخص کون ہی کہے فلانا اسقف بہتر ہین مین اسکی خدمت مین رہنے لگا وہ بہت
بدآدمی تھا لوگون کو صدقہ دینے ترغیب کرتا صدقہ لاکر اسکے پاس دئیے تو آپ ہی داب لیتا او فقرا کو کچھہ نہ دیتا اسکی
یہہ حالت دیکھکر مین اسپر بہت خفا رہتا غرض وہ مرگیا لوگ اسکو دفن کرنے آئے مین کہا یہہ برا خراب آدمی تھا صدقہ
لوگون پاس سے لیکر سب آپ ہی جمع کرتا تھا غربا کو کچھہ نہین دیتا تھا بولے اس کی کیا دلیل پھر مین تمام
مال جو گاڑکے رکھا تھا دکھا دیا لوگ اسکو دفن نہ کرکر سولی پر لٹکائے اور اسکو سنگسار کئے بعد دوسرے
کو اسکا قایم مقام کئے وہ بہت خوب شخص تھا شب و روز عبادت الہی مین مشغول رہتا مین اسکے ساتھہ محبت بہت
رکھنے لگا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تو مین اس سے پوچھا کہ اب مین کسکی خدمت مین رہون بولا موصل مین
فلانا شخص رہتا ہی اس پاس جا پھر مین اسکے پاس گیا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تو پوچھا اب مین کس کے

پاس رہون بولا نصیبین مین فلانا ہی اسکے پاس جا پھر وہان جاکر اس پاس رہا جب اسکی موت کا وقت قریب پہنچا تو
پوچھا مین کسکے پاس رہون بولا میری دانست مین اب کوئی ایسا نہا جو اسکے پاس تجھے رہو کر کہون لیکن اب ایک
پیغمبر نکلنے کا وقت قریب پہنچا ہی حرم مین نکلیگا اور اُسکا ہجرتگاہ خرما بندی جو رکی زمین مین دو حرون کے بیچ اُس مین
نبوت کی علامت موجود رہینگے دیکھنے والے پر مخفی نہین اسکے دونو شانو مین مہر نبوت رہیگا ہدیہ کھاویگا اور صدقہ
نہ کھاویگا تیرے سے ہو سکے تو اپنے تئین کسی حال سے وہان پہنچا غرض اسکا انتقال ہوا بعد چند روز کے چند لوگ بنی کلب کے
قبیلے والے تجارت کو آئے سو انکے ساتھ مین عرب طرف روانہ ہوا پھر وہ مجھے اپنے ہمراہ لاکر وادی القری مین ظلم سے ایک
یہودی پاس بیچا وہان خرمے کے درختون کو دیکھکر مجھے گمان ہوا کہ شاید ہجرت گاہ یہی ہی بعد ایک یہودی بنی قریظہ
کا وہان آیا سو مجھے خرید کر مدینے کو لایا واللہ مدینے کو دیکھتے ہی تمام اوصاف جو اسقف کہا تھا سو پایا اور مجھے یقین
ہوا کہ وہ شہر یہی ہے غرض مین اسکے پاس تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین دعوی نبوت کا کرنے لگے مجھے غلامی کے
بند مین رہنیکے سبب معلوم نہوا جب مدینے کو تشریف لاکر قبا مین اترے اور مین درخت پر تھا اسکا چچیرا بھائی آکر کہا ایک شخص مکے
سے آیا ہی اور نبوت کا دعوی کرتا ہی اور قبا مین اترا ہی اسکے پاس بنی قیلہ تمام جمع ہین واللہ یہہ سنتے ہی میرے بدن
مین لرزہ ہوا اور بیقراری سے اگر پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی وہ یہودی غصے سے مجھے طمانچہ مار کر کہا تو اپنا کام کر ان باتونسے
تجھے کیا کام پھر مین شب کو خرما کچھ لیکر حضرت پاس گیا اور عرض کیا یہہ صدقہ ہی مین آپکے واسطے لایا ہون حضرت
فرمائے لیجا مین اسکو نہین کھاتا مین دل مین کہا یہہ پہلی علامت ہی بعد حضرت قبا سے نکل کر مدینے مین گئے پھر
مین خرما کچھ جمع کر کر حضرت پاس لایا اور عرض کیا کہ آپ تو صدقہ نہین کھاتے اسلئے آپکے واسطے ہدیہ لایا ہون حضرت
اسکو تناول فرمائے اور صحابہ کو بھی کھانے امر کئے مین دل مین بولا کہ یہہ دوسری علامت ہی پھر مین ایک روز حضرت
پاس آیا تو آپ کسی جنازے کے ساتھ تشریف لیجاتے تھے مین مہر نبوت کو دیکھنے پشت مبارک طرف گیا حضرت
میرے ارادے پر واقف ہو کر چادر پشت پر سے نکالے مین مہر نبوت کو دیکھا تو وہ راہب کے کہے موافق پایا مین آہ
کر کے رونے لگا حضرت فرمائے سلمان ادھر آؤ مین حضرت کے روبرو بیٹھا اور میرا احوال گذرا سو بیان کیا نبی صلے
اللہ علیہ وسلم فرمائے تم یہود کو پیسے کچھ دینا قبول کر کر آزاد ہو سو مین تین سو درخت خرمے کے اور چالیس اوقیے
پر کتابت کیا پھر صحابہ میری اعانت واسطے کوئی خرمے کے درخت تیس وپ کوئی بیس وپ کوئی دس وپ اور کم و زیادہ اپنے

مقدور موافق مجھے دینا قبول کئے حضرت فرمائے ان روپوں کو بونے واسطے آلے بنا کر مجھے اطلاع کرو پھر میں سب آلے
کھود کر حضرت کو اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے تمام روپوں کو گاڑے واللہ تمام درخت
لگے اور کوئی روپ ضایع نہوا اور حضرت پاس کہیں سے سونے کا ایک ٹکڑا آیا کبوتر کے انڈے کے مقدار حضرت مجھے
فرمائے اسکو لیکر یہود کا حق ادا کر میں عرض کیا یا رسول اللہ میرا دین اسمیں ادا ہونا ممکن نہیں حضرت فرمائے اسکو لے
اللہ تعالی ادا کر دیگا پھر میں اسکو لیکر تمام حق یہود کا ادا کیا دیکھا تبھی اتنا ہی سونا میرے پاس باقی رہا ہی روایت
کئے ہیں ابن اسحق اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہے کہ انصار کے بوڈھے لوگوں سے میں سنا ہوں کہتے تھے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کا احوال ہمارے سے زیادہ کسی عربوں کو معلوم نتھا سبب اسکا یہہ تھا کہ ہمارے شہر میں یہود رہتے تھے اور وہ اہل
کتاب تھے اور ہم بت پرست پھر ہم اُنسے کچھ بے اعتدالی کرے تو کہتے ایک نبی آنے والا ہی اور اسکا وقت قریب پہنچا ہم اسکے تابع
ہو کر تمکو قتل کرینگے جب اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہم حضرت کے تابع ہوا اور یہود کافر ہوے اسپر آیت نازل ہوئی
وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى
الْكَافِرِينَ اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر پھر جب پہنچا انکو جو پہچان رکھا تھا اس سے منکر ہوے سو لعنت ہی
اللہ کی منکروں پر روایت کئے ہیں ابن اسحاق اور احمد وغیرہ سلمۃ بن سلامہ سے کہے کہ ایک یہودی تھا جنت وغیرہ
کا احوال بیان کرتا ہم اسکو پہچ نہ جا کر پوچھتے اسکی علامت کیا ہی تو اسنے مکے اور یمن طرف اشارہ کر کر بولتا کہ اس طرف سے
ایک نبی ظاہر ہوگا اور میرے طرف دکھا کر کہتا کہ یہہ شخص اگر جوان ہوگا تو اسکو پائیگا دن رات نہیں گئے کہ اسمیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے اور ہم ایمان لائے اور وہ یہودی حسد اور عداوت کی راہ سے کافر ہوا روایت
کئے ہیں بیہقی اور طبرانی وغیرہ نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے کہے کہ میں اپنے والد سے پوچھا کہ جاہلیت کے ایام میں میرا
نام محمد کر کر کیسا رکھے تو کہے ہم چند لوگ بنی تمیم کے شام کے ملک کو گئے اور ایک دیر پاس جا کر اترے وہاں کا راہب آکر
پوچھا تم کون ہیں ہم کہے مضر کے قبیلے والے ہیں بولا عنقریب تمھاری قوم سے ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ خاتم الانبیا
ہی تم اسکی اطاعت کرے تو فلاح پائینگے ہم پوچھے اسکا نام کیا ہوگا بولا محمد ہمارے قافلے کے لوگ یہہ سنکر بچے
جو پیدا ہوے سو نبوت کی طمع سے انکا نام محمد رکھے روایت کئے ہیں ابو الشیخ اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر
سے کہے کہ نجاشی کے لوگ ایمان لائے سو نجاشی کو انسے کہا کہ ہمکو اذن دیو تو ہم جاوینگے اس نبی پاس کہ جس کا

احوال ہم کتابون مین پاتے تھے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابونعیم نے عامر بن ربیعہ سے کہ کہے زید بن عمرو بن نفیل
جاہلیت مین بت پرستی اور قریش کا طریقہ چھوڑ دئے تھے اور کرا نہین اور لوگون مین مناقشہ تھا سو مکے سے نکل کر حرا
پہاڑ طرف جاتے تھے راہ مین انکی میری ملاقات ہوئی مجھے کہے ای عامر مین اپنی قوم کی مخالفت کیا اور ابراہیم کی ملت کو اختیار
کیا مجھے اب انتظار ہی ایک نبی اسمعیل کی اولاد مین اور وہ عبد المطلب کی نسل مین ہوگا نام اسکا احمد شاید مین اسکے زمانے
کو نہ پاؤنگا لیکن مین اسپر ایمان لایا ہون اور اسکی تصدیق کیا ہون اگر تیری عمر دراز ہوگی اور تجھے انکی ملاقات ہوگی تو میرا
سلام انکو پہنچا ای عامر مین تجھے انکی نعت بیان کرتا ہون تا تجھ پر پوشیدہ نرہے وہ نہ بہت کوتاہ قد ہی نہ بہت دراز انکے
سر کے بال نہ بہت ہین نہ تھوڑے اور انکے آنکھون سے سرخی جدا نہین ہوتی انکے دونون شانون مین مہر نبوت ہی انکا نام
احمد پیدایش انکی اسی مکے مین ہی بعد قوم انسے عداوت کریگی تو یثرب کو ہجرت کرینگے اور وہان سے انکو ترقی ہوگی ای
عامر خبردار تو لوگون کے باتان سنکر دغا مت کھا اور انکو مت چھوڑ اور ابراہیم کے دین کی تلاش مین بہت سے
ملکان پھرا اور یہود اور نصاری اور مجوس کے علما سے ملاقات کیا جسکو پوچھا تو یہی کہا کہ تو جس دین کی تلاش مین
نکلا ہی سو وہ تیرے پیچھے ہی اور مین جو اوصاف تمسے کہا سو بیان کئے اور خبر دئے کہ اسکے سوا اب کوئی نبی آنا باقی
نہین عامر کہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو مین آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیا حضرت زید
پر ترحم کئے اور فرمائے کہ مین اسکو دیکھا بہشت مین اپنا دامن لٹکاتا ہوا پھرتا ہی روایت کئے ہین ابونعیم نے عمرو
بن عبسہ سے کہے کہ جاہلیت مین ہماری قوم بت پرستی کرتی تھی مین انسے بیزار ہوا اور سمجھا کہ پتھر کی پرستش کرنا باطل ہی
پھر ایک شخص تھا اہل کتاب کا اس سے ملکر پوچھا دین بہتر کسکا ہی وہ بولا ایک مرد مکے مین نکلیگا اور بتون کی پرستش سے
منع کریگا اور اللہ تعالی کی عبادت کا حکم کریگا سو اسکا دین بہتر ہی وہ نبی نکلا کر تو سنیگا تو اس کا تابع ہو پھر مجھے
یہی خیال تھا کہ مکے کو جا کر احوال دریافت کرنا غرض ایک روز مین اپنے ملک مین تھا راہ سے ایک قافلہ جاتا سو
دیکھ کر پوچھا کہان سے آتا ہی بولے مکے سے پوچھا نئی کیا خبر ہی کہے ایک شخص نکلا ہی بتون کی پرستش سے
منع کرتا ہی اور خدا تعالی کی طرف بلاتا ہی مین یہہ سنکر سمجھا کہ یہہ وہی ہی جو مین اسکی تلاش مین تھا پھر مین مکے
کو آیا حضرت پوشیدہ رہتے تھے مین حضرت سے ملاقات کیا اور پوچھا آپ کون ہین فرمائے مین نبی ہون پوچھا
نبی کیسے تو کیا فرمائے رسول یعنی ایلچی مین پوچھا آپ کسکے رسول ہین فرمائے اللہ تعالی کا مین پوچھا اللہ تعالی

آپکو کیا حکم دیکر بھیجا ہی فرمائے قرابتون مین ملاپ کرنا اور خون کرنے سے منع کرنا اور راہون مین امان رہنا اور بتون کو توڑنا اور اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور اسکے ساتھہ کسی کو شریک نہ ٹھرانا مین کہا بہت خوب چیزون واسطے تمکو بھیجا ہی اور مین آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کیا اگر آپکا حکم ہو تو آپ پاس رہتا ہون حضرت فرمائے لوگ تمام ہمارے دریے ہین تم جاکر اپنی قوم مین رہو مین نکلا سو جب سنیگے تو آؤ پھر وہان سے روانہ ہوا جب سنا حضرت مدینے کو تشریف لائے تو مین حاضر ہوا روایت کئے ہین ابو نعیم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میری عمر سات برس کی تھی لکھا اسکو سمجھتا اور سنا سو اسکو یاد رکھتا غرض ایکروز میرے باپ پاس تھا کہ ثابت بن ضحاک آیا اور بولا مجھے بنی قریظہ کے ایک یہودی سے قصہ ہوا وہ بولا اب ایک نبی ظاہر ہونیکا وقت قریب پہنچا ہی ہمکو جیسی کتاب ہی ویسی ہی کتاب وہ بھی لایگا اور ہمکو عاد کی قوم سا قتل کریگا بعد مین سحر کے وقت ایک کرسی پر سوار ہوا تو دیکھا ایک یہودی ہاتھہ مین مشعل لیکر بے اختیار پکارتا ہی لوگ اسکے پاس جمع ہوکر پوچھے کیا واسطے پکارتا ہی تو بولا دیکھو محمد کی پیدایش کا یہہ ستارہ نمودار ہوا ہی اور یہہ ستارہ نمود نہین ہوتا سوائے نبی کی پیدایش کے اور اب انبیا مین سوائے احمد کے کوئی باقی نہین یہہ سنکر لوگ اسکی ہنسی کرے روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے حوایصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مدینے مین یہود رہا کرتے تھے سو اکثر بولا کرتے کہ ایک نبی پیدا ہوگا اسکا نام احمد اب اسکے سوائے کوئی نبی باقی نہین اور اسکا احوال اور اسکی صفت و نعت تمام ہماری کتابون مین مذکور ہی مین اس ایام مین لڑکا تھا بات سمجھتا اور یاد رکھتا سو ایکروز بنی عبد الاشہل کے گھرون طرف سے ایک آواز بہت ہی بڑا آیا کہ اس سے لوگون کو گھبراہٹ ہوئی بعد ایک آواز آیا کہ ای یثرب والو دیکھو یہہ ستارہ احمد کی پیدایش کا نمود ہوا یہہ سنکر ہمکو نہایت تعجب ہوا غرض ایک مدت گذری اور لوگ وہ بات بھول گئے اور اکثر لوگ اسوقت کے مرگئے اور نئے لوگ پیدا ہوئے اور مین بڑا ہوا سو ایکروز بھی ویسا ہی آواز آیا کہ کہتا ہی ای یثرب والو محمد مکے مین نکل کر نبوت کا دعوی کئے اور اللہ تعالی کے یہان سے ان پر ناموس اکبر جو موسی علیہ السلام پر آیا تھا سو آیا چند روز نہین ہوئے کہ اسمین خبر آئی کہ ایک شخص مکے مین نبوت کا دعوی کرتا ہی بعضی لوگ اس پر ایمان لائے اور بعضی نہ لائے اور ہماری قوم مین جوان لوگ جو تھے سو ایمان لائے مگر مقدر مین نہتھا سو مین اسوقت ایمان نہ لایا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے مین ایمان لایا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدایش کے قبل قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر کے

یہود حضرت کی اوصاف بیان کرتے اور کہتے کہ ہجرتگاہ انکا مدینہ ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو شب کو
کہے کہ آج احمد پیدا ہوے اور انکی پیدایش کی علامت کا یہہ ستارہ طلوع کیا ہی اور جس ایام مین حضرت نبوت کا دعوی
کئے تو وہ خبر دے کہ اب احمد نبی ہوے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو تمیلہ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہ قریظہ کے یہود اپنی کتابون سے اوصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرتے اور حضرت کا ہجرتگاہ مدینہ
کر کر کہتے اور اپنے بچون کو حضرت کی صفات اور نام کی تعلیم کرتے جب حضرت ظاہر ہوے حسد سے انکار کرنے لگے روایت
کئے ہین ابو نعیم نے مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے کہ مین ایک روز عبد الاشہل کی مجلس مین حاضر ہوا وہان
یوشع یہودی تھا سو کہتا تھا کہ ایک نبی آنا قریب ہی انکا نام احمد حرم مین نکلیگے ہم پوچھے انکی کیا شکل ہی تو بولا نہ
بہت کوتاہ قد نہ بہت دراز لنگ باندھیگے چادر اوڑھیگے دراز گوش پر سوار ہو گے تلوار انکی انکے کاندھے پر رہیگی
اور انکا ہجرتگاہ یہی شہر ہو گا یہہ سننے سے مجھے تعجب ہوا میری قوم کے لوگون کو آکر بولا کہ یوشع یہودی آج ایسا
کہتا تھا وہ لوگ بولے یہہ ایک یوشع کیا کہتا تر کے جتنے یہود ہین سب ایسا ہی کہتے ہین پھر مین بنی قریظہ پاس
گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ کرتے تھے سو ہمین زبیر بن باطا بڑا عالم تھا بولا ایک ستارہ سرخ طلوع
کیا ہی وہ ستارہ بجز نبی کی پیدایش اور ظہور کے طلوع نہین کرتا اور اب بجز احمد کے کوئی نبی نکلنا باقی نہین اور انکا
ہجرتگاہ یہی شہر ہی روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ یمن کا حاکم تبع نے جب مدینے
مین اترا سو وہان کے لوگون کو قتل کرنا اور اسکو ویران کرنا چاہا تو سامون یہودی جو اسوقت کا بڑا عالم تھا کہا ایسا
ارادہ مت کر کیونکہ یہہ شہر ہجرتگاہ ہی ایک نبی کا اسمعیل کے اولاد مین انکی پیدایش مکے مین ہو گی نام انکا احمد ہی
اور یہہ انکی ہجرتگاہ ہی اور اس مقام پر جو تم اترے ہو بڑا جنگ ہو گا انکے دشمنون کے تبع پوچھا ایسے کون جنگ کو
آیگا یہودی بولا انکی قوم آکر جنگ کریگی تبع پوچھا انکی قبر کہان ہو گی بولا اسی شہر مین پوچھا جنگ مین فتح کسکو ہو گا بولا ایکبار فتح انکو ہو گا
اور ایکبار انکی قوم کو اور یہہ مقام جو تو اترا ہی وہان انکے بہت سے اصحاب مارے جاینگے جو کسی مقام مین اتنے نہ مرینگے اور آخر غلبہ
انہی کو ہو گا آخر انسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ رہیگا پوچھا انکی شکل کیسی ہی تو بولا نہ دراز قد نہ کوتاہ اور انکی آنکھو مین سرخی ہو گی
اور اونٹ پر سوار ہو گے لنگ باندھیگے چادر اوڑھیگے تلوار انکے کاندھے سے جدا نہو گی اور کسی سے مقابلہ کرنے مین اندیشہ
نکریگے یہان تک انکا امر نمود ہو گا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ مدینے مین ایک یہودی تھا بڑا عالم اسکا نام

زبیر بیتیا باطا کا کہتا تھا کہ میرے باپ کے یہان ایک کتاب تھی اسکو مجھے نہ بتاکر مہر کرکر چھوڑا تھا اسکے بعد مین اس کتاب کو کھول
دیکھا تو اسمین احمد کا ذکر ہی اور لکھا ہی کہ وہ فلانے مقام سے نکلیگے اور انکی صفت ایسی اور شمایل یہہ غرض جب تک نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے نتھے وہ حضرت کے اوصاف بیان کرتا تھا جب سنا کہ حضرت مکے مین ظاہر ہوے تو اسکا انکار
کرنے لگے اور کتاب کو مٹا دیا اور روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ اوس اور
خزرج کے قبیلے والون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ابی عامر راہب سے کوئی زیادہ جاننے والا نتھا اسنے یہودیون
کے پاس جایا کرتا اور دین کی باتان انسے دریافت کرتا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان کرتا اور کہتا یہہ شہر
انکا ہجرت گاہ ہی پھر تیما کو جاکر وہان کے یہود سے دریافت کیا وہ بھی ویسا ہی کہے پھر شام کو جاکر نصاریٰ سے
دریافت کیا وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے اور کہے کہ ہجرتگاہ انکا یثرب ہی بعد ابو عامر آکر راہب بنا اور
سیاہ کمل پہننے لگا اور کہا کرتا کہ مین حنیفی ہون یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دین پر اور نبی نکلنے کا منتظر ہون جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نکلے حضرت پاس نگیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے تو حضرت سے
عداوت شروع کیا اور منافقون سے سازش رکھا ایکروز وہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت کہے مین حنیفی دین لایا ہون وہ
شقی نے کہا تم حنیفی دین کے ساتھ اور کچھ مخلوط کرتے ہین حضرت فرمائے نہ بلکہ حنیفی دین پاک اور روشن لایا ہون
اور یہود و نصاریٰ کے علما تجھے میرے اوصاف بیان کیا کرتے تھے سو کہان ہی بولا تم وہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے تو جھوٹ کہتا ہی بولا مین جھوٹ نہین کہتا حضرت فرمائے جھوٹے کو اللہ تعالیٰ طرید وحید مارے بولا آمین
بعد پھر وہ مکے کو قریش پاس گیا اور سابق کا طور چھوڑ کر قریش کا طریقہ اور بت پرستی اختیار کیا بعد مکہ فتح ہونے کے
طایف کو گیا طایف کے لوگ اسلام لائے بعد شام طرف گیا اور وہان حضرت کے فرمائے موافق طرید وحید ہوا اور روایت
کئے ہین ابو نعیم نے کہ کعب بن لوی سے جو اجداد مین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جمعہ کے روز اپنی قوم کو جمع کرتا اور
انکو وعظ و نصیحت کرتے اور کہتے محمد نبی ہوگے کعب بن لوی کی موت مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش مین پانسو سات
برس کا تفاوت تھا اور بھی روایت کئے ہین کہ قس بن ساعدہ عکاظ کے بازار مین خطبہ پڑھتے اور مکے طرف اشارہ کرکر
کہتے کہ اس طرف سے حق تمکو آئیگا لوگ کہے وہ حق کیا ہی تو کہے ایک شخص گورے رنگ کا آنکھہ بڑی بڑی لوی بن غالب کے اولاد مین تمکو
بلائیگا کلمہ اخلاص طرف اور ہمیشہ کے عیش اور نعمتان جو سرتے نہین پھر وہ تمکو دعوت کریگے تو تم قبول کرو اور انکی دعوت کے وقت مین

رہتا تو سب کے اول مین ہوتا روایت کئے مین خرائطی نے کہ اوس بن حارثہ جو اوسیان کا جد ہے جب وقت وفاتکا
پہنچا تو اپنے فرزند مالک کو وصیت کیا کہ مکے مین ایک نبی ہو گے اولاد مین لوی بن غالب کے تم انکی متابعت کرو اور
انکی نصرت مین قاصر نہو کیونکہ تمہاری سعادت اسی مین ہے روایت ـــ ابن عساکر نے ابن بکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے قبل مین یمن طرف گیا تھا وہان ازد کے قبیلے مین ایک بڑا عالم رہتا تھا
اسکے یہان اترا اسکی عمر تین سو اسی برس کی تھی اور تمام کتب الہی پڑھا تھا غرض مجھے دیکھکر پوچھا شاید تو حرم کے
لوگون سے ہے مین بولا ہو اس نے کہا شاید تو قریش مین سے ہے مین بولا ہان کہا شاید تو بنی تیم مین سے ہے مین بولا درست
کہا اب ایک بات باقی ہے تیرا پیٹ مجھے دکھلا مین پوچھا کس واسطے تو کہا ہم سچے علم مین پاتے ہین کہ ایک نبی حرم مین
مبعوث ہوگا اسکے معین دو شخص ہو گے ایک جوان دوسرا ادھیڑ جوان دھسنے والا سختیون کا اور دفع کرنے والا
مشکلون کا اور ادھیڑ گورا رنگ ہے لاغر بدن اسکے شکم پر خال ہے اور بائین ران پر نشانی ہے سو مین تیرے مین وہ علامتان
پایا مگر شکم پر کی نشانی دیکھنا ہے پھر پیٹ دکھلایا ہے خال سیاہ ہے پھر قسم کھاکر بولا وہ ادھیڑ تو ہی ہے روایت
کئے مین دینوری اور ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ مین جاہلیت مین چند لوگون کے سات شام طرف تجارت
کو گیا جب فراغت پاکر ہم وہان سے مکے کو روانہ ہوے تو میرے تئین کچھ ضرورت درپیش ہوئی سو پھر اسی شہر
گیا مین بازار پھرتے ہوا تھا کہ ایک بطریق آکر میری گردن پکڑکر کھینچا مین چھڑانے لگا وہ نہ چھوڑا غرض مجھے گرجے
مین لیجاکر پھاوڑا اور ٹوکری دیکر بولا یہ مٹی اٹھا اور آپ چلے گیا اور مین تجویز مین تھا کہ کیا کرون جب دوپہر ہوئی
تو بطریق آکر دیکھا کہ مین کچھ نہ کیا ہون غصے سے میرے سر پر مارا مین بھی پھاوڑا اٹھا کر سر پر ایسا مارا بیہوش ہوکر مر گیا اور
مین وہان سے بھاگا مجھے راہ معلوم نتھی سو تمام دن رات چلتا دوسرے روز صبح کو ایک دیر پاس آکر اسکے سائے
مین بیٹھا اس مین کا راہب آکر مجھے پوچھا تو کس واسطے یہان بیٹھا ہے مین بولا مسافر ہون راہ بھول کر قافلے سے
جدا پڑا ہون پھر وہ کھانا پانی لاکر مجھے دیا اور نیچا اونچا کر دیکھنے لگا بعد بولا اب روی زمین مین میرے سے زیادہ واقف
کتب الہی پر کوئی نہین چنانچہ تمام اہل کتاب کو اسکی اطلاع ہے اور مین تجھے دیکھا تو تیری شکل اسی شخص کی ہے جو ان شہرون
پر غالب ہوکر ہمکو اس دیر سے نکالیگا مین بولا تو تو بے سمجھی کی بات کرتا ہے پوچھا تیرا نام کیا ہے مین بولا عمر
کہا واللہ تو وہی ہے اسمین کچھ شک نہین اور تم مجھکو ایک امان کا کاغذ لکھ دیو اگر وہی مین تو ہمارا مقصود حاصل

ہوا ہین تو اس لکھے سے ہمکو کچھ نقصان نہین پھر مین خط لکھ دیا اور اسپر اپنا مہر کیا جب عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت
مین شام طرف گئے تو دیر القدس کا بڑا راہب وہی شخص تھا وہ خط لا کر دیا عمر رضی اللہ عنہ اُسکو دیکھ کر بہت تعجب کیے وہ
کہا تم جو شرط کئے اسکو سو ادا کرو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے کہ عمر کو اور اسکے فرزند کو اسمین دخل نہین روایت کیے ہین
عبد اللہ ابن احمد نے ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایکبار عمر رضی اللہ عنہ
گھوڑا دوڑائے سو انکی ران دسی نجران کے نصاری سے ایک شخص وہان تھا سو عمر کے ران پر ایک خال دیکھ کر کہا ہمارے
کتابون مین ہے کہ یہہ شخص ہمکو ہمارے شہرون سے اخراج کریگا روایت کیے ہین ابن عساکر نے کہ عمر رضی اللہ عنہ
ایک اُسقف سے پوچھے بعضی روایتون مین آیا ہے کہ کعب الاحبار سے پوچھے تمہاری کتابون مین ہمارا احوال بھی کچھ
مذکور ہے تو وہ کہا ہان ہے پوچھے میری صفت کیا مذکور ہے کہا تم قلعہ ہین لوہے کے یعنی کامون مین نہایت بند و
بست عمر تکبیر کہے بعد پوچھے میرے بعد ہوگا سو وہ کیسا ہے کہا نیک آدمی ہے اپنی قرابت والون کو ترا لگا عمر
فرمائے عثمان کو اللہ رحم کرے پوچھے انکے بعد کیسا ہوگا تو کہا لوہے مین قرا ہوا عمر کہے واذفراہ اس نے یا امیر المومنین
جلدی نکرو وہ بھی نیک مرد ہے لیکن اسکی خلافت ہوگی خونان بہتیے اور تلوار چلنے کے وقت روایت کیے ہین
ابو نعیم اور ابن عساکر نے کہ مر الظہران مین ایک راہب رہا کرتا تھا شام کے لوگون مین کا اسکا نام عیص بڑا عالم تھا
اپنے گرجے مین رہتا اور مکے کو آوے تو لوگون کو کہتا عنقریب تمہارے مین ایک لڑکا پیدا ہوگا عرب کے تمام لوگ اسکا
دین قبول کرینگے اور عجم کا مالک ہوگا اسکی پیدایش کا وقت قریب پہنچا جو کوئی اسکا تابع ہوا تو اپنی مراد کو پہنچا اور
جو تابع نہوا تو ہلاک ہوا اور مین اپنا ملک امن کا اور کھانے پینے کا چھوڑ کر یہان کی سختی اور بھوک اور اندیشہ
اختیار نہین کیا مگر اسی کی خواہش مین یہہ کیفیت سنکر مکے مین کسی کے یہان بچا پیدا ہو تو اس سے جا کر پوچھتے وہ کہتا
ہنوز پیدا نہین ہوا جس شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے اسکے علی الصباح عبد المطلب نے صومعہ پاس اس راہب کے
گئے پوچھا کون ہے کہے عبد المطلب ہون بولا انکے دادا ہو بعد اسکے وہ لڑکا آجکی شب پیدا ہوا اور انکی پیدایش کی علامت
کا ستارہ نمود ہوا اسکی دلیل یہہ ہے کہ وہ لڑکا اب بیمار ہے تین روز کے بعد درست ہوگا پھر بولا یہہ کیفیت تم
لوگون سے پوشیدہ رکھو کیونکہ جتنے حاسد اس لڑکے کے ہین سو کسی کے نہین اور انکی عمر ساٹ یا ایکسٹ
بلکہ ترسٹ برس کی ہوگی روایت کیے ہین ابن سعد اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یمن طرف روانہ کئے تھے سو ایکروز مین خطبہ پڑھتا تھا یہودی ایک کتاب ہاتھہ مین لیکر آیا اور بولا ابوالقاسم کی شکل بیان کرو
مین کہا نہ بہت دراز قد مین نہ کوتاہ اور بال نہ بہت گھنگروالے ہین اور نہ سیدھے سر مبارک بزرگ ہی رنگ سرخ سفید
سر ہاے استخوان بڑے بڑے دست و پا کے نیچے ستھرا ایک خط موے کا باریک سینے سے ناف تک بال پلکھونکے
دراز کمان ابرو ملے ہوے انکی پیشانی چوڑی تختی چلے تو جھکے چلنا جیسا کوئی بلندی سے اترتا ہی کسی کو مین ویسا نہین دیکھا
آشنا کہکے مین خاموش ہوا وہ یہودی کہا ہی کچھہ کہو مین بولا اب مجھے اتنا ہی یاد ہی یہودی کہا آنکھونمین سرخی ریش منہہ
نہایت خوش طرح اور کان پورے دیکھین تو پورا پھر کر دیکھین مین کہا درست بعد یہودی بولا مین انکی یہہ شکل اپنے آبا و اجداد
کی کتاب مین پاتا ہون اور اس کتاب مین مذکور ہی کہ بیت اللہ کے حرم مین مبعوث ہوگے اور ایک حرم طرف جو اسکو انھون نے
حرم کر لیے اور انکے ہجرت کر پہنچ گئے انصار ایک قوم ہو گی اولاد مین عمرو بن عامر کے خرمے کے باغان والے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے درست
ایسا ہی ہی یہودی کہا مین گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہین مبعوث تمام خلق طرف روایت کئے ہین ابونعیم نے کہ طفلی
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے ہمراہ مدینے کو تشریف لیگئے تھے یہودی ایک حضرت کو دیکھہ کر پوچھا اس کا نام کیا ہی
کہے احمد بعد پشت مبارک کو دیکھکر بولا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی بھی روایت کئے ہین ام ایمن رضی اللہ عنہا سے
کہے کہ ایکبار مدینے مین دو یہودی دوپہر کے وقت آکر کہے احمد کو لے آو مین حضرت کو لائی تو پھر اپھر اکر دیکھے بعد ایک دوسرے
سے کہا یہہ لڑکا اس امت کا نبی ہی اور یہہ شہر اس کا ہجرتگاہ ہی اور اس شہر مین قتل و اسیری بہت ہو گی روایت
کئے ہین ابونعیم نے کہ ایک روز عبدالمطلب حجر مین بیٹھے تھے وہان نجران کا ایک اسقف بیٹھا تھا عبدالمطلب سے
بہت دوستی رکھتا تھا سو باتان باتان مین کہا اسمعیل کی اولاد مین ایک نبی ہونا باقی ہی اسکی پیدایش اسی شہر مین ہو گی
اسکا چہرہ ایسا تھوڑے وقت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو وہ اسقف حضرت کی انکھون کو اور پشت
کو اور پانون کو دیکھکر کہا مین تم سے جو بولا تھا سو نبی یہی لڑکا ہی اور عبدالمطلب سے پوچھا یہہ لڑکا تمکو کیا ہوتا عبد
المطلب کہے میرا لڑکا ہی اسقف بولا ایسا نہین ہم پاتے ہین کہ اس کا باپ زندہ نہ رہیگا تب عبدالمطلب کہے یہہ میرا پوتا
ہی اور یہہ شکم مین تھا کہ اسکے باپ کا انتقال ہوا اسقف بولا تم سچ کہے پھر عبدالمطلب اپنے فرزندون کو
تاکید کئے کہ تمھارے بھتیجے کی احتیاط کرو دیکھو لوگ اسکو کیا کہتے ہین روایت کئے ہین بیہقی اور
ابونعیم اور ابن عساکر نے کہ جب سیف بن ذی یزن حبشیون پر غالب آکر انکو یمن سے نکالا عرب کے قبیلے اس کے

تہنیت واسطے جانے لگے سو عبدالمطلب بھی اسکی تہنیت واسطے گئے اس وقت عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سال تھی سیف
نے عبدالمطلب سے ملاقات کرکر کہا مین تم سے بھید کے چند بات کہتا ہون تم اسکو کسی سے ظاہر نکرو تم اس بھید کے معدن
ہین اسلئے تمکو کہتا ہون دوسرا کوئی ہوتا تو نہ کہتا مخفی کتابون مین اور ہم چھپا رکھے ہین سو علم مین ایک بڑی خبر ہی کہ اس
سے زندگی مین شرف اور میرے پر فضیلت ہی تمام لوگون کو اور تمھارے قبیلے والون کو علی الخصوص تمکو عبدالمطلب
کہے وہ کیا تو بولا ملک تہامہ مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکے دو شانون مین نشان علامت رہیگی اور اسکو سرداری اور تمکو زعامت
قیامت تک رہیگی یہہ وقت اسکے پیدایش کا ہی پیدا ہوا ہی یا ہوگا اسکا نام محمد ماباپ اسکے مرجائیگے دادا اور چچا اسکے
اسکو پرورش کرینگے اور اللہ تعالی اسکو مشہور کریگا اسکے انصار ہمارے لوگ ہوکے اسکے باعث اللہ تعالی اسکے دوستون
کو عزت دیگا اور دشمنون کو ذلیل و خوار کریگا اور وہ لوگون کی آبرو رکھیگا اور زمین کے خوبیون کو فتح کریگا اللہ تعالی
کی عبادت کروائیگا شیطان کو بھگائیگا آتشکدے بجھائیگا بتان توڑیگا اسکی بات ہوگی فیصلہ اور اسکا حکم عدل نیکیونکا
حکم کریگا اور آپ بھی انکو کریگا اور بدی سے منع کریگا اور اسکو باطل کریگا بیت اللہ کی قسم عبدالمطلب تم اسکے دادا ہین
اسمین کچھ شک نہین مین یہہ جو نشانیان بولا ہون اس سے کچھ ظاہر ہوا ہی یا نہین عبدالمطلب کہے ہان میرا ایک لڑکا تھا
بہت پیارا آمنہ وہب کی بیٹی سے بیاہ کردیا تھا اسکو لڑکا ہوا نام محمد رکھے اسکے ماباپ کا انتقال ہوا مین اور میرا دوسرا
فرزند اسکی پرورش کرتے ہین سیف کہا مین جو بولا سو بات سچ ہی اسکو تم یاد رکھو اور یہود اس لڑکے کے بڑے دشمن ہین
انسے اسکو بچاؤ اور اللہ تعالی انکو اس پر ہرگز مسلط نہ کریگا اور مین اسکے بعثت تک زندہ نہ رہونگا سو مجھے معلوم ہی نہین
تو مین اپنی فوج سوار اور پیدل کے ساتھ جاکر یثرب کو اپنا دار السلطنت کرتا کیونکہ کتاب مین پایا ہون کہ یثرب مین اسکا کام مستحکم
ہوگا اور وہان کے لوگ اسکے انصار ہوگے اور اسکی قبر بھی وہین ہوگی روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے کہ چند شخص
مدینے کے رہنے والے مکے کو عمرہ کرنے آئے تھے انکے ہمراہ ایک یہودی تھا کہ تجارت واسطے آیا تھا سو عبدالمطلب کو دیکھہ
کر بولا ہم کتاب مین جو تغیر و تبدل سے محفوظ ہی پاتے ہین کہ اسکی اولاد مین ایک نبی ہوگا یہود کو اور اپنی قوم کو قتل کریگا عاد کی
قوم سا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے طلحہ بن عبید اللہ سے کہے کہ مین تجارت واسطے گیا سو بصری کے بازار مین
تھا وہانکا ایک راہب صومعہ سے نکل کر دریافت کرنے لگا کہ کوئی شخص حرم کا اس موسم مین آیا ہی طلحہ کہے مین آیا ہون
پوچھا کیا احمد مبعوث ہوے ہین بولا احمد کون ہی بولا عبداللہ بن عبدالمطلب کا فرزند اور وہ اسی مہینے مین مبعوث ہوگے

اور وہ خاتم الانبیا ہین حرم مین نکلیگے اور انکا ہجرتگاہ خرمابندی جو رھہ کی زمین مین دو حروں کے بیچ تم انکی متابعت کرنے
مین جلدی کرو طلحہ کہتے ہین اس راہب کی بات میرے دل مین تاثیر کرے ہین جلد مکے کو آیا اور یہان کا احوال دریافت کیا لوگ کہے
محمد بن عبد اللہ نبوت کا دعوی کرتے ہین اور ابو بکر بن ابی قحافہ انکا تابع ہوا ہے مین ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس جا کر راہب کی بات
کی خبر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوکے اسلام لایا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ
مین ایکبار قافلے کے ساتھ یمن کو تجارت واسطے گیا ہمارے ساتھ ابو سفیان بھی تھا اسکو اسکے بیٹے حنظلہ کا خط آیا کہ
مکے مین محمد نبوت کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین تمکو مین اللہ طرف بلاتا ہون پھر یہ بات کا چرچا یمن مین ہوا ایک دن مین
وہان بیٹھا ہون کہ یہودیونکا ایک عالم آکر پوچھا کہ مین سنا ہون کہ نبوت کا جو دعوی کرتا ہے انکا چچا اس قافلے مین ہے مین بولا
ہان مین ہون اس نے کہا تیرے بھتیجے کو نفسانی خواہشون کی اور کھیل کی کچھ رغبت ہے مین بولا نہین اور کا ہے جھوٹ بات
نہ کہا اور کسی معاملے مین خیانت نکیا اسکی امانت کے نظر کرتے قریش اسکو امین کہتے ہین پوچھا اسکو نوشت و خواند سے کچھ اطلاع
ہے مین سمجھا کہ وہ بہتر خبری اور چاہا کہ کہون آتا ہے لیکن ابو سفیان جھٹلانے کا اندیشہ تھا سو بولا نہین جانتا وہ یہودی اچھل
پڑا اور بولا اب یہود ذبح ہوئے غرض وہ گئے بعد ابو سفیان نے عباس سے کہا ای ابو الفضل تمہارے بھتیجے سے یہود اندیشناک ہین
مین بولا وہ جو بولا سو بات تو سنے بہتر یہ ہے کہ تم ان پر ایمان لانا اگر حق ہو تو تم اسطرف سبقت کئے اگر باطل ہو تو تمہارے ساتھ
شریک مقابلے والے اور لوگ بھی ہین ابو سفیان کہا مین ایمان نہ لاونگا جب تک کہ کدا مین گھوڑے نہ دیکھون مین بولا یہ کیا بات
تم کہتے ہین ابو سفیان بولا میرے دل مین یہی بات آئی اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالی کدا پر گھوڑونکو آنے نہ دیگا عباس کہتے ہین جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ فتح کرنے آئے اور گھوڑونکو دیکھا کدا طرف آتے ہین مین ابو سفیان کو کہا وہ بات جو کہے تھے سو یاد ہے
بولا یاد ہے روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ کہ ایکبار مین اور امیہ بن ابی الصلت ملکر تجارت
واسطے شام کے ملک کو گئے ایک جگہہ ہم پہنچے تو وہان نصاری رہتے تھے امیہ بن ابی الصلت کی بہت تعظیم و توقیر کئے بعد امیہ
کہا یہان ایک عالم نصاری کا رہتا ہے جو اسکا مثل نہین ہے مین اسکی ملاقات واسطے جاتا ہون تم بھی چلو مین بولا مجھے اس سے کچھ کام نہین
پھر امیہ آپ ہی جا کر اسکی ملاقات کیا اور آکر بولا مین اس عالم سے ملاقات کیا وہ بولا عربستان کے لوگون مین ایک نبی ہونہار
ہے مین پوچھا کس شہر کے لوگون مین تو بولا تم جس گھر کا حج کرتے ہین وہان کے لوگون مین قریش کے قبیلے سے مین بولا اسکا اوصاف
بیان کرو تو بولا جب عمر اسکی دو مقرر ہوگی وہ ظاہر ہوگا فتنون سے باز رہیگا اور حرام سے دور دوستی جوڑیگا اور دوستی جوڑنے

حکم کریگا اپنے مان باپ دونون کی طرف سے اشراف ہیگا قوم کے تمام لوگون مین اعلا نسبت ہوگا اور اسکی فوج اکثر ملائکہ
کی ہو گی مین اس نصرانی سے پوچھا اس پر کیا دلیل ہے تو وہ بولا عیسی علیہ السلام کے بعد شام کے ملک مین تیس بار زلزلہ ہوا
لوگون پر اسمین بڑی مصیبتان گذرے اب ایک بڑا زلزلہ باقی ہے اسمین بہت بڑی مصیبت لوگون پر ہے ابو سفیان کہے یہہ
سنکر مین بولا یہہ سب جھوٹ باتان ہین امیہ بولا مین قسم کرونگا یہہ جو بولا سو سچ بولا ہم شام سے نکلے بعد خبر آئی کہ وہان
ایک زلزلہ عظیم ہوا لوگ بہت مرے اور بڑی مصیبتون مین گرفتار آئے امیہ بولا نصرانی کا قول راست ہوا سو دیکھے مین بولا
واللہ وہ سچ بولا غرض ہم ملکے کو آئے اور مین اپنے کامون سے فراغت پاکر تجارت واسطے یمن کو روانہ ہوا وہان پانچ مہینے
رہکر ملکے کو آیا لوگ ملاقات کو آئے تو اپنی تجارت کے اسباب کا دریافت کرنے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فقط
میری خیریت پوچھکر گئے اپنی تجارت کے اسباب کا مذکور نکئے مجھے اسکا نہایت تعجب ہوا مین اپنی عورت ہند سے تذکرہ کیا کہ جو لوگ
میرے پاس تجارت کا اسباب دئے تھے آکر اپنے اسباب کا احوال پوچھے مگر محمد مطلق اپنے مال کا ذکر نکئے ہند بولی وہ دعوی کرتے
ہین کہ آپ اللہ کا رسول ہون مین یہہ سنتے ہی ملول ہوا اور اس نصرانی کا قول یاد کیا اور ہند کو بولا محمد اتنے عقلمند ہوستے
ہوسے ایسا نہ بولے گے کہی واللہ یہہ کہتے ہین روایت کئے ہین طبرانی نے ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین غزہ
مین تھا ایلیا مین میرے ساتھ امیہ بن ابی الصلت بھی تھا سو پوچھا ربیعہ کا بیٹا عتبہ کیسا ہے مین بولا اسکا حال تم سے
مخفی نہین صاحب ہی فرما کیسا ہی بولا کریم الطرفین ہے اور محارم و مظالم سے اپنے تئین بچا رکھتا ہی مین بولا دیت
اور قوم مین شریف ہے اور مسن امیہ بولا مسن ہونے سے اسکو عیب لگا مین بولا یہہ کیا بات ہے مسن ہونے سے اسکو بزرگی زیادہ
ہوی امیہ بولا جلدی مت کر کتب الہی مین مذکور ہے کہ ایک نبی عربستان مین ہوگا مین گمان رکھا تھا کہ مین وہ نبی رہون
لیکن اہل کتاب سے دریافت کیا تو بولے وہ عبد مناف کے اولاد مین ہوگا مین عبد مناف کی اولاد مین دیکھا تو سواے عتبہ
بن ربیعہ کے کوئی لایق نظر نہ آیا تم کہے وہ مسن ہے تو میرے تئین یقین ہوا کہ وہ نہین کیونکہ مین سنا ہون اس نبی کی عمر
چالیس برس کی ہو گی اسوقت اس پر وحی اتریگی عتبہ کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہوئی پر اسکی طرف وحی نہ ہوئی بعد مین
ملکے آیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہے پھر مین جب تجارت واسطے نکلا تو میرا گذر امیہ پر ہے ہوا اسکو ہنسی کے
راہ سے بولا تم جس نبی کا احوال دریافت کیا کرتے تھے سو نکلا امیہ بولا وہ بیشک نبی ہین تم انکی متابعت کرو ای ابو سفیان
مین ایسا سمجھتا ہون کہ تم انکی مخالفت کروگے اور تمھارے تئین چھیلے کو لائے سا باندھکر لاوینگے اور وہ جو چاہے سو تمکو

کرینگے روایت کئے ہین ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین مین گو گیا تو عسکلان بن عواکن
حمیری کے یہان اترتا وہ بہت ضعیف تھا اور میرے سے کے کا احوال دریافت کرتا اور پوچھا کرتا کوئی شخص تمھارے طریقے کے خلاف
کرکر دین کے باتین نئے کچھ بولتا ہی مین کہتا نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے بعد مین گیا وہ بہت ہی ضعیف
بن گیا تھا اسکے نیچے پوتے مین آیا سو اطلاع کئے اور اسکے آنکھونکو پٹی باندھ کر اٹھائے اور ٹیکا لگا کر بٹھائے
مجھے پوچھا ای قریش کے بھائی تیرا نام اور نسب بیان کر مین بولا عبدالرحمن عوف کا بیٹا عبدالحارث کا بیٹا زہرہ کا بیٹا
وہ بولا اتنا نسب بس ہے اب مین تمکو خوشخبری دیتا ہون تمھارے حق مین وہ تجارت سے بہتر ہی مین بولا وہ کیا بولا گئے
مہینے مین تیری قوم والون سے ایک نبی کو اللہ تعالی بھیجا اور انکو اپنی محبت مین پسند کیا اور ان پر کتاب نازل کیا اور
انکے لئے ثواب مقرر کیا وہ بتون کی پرستش سے منع کرتے ہین اور اسلام کی دعوت کرتے ہین خوب کام آپ کیا کرتے ہین
اور اسکو کرنے حکم فرماتے ہین اور بد کام سے منع کرتے ہین اور اسکو توڑتے ہین مین پوچھا وہ کس قوم سے ہین کہا نہ
ازد ہین نہ ثمالہ مین اور نہ سرو مین اور نہ بتالہ مین مگر ہی بنی ہاشم مین اور تم انکے ماں کے قوم سے ہو ای عبدالرحمن
تم یہان سے جلد روانہ ہو اور انکی تصدیق کرو اور انکی تائید مین رہو اور میرے یہ بیتان لیجا کر گذرانو أَشْهَدُ بِاللّٰهِ ذِي
الْمَعَالِي ؛ وَفَالِقِ اللَّيْلِ وَالصَّبَاحِ مین گواہی دیتا ہون اللہ کے نام کی صاحب بزرگیون کا اور پھوٹ نکالنے والا رات
دن کا إِنَّكَ فِي الشَّرَفِ مِنْ قُرَيْشٍ ؛ يَا ابْنَ الْمُفَدَّى مِنْ ذِبَاحٍ ؛ بیشک تو شرف مین ہی قریش سے ای ذبح
سے بدلا دئے گئے کے فرزند أُرْسِلْتَ تَدْعُو إِلَى يَقِينٍ ؛ تُرْشِدُ لِلْحَقِّ وَالْفَلَاحِ ؛ تم بھیجا گئے بلوانی یقین طرف
راہ بتاتا ہی حق کی اور خوبی کی أَشْهَدُ بِاللّٰهِ رَبِّ مُوسَى ؛ إِنَّكَ أُرْسِلْتَ بِالْبِطَاحِ ؛ مین گواہی دیتا ہون
اللہ کے نام کی رب موسی کا بیشک تو رسول ہوا ہی بطاح یعنی مکے مین فَكُنْ شَفِيعِي إِلَى مَلِيكٍ ؛ يَدْعُو الْبَرَايَا
إِلَى الصَّلَاحِ تو ہو میرا اسفارشی پادشاہ پاس جو بلاتا ہی خلق کو بہتری طرف عبدالرحمن کہتے ہین مین ان ابیات کو یاد کیا
اور ایسے کامون سے جلد فراغت پا کر مکے کو آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کیا انھون مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف رکھے تھے میرے تئین دیکھ
کر تبسم کئے اور فرمائے اسکے چہرے پر نیکی کے نشانیان دیکھتا ہون اور فرمائے جو تو امانت لایا ہی اور تیری زبانی
پیغام بھیجا ہی سو ادا کر مین وہ ابیات بولا اور اسلام لایا حضرت فرمائے حمیری وہ خواص مومنون مین ہی روایت

کیے ہین ابن شاہین نے صحار بن عباس وغیرہ سے کہے کہ دارین مین ایک راہب رہتا تھا شیخ عبد القیس کو اس سے نہایت دوستی تھی ایکروز وہ راہب ملکے کہا کے مین نبی پیدا ہوگا ہدیہ کہایگا اور صدقہ نہ کہایگا اسکے دونو شانو نمین مہر نبوت ہوگی تمام دینون پر وہ غالب آیگا غرض راہب مر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شہرہ ہوا شیخ نے اپنے بہیجے کو جو اسکا داماد بھی تھا روانہ کیا اسکا نام عمرو بن عبد القیس جس سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کئے اسی سال وہ آیا اور راہب جو لاتھا سو نشانیان دیکھکر اسلام لایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد اور اقرا کا سورہ یاد دلائے اور کہے تو جاکر اپنے ماموکو اسلام کی دعوت کر پہر وہ جاکر دعوت کیا اور شیخ ایمان لایا روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور ابو نعیم وغیرہ نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہے مین بصری کو گیا اس ایام مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تھے سو وہان کے نصاری کے چند شخص میرے پاس آکر پوچھے تو کہان سے آتا ہی بولا حرم سے پوچھے تمہارے یہان ایک نبی نکلا ہی سو اسکو توجانتا ہی مین بولا البتہ پہر مجھے ایک دیر مین لیگئے وہان کے تصویران مجھے بتاکر کہے وہ جو نبوت کا دعوی کرتا ہی اسکی تصویران تصویرون مین ہی مین بولا نہین پہر مجھے دوسرے دیر مین لیگئے وہان بہت تصویران تھے اسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی ہی بعینہ حضرت کی شکل سے ہی اور وہان ابوبکر کی بھی تصویر ہی حضرتکی ایڑی پکڑے ہوے ہین مین ان لوگون کو بتایا دیکھو یہی تصویر اُن کی ہی وہ کہے ہم گواہی دیتے ہین کہ وہ تحقیق نبی ہین اور یہہ شخص انکے بعد خلیفہ ہوگا روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن وابصہ عبسی کے دادا سے کہے ہم منی مین تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر ہمکو دعوت کئے ہم قبول نکئے ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق عبسی تھا بولا ہم اگر انکی تصدیق کرین اور ہمارے ملک کو لیجاوین تو بہت مناسب ہی واللہ انکا برا ظہور ہوگا وہان سے پہرے تو ہمکو میسرہ نے انکا احوال دریافت کرنے فدک کیتین لیگیا ہم وہان کے یہودیون سے ملکر احوال دریافت کئے ایک یہودی کتاب کھولکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کیا کہ وہ نبی امی عربی ہی سوار ہوگا دراز گوش پر دلدہی کریگا شکستہ دل والون کو نہ دراز قد ہی نہ کوتاہ قد بال اسکے نہ بہت پیچیدہ نہ سیدھے آنکھون مین اسکے سرخی ہی اور رنگ سرخ وسفید ہیہ بولکر یہودی کہا وہ شخص جو تمکو دعوت کرتا ہی اس صفت کا ہی تو تم اسکی دعوت قبول کرو اور اسکے دین مین داخل ہو اور ہم یہودیونکو اس سے حسد ہی اسلئے اسکے تابع نہوگے اور ہمکو اس سے چند مقام مین بلاء عظیم پہنچیگی اور کوئی باقی نرہیگا مگر اسکا تابع ہوگا یا مارے جایگا پہر اسکے پاس سے نکلے بعد میسرہ بولا یہو لوگو سن چکے ہو بہتر ہی کہ اسلام لاؤ غرض میسرہ حجۃ الوداع مین

آکر اسلام لائے روایت کئے ہیں واقدی کہ جب بنی نضیر مدینے سے اخراج پائے عمرو بن سعدی یہودی انکے گھرون طرف
انکلا دیکھا کہ تمام ویران ہیں بنی قریظہ پاس گیا اور انکو کہا لوگون کا حال دیکھکر مجھے عبرت ہوئی بنی نظیر باوجود عزت اور
قوت اور شرف اور عقل کے اپنے اموال چھوڑکر ذلت سے اخراج پائے توریت کی قسم اللہ کی عنایت جس قوم پر ہوا انکا احوال
ہرگز ایسا نہوگا اب تم میرا کہا مانو اور محمد کے تابع ہو واللہ تم جانتے ہو کہ وہ سچ نبی ہے اور ابن الہیبان اور ابن حواش جو
یہود کے بڑے عالمون سے تھے اور شام کا ملک چھوڑکر محض اس نبی کے واسطے یہان آکر اقامت کئے تھے سو ہمکو اس نبی کی
متابعت کرنا کرکر تاکید کئے تھے اور اپنا سلام انکو پہنچاؤ کرکر حکم کئے تھے اور مرے بعد انکو یہین دفن کئے ہیں سو دیکھو یہہ
سنکر زبیر بن باطا بولا اس نبی کی صفت میں باب باطا کی کتاب میں دیکھا ہون وہ کتاب وہی توریت ہے جو موسی پر اتری
اور ثنانی جو ہم نئی بنائے ہیں اسمین نہین کعب بن اسد بولا ایسا ہے تو تو اسکا تابع کیون نہین ہوتا زبیر بولا تیرے سبب
کر مین تابع نہوا کعب بولا مین تیرے بیچ آڑ نہین زبیر بولا تو ہمارا سردار ہے تو تابع ہوگا تو ہم بھی تابع ہوگے اور تو تابع نہووے
تو ہم بھی نہوگے پھر عمرو بن سعدی مین اور کعب مین بہت سی باتان ہوے آخر کعب بولا محمد کے تابع ہونے میرا جی قبول نہیں کرتا
روایت کئے ہیں بیہقی اور ابن السکن نے کہ ایک شخص بنی قریظہ والون سے نقل کرتا تھا کہ ابن الہیبان یہودی
شام کے ملک سے آیا اور بنی قریظہ مین رہنا اختیار کیا اسکے مثل نیک آدمی ہم نہین دیکھے اگر مینہہ نہ برسے تو اسکو لیجاتے
وہ دعا کیا تو مینہہ برستا جب اسکی موت کا وقت پہنچا تمام یہودیون کو جمع کرکر بولا مین کھانے پینے کا ملک
چھوڑکر اس سختی اور بھوک کے ملک مین رہنا اختیار نہین کیا مگر ایک نبی کے واسطے جو مبعوث ہوگا اور یہہ شہر اسکا
ہجرتگاہ ہے وہ مبعوث ہوگا خون بہانے اور بندی پکڑنے تم اسکی متابعت سے نہ نکلو غرض وہ مرگیا اسکی بات پر ثعلبہ
بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید بنی قریظہ کے فتح کی شب حاضر ہوکر ایمان لائے ابن سعد کی روایت مین آیا ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کو محاصرہ کئے ثعلبہ و اسد اور اسید نے اپنی قوم والون کو کہے کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین
اور تم لوگ اسکو مقرر جانتے ہین اور بنی قریظہ اور بنی النضیر کے علما انکی صفات جو کہتے تھے ہم پاس موجود ہے اور حیی بن
اخطب بھی انکی صفات کہا کرتا تھا اور ابن الہیبان جو برا راست گو تھا اپنی موت کے وقت انکی صفات
سے ہم کو جتا دیا تھا تمھارے حق مین بہتر ہے کہ اس نبی کی متابعت کرنا بنی قریظہ جواب دئے کہ ہم
توریت کو نہ چھوڑینگے انکا اصرار دیکھکر یہہ تینون شخص انکی رفاقت چھوڑے اور ایمان لائے روایت کئے ہین

ابن سعد کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے قلعے پاس اترکے انکا محاصرہ کئے کعب بن اسد نے بنی قریظہ کو بولا تم اس شخص کی متابعت
اختیار کرو واللہ وہ بیشک نبی ہی اور وہ نبی مرسل ہی سو تمکو ظاہر ہی اور کتب مین ایک نبی کی صفت پاتے تھے سو وہ
یہی نبی ہی اور وہ تمام صفات جو اسمین ہین سو تمکو خوب معلوم ہی یہود کہے درست یہہ وہی نبی ہی لیکن ہم توریت کے احکام
ہرگز نہ چھوڑینگے روایت کئے ہین بیہقی نے حارث بن عوف سے کہے کہ ہمکو یہود بولا کرتے تھے کہ محمد مقرر اللہ کے رسول
ہین اور ابو رافع سلام بن ابی حقیق کہتا تھا محمد بیشک اللہ کے رسول ہین لیکن نبوت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین
سے گئی کر کر ہمکو محمد سے حسد ہی اور مین محمد کے تابع ہو کر کہتا ہون میری بات یہود مانتے نہین اور محمد کے ہاتھ سے
ہمارا ذبح دو بار ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین مین سلام سے پوچھا کیا محمد زمین کے مالک ہو گے تو بولا توریت
کی قسم مالک ہو گے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جن ایام مین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کی مصالحت ہوی تھی شام کو تجارت واسطے گیا تھا اور میرے ساتھ قریش کی ایک
جماعت تھی وہان روم کا بادشاہ ہرقل ہمکو طلب کیا ہم اسکی ملاقات واسطے ایلیا کو گئے ہمکو دربار عام مین بلایا اور
اسکے گرد روم کے سرداران تھے مترجم کے واسطے سے ہمکو پوچھا نبی ہون کرکر جو دعوی کرتا ہی اسکے نزدیک کا
قرابتی اس قافلے مین کون ہی مین بولا مین ہون بولا اسکو میرے نزدیک لاؤ اور اسکے ساتھ والون کو پیچھے رکھو اور
مترجم کی زبانی میرے ساتھ والون کو کہا مین چند بات اس سے سوال کرتا ہون اگر جھوٹ بولا تو تم اسکی تکذیب
کرو ابو سفیان کہتے ہین مین جھوٹ بات کیا کر لوگونمین چرچا ہونے کی شرم نہ ہوتی تو مین اس وقت جھوٹ بات
بولتا غرض پہلے یہہ پوچھا تمھارے مین نبی ہون کرکر جو شخص دعوا کرتا ہی اسکی ذات تمھارے مین کیسی ہی
مین بولا وہ ہمارے مین بڑی ذات والا ہی پوچھا وہ باتان جو کرتا ہی سو اول بھی کوئی تمسے اس قسم
کے باتان کرتا تھا مین بولا نہین پوچھا اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ بھی ہوا ہی مین بولا نہین پوچھا عمدہ لوگ
اس کے تابع ہوتے ہین یا ضعیفان مین بولا ضعیفان پوچھا اسکے تابعدار روز بروز زاید ہوتے ہین یا کم مین
بولا زاید ہوتے ہین پوچھا اس دین مین داخل ہو کے دین کو خراب سمجھ کر کوئی پھر جاتا ہی مین بولا نہین پوچھا اسنے
یہہ دعوی کرنے کے قبل جھوٹ بات کی گمان تمکو اس پر تھی مین بولا نہین پوچھا کچھ دغابازی کرتا ہی مین بولا نہین اور اب
ہمارے اور اسکے بیچ صلح ہی دیکھا چاہئے کہ کیا کرتا ہی پوچھا تمھارے اور اسکے جنگ بھی ہوا ہی مین بولا ہوا ہی پوچھا

جنگ کیسا ہوتا ہی مین بولا جنگ برابر ہی کدھی ہم پر غالب آتے ہین اور کبھی ہم اون پر غالب ہوتے ہین پوچھا کیا بات کا
حکم کرتا ہی مین بولا کہتا ہی اللہ کی عبادت کرو اور اسکا شریک مت ٹھہراو اور تمہارے بڑے جو کہتے تھے اسکو ترک کرو
نماز پڑھو زکوۃ دیو بات سچ کرو عفت اختیار کرو صلہ رحم کرو یہہ سنکر ہرقل اپنے مترجم کو بولا اسکو بول مین تیرے سے
اسکی ذات پوچھا تو بولا وہ بڑی ذات والا ہی سو انبیا اپنی قوم مین بڑی ذات کے ہوتے ہین اور مین پوچھا یہہ بات
کوئی اول بھی کہا ہی تو بولا نہین سو اس قسم کے باتان کوئی اول کیا ہوتا تو مین کہتا اسکا دیکھا دیکھی کہتا ہی اور مین پوچھا
اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہی تو بولا نہین سو اسکے اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا اپنے باپ کی
سلطنت طلب کرتا ہی اور مین پوچھا اس پر سابق اس دعوی کرنے کے جھوٹ بات کہنے کا گمان کرتے تھے تو بولا نہین سو
مین کہتا ہون لوگون پر جو شخص جھوٹ بات نہ کہے تو خدا پر کیا واسطے جھوٹ بولیگا اور مین پوچھا عمدہ لوگ اسکے تابع ہوتے
ہین یا غریبان تو بولا غریبان سو یہی لوگ پیغمبرون کے تابع ہوتے ہین اور مین پوچھا لوگ روز بروز زاید تابع ہوتے
ہین یا کم تو بولا زاید سو ایمان کا کام ایسا ہی ہی یہان تک کہ پورا ہووے اور مین پوچھا اسکے دین داخل ہوکر بعد دین
کو ناپسند ٹھہرا کر کوئی پھر جاتا ہی تو بولا نہین سو ایمان ایسا ہی ہی جب اسکی بشاشت دلو مین ملتی ہی تو اسکو ترک نہین
کرتے اور مین پوچھا دغابازی کچھہ کرتا ہی تو بولا نہین سو پیغمبران ایسے ہی ہوتے ہین دغا نہین کرتے اور مین پوچھا وہ کیا
حکم کرتا ہی تو بولا اللہ کی عبادت کرنا اور اسکا شریک نہ ٹھہرانا اور منع کرتا ہی بتو نکی پرستش سے اور کہتا ہی نماز پڑھو اور راستی
اور عفت اختیار کرو سو تو جو بولتا ہی اگر سچ ہو تو اس جگہہ کا جو میرے قدم ہین وہ مالک ہوگا اور مجکو معلوم تھا کہ ایک نبی
ہونے والا ہی لیکن یہہ معلوم نتھا کہ وہ تمہارے مین ہی اگر مجھے یقین ہو کہ مین اس تک پہنچ سکون تو اسکے ملاقات واسطے
مین رنج اٹھاتا اور اگر مین اسکے پاس ہوتا تو اسکے پیر دھوتا پھر کر تا بعد خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو دحیہ کے ہاتھہ سے بھیجے
اور بصری کے حاکم کی معرفت سے آیا تھا اسکو منگوایا اور اسکو پڑھنے کا حکم کیا اس خط مین یہہ مرقوم تھا بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی رحم والا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ محمد رسول اللہ کے طرف سے ہرقل کو روم کا بڑا سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی سلام
اسپر جو قبول کیا ہدایت کو اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدَعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اسکے بعد جو مین تجھے کرتا ہون اسلام کی
دعوت اَسْلِمْ تَسْلَمْ تو اسلام لا بچیگا اَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ اسلام لا دیگا تجکو اللہ تعالی دونا ثواب

فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ پھر اگر تو منہ موڑیگا تو ہوگا تجھ پر گناہ تمام رعایا کا وَ يَا اَهْلَ
الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ اور اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی
بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی نکریں ہم مگر اللہ کو وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اور شریک نہ ٹھہراوین
اس کا کسی چیز کو وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑین آپس مین ایک کو ایک رب سوا
اللہ کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پھر اگر وے قبول نرکھین تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے
تابع ہین ابو سفیان کہتے ہین خط پڑھنے کے فراغت پانے بعد اسکے پاس کے لوگون کا بہت سا شور و پکارا ہوا اور ہمکو چلا دیا ہم
وہان سے نکلے مین اپنے ساتھ والون کو بولا اب تو ابی کبشہ کے فرزند کا کام بہت نمود مین آیا بنی الاصفر کا بادشاہ
اس سے ڈرتا ہی اور تب سے مجھے یقین ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالی مجھے بھی مسلمان کیا
اور ایلیا کا ناظم ابن الناطور جو ہرقل کا بہت دوست اور شام کے نصاریٰ کا اسقف تھا کہتا تھا کہ ہرقل ایلیا کو آیا سو ایک
روز نہایت دلگیر ہوا بطریقون نے اس سے پوچھے کیا ہی جو آج بہت دلگیر ہی ہرقل کو نجوم مین خوب راہ تھی سو بولا مین
شب کو ستارے دیکھا تو ظاہر ہوا کہ ختنہ کرنے والون کا بادشاہ نکلا ہی بطریقون نے کہے ختنہ نہین کرتے ہین
مگر یہود اور انسے کچھ اندیشہ نہین اپنے قلمرو مین حکم کر دینا جو یہودی ہی اسکو قتل کرین ایسی اندیشے مین تھے کہ غسان کا
حاکم ایک شخص کو بھیجا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیا ہرقل بولا اسکو دیکھو ختنہ ہوئی ہی یا نہین لوگ دیکھکر بولے
ختنہ کیا ہی پوچھا عرب کا کیا دستور ہی تو بولا وہ ختنہ کرتے ہین ہرقل بولا اس امت کا بادشاہ یہی ہی جو ظاہر ہوا اور
ہرقل کا ایک دوست رومیہ مین رہتا تھا اور علم مین ہرقل کا نظیر تھا سو اسکو ہرقل خط لکھکر بھیجا اور آپ حمص کو روانہ
ہوا اسکی تجویز بھی ہرقل کے مطابق ہوئی سو ہنوز ہرقل حمص کو نہین پہنچا تھا کہ اس نے خط کا جواب
لکھا کہ محمد تحقیق اللہ کے رسول ہین ہرقل اس خط کے مضمون پر مطلع ہوکر روم کے عمدہ لوگون کو حمص کے
دسکرے مین جمع کیا اور دسکرے کے دروازے بند کیا اور دریچے مین سے دیکھکر کہا تمکو بہتری اور اپنا ملک
باقی رہنا منظور ہو تو اس نبی کی تابعت کرو وہ لوگ جنگلی گدھون کے مانند دروازے پر حملہ کئے دروازے بند
تھے پھر ہرقل انکی یہہ نفرت دیکھکر ایمان لانے سے ناامید ہوا اور انکو بولا مین تمھاری مضبوطی دین پر کیسی ہی سو
آزمانے یہہ بولا اب دیکھا کہ تم بہت مستقل ہو پھر سب راضی ہوکر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین ابو نعیم نے

محمد بن کعب قرظی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کے ساتھ خط دیکر روم کا بادشاہ قیصر کو بھیجے اس نے حمص
مین تھا دحیہ کو بلوا کر خط پڑھوایا اسمین تھا محمد رسول اللہ کی طرف سے قیصر روم کا بڑا یہہ سنکر قیصر کا بھائی غصہ ہوا اور
بولا اس نے اپنا نام پہلے لکھا ہی اور تجھے بادشاہ کر کر نہ لکھا اسکے خط کو مت دیکھ پھاڑ دے قیصر بولا تو احمق دیوانہ
ہی اس خط کا مضمون نہ دیکھ کر اسکو تو پھاڑ و کہتا ہی اگر وہ اللہ کا رسول ہو تو اپنے نام کو شروع مین لکھنا سزاوار
ہی اور مجھے روم کا بڑا کر کر جو لکھا ہی مین ویسا ہی ہون مین انکا مالک نہین ہون مگر اللہ تعالی انکو میرا مسخر کیا ہی اگر چاہے
تو میرے پر انکو مسلط کر سکتا ہی بعد قیصر نے لوگون کو بولا عیسی جس نبی کی بشارت دئے ہین سو شاید یہہ وہی ہی
سو مجھے معلوم ہو تو مین جا کر اسکی خدمت کرونگا اور اسکی وضو کا پانی کرتا سو اپنے ہاتھو مین لیا کرونگا لوگ بولے ہم
کتاب رہتے پر ہمکو چھوڑ کر نادان اعراب مین اللہ تعالی نبی نکریگا قیصر بولا ہمکو جس کتاب سے ہدایت ہوئی اسکا اصل نسخہ
میرے پاس موجود ہی اسکو دیکھنا اگر یہہ وہی نبی ہی کر کر نکلے تو اسکے تابع ہونا اگر وہ نہو تو پھر اس پر حیران کر دینگے
کہتے ہین کہ انجیل کا اصل نسخہ روم کے بادشاہون کے پاس تھا اسکو صندوق مین مقفل کر کر مہر کر دئے تھے اور جو بادشاہ
نیا تخت پر بیٹھتا تو اسپر ایک مہر کرتا اور ہرقل کی مہر سے اس پر بارہ مہر ہوئے تھے اور یہی کہتے آتے تھے کہ اپنے مذہب مین اس
انجیل کو کھولنا جایز نہین اور جس روز اسکو کھولیگے تو تمہارا دین بدل جائیگا اور بادشاہ ہلاک ہوگا غرض قیصر وہ انجیل
منگوا کر اس پر کے گیارہ مہر توڑا ایک مہر باقی تھی کہ شماسان و اسقفان اور بطریقون نے یکھتے ہو کر اپنے کپڑے
پھاڑ لئے اور بال اکھاڑ لئے اور سرون پر مار لئے پوچھا کیا واسطے یہہ کئے تو بولے آج تیرے گھر سے دولت جاتی
ہی اور لوگونکا دین بدل جاتا ہی بولا ہدایت کا اصل میرے پاس ہی دین کاہی کو بدل جاتا بولے اس امر مین جلدی
نکرنا اس شخص کا احوال دریافت کرنا اور خط کا جواب لکھنا اور اسکے کام تامل کرنا پوچھا کس سے دریافت کرنا تو بولے شام مین
عرب کے لوگ بہت جمع ہوتے ہین انسے دریافت کرنا غرض شام مین ابوسفیان اور اسکے ساتھ والون کو جمع کر کر قیصر پاس
لے گئے قیصر نے پوچھا یہہ شخص جو تمھارے مین مبعوث ہوا ہی سو کیسا ہی ابوسفیان نے حضرت
کی تحقیر کرنے مین کچھ قصور نکیا اور بولا اس کا یہہ شان نہین جو بادشاہ پاس اسکو عرضہ
ہووے اور ہمارے لوگ اسکو ساحر بولا کرتے ہین اور شاعر اور کاہن قیصر بولا سابق کے انبیا
کے حق مین بھی لوگ ایسا ہی کہا کرتے تھے لیکن ہمو بول کہ اسکی ذات کیسی ہی ابوسفیان بولا وہ بڑی ذات والا ہی قیصر کہا

انبیا کی ذات انکی قوم مین ایسی ہی ہوتی ہی اور اسکے تابع کون ہوتے ہین بولا ہمارے یہان کے غلامان اور چھوکرے تابع
ہوتے ہین عمدہ لوگ کوئی تابع نہین ہوئے قیصر کہا انبیا کے پیرو یہی لوگ ہوا کرتے ہین اور عمدگان حمیت سے تابع نہین
ہوتے پوچھا لوگ اسکے تابع ہوکے بعد کوئی پھر جاتا ہی بولا نہین قیصر بولا تیرے کہے سے میرا یقین اور بڑا اللہ کی قسم عنقریب
میرے تختگاہ پر بھی غالب ہوگا اے رومیان اس شخص کی دعوت قبول کرو پھر ہم اس سے شام کا ملک مانگ لینگے کہ کبھی
کوئی اس ملک پر نہ آوے اور نبی جب کسی بادشاہ کو دعوت کرے اور وہ اس دعوت کو قبول کر کر کچھ مانگے تو وہ دیتا ہی
میری اطاعت تم کرو لوگ کہے اس امر مین ہم تیری اطاعت کبھی نکرینگے ابو سفیان کہتے ہین مین چاہتا تھا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق مین کچھ جھوٹ ایسی بنا کر کہدیوں کہ بادشاہ کے نظرون سے گر جاوے لیکن میرا جھوٹ اسکو معلوم
ہووے تو میرے سے مواخذہ کریگا اور لوگون مین رسوائی کا اندیشہ تھا اسلئے کچھ جھوٹ بات نکیا پھر بعد
مجھے معراج کا قصہ یاد آیا سو قیصر کو بولا اسنے ایک قصہ بیان کرتا ہی اگر وہ بیان کرون تو بادشاہ کو اسکا جھوٹ
معلوم ہوگا پوچھا وہ کیا مین بولا وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو ہمارے حرم سے نکلکر یہان ایلیا کی مسجد مین آیا اور
پیش از صبح ہونے کے الٹ کر آیا قیصر پاس ایک بطریق کھڑا تھا بولا وہ شب کا ماجرا مجھے معلوم ہی قیصر پوچھا وہ
کیا بولا میری عادت تھی شب کو مسجد کے تمام دروازے بند کرنا سو اس شب کو تمام دروازے بند کیا مگر ایک دروازہ میرے
سے بند نہوسکا پھر مین لوگون کو جمع کر کر اسکو بند کرنا چاہا گویا ایک پہاڑ سا جنبش نکیا مین نجارون کو بلوایا دیکھ کر
کہے اس دروازے پر براق یا کوئی بڑا بھاری گرا دستا ہی صبح ہوتی تک ہم اسکو ہلا نہین سکتے مین شب کو وہ نہین کھولا چھوڑ
دیا صبح کو آکر دیکھا تو دروازے کے کونے طرف کے پتھر مین سوراخ ہوئی ہی اور جانور کو باندھنے کی نشان معلوم ہوتی
ہی مین لوگون کو اسوقت بولا شب کو کسی نبی کے لئے ہمارا دروازہ بند نہوا اور ہمارے مسجد مین نبی نماز پڑھا ہی بعد ہرقل
لوگون کو بولا تمکو معلوم ہی عیسی کے بعد قیامت ہونیکے قبل ایک نبی آتا ہی اور اسکی بشارت عیسی دئے ہین سو یہی نبی ہی
اسکی دعوت قبول کرو وہ لوگ بلوا کئے قیصر انکی نفرت دیکھ کر بولا مین تمھاری مضبوطی دین مین دیکھنے آزمایش کیا تو تم اسکے
حضور مین سخت کہے پھر لوگ خوش ہو کر اسکو سجدہ کئے روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مجھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نامہ دیکر روم کا بادشاہ قیصر پاس روانہ کئے مین وہان پہنچ قیصر کو اطلاع کئے کہ ایک شخص آیا ہی اور کہتا ہی مین
رسول اللہ کا ایلچی ہون یہ سنکر گھبرایا اور کہا بلاؤ مین گیا اور اسکے پاس بطریقان حاضر تھے مین روبرو جاکر نامہ حضرت کا دیا خط

پڑھنے کا حکم کیا ہرقل کا بھائی لال رنگ گالرلے دیدے اور سیدھے بال اس پاس بیٹھا تھا خط کے ابتدا مین لکھے تھے محمد
رسول اللہ کے طرف سے قیصر روم کا برا سو سنکر غصے سے ہرقل کو بولا انئے اپنا نام ابتدا مین لکھا ہی اور روم کا بادشاہ
ہی کر کر نہ لکھا اسکا نامہ مت پڑھہ ہرقل اسکی بات نہ مانکے خط پڑھا بعد لوگون کو برخاست کیا اور مجھے اپنے پاس بلوا کر
احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا بعد ایک بڑے اسقف کو جس کا کہا سب مانتے تھے بلا کر وہ خط سنایا اسقف بولا
واللہ یہہ وہی رسول ہی جس کی بشارت موسی اور عیسی نے دی تھی اور ہم انکی انتظار کرتے تھے ہرقل بولا تو مجھے کیا حکم کرتا ہی
اسقف بولا مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور اسکا تابع ہوتا ہون قیصر بولا مین بھی جانتا ہون کہ وہ وہی ہی لیکن مین ایمان
لاؤن تو میرا ملک جاتا رہیگا اور رومیان مجھے قتل کرینگے بعد ابوسفیان کو بلا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اس سے دریافت کیا
اور مجھے رخصت کرنیکے وقت بلا کر بولا تو جا کے کہہ مین جانتا ہون کہ تم تحقیق نبی ہین لیکن مین اپنی سلطنت کو چھوڑ
نہین سکتا ہون اور حضرت کا نامہ منگوا کر بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا اور حریر مین لپیٹ کر صندوق مین رکھا اور
وہ اسقف مجھے ہر روز بلا کر دین و آئین کی بات دریافت کرتا تھا اور اسکی عادت تھی ہر ایک شنبے کو نکل کر لوگون
کو وعظ بولا کرتا سو نکلنا ترک کیا اور بہانہ بیماری کا لیا نصاری چند ایتوار انتظار کیے نکلتا نہین اسکو کہلا بھیجے ہوت کا
ایلچی جس روز سے آیا اس روز سے تیرا دل بدل گیا تو سچ بیمار ہی یا نہین ہم آکر دیکھینگے پھر وہ اسقف مجھے کہلا بھیجا تم جاکر
تمھارے صاحب کو میرا سلام کہو اور عرض کرو کہ مین گواہی دیتا ہون کہ معبود نہین سوائے اللہ کے اور تم تحقیق اللہ کے
رسول ہین القصہ نصاری اس اسقف کو قتل کیے ابن عساکر کی روایت مین آیا ہی اسکو مارے بعد دوسرے روز دحیہ کو ہرقل
نے مخفی بلوایا اور ایک عمارت تھی نہایت بڑی اسمین لیگیا اسمین تصویران تھے پیغمبرون کے دکھا کر بولا اسمین تمھارے
پیغمبر کی تصویر کونسی ہی بتاؤ مین دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہی گویا بات کرے اور حضرت کے دو
طرف دو تصویر تھے مین بولا یہی تصویر ہی بولا بازو پر یہہ تصویران کس کے ہین مین بولا اسیدھے طرف تصویر
ایک شخص کی ہی انکی قوم سے اسکو ابوبکر کہتے ہین اور بائین طرف تصویر ایک شخص کی ہی اسکا نام عمر اس نے
بولا ہماری کتابون مین آیا ہی کہ ان دونون سے اس نبی کا دین پورا ہوگا روایت کیے ہین بیہقی اور ابونعیم
نے ہشام بن العاص سے کہے کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین مجھے اور ایک شخص کو قریش سے روم کا
بادشاہ ہرقل پاس روانہ کیے کہ اسکو اسلام کی دعوت کرین ہم نکل کر غوطہ یعنی دمشق کو پہنچے جبلہ بن الایہم

غسانی وہانکا ناظم تھا اسکے یہان گئے ان اپنے تخت پر تھا سو ہمارے پاس اپنے آدمی کو بات کرنے واسطے روانہ کیا ہم نے بولے
واللہ ہم آدمی سے بات نہ کرینگے ہمکو بادشاہ پاس بھیجے ہین بادشاہ ہمکو روبرو بلاوین تو ہم بات کرینگے یہہ جاکر اسکے حاکم
کو اطلاع کیا اسنے بلانے کا حکم کیا مین روبرو ہوکر اسکو اسلام کی دعوت کیا اور وہ سیاہ کپڑے پہن کر بیٹھا تھا مین پوچھا سیاہ
کپڑے کیا واسطے پہنا ہی بولا قسم کھایا ہون تمکو شام کے ملک سے نکالے بن یہہ لباس نہ اتارون مین بولا ہمکو ہمارے پیغمبر
ایسی خبر دئے ہین کہ تیری سلطنت کی یہہ جگہہ بھی ہم لیگئے اور تمھارا بڑا ملک جو ہی اسکو بھی انشاءاللہ لیگئے وہ بولا اسکو
لینے والے لوگ تم نہین وہ غیر لوگ ہین دن کو روزہ رکھینگے اور شب کو افطار کرینگے بعد ہمارے روزے کا احوال دریافت
کیا ہم بولے وہ سنکر منہہ اسکا سیاہ بن گیا اور ہمارے ساتھ آدمی کر کر بادشاہ پاس بھیجا ہم ہمارے اونٹون پر بیٹھ کر
تلواران کی حمایل ڈالکر گئے اور اسکی حویلی کے نزدیک جاکر اونٹون پر سے اترے بادشاہ اوپر سے ہمکو دیکھتا تھا ہم
وہان کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ یہہ کہتے ہی اسکی حویلی ڈالی کے سا ہلنے لگی ہم روبرو گئے ہمکو بولا تم لوگ آپسمین ملے
تو جیسا سلام کرتے ہین ویسا ہی مجھسے کرو پھر ہم بولے السلام علیک پوچھا تمھارے خلیفے کو کیسا سلام کرتے ہین
ہم بولے یہی سلام کرتے ہین پوچھا وہ کیا کہتا ہی ہم بولے ویسا ہی جواب دیتا ہی پوچھا تمھارا بڑا سخن کیا ہی بولے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ ہم یہہ کہتے ہی اسکی حویلی کو بھی لرزہ ہوا یہان تک کہ اسنے اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا
تمھارے گھرون مین بھی یہہ کہنے سے ایسی حرکت ہوتی ہی کہے ہم ایسا کبھی نہین دیکھے مگر یہین ہوا بولا کاش یہہ ہمیشہ
ہوتا تو مین اپنی آدھی سلطنت سے نکل جاتا ہم پوچھے کیا واسطے بولا اگر ہمیشہ ایسا ہوا کرتا تو وہ دلیل نبوت نہ ہونیکی تھی
پھر ہماری نماز روزے کا احوال پوچھا بعد ہمکو ایک مکان مین اتارا اور ضیافت بھیجی پھر شب کو ہمارے تئین
طلب کیا اور اول باتان پوچھا تھا سو اسکو بھی اعادہ کیا بعد ایک کتاب خانہ منگوایا اُس پر تمام کام طلا کا تھا اور
اسکے خانون پر قفل پڑے تھے ان مین سے ایک خانہ کھول کر حریر کا کپڑا سیاہ رنگ نکالا اُس پر ایک تصویر تھی
خوش قدول سرخ رنگ آنکھہ کان بڑے بڑے گردن نہایت دراز بے ریش سر مین بال بہت دو طرف چوٹیان چھٹتی ہوے
پوچھا یہہ کس کی تصویر ہی ہم کہے معلوم نہین بولا آدم علیہ السلام کی تصویر ہی بعد دوسرا خانہ کھول کر ایک سیاہ
کپڑا نکالا اُسپر ایک تصویر تھی گورا رنگ سیدھے بال آنکھہ سرخ بڑا سر داڑھی خوش قدول پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم
نہین بولا یہہ نوح ہی اور ایک خانہ کھول کر ایک سیاہ کپڑا نکالا اُسپر ایک تصویر تھی رنگ بہت گورا کشادہ پیشانی

آنکھ بہت خوش ڈول لنبے گلے داڑہی سفید گویا ہنستی ہی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا آبراہیم ہی بعد ایک خانہ
کھول کر سیاہ کپڑا نکالا اس مین تصویر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم کہے یہہ تصویر محمد رسول اللہ کی ہی بادشاہ تعظیم واسطے
کھڑے ہوکر بیٹھا اور پوچھا واللہ انکی تصویر ہی ہم کہے حضرت ہی کی تصویر ہی تھوڑا وقت خاموش رہ کر بولا یہہ خانہ
سب کے بعد تھا لیکن مین تم سے آزمایش کرنے اِسکو اول کھولا بعد ایک خانہ کھولا اس مین سیاہ حریر کا کپڑا تھا اُس پر
تصویر تھی گندم رنگ گھنگرو والے بال آنکھان ڈونگان مین تیز نگاہ غصیلا منہہ دانت ایک پر ایک ہونٹان چڑے ہوے
گویا غصے مین ہین پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ موسی ہی انکی بازو سے اور ایک تصویر ہی انہین سے
شبیہ مگر انکے سر کو تیل لگا ہوا ہی اور انکی پیشانی چوڑی ہی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ ہارون ہی بعد
ایک خانہ کھول کر حریر کا سفید کپڑا نکالا اُس پر تصویر ہی گندم رنگ سیدھے بال میانہ قد غصے مین بھرا ہوا پوچھا یہہ کون
ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ لوط ہی بعد ایک خانہ کھول کر حریر کا سفید کپڑا نکالا اُس پر تصویر تھی رنگ سرخ وسفید ناکھ
اونچی رخسارے سبک خوش صورت پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ اسحق ہی بعد ایک خانہ کھول کر حریر کا سفید
کپڑا نکالا اسپر تصویر تھی اسحق سے شبیہ مگر اونت پر خال تھی پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ یعقوب ہی
بعد ایک خانہ کھول کر حریر کا سیاہ کپڑا نکالا اُس پر تصویر تھی گورا رنگ سرخی مایل خوش چہرہ اونچی ناکھ سجیلا قد چہرے
پر نور برستا ہی ور منہہ پر آثار خشوع کے نمایان ہین پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ اسمعیل ہی تمھارے
پیغمبر کے جد بعد ایک خانہ کھول کر حریر کا سفید کپڑا نکالا اُس پر تصویر تھی رنگ گورا چہرہ آفتاب کے مانند
چمکتا ہی آدم کی تصویر سے بہت شبیہ پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ یوسف ہی بعد دوسرا خانہ کھولا
اور حریر کا سفید کپڑا نکالا اُس پر تصویر ہی رنگ سرخ پنڈریان پتلے آنکھ چھوٹے پیٹ بڑا قد میانہ تلوار باندھا ہوا
پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ داؤد ہی بعد دوسرا خانہ کھول کر حریر کا سفید کپڑا نکالا اُس پر
تصویر تھی بھاری ڈھونبر لنبے پاؤن گھوڑے کا سوار پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا یہہ سلیمان ہی
بعد دوسرا خانہ کھول کر حریر کا سیاہ کپڑا نکالا اُس پر تصویر ہی جوان خوبصورت داڑہی سیاہ سر مین دات
بال پوچھا یہہ کون ہی کہے معلوم نہین بولا عیسی بن مریم ہی پھر ہم کہے ہمارے پیغمبر کی تصویر بعینہ
ویسی ہی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تصویران سچے ہین تم کو کہان سے آئے بولا آدم علیہ

السلام نے اللہ تعالی سے چاہے کہ اپنی اولاد مین انبیا جو ہوگے سو انکو اپنے تئین بتانا پھر اللہ تعالی یہہ تصویرات بھیجا اور یہہ تصویرات آفتاب کی غروب کی جگہہ آدم کے خزانے مین تھے ذوالقرنین اسکو نکالکر دانیال کے حوالے کئے سو یہہ وہی تصویر مین بعد ہمکو بولا مجھے یہہ خوب دستا ہی کہ میری یہہ سلطنت ترک کرون اور تمھارے بادشاہ کا غلام بنکے مرے تک رہون پھر ہمکو رخصت کرتے وقت انعامات دیکر روانہ کیا ہم آکر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کا احوال بیان کئے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے اور فرمائے غریب کو اللہ چاہے تو ہدایت دیتا اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین کہ یہود او نصاری اپنی کتابون مین میری صفت پاتے مین روایت کئے مین واقدی اور ابو نعیم نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین بنی مالک کے ساتھ مقوقس مصر کے حاکم پاس گیا پوچھا یہان تک کیسا چلکر آئے حالانکہ ہمارے اور تمھارے طایف کے درمیان محمد کے لوگ حایل مین بولے ہمکو اسکا اندیشہ تھا ہم دریا کے ساحل پر سے ہوتے آئے پوچھا محمد کی دعوت کو تم کیا کیے بولے ہمارے لوگ سے کوئی انکا تابع نہ ہوا پوچھا کیا سبب بولے اس نے ایک تازہ دین لایا ہی نہ وہ ہمارے آبا کا دین ہی اور نہ بادشاہ کا اور ہم ہمارے آبا کے دین پر مین پوچھا انکی قوم کیا کئی بولے چھوکرے کم عمر لوگ انکے تابع ہوئے اور بڑے لوگ عمدہ اور عرب کے دوسرے قبیلے والے انسے جنگ کئے پوچھا غلبہ کسے ہوا بولے کبھی اسکو اور کبھی انھون کو پوچھا کیا دعوت کرتا ہی بولے کہتا ہی خدا کو ایک ہی سمجھکر اسکی عبادت کرو اور اس خدا کا شریک کسی کو نہ ٹھہراو اور آبا تمھارے بتون کی جو پرستش کرتے تھے اسکو ترک کرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دیو پوچھا نماز اور زکوۃ کو کچھ وقت اور مقدار معین ہی بولے رات دن مین پانچ نماز پڑھتے مین اور انکے اوقات او عدد معین ہے اور بیس مثقال مال ہوا اور اونٹ پانچ رہین تو زکوۃ دیا کرتے مین پوچھا اس زکوۃ لیکر کیا کرتا ہی بولے فقرا کو تقسیم کردیتا ہی اور صلہ رحم کا اور عدہ وفا کرنیکا حکم کرتا ہی اور زنا اور شراب اور سود سے منع کرتا ہی اور جس جانور کو اللہ کے نام سے ذبح نکرین تو اسکو کھاتا نہین مقوقس یہہ سنکر بولا محمد بتحقیق خدا کے نبی مین تمام جہان کے لوگون طرف مبعوث اگر قبط مین یا روم مین مبعوث ہوتے تو وہ تمام انکے تابع ہوتے اور عیسی بن مریم انکو ایسا ہی حکم کرچکے مین اور انبیا کے بہی اوصاف ہوتے مین جو تم انکے بیان کئے اور بعضین کو آئندہ غلبہ ہوگا اور انسے مقابلہ کرنیوالا کوئی نہ رہسگا گھوڑے اونٹ جہان تک پہنچ کرتے مین وہان تک انکا دین ظاہر ہوگا ہم بولے کبار گی تمام لوگ انکے تابع ہون لیکن ہم انکے تابع نہ ہوگے مقوقس سر جھٹک کر بولا تم اسکو کھیل سمجھتے مین بعد پوچھا انکا نسب انکی قوم مین کیسا ہی بولے عالی نسب ہی کہا انبیا ایسا ہی عالی نسب ہوتے مین پوچھا وہ بات مین کیسے مین بولے

نہایت راست گو ہین یہان تک قوم انکی امین کہتے ہین کہا تم انصاف کیجو جسنے آپس مین جھوٹ بات نہ بولتا ہو اللہ پر
کیا واسطے جھوٹ بولیگا پوچھا انکے تابع کون ہوتے ہین بولے نوخیز لوگ کہا سابق کے انبیا کے بھی یہی لوگ تابع ہوا کرتے
تھے پوچھا یثرب کے یہود کے پاس تو توریت ہے وہ کیا کئے بولے مخالفت کئے سو انکو قتل کیا اور عورت بچونکو انکے پکڑ لیا کہا
ہم جیسا جانتے ہین ویسا ہی یہود بھی وہ نبی ہین سو جانتے ہین لیکن وہ قوم بڑے حاسد ہوا کرتے ہین حسد سے تابع نہین
ہوئے مغیرہ کہتے ہین یہہ گفت و گو کرکے ہم وہان سے نکلے اور اسکا سخن لشکر محمد کے سرنگون ہوئے اور لوگ عجم کے سلاطین
باوجود قرابت نہ رکھنے کے انکی تصدیق کرتے ہین اور انسے ڈرتے ہین اور ہمکو انکے ساتھ قرابت اور ہمسایہ رہتے اور
ہمارے پاس گھرون کو آکر دعوت کرتے پر انکے دین مین داخل ہونا عقل کا کام نہین پھر مین اسکندریہ مین رہا اور وہانکے کوئی
گرجے مین جانا نہ چھوڑا اور قبط و روم کے اسقفان جتنے تھے سب سے محمد کا احوال دریافت کیا اور قبط کا ایک اسقف تھا
بڑا دانا بہت عبادت گزار اس سے پوچھا کیا اب کوئی نبی آنا باقی ہے تو بولا ہے اور وہ خاتم الانبیا ہے عیسی کے اور انکے درمیان
دوسرا نبی نہین اور انکی متابعت کرنا کر عیسی حکم دئے ہین وہ نبی ہے امی عربی احمد اسکا نام قد نہ دراز ہے نہ کوتاہ آنکھون
مین سرخی ہے رنگت اجلا ہے نہ سانولا سر مین بال چھوڑتا ہے موٹے کپڑے پہنتا ہے کھانا جو ملے اسپر قناعت کرتا ہے
تلوار اسکی اسکے کاندھے پر رہا کرتی ہے کسی سے مقابلہ کرنے پروا نہین رکھتا اپنی ذات سے آپ جنگ مین شریک رہتا ہے
اسکے ساتھ اصحاب مین اپنی جان کے تئین اسپر سے فدا کرتے ہین اور اپنے باپ فرزند سے اسکی محبت زیادہ رکھتے ہین
ایک حرم مین نکلیگا دوسرے حرم کو ہجرت کریگا وہانکی زمین جو کہ ہے اور خرما بند اور دین ابراہیم پر ہوگا مغیرہ کہتے ہین مین
اسکو بولا اور کچھ اوصاف بیان کرو کہا لنگ باندھتا ہے اور ہاتھ پانون دھویا کرتا ہے اور اسکے چند خصوصیت ہین کہ وہ کسی نبی
کو نتھے انبیا اپنی ہی قوم طرف مبعوث ہوتے تھے اور وہ تمام لوگون طرف مبعوث ہوگا تمام زمین اسکے لئے مسجد ہے اور پاک مٹی پر تیمم
کرتا ہے اور نماز کا وقت ہووے تو جہان رہے نماز پڑتا ہے اگلے لوگ پر بجز کنیسے کے نماز پڑنا روا نتھا مغیرہ کہتے ہین اسقفان کی زبانی
احوال یہہ سنکر مین مدینے کو آیا اور اسلام لایا **روایت** کئے ہین ابن سعد نے زامل بن عمرو جذامی سے کہ فروہ بن عمرو جذامی روم کے
بادشاہ کی طرف سے بلقا کے علاقے مین عمان کا حاکم تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضرت کو لکھ بھیجا یہہ کیفیت بادشاہ
روم کو معلوم ہوئی اسنے فروہ کو طلب کیا اور اسکو بولا تو یہہ دین ترک کر اور اپنی حکومت اختیار کر فروہ نہ مانا اور بولا عیسی
جو بشارت دئے ہین سو تجھے بھی معلوم ہے لیکن تو اپنی سلطنت زایل ہوگی کر کر بخل کرتا ہے اور مین محمد کا دین

ہرگز نہ چھوڑیگا بادشاہ روم اسکو قید کیا اور اسکا نہ پھرنا دیکھ کر آخر اسکو قتل کیا روایت کئے ہین مسلم نے فاطمہ بنت قیس
سے کہی کہ تمیم داری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر اسلام لائے اور خبر دئے کہ ہم جہاز پر جاتے تھے راہ مین طوفان کھا کر جہاز
ایک جزیرے پر جا کے لگا لوگ پانی کے واسطے اترے اور اطراف مین ڈھونڈھنے لگے وہان ایک عورت نظر پڑی اسکے سر کے
بال اس قدر دراز ہین کہ زمین تک پہنچے ہین ہم اسکو پوچھے تو کون ہے بولی مین جساسہ ہون ہم کہے تیری کیفیت بیان کر کہی
مین نہ بولونگی لیکن تم فلانے مقام پر جاؤ معلوم ہوگا ہم اس جگہہ گئے وہان ایک شخص مقید تھا ہمکو پوچھا تم کون ہین
بولے ہم عرب ہین پوچھا تمھارے مین نبی نکلا سو کیا ہوا بولے بہت لوگ اسکی تصدیق کئے اور تابع ہوئے ہین کہا انکے حق
مین یہی بہتر ہے بعد پوچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے پانی ہے یا نہین بولے پانی ہے پوچھا بیسان کا خرما پھل دیتا ہے
یا نہین ہم کہے دیتا ہے بولا چند روز کے بعد نہ دیگا بعد بولا مسیح ہون میرے تئین نکلنے کا حکم ہوگا سو سوائے مکے اور طیبہ
کے تمام بستیون مین پھرونگا غرض تمیم نے مدینے کو آکر اسلام لائے اور یہہ کیفیت بیان کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
وہ شخص دجال ہے اور طیبہ یہی ہے ان روایات سے ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل کتاب تحقیق نبی مین سو جانتے
تھے اور حسد سے ایمان نہ لائے کاہنان خبر دئے سو بیان روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ ربیعہ
بن نصر لخمی یمن کا بادشاہ خواب ڈراونا دیکھا اور اپنے ملک کے کاہن اور عراف اور ساحر تمام کو جمع کیا اور بولا مین
خواب دیکھا ہون اسکی تعبیر کہو وہ لوگ عرض کئے اگر خواب بیان ہو تو ہم تعبیر کہسکینگے بولا مین خواب کہہ دیون تو تمھاری
تعبیر کا مجھے اعتماد نہین جسنے میرا خواب بولے تو تعبیر بھی وہی کہے ایک شخص بولا ایسا جاننا منظور ہو تو دو کاہن مین انکا
نام سطیح اور شق انسے دریافت کرین تو البتہ وہ جواب دینگے بادشاہ دونون کو طلب کیا اول سطیح آیا بادشاہ اسسے کہا مین
ایک خواب دیکھا ہون وہ کیا ہے سطیح بولا رَأَیْتُ حُمَمَةً خَرَجَتْ مِنْ ظُلْمَةٍ فَوَقَعَتْ فِی اَرْضٍ تُهَمَةٍ فَاَکَلَتْ
مِنْهَا کُلَّ ذَاتِ جُمْجُمَةٍ یعنی تو دیکھا ایک کوئلا نکلا تاریکی سے اور پڑا تہامہ کی زمین پر اور کھا گیا تمام سر والون کو ربیعہ بولا
تو سچ کہا مین یہی خواب دیکھا اب تو اسکی تعبیر بول کہا اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ لَیَنْزِلَنَّ اَرْضَکُمُ الْحَبَشُ
فَلَیَمْلِکُنَّ مَا بَیْنَ اَبْیَنَ اِلٰی جُرَشٍ یعنی دونون حروں کے درمیان کے کیڑون کی قسم تمھاری زمین پر حبشیان اتر ینگے اور ابین
سے جرش تک مالک ہونگے ربیعہ پوچھا کیا وہ میرے وقت مین ہوگا یا بعد بولا بل بعده بحین اکثر من ستین او
سبعین یمضی من السنین یعنی تیرے بعد ایک زمانے کے ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گذرے پیچھے پوچھا کیا

انکو یہہ دایم رہیگا یا منقطع ہوگا بولا لا بل ینقطع لبضع وسبعین من السنین ثم یقتلون ویخرجون
منها هاربین یعنی نہین بلکہ منقطع ہوگا ستر چند سال کے پیچھے پھر وہ مارے جاینگے اور بھاگ نکلینگے پوچھا انکو
کون نکالیگا بولا یلیه ارم ذی یزن یخرج علیهم من عدن فلا یترک منهم احدا بالیمن
یعنی اسکو کریگا ارم ذی یزن نکلیگا ان پر عدن سے اور انمین سے نہ چھوڑیگا کسی کو یمن مین پوچھا اسکی سلطنت رہیگی
یا منقطع ہوگی بولا منقطع ہوگی پوچھا کون اسکو منقطع کریگا بولا ینقطعه نبی زکی یاتیه الوحی من
الملک العلی یعنی منقطع کریگا اسکو نبی پاک آتی ہی اسکو وحی بڑے بادشاہ کی پوچھا وہ نبی کسکی اولاد مین ہوگا
بولا رجل من ولد غالب بن فهر بن مالک بن النضر یکون الملک فی قومه الی آخر الدهر
یعنی وہ ایک مرد ہے اولاد مین غالب کے بیٹا فہر کا بیٹا مالک کا بیٹا نضر کا رہیگا ملک اسکی قوم مین زمانہ آخر ہونے تک پوچھا کیا
زمانے انتہا بھی ہی بولا نعم یوم یجمع فیه الاولون والآخرون یسعد فیه المحسنون ویشقی
فیه المسیئون یعنی ہوا ایک روز ہی کہ لوگ اول و آخر کے تمام اس دن جمع ہونگے اس مین نیکی کرنے والے نیک بخت
ہونگے اور بدی کرنے والے بدبخت ہونگے پوچھا کیا تو سچ کہتا ہی بولا نعم والشفق والغسق والفلق اذا اتسق
ان ما انباتک به لحق یعنی درست ہی قسم ہی شام کی سرخی کی اور اندھیرے کی اور صبح کی جب پورا ہوا مین جو
بولا ہون بے شک حق ہی بعد دوسرا کاہن شق حاضر ہوا بادشاہ سطیح سے جیسا نہ بولا تھا ویسا ہی اس سے بھی جواب
نہ بولکے پوچھا دیکھین دونون برابر کہتے ہین یا کچھ اختلاف کرتے ہین پھر شق بولا رأیت حممة خرجت
من ظلمة فوقعت بین روضة واکمة واکلت منها کل ذات نسمة یعنی تو دیکھا ایک کویلا نکلا
تاریکی سے اور پڑا باغ کے اور ٹیلے کے بیچ اور کھایا اس سے ہر جی والے کو بادشاہ بولا تو سچ بولا اسکی تعبیر کیا ہی بولا
احلف بما بین الحرتین من انسان لینزلن بارضکم السودان فلیغلبن علی کل طفلة
البنان ولیملکن ما بین ابین الی نجران یعنی قسم کھاتا ہون لوگون کی جو مین دونون حرون کے بیچ البتہ اترینگے
تمھاری زمین پر حبشیان پھر غالب آئینگے ہر نازک انگلی والون پر اور ابین سے نجران تک مالک ہونگے بادشاہ بولا یہہ کب ہوگا
میرے وقت یا میرے بعد بولا لا بل بعده بزمان ثم یستنقذکم منهم عظیم ذو شان ویذیقهم اشد
الهوان یعنی تیرے وقت نہین بلکہ تیرے بعد ایک زمانہ گذرینگے پھر تمکو انکے ہاتھ سے چھڑاویگا ایک بڑی شان والا شخص

جیکا یگا انکو بری خواری پوچھا وہ کون شخص ہی بولا غُلَامٌ لَیْسَ بِدَنِیٍّ وَلَا مُدْنٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِ
ذِی یَزَنَ یعنی وہ لڑکا ہی نہین ہی کم ذات اور نہ شہری نکلیگا ذی یزن کے گھرانے سے پوچھا کیا اسکی سلطنت
رہیگی یا منقطع ہوگی بولا بَلْ یَنْقَطِعُ بِرَسُولٍ مُرْسَلٍ یَأْتِی بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ بَیْنَ اَهْلِ الدِّیْنِ وَالْفَضْلِ یَکُوْنُ
الْمُلْکُ فِی قَوْمِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْفَصْلِ یعنی بلکہ منقطع ہوگا ایک پیغمبر سے بھیجے گیا خدا کی طرف سے ایگا حق اور انصاف کے
واسطے اہل دین و فضل کے لئے ہوگا ملک اسکی قوم مین فیصلے کے روز تک پوچھا فیصلے کا روز کیا ہی بولا یَوْمٌ
تُجْزٰی فِیْهِ الْوُلَاتُ وَیُدْعٰی فِیْهِ مِنَ السَّمَآءِ بِدَعَوَاتٍ یَسْمَعُ مِنْهَا الْاَحْیَآءُ وَالْاَمْوَاتُ وَیُجْمَعُ
فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ لِیَوْمِ الْمِیْقَاتِ یَکُوْنُ فِیْهِ لِمَنِ اتَّقَی الْفَوْزُ وَالْخَیْرَاتُ یعنی وہ ایک دن ہی جزا
دئے جاینگے اسمین والیان اور پکارے جایگا اس مین آسمان سے پکار سنینگے اسکو زندے اور مردے اور جمع کئے جاینگے
اُس مقرری دن مین لوگ ہوگا اس مین اسکو جو ڈرا ہی چھٹکارا اور خوبیان پوچھا کیا توکہتا سو سچ بولا اَیْ وَرَبِّ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا مِنْ رَفْعٍ وَخَفْضٍ اِنَّمَا اَنْبَأْتُکَ بِهٖ لَحَقٌّ مَا فِیْهِ اَمْضٌ یعنی درست ہی
قسم ہی رب آسمان و زمین کی اور جو اسکے بیچھ ہی بلندی اور پستی مین جو خبر دیا ہون سو بیشک حق ہی اس مین شک
نہین روایت کئے ہین بیہقی نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار عمر رضی اللہ عنہ سواد بن قارب سے پوچھے تمھارے
اسلام لانیکا ابتدا کیا ہوا سواد بولے میرا ایک رئی تھا یعنی اخباری جن شب کو مین سوتا تھا سو آکر ہوشیار کیا اور
بولا اٹھ اور مین کہتا ہون سو اسکو سمجھ اللہ کا رسول لوی بن غالب کی اولاد مین مبعوث ہوا بعد چند بیت بولا
انکا خلاصہ یہ ہی کہ جن اونٹون پر کجاوے باندھکر ہدایت واسطے مکے کو جاتے ہین تو بھی چل اس کے پاس
جو خلاصہ ہی ہاشم کی اولاد کا اس مین مین سو رہا بہت ہی گھبراہٹ سے مجھے ہوشیار کر کر بولا اللہ تعالی ایک نبی
مبعوث کیا ای سواد بن قارب تو اسکے پاس جا ہدایت پایگا پھر دوسری شبکو آکر ویسا ہی ہوشیار کیا اور وہی بیات
کچھ عبارت تغیر کے ساتھ بولا بعد تیسری شب بھی آکر اسی مضمون کے ابیات بولا جب مین یہہ اس سے مکرر سنا میرے
دل مین اسلام لانیکا جب پیدا ہوا سو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا مجھے دیکھتے ہی فرمائے مرحبا ای
سَوَّادِ بن قارب تو کیا واسطے آیا سو ہم معلوم کرے بعد مین عرض کیا یا رسول اللہ مین چند بیت بولا ہون آپ اُن کو
سماعت فرمانا اور یہہ ابیات پڑھا اَتَانِیْ رَئِیِّیْ بَعْدَ لَیْلٍ وَهَجْعَةٍ ۔ وَلَمْ یَکُ فِیْمَا بَلَوْتُ بِکَاذِبٍ

میرا اخباری جن شب کو سوتے میں آیا اور میری آزمایش سے وہ کاذب نہین ثَلٰثَ لَیَالٍ قولہ کُلَّ لَیْلَۃٍ اَتَاکَ
رَسُوْلٌ مِّنْ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٖ تین شب آیا سو ہر شب یہی کہتا تھا کہ آیا ہی رسول لوی بن غالب کی اولاد میں
فَشَمَّرْتُ عَنْ سَاقِی الْاِزَارَ وَوَسَّطَتْ بِیَ الذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ عِنْدَ السَّبَاسِبٖ پھر میں سمیٹتا
اپنی تہبندی پر سے لنگ اور واسطہ ہو میرے لئے سانڈنی بیابان بیاس فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا شَیْءَ غَیْرُهٗ وَ
اِنَّكَ مَاْمُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٖ سو مین گواہی دیتا ہون بے شک اللہ کوئی نہین اسکے سوائے اور مقرر تو مامون
ہی ہر پوشیدہ پر وَاِنَّكَ اَدْنَی الْمُرْسَلِیْنَ شَفَاعَةً اِلَی اللّٰهِ یَا ابْنَ الْاَکْرَمِیْنَ الْاَطَائِبٖ اور بیشک
تم پیغمبرون سے سفارش مین قریب ہین اللہ پاس ای فرزند بزرگ پاکون کے فَمُرْنَا بِمَا یَاْتِیْكَ یَا خَیْرَ مَنْ مَّشٰی
وَاِنْ کَانَ فِیْمَا جَاءَ شَیْبُ الذَّوَائِبٖ سو فرماؤ ہمکو جو تمکو آتا ہی ای بہتر چلنے والون کے اگرچہ ہو اس مین جو آتا
ہی سفید ہو جانا سر کے بال وَکُنْ لِّیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٖ
اور ہو میرے سفارشی اس روز جو نہین ہی صاحب شفاعت تمھارے سوا بے پروا سواد بن قارب سے روایت کئے مین ابن
سعد اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ پہلے خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعث کی دی سو ایک
عورت تھی اسکو جن رکھتا تھا ایک دن پرندے کی شکل مین آکر دیوار پر بیٹھا وہ عورت اسکو بلائی تو بولا مکے مین نبی
مبعوث ہوا اور ہم پر زنا حرام کیا اور ہمکو رہنے سے منع کیا روایت کئے مین ابو نعیم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے
کہ پیشتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعث کے ہم شام طرف تجارت کو گئے وہان ایک عورت تھی کاہنہ ہم اسکے یہان گئے وہ
بولی میرا جن آکر دروازے پر کھڑے ہوا مین اسکو بلائی بولا ہمکو اب تمھارے سے کچھ کام نہین احمد نکلے اور ایک امر آیا کہ اسکو
طاقت نہین جب ہم مکے کو آئے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کرتے مین روایت کئے مین ابن شاہین اور ابن
مندہ نے ذباب بن الحارث رضی اللہ عنہ سے کہ ابن وقشہ کے پاس ایک اخباری جن تھا آکر ہونہار چیزون کی خبر دیتا ایک
روز مین بیٹھا تھا جن آکر اس سے کچھ بولا پھر اس نے میری طرف دیکھ کر بولا ای ذباب ایک نادر بات سن پوچھا وہ کیا بولا
محمد مکے مین مبعوث ہوئے اور کتاب طرف لوگون کو دعوت کرتے مین اور لوگ قبول نہین کرتے مین پوچھا یہ کیا بات ہی بولا
مجھے بھی معلوم نہین مگر جن یہی بولا چند روز گذرے نہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو خبر آئی پھر مین اسلام
لایا روایت کئے مین ابو سعد نے شرف المصطفی کتاب مین جندل بن نضلہ سے کہ کہ میرا اخباری جن ایک روز

مین سوتا تھا سو اگر اٹھا یا اور بولا ھَبْ فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّيْنِ بیدار ہو روشن ہوا ہے دین کا چراغ بِصَادِقٍ
مُهَذَّبٍ اَمِیْنٍ راست گو پاک ذات امانت دار سے فَارْحَلْ عَلٰی نَاجِیَةٍ اَمُوْنٍ تو جا جلد رو سانڈنی پر
تَمْشِیْ عَلَی الصَّحْصَحِ وَالْحُزُوْنِ چلتی ہے ہموار زمین اور دشوار زمین گھبراہٹ سے اٹھکر پوچھا کیا ہے تو بولا
وَسَاطِحِ الْاَرْضِ قسم ہے مین بچھانے والے کی وَفَارِضِ الْفَرْضِ اور فرض مقرر کرنے والے کی لَقَدْ بُعِثَ
مُحَمَّدٌ فِی الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ تحقیق محمد مبعوث ہوئے زمین کے طول اور عرض مین نَشَأَ فِی الْحُرُمَاتِ
الْعِظَامِ وَهَاجَرَ اِلٰی طَیْبَةَ الْاَمِیْنَةِ پیدا ہوئے بزرگ حرم مین اور ہجرت کئے طیبہ امینہ طرف یہ سنکر حضرت پاس
آنے کے ارادہ مین سنا ہاتف سے آواز آیا یَا اَیُّهَا الرَّاکِبُ الْمُزْجِیْ مَطِیَّتَہٗ ۝ نَحْوَ الرَّسُوْلِ فَقَدْ وُفِّقْتَ
لِلرَّشَدِ ۝ اے سوار وہ جو ہانکتا ہے اپنی سواری رسول کی طرف تحقیق تو توفیق پایا راہ راست کی پھر مین دیکھا کہ یہ کون
کہتا ہے تو وہی مرا جن ہے غرض مین مدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا روایت کئے ہین ابن الکلبی
نے عدی بن حاتم سے کہے کہ ایک شخص تھا میرے جانور چراتا اسکا نام حابس بن دغنہ ایک دن میرے پاس بہت گھبرایا ہوا
سے آیا اور بولا تمہارے اونٹ لیئو مین جاتا ہون مین اسکا سبب پوچھا وہ بولا مین بیابان مین تھا ایک بوڈھا
سر اسکا نہایت سفید پہاڑ پر سے اترتا ہوا زمین پر اترا اور بولا یَا حَابِسَ بْنَ دَغِنَةَ یَا حَابِسُ ۝ لَا یَعْرِضَنَّ
اِلَیْكَ الْوَسَاوِسُ اے حابس بیٹا دغنہ کا اے حابس تجھے عارض نہ ہو وسوسے هٰذَا سَنَا النُّوْرِ بِکَفِّ الْقَابِسِ
فَاجْنَحْ اِلَی الْحَقِّ وَلَا تُوَالِسْ یہ روشنی نور کی ہے ہاتھ مین فایدہ دینے والے کے تو پھر تو جھک حق کی طرف اور مت
فریب کھا یہہ کہکر غایب ہوا مین اونٹون کو لیکر دوسری طرف گیا اور وہان سو گیا ایک سوار آکر مجھے ہوشیار کیا دیکھا تو وہی
بوڈھا ہے کہتا ہے یَا حَابِسُ اسْمَعْ مَا اَقُوْلُ تَرْشُدِ ۝ لَیْسَ ضَلُوْلٌ حَائِرٌ کَمُهْتَدِیْ ۝ لَا تَتْرُکَنَّ نَهْجَ الطَّرِیْقِ
الْاَقْصَدِ ۝ قَدْ نُسِخَ الدِّیْنُ بِدِیْنِ اَحْمَدَ ۝ اے حابس مین کہتا ہون سو سن ہدایت پاویگا نہین ہے گمراہ حیران ہدایت
پانے والے شخص کے سا تو مت چھوڑ دستی سو راہ کو جو قریب ہے تحقیق دین منسوخ ہوا احمد کے دین سے یہہ سنکر
مجھے غش ہو گئی کئی وقت کے بعد ہوشیار ہوا اور میرے دل مین اللہ تعالی اسلام کی محبت دی الغرض وہ شخص
حضرت پاس آکر اسلام لایا روایت کئے ہین ابن عساکر نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز قریش کے
ساتھ کعبے پاس بیٹھا تھا کسی نے آکر بولا محمد اپنی بیٹی رقیہ کو ابی لہب کا بیٹا عتبہ کو بیاہ کر دئے بی بی رقیہ نہایت

حسین تھی اس لیئے مجھے بہت حسرت ہوئی کہ تو کیا واسطے اول ہی پیام نہ کیا بعد مین گھر کو گیا میری خالہ کہانت کرتی تھی مجھے
دیکھ کر بولی أَبْشِرْ وَحُیِّیتَ ثَلٰثًا تَتْرًا ثُمَّ ثَلٰثًا وَثَلٰثًا أُخْرٰى ثُمَّ بِأُخْرٰى كَيْ تَتِمَّ عَشْرًا خوشی سے
اور تجھے دعا دیتی ہون تین بار لگتے تار پھر تین بار اور تین بار دوسرے پھر ایک تا دس پورے ہون أَتَاكَ خَیْرٌ وَوُقِیتَ
شَرًّا آئی تجھے اچھی خوبی اور تو بچا بدی سے أُنْكِحْتَ وَاللهِ حَصَانًا زَهْرًا تو بیاہ کیا خدا کی قسم عفیفہ اور خوب عورت
کو وَأَنْتَ بِكْرٌ وَلَقِیتَ بِكْرًا اور تو کنوارہ ہے اور ملی تجھکو کنواری وَافَیْتَهَا بِنْتَ عَظِیمٍ قَدْرًا تو نے حاصل
کیا لڑکی بڑے مرتبے والے کی عثمان کہتے ہین اس بات سے مجھے تعجب ہوا سو بولا خالہ تم کیا فرماتی ہو تو بولی عُثْمَانُ لَكَ
الْجَمَالُ وَلَكَ اللِّسَانُ ای عثمان تجھے جمال ہے اور زبان هٰذَا نَبِيٌّ مَعَهُ الْبُرْهَانُ یہہ نبی ہے اسکے ساتھ دلیل
أَرْسَلَهُ بِحَقِّهِ الدَّیَّانُ بھیجا اسکو اپنی راستی سے دیان وَجَاءَهُ التَّنْزِیلُ وَالْفُرْقَانُ اور آیا اسکو قرآن اور چکوتی
فَاتَّبِعْهُ لَا تَغْتَالُكَ الْأَوْثَانُ سو تو اسکو تابع ہو ہلاک نکرین تجھکو بتان مین بولا خالہ تم جو کہتی ہین اسکا چرچا
ہماری بستی مین نہین وہ کیا بات ہے صاف بیان کرو بولی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ جَاءَ
بِتَنْزِیلِ اللهِ یَدْعُو بِهِ إِلَى اللهِ محمد بن عبد اللہ رسول ہین اللہ کے یہان اسے لایا اتارا ہوا اللہ کا بلاتا ہے ساتھ اسکے
اللہ کی طرف بعد بولی مِصْبَاحُهُ مِصْبَاحٌ وَدِینُهُ فَلَاحٌ وَأَمْرُهُ نَجَاحٌ وَقَرْنُهُ نِطَاحٌ ذَلَّتْ لَهُ
الْبِطَاحُ مَا یَنْفَعُ الصِّیَاحُ لَوْ وَقَعَ الذِّبَاحُ وَسُلَّتِ الصِّفَاحُ وَمُدَّتِ الرِّمَاحُ چراغ انکا روشن
ہے اور دین انکا چھٹکارا اور کام انکا بہتر اور سینگ انکی دھستی مگر انکے اختیار مین آیا نفع نہین دیتا پکارنا ذبح آن پڑے بعد
اور تلواران کھینچے گئے اور نیزے راست ہو چکے عثمان کہے اسکی یہہ بات میرے جی کو لگی اور مین اسی فکر مین لگا میری عادت
تھی ابی بکر صدیق کے یہان جانا پھر مین جا کر یہہ انسے بولا ابو بکر کہے ای عثمان تجھ سا دانا شخص حق بات کو نہ سمجھنا بہت
عجب ہے اور ہماری قوم یہہ جو بتون کی پرستش کر رہے مین کچھ بھی ہے وہ تو پتھر مین نہ سنتین نہ دیکھتین اور نہ نفع
دیتین عثمان کہے واللہ وہ ایسے ہی ہین ابو بکر کہے تمھاری خالہ سچ کہی محمد بن عبد اللہ کو اللہ تعالی اپنی رسالت دیکے
بھیجا خلق طرف تمھاری مرضی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو پھر مین حضرت پاس آیا مجھے دیکھ کر فرمائے ای عثمان
اللہ تعالی بہشت طرف بلاتا ہے سو تو قبول کر اور مین اللہ کا رسول ہون خلق طرف عثمان کہے یہہ سنکر واللہ مین بے اختیار ہو
اور اسلام لایا پھر تھوڑے روز نہین گذرے کہ عُتْبَہ رُقَیَّہ کو طلاق دیا اور مین انکو نکاح کیا ھاتف سے آوازان آئیے

سو بیان روایت کئے ہین خرایطی اور ابن عساکر نے عروہ سے کہے کہ قریش کی جماعت ایک بت پاس آیا کرتی تھی انمین
ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبید اللہ بن جحش اور عثمان بن الحویرث بھی تھے ایک روز آکر دیکھے تو بت
اوندھا پڑا ہے سب ملکر اسکو اسکے مقام پر بھی رکھے تھوڑا وقت نہین گذرا کہ بہت بدطوری کے ساتھ بھی وہ گر پڑا
پھر کھڑے کرے تیسرے بار بھی اوندھا گرا عثمان بن حویرث بولا آج کوئی حادثہ نیا ہوا ہے اور اسی شب کو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوے تھے سو دیو کے اندر سے آواز آیا تَرَدّٰی لِمَوْلُوْدٍ اَنَارَتْ بِنُوْرِہٖ جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِا
الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ یہ بت گرے واسطے ایک لڑکے کے کہ روشن ہوا اسکے نور سے زمین کے تمام راستے مشرق اور
مغرب مین وَخَرَّتْ لَہُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاَرْعَدَتْ قُلُوْبُ مُلُوْکِ الْاَرْضِ طُرًّا مِنَ الرُّعْبِ اور
اوندھے گرے اسکے واسطے بت تمام اور کانپگئے دل زمین کے بادشاہون کے رعب سے وَنَارُ جَمِیْعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ
وَاَظْلَمَتْ وَقَدْ بَاتَ شَاہُ الْفُرْسِ فِیْ اَعْظَمِ الْکُرَبِ اور آتش تمام فارس کی بجھ گئی و تاریک ہوئی
اور رہا بادشاہ فارس کا بڑی سختی مین وَصَدَّتْ عَنِ الْکُہَّانِ بِالْغَیْبِ جِنُّہَا فَلَا یُخْبِرُہُمْ مِنْہُمْ بِحَقٍّ وَلَا
کِذْبٍ اور باز رہے کاہنون کو غیب بولنے سے انکے جن پھر انسے خبر دینے والا نہ رہا نہ سچ نہ جھوٹ فَیَا آلَ
قُصَیٍّ ارْجِعُوْا عَنْ ضَلَالِکُمْ وَہُبُّوْا اِلَی الْاِسْلَامِ وَالنُّزُلِ الرَّحْبِ سو آل قصی کی تم پھر جاو اپنی
گمراہی سے اور ہوشیار ہو طرف اسلام کے اور فراغت کی ضیافتون کے روایت کئے ہین خرایطی نے اسما بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ابرہہ مکے سے بھاگا بعد حبش کو نجاشی بادشاہ کے یہان زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ
بن نوفل ملکر گئے اسکی ملازمت حاصل ہوئی بعد کہا ای قریشیان مین ایک بات پوچھتا ہون تم راست کہو کہے بہت
بہتر بولا تمھارے یہان کوئی لڑکا تھا کہ اسکو اسکا باپ ذبح کرنا چاہا تھا پھر قرعہ ڈالکر اسکے درعوض بہت سے اونٹ
ذبح کئے کہے درست ہی پوچھا وہ لڑکا کیا ہوا کہے ایک بی بی تھی اسکا نام آمنہ اسکو اس سے نکاح کر دئے اسکو حمل تھہرا
اس مین اسکا شوہر سفر کیا سو مرگیا پوچھا وہ حاملہ تھی سو جنی کیا نہین کہے لڑکا پیدا ہوا پوچھا اسکی پیدایش کی شب
کچھ عجایب بھی نمود ہوئے ورقہ کہے مین اس شب کو بت پاس رہا تھا اسکے شکم سے آواز آیا وُلِدَ النَّبِیُّ فَذَلَّتِ الْاَمْلَاکُ
وَنَأَی الضَّلَالُ وَاَدْبَرَ الْاِشْرَاکُ پیدا ہوا نبی اور لغزش پائے بادشاہان اور دور ہوئی گمراہی اور بھاگا شرک
پھر وہ بت اوندھا گر پڑا زید کہے مین بھی اسی شب کو ابی قبیس پہاڑ طرف گیا دیکھا ایک شخص اسکو سبز دو کھوتے

ہین آسمان پر سے اترا اور قبیس پر کھڑے ہوا بعد مکے طرف دیکھکر کہا شیطان ذلیل ہوا اور بت باطل ہوئے اور مین پیدا
بعد ایک کپڑا اسکے ساتھ تھا سو کھولا اور مشرق و مغرب طرف جھکا اور وہ کپڑا آسمان کے نیچے ڈھانپ لیا اور ایک نور چمکا
کہ اس سے آنکھہ خیرہ ہوئے اور مجھے گھبراہٹ ہوئی بعد ہاتف اپنے مکو تھے ہلا کر اترا اور کعبے پر گرا وہان سے ایک نور روشن
ہوا کہ اس سے تہامے کا ملک روشن ہوا اور بولا زمین پاک ہوئی اور کعبے پاس کے بتون طرف اشارہ کیا تمام بت گر گئے نجاشی
بولا مین اس شب کو خلوتخانے مین تھا زمین سے ایک مندی نکلی اور بولی اصحاب الفیل پر بلا اتری پرندے انکو کنکرون سے
مارے اشرم جو حرم پر تعدی کیا تھا سو ہلاک ہوا اور پیدا ہوا نبی امی حرمی مکی جس نے اس نبی کو مانا تو نیک بخت ہوا اور جو
کوئی اسکو نہ مانا تو ہلاک ہوگا اسکو دیکھکر مین پکارنا چاہا زبان نہ اٹھی کھڑے ہونیکا قصد کیا طاقت نہ ہوئی بعد جب
وہ غیب ہوا مین اپنی حالت پر آیا روایت کئے مین بخاری نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز بتون پاس سوتا تھا
ایک شخص گاے لا کر ذبح کیا اس مین سے ایک بڑی آواز آئی اتنا بڑا آواز مین کبھی نہ سنا تھا یا جلیح امر نجیح رجل
نصیح یقول لا الہ الا اللہ ای جلیح بہتر کام ہی جو نصیحت کرنے والا کہتا کہ لا الہ الا اللہ لوگ گھبراہٹ سے بھاگے
مین آپس مین کہا مین یہانسے نہ جاونگا جبتک کہ نہ جانون کہ اس کے بعد کیا ہی پھر دوسری بار ویسا ہی آواز آیا بعد تیسرے
دفعہ بھی وہی آواز آیا پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ محمد کہنے لگے مین نبی ہون روایت کئے بیہقی نے کہ مازن طائی عمان مین
بتون کا پوجاری تھا ایک روز بت پاس جانور کاٹا بت مین سے آواز آیا کہ ای مازن تو ادھر آ سن نبی مبعوث ہوا
اور حق بات لایا تو ایمان لا بڑی آتش سے جس کی ایندھن پتھر مین بچیگا مازن بولا یہہ عجب بات ہی بعد چند روز
کے بھی جانور کاٹا اس مین سے بھی آواز اول کے آواز سے صاف آیا ای مازن تو سنکر خوش ہونیکی ظاہر ہوئی
بدی پوشیدہ ہوئی مضر مین ایک نبی مبعوث ہوا اللہ کے یہان سے بڑا دین لایا ہاتون سے تراشے مورت کو چھوڑ
اور دوزخ سے اپنے کو بچا یہہ سنکر مین اپنے دل مین بولا اب میری خوبی کا وقت آیا ہی اور اسی کی دریافت مین تھا کہ ایک
شخص حجاز سے آیا مین اس سے وہان کی کیفیت دریافت کیا وہ بولا ایک شخص نکلا ہی اسکا نام احمد لوگون کو کہتا ہی مین
اللہ کی طرف تمکو دعوت کرتا ہون مین بولا واللہ مجھے جو بشارت ہوئی اسکا منشا یہی ہی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور اسلام لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین گانے بجانے مین اور شراب اور رنڈیون مین گرفتار ہون میرا تمام مال انھون مین
خرچ ہوا اور مجھے اولاد نہین آپ دعا کرو تا اللہ تعالی یہہ بدیان میرے سے دفع کرے اور مجھے شرم وحیا دیوے اور

اولاد ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ اسکو دے عوض راگ کے قرآن کی تلاوت نصیب کر اور حرام کے بدلے حلال دے اور
اسکو حیا و شرم بخش اور فرزند دے مازن کہتا ہی میری تمام بدخصلتان دفع ہوئے چار عورتون کو نکاح کیا اور نہایت شرم
مجھے حاصل ہوئی اور حیّان لڑکا پیدا ہوا روایت کئے ہین ابو نعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے کہ خثعم کے قبیلے والے ایک
شخص بولا ہم بتون کی پرستش کرتے اور قضیے کے فیصلے واسطے اُن پاس جاتے ایک روز کوئی مقدمہ فیصلہ کرنے واسطے
گئے تو ہاتف سے آواز آیا کہ تمھاری عقل کیا مارگئی ہی جو بتون سے فیصلے مانگتے ہین دیکھو تمام کا سردار بہت عدل و انصاف
کا نبی بلد حرام مین نور اسلام کا لایا ہی لوگون کو گناہون سے منع کرتا ہی یہہ سنکر لوگ گھبراہت سے بھاگے بعد چند روز
کے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین نکلے اور مدینے کو ہجرت کئے پھر مین آکر اسلام لایا روایت کیئے ہین ابن
سعد اور بزار اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے ایک مہینے کے آگے ہم ایک اونٹ نحر
کئے دیو کے پیٹ سے آواز آیا تم نادر بات سنو مکے مین نبی احمد نام مبعوث ہوا اب یثرب کو ہجرت کریگا اسکے باعث جن
آسمان پر جانے سے منع ہوگئے اگر گئین تو انپر انگارے پڑتے ہین ہم کو اس سے تعجب ہوا پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے
روایت کئے ہین ابو نعیم نے تمیم داری سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن ایام مین مبعوث ہوئے مین شام کے ملک مین تھا
ایک کچھ کام واسطے کسی قریے کو گیا شب ہونے سے ایک بیابان مین اترا اور جاہلیت کے دستور کے موافق بولا کہ اس بیابان
کے بڑے جن کی پناہ مین ہون بعد مین لیٹا تو ہاتف سے آواز آیا کہ اب اللہ کی پناہ مانگنا جن کسی کو اپنی پناہ مین لے نہین سکتے
مین بولا تو کیا بات کہتا ہی وہ بولا رسول امین نکلے اور انکے پیچھے ہم حجون مین نماز پڑھے اور اسلام لائے اور تابع ہوئے جنون کا
فریب بنیا جاتا رہا انپر انگارون کا مار ہوتا ہی تو محمد پاس جا وہ رب العالمین کے رسول ہین اور انپر اسلام لا صبح کو مین ایک راہب
سے یہہ قصہ بولا وہ کہا سچ ہی کہ ایک نبی حرم مین نکلنا اور دوسرے حرم کو ہجرت کرنا ہی اور وہ سب انبیا سے افضل ہین
تو اس پاس جانے سستی مت کر روایت کئے ہین ابو نعیم نے خُوَیلد نصری سے کہے کہ ہم ایک بت پاس تھے اُسکے اندر سے
آواز آیا جن کا بیٹھنا اخبار واسطے موقوف ہوا اگر جاوین تو انپر انگارے پڑتے ہین سبب اسکا وحی آنے سے ہی ایک
نبی پر جو مکے مین مبعوث ہوا نام انکا احمد اور ہجرت گاہ یثرب حکم کرتے ہین نماز روزے اور نیکی او رصلۂ رحم کی ہم وہان سے
نکل کر دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ مکے مین ایک نبی مبعوث ہوئے انکا نام احمد روایت کئے ہین ابو نعیم او رابن جریر
وغیرہ عباس بن مرداس سے کہے ہین ایک بت کی پرستش کرتا تھا اسکا نام ضمار ایک روز اس کے پیٹ مین سے آواز آیا

قُل لِلقَبائِلِ مِن سُلَیمٍ کُلِّهَا ؛ هَلَکَ الاَنِیسُ وَعاشَ اَهلُ المَسجِدِ ؛ تو کہہ سلیم کے تمام قبیلے والون کو
کہ انیس ہلاک ہوا اور جئے مسجد والے اَوصیٰ ضِمارُ وَکانَ یُعبَدُ مُدَّةً ؛ قَبلَ الکِتابِ اِلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
وصیت کیا ضمار اور تھا عبادت کئے جاتا تھا ایک مدت پیشتر از کتاب اترنے کے نبی محمد پر اِنَّ الَّذِی وَرِثَ
النُّبُوَّةَ وَالهُدیٰ ؛ بَعدَ ابنِ مَریَمَ مِن قُرَیشٍ مُهتَدٍ ی بیشک وہ جو وارث ہوا نبوت اور ہدایت کا مریم
کے فرزند کے پیچھے قریش سے راہ نما ہی عباس کہا یہہ بات مین کسی سے ظاہر نکیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احزاب
سے پھرے مین ذات عرق مین عقیق پاس اپنے اونٹ چراتا تھا ایک بڑا آواز سنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک شخص
شتر مرغ کے بکو تھون پر کھڑا ہی اور کہتا ہی وشنبے کے روز سہ شنبے کی شب کو نور جو پیدا ہوا تھا عضبا اونٹنی کے صاحب
کے ساتھ ہی دوسری طرف سے ہاتف اسکو جواب دیا جن کو تحیر ہوا سو دیکھا اونٹنی اپنے اوپر کی جھول کھی ہی اور آسمان پر جو
کیبان بیٹھے ہین مین گھبراہت سے اٹھا اور جانا کہ محمد سچے رسول مین روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو نعیم نے عمرو بن
سعید ہذلی سے کہے کہ مین سواع بت پاس ذبح کیا اسکے اندر سے آواز آیا کہ عجب ہی بنی عبد المطلب مین نبی مبعوث ہوا احمد
نام زنا اور بت پر ذبح حرام کیا آسمان پر نگہبان بیٹھے اور ہم پر انگارے پڑکر ہمکو متفرق کئے مین وہان سے نکل کر ملکے کو آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال کچھہ معلوم نہ ہوا پھر مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کر پوچھا کوئی شخص
اسکا نام احمد یہان کیا نکلا ہی اور لوگون کو اللہ کی طرف دعوت کرتا ہی ابو بکر کہے تم کیا واسطے دریافت کرتے ہین مین
یہہ قصہ بیان کیا ابو بکر کہے درست محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اللہ کی طرف دعوت کرتے ہین اور وہ مقرر اللہ کے رسول ہین
روایت کئے ہین بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر
ایمان لایا اور عرض کیا مین اپنا اونٹ بھاگا سو ڈھونڈنے نکلا صبح کے وقت ایک آواز ہاتف سے آیا کہ اللہ تعالی
حرم مین ایک نبی مبعوث کیا ہاشم کی اولاد مین تاریکی دفع کرنے میں اطراف پھر کر دیکھا کوئی نظر نہ آیا مین بولا ای ہاتف وہ
کیا ہی سو بیان کر پھر آواز آیا کہ نور ظاہر ہوا اور جھوٹ باطل ہوا اور اللہ تعالی محمد کو خوشخبری دینے واسطے بھیجا اللہ کا شکر
کر خلق کو عبث نہ پیدا کیا اور بہتر نبی احمد کو بھیجا جبتک کہ سوار حج کیا کریگے اُس پر درود بھیجو جب روز روشن ہوا میرا اونٹ ملا
روایت کئے ہین ابو سعید نے شرف المصطفے کتاب مین جعد بن قیس مرادی سے کہے کہ جاہلیت مین مین اور تین شخص حج واسطے نکلے ہم کے
ایک بیابان مین اُترے اور جانورون کو باندھے اور اس بیابان کے بڑے جن کی پناہ لئے شب ہوئی تمام لوگ سو گئے مین

جاگتا تھا ہاتف سے آواز آیا اَلَا اَیُّهَا الرَّکْبُ الْمُعَرِّسُ بِالْغَوَاءِ اِذَا مَا وَقَعْتُمْ بِالْحَطِیْمِ وَزَمْزَمَا یعنی اے سوار جو شب باشی کرتے ہیں پہنچاؤ جب تم اتر گئے حطیم اور زمزم پاس مُحَمَّدًا الْمَبْعُوْثَ مِنَّا تَحِیَّةً تُشَیِّعُهُ مِنْ حَیْثُ سَارَ وَیَمَّمَا محمد کو جو مبعوث ہوئے ہماری طرف سے تحیت جو ساتھ رہے انکے جہان جاؤ اور قصد کرے وَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّا لِدِیْنِکَ شِیْعَةٌ بِذٰلِکَ اَوْصَانَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَا اور کہو انکو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہیں ہمکو یہی وصیت کئے ہیں مسیح بیٹے مریم کے روایت کئے ہیں ابن عساکر نے زمل بن عمرو عذری سے کہے کہ بنی عذرہ میں ایک بت تھا اسکا نام حمام تھی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے بعد اسمین سے آواز آیا ای بنی ہند بن حرام ظاہر ہوا حق اور ہلاک ہوا حمام اور توڑا شرک کے تئین اسلام ہم یہہ سنکر گھبرائے بعد چند روز کے بھی آواز آیا ای طارق ای طارق مبعوث ہوا نبی صادق وحی کا ناطق تہامے میں پکارنے والا پکارا کہ اسکی تائید کرنے والون کو ہی سلامت اور اسکے مخالفون کو ہی ندامت سب تیرے اور میرے جدائی ہی تا بقیامت اور بت اوندھا گرا زمل کہے پھر ہم چند شخص بنی عذرہ کے قبیلے کے حضرت پاس آکر اسلام لائے اور یہہ آواز سنے سو بیان کئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ بات جن بولا روایت کئے ہیں طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خُرَیْم بن فاتک کہتے تھے کہ اپنے اسلام کا سبب یہہ تھا کہ میں اپنے اونٹون کو دھونڈنے نکلا اور شب ہوئی سو میں پکار کر بڑے آواز سے بولا اس بیابان کے عزیز شخص کے میں پناہ میں ہون ہاتف سے آواز آیا اس مضمون سے کہ تو خدائے ذوالجلال کی پناہ میں آ اور سورۂ انفال کی آیتان پڑھ اور خدا کی توحید کر اور کسی سے مت ڈر یہہ سنکر مجھے نہایت خوف ہوا اور بے حواس بن گیا جب اپنے تئین حواس آئی بولا تو مجھے کیا بات ارشاد کرتا ہی یا گمراہی بتاتا ہی پھر آواز دیا یثرب میں اللہ کا رسول نجات کی دعوت کرتا ہی اور یٰس اور حٰم وغیرہ سورتان لایا ہی اس حلال حرام کی تفصیل ہی اور نماز روزے کا حکم کرتا ہی اور بد چیزون سے منع کرتا ہی ایک روایت میں آیا ہی پھر میں اسکو کہا تو کون شخص ہی سو بولا کہ میں عمرو بن اثال ہون نجد کے جنون کا جمعدار مسلمان ہوا ہون اور تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاکر آنے تک تیرے اونٹون کی نگاہبانی کرتا ہون خُرَیْم کہتے ہیں یہہ سنکر میں مدینے کو آیا اور مسجد طرف چلا راہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ملاقات کر کر کہے تمہارے اسلام کی خبر ہمکو معلوم ہوئی چلو میرے ساتھ پھر مسجد میں لیگئے حضرت خطبہ پڑھتے تھے میں جاکر اسلام لایا حضرت فرمائے تیرے اونٹون کا جو شخص ضامن ہوا تھا محافظت سے انکو تیرے لوگون پاس پہنچا دیا اسکے سوا

اور بھی بہت روایتان اس مضمون کی ہین لیکن سخن بہت دراز ہونیکے اندیشے سے اسی پر اختصار کیا **فصل دوسرا معجزون**
کے بیان مین معجزے کا معنی لغت مین عاجز کر دینے والا اور یہان مراد وہ ہی کہ جس نے آپکے تئین رسول اللہ قرار
دیتا ہی اور اپنی راستی پر دلیل جو لاتا ہی اسکا نام معجزہ ہی اور معجزے کے چند شروط ہین پہلی شرط یہہ کہ وہ معجزہ
عادت کے برخلاف ہونا اگر عادت کے مخالف نہ ہووے مثلاً آفتاب ہر روز نکلنا اور ٹھنڈ کالے مین ٹھنڈ زیادہ
ہونا اسکو معجزہ نہ کہینگے دوسری شرط یہہ کہ لوگ اسکا مقابلہ کرنے سے عاجز ہونا ہین تو وہ معجزہ نہین تیسری شرط
نبوت کا دعوی کرنے والا اسکو ظاہر مین علانیہ کرنا چوتھی شرط دعوے کے موافق ہونا اگر بولا مین مردے کو زندہ کرتا
ہون پھر وہ نہ کرکے پہاڑ کو گویا کروایا تو اسکو معجزہ نہ کہینگے پانچوین شرط اس نے جو ظاہر کیا اسکو جھٹلانے والی نہ ہونا
مثلاً بولا مین اس مرغ کی زبان سے سخن کروا تا ہون پھر مرغ بولا کہ یہہ شخص جھوٹا ہی تو وہ معجزہ نہین چھٹوین شرط وہ
معجزہ دعوی پر مقدم نہ ہونا اگر مقدم ہو تو اسکو معجزہ نہ بولینگے بلکہ وہ از قبیل کرامات ہی اسکو ارہاص کہتے ہین اب سنئے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا دعوی کئے اور معجزہ انکے ہاتون پر ظاہر ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ نبی ہین حضرت کے معجزے
دو طور کے تھے حسی اور عقلی حسی معجزے تین قسم پر ہین ایک تو وہ جو حضرت کی ذات کے باہر تھے جیسا چاند شق ہونا اور
جانور اطاعت کرنا اور ایسکے مانند دوسرا قسم وہ جو حضرت کی ذات مقدس مین احوال موجود تھے مثلاً نور جو حضرت
کے آبا کی پیشانی پر چلے آتا تھا اور دونو شانون مین مہر نبوت تھی اور صورت مقدس ایسی جو فراست سے نبوت پر دلالت
کرتی تھی تیسرا قسم حضرت مین چند صفات تھے اسکو جاننے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ نبی تھے چنانچہ کسی سختی کے یا کوئی
حاجت کے واسطے جھوٹ بات نہ بولے اور بد کام پر کبھی اقدام نہ کئے نہ پیشتر از نبوت نہ بعد از نبوت اور اعدا کے
مقابلے سے کبھی منہہ نہ پھیرے اور خلق پر کمال شفقت اور رحمت تھی اور سخاوت نہایت مرتبے مین اور دنیا کی محبت
انکے دل مین بالکل نہتی یہان تک قریش بولے تمکو جو چاہیے سو مہیا کر دیتے ہین تم اپنے دعوے سے باز آؤ تو انھونکی بات
طرف التفات نکئے اور سخن حضرت کا جامع اور نہایت موثر دلو ہمین تھا اور دنیا دارون کے ساتھہ نہایت بے پروا
تھے اور فقرا مساکین کے ساتھہ بہت تواضع کرتے تھے اور اول عمر سے وفات تک ایک ہی پسندیدہ نیک طریقے پر تھے
یہہ اوصاف تمام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین مجتمع رہنا نبوت پر بڑا معجزہ ہی اما عقلی معجزے ایک تو یہہ ہی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملاحون مین بڑے ہوئے تھے اور کسی عالم یا حکیم پاس تربیت پائے اور نبوت کا دعوی کئے کہ اللہ تعالی کی ذات و صفات

اور اسکے افعال اور احکام کو ایسے دلایل سے ثابت کئے کہ اعداکنہین مجال دم مارنیکا نہ رہا اب جسکو عقل سلیم اور طبع مستقیم ہی
وہ سمجھتا ہی کہ یہہ احوال میسر نہ ہوگے جب تک تعلیم ربانی و ہدایت الہی نہ ہو دوسرا یہہ ہی کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بیشتر از اظہار کرنے نبوت کے دعوی کے مسائل الہیہ کا ذکر کبھی زبان پر نہ لائے اور دعوی نبوت کا بالکل زبان شریف پر جاری
نہوا جسکی عمر چالیس برس کی گذر چکی اور اس قسم کے مسایل زبان پر جاری نہ ہوا اور یکایک اسکی تعلیم دینا شروع کئے اور
ایک کلام لائے کہ اسکے معارضے سے تمام جہان کے لوگ عاجز آئے اور اب بارہ سو چار سو پانچ برس گذر گئے کسی کو معارضے
کی طاقت نہین تو بداہت عقل گواہی دیتی ہی کہ یہہ اللہ کے یہان کی وحی ہی تیسرا وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کے
پہنچانے مین اقسام کی مشقتان اور تعب کھینچے اور خویش و بیگانے بلکہ تمام جہان کو اپنا دشمن کر دانے لیکن حضرت کے عزم مین
کچھہ قصور نہ آیا جب تمام دشمنون پر غالب آئے اور لشکر بڑا جمع ہوا اور کمال قوت و قدرت حاصل ہوئی اور بنی الاصفر کا بادشاہ ڈرنے
لگا لیکن وہ حضرت اپنا زہد و تقوی نہ چھوڑے اور بچھونے کی ایک ٹاٹ کو دوتاہ کرنا سوئے وقت گوارا نہ کئے جو کوئی ذرا انصاف
کر دیکھا تو معلوم ہوتا ہی کہ دغاباز سے یہہ بناؤ نہین ہوسکتا اور اسکی بناوٹ چھپتی نہین دغاباز اپنی دغا اور چھل کو رواج نہین دیتا مگر
دنیا حاصل کرنے دنیا ملے اور اپ اس سے کچھہ منفعت نہ حاصل کرے تو وہ اپنی دین و دنیا دونون ضایع کیا عقلمند ایسا
نہ کریگا معلوم ہوا کہ یہہ تمام مشقتان اٹھانا اللہ کی وحی سے تھا چوتھا حضرت کے دعایان مقبول ہوتے تھے اگر جھوٹا ہوتا تو
دعا مقبول نہ ہوتی پانچوان غیب کی بہت چیزون کی خبر دئیے بموجب حضرت کے مقولے کے وجود مین آیا ان دلایل سے
یقین معلوم ہوا کہ وہ حق رسول تھے اللہ تعالی کی طرف سے اور ان تمام معجزون سے بہت چیزون کا بیان سابق مذکور ہوا اب
جو معجزے سابق مین ذکر نہ پائے ہم یہان لکھتے ہین قران شریف کا معجزہ یہہ بڑا معجزہ ہی جو ابتک باقی ہی
اور یہہ معجزہ عیسی علیہ السلام کے معجزے سے بڑھ کر ہی کیونکہ عیسی علیہ السلام مردون کو زندہ کرتے تھے اور مادر زاد کے
اندھے بورے کوڑھی کو درست کرتے تھے دوسرے کسی کو یہہ کام کرنیکی طاقت نہ تھی اور یہہ درست کرنیکا علم انکو حاصل
نہ تھا پھر لوگ اس سے عاجز ہونا تعجب نہین بخلاف اس معجزے کے قریش سخن گوئی کا لاف مارتے تھے اور فصاحت و بلاغت
کا ڈنکا بجاتے تھے فی الواقع اس فن مین انکو کمال قدرت تھی با این عاجز ہونا بڑی دلیل ہی کہ وہ معجز اللہ کا کلام ہی
اور سب موافق و مخالف کا اتفاق ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عقلمند تھے با این عقل علانیہ کہے کہ اس
کلام کے مثل کوئی ہرگز بول نہ سکیگا اگر انکو یقین نہ ہوتا کہ یہہ اللہ تعالی کا کلام ہی تو بیشتر از انکے عاجزی ظاہر ہونیکے

ایسا نہین کہتے یہان تک فرمائے قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا
یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا کہ اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اس پر کہ لاویں ایسا قرآن
نہ لاوینگے ایسا قرآن اگرچہ ہوں ایک کی ایک مددگار بعد اسکے دس سوروں کے مقدار کہکر فرمائے اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کیا کہتے ہین باندھ لایا ہی اسکو محمد تو کہہ تم لاو ایک دس سورتین ایسی باندھکر اور پکار جسکو پکار
سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے بعد فرمائے ایک چھوٹے سورے کے مثل کہو وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى
عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور اگر تم شک
مین ہو اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لاؤ ایک سورت اس قسم کی اور بلاو جن کو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوای
اگر تم سچے ہو باوجود ایسا دعوی کرتے کوئی شخص جواب مین آیا اگر انکو طاقت ہوتی تو البتہ کہتے اور اس وقت کے بہت کاہنون
کو شیطان تعلیم کیا کرتے تھے تو البتہ اُن سے اعانت چاہتے جب کوئی معارضہ نہ کرسکا تو معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہے دیکھے
بارا سو پچین سال ہجرت سے گذرے لاکھون علما فصحا منشی شاعر ہوے اور ہر ایک سخن کو تازے طور کی رونق دیئے پر
قرآن کے مثل کلام کسی سے بن نہ آیا معلوم ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہے اور قریش کے دانا لوگ باوجود عداوت کے اسکو کلام الٰہی
سمجھتے تھے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ولید
بن مغیرہ آیا حضرت اسکو چند آیت پڑھکے سنائے اسکو بہت رقت آئی بعد یہہ کیفیت ابوجہل کو معلوم ہوئی سو ولید
پاس گیا اور بولا اے چچا ہماری قوم ارادہ کئے ہین کہ تمکو کچھ مال سے اعانت کرنا پوچھا کس لئے بولا ہم سنتے ہین کہ تم محمد
کی طرف مایل ہوئے سو شاید تم کو کچھ مال ضرور ہی جو محمد سے طمع رکھتے ہین ولید بولا قریش سب
جانتے ہین کہ مین سب مین زیادہ مالدار ہون مجھے کیا حاجت ہی کہ محمد پاس اس طمع سے جاؤن ابوجہل
بولا اس صورت مین کچھ بات محمد کے حق مین کہہ دیو تا لوگون کو معلوم ہووے کہ تم اس سے منکر ہو اور محمد کی
باتان تمکو پسند نہ آئے ولید بولا مین کیا کہون واللہ تمہارے مین میرے سے کوئی زیادہ بڑھکے نہین جانتا رجز اور قصیدہ
اور جن کے اشعار اور کاہنون کی انشا سب جانتا ہون لیکن محمد جو کہتے ہین کسی کے ساتھ مشابہت نہین رکھتا
اور محمد کے کلام مین ایک شیرینی اور رونق اور حسن ہی کہ کسی کے کلام مین نہین اس کلام کا اعلا پھلدار ہی اور اسفل

خوشہ دار اور وہ بلند ہی ہوتا پر گرتا نہین اور وہ توڑتا ہی اپنے ماتحت کو ابوجہل بولا ان باتون سے قوم راضی نہ ہو گے
انکے لئے کچھ بات بناوٹ کی کرنا پھر تجویز کر کر بولا اسکو سحر کہنا جو اس قدر تاثیر رکھتا ہی روایت کئے ہین بیہقی اور
ابونعیم عبداللہ بن عباس سے کہ نضر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بولا ای قریش تم پر
(بہتر تھا اور سب سے)
ایسا وقت کدھی نہ آیا تھا محمد کم عمر تھا تو سب سے زیادہ راست گو اور بڑا امانت دار اب اسکے بناگوش مین بال سفید
(زبان اسکو)
نکلے اور لایا وہ جو لایا تم کہتے ہین ساحر ہی واللہ وہ ساحر نہین ہم ساحرونکا منتر اور انکے گنڈے دیکھے ہین کہتے ہین
وہ کاہن ہی واللہ وہ کاہن نہین ہم کاہنون کو دیکھے اور انکے عبارتان سنے کہتے ہین وہ شاعر ہی واللہ وہ شاعر نہین
ہم شعر بولتے ہین اور بہت شاعرون کا سخن سنے ہین اور شعر کا ہزج اور رجز جانتے ہین کہتے ہین اسپر شیطان ہی واللہ
اسپر شیطان نہین شیطان لگا سو اسکو دیکھے ہین اسکا گلا دابا اور وسوسہ و پریشانی اس مین نہین واللہ بہت
بڑا امر آیا ہی تم اسکو تامل کرو اور خوب دریافت کرو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور بیہقی جابر بن عبداللہ سے کہ ایک
روز ابوجہل قریش کی مجلس مین بیٹھکر بولا محمد کا چرچا ہوتا چلا کسی کو جو سحر اور کہانت اور شعر سے خوب واقف ہو محمد
(اور ساحران)
پاس بھیجکر اسکا حال دریافت کرنا عتبہ بن ربیعہ کہا مین شاعران اور کاہنان کا سخن سنا ہون اور اس فنون مین مجھے خوب
مہارت ہی اگر محمد کا کلام اس ہی قبیل کا ہی تو مجھپر مخفی نہ رہیگا پھر وہان سے نکل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
بولا ای محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو یا عبد المطلب تم بہتر ہو یا عبداللہ حضرت اسکا جواب کچھ نہ فرمائے بعد بولا
ہمارے خدایان کو تم بد کیا واسطے بولتے ہین اور ہمارے باپ دادون کو گمراہی کی نسبت کیا سبب کرتے ہین اگر تمکو ریاست
منظور ہو تو سب ملکر اپنا رئیس کرتے ہین اور سب تمھاری متابعت کرتے ہین اگر تمکو عورتان منظور ہو تو دس عورت خوبصورت
تمکو نکاح کر دیتے ہین اگر مال حاصل ہونا غرض ہو تو اتنا مال جمع کر دیتے ہین کہ تمھارے اولاد تک بھی کفایت کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے جب ان اپنے باتون سے فراغت پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کئے بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ یہان تک کہ اس آیت کو پہنچے فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ یعنی پھر تو کہہ
مین نے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسا کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر عتبہ یہہ سنتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہہ
پکڑکر رحم کے قسمان دیا اور بولا اب بس کرو اور وہان سے نکل کر اپنے مکان کو گیا قریش بہت دیر تک اس کی

انتظار ہی کھینچے پر نہ آیا ابوجہل بولا مین سمجھتا ہون کہ عتبہ صابی ہوا اور محمد کا کھانا اُسکو خوب لگا شاید اسکو حاجت
کچھ درپیش تھی سو یہہ حیلہ کیا اور ابوجہل اپنے ساتھ کے لوگ کو لیکر عتبہ کے گھر کو گیا اور اُسکو بولا ہم سمجھے ہین کہ تو محمد
کا تابع ہوا اگر تجھے ضرورت درپیش ہو تو کہہ ہم پیسے دیکے تا تجھے محمد کے کھانیکی احتیاج نہ ہو عتبہ غصہ سے قسم کھایا
کہ مین محمد سے کبھی بات نہ کرونگا بعد بولا مین بڑا مالدار ہون سو تمکو معلوم ہی لیکن مین محمد سے ایسا کہا تو وہ اسکا جواب
دیا سو واللہ نہ سحر ہی نہ شعر نہ کہانت جب اُس نے بولا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ مین
اسکا منہہ پکڑکر رحم کی قسم دیا تا وہ اُسکو موقوف کیا کیونکہ محمد بات جھوٹی نہین کہتا مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید عذاب اتر جاوے
روایت کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے زہری سے کہ ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے سو سننے واسطے ابوجہل اور
ابوسفیان اور اخنس بن شریق نکلے لیکن ایک کی خبر دوسرے کو نہین تھی اور یہہ ہر ایک علاحدہ علاحدہ جگہہ پر سنتے تھے
صبح کو تینون وہان سے پھرے راہ مین تینون کی ملاقات ہوئی سو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہ اگر عوام الناس ہمکو
دیکھین تو ہم سے بدگمان ہو جاینگے پھر سب ملکر عہد کئے کہ دوسرے بار ہم نہ جاینگے دوسری شب کو ویسا ہی تینون مخفی
اکر سنے اور صبح کو پھرے سو بھی ملاقات ہوئی ایک کو ایک ملامت کیا تیسری شب بھی ویسا ہی اتفاق ہوا سو پھر
روز قسم کھائے کہ بار دیگر ہم نہ آینگے غرض گھرون کو گئے بعد صبح ہوئی تو اخنس نے ہاتھہ مین عصا لیکر ابوسفیان کے
یہان گیا اور اُس سے پوچھا ای ابوحنظلہ محمد کا کلام تو جو سنا سو کیا کہتا ہی ابوسفیان بولا مین بات جانتا سو بھی سنا
اور اُس سے غرض کیا ہی سو بھی معلوم ہی اخنس بولا مین بھی یہہ کہتا ہون اور اخنس وہان سے نکلکر ابوجہل کے گھر گیا اور
اُسکو بولا ای ابوالحکم محمد کا سخن جو تو سنا سو کیا کہتا ہی ابوجہل بولا مین کیا کہون ہم اور عبد مناف کی اولاد شرافت اور
بزرگی کا جھگڑا کئے انھون نے لوگون کو کھلانے لگے تو ہم بھی کھلائے اور سواریان دینے لگے تو ہم بھی دینا کئے اور انعامات دینا
شروع کئے ہم بھی دئیے یہان تک کہ ہم انکے گرگون سے گرگے لگاکر بیٹھے اور شرط کے دو گھوڑون کی سی برابر ہوئے تو کہنے
لگے ہمارے مین نبی ہی آسمان پر سے اسکو وحی آتی ہی یہہ بزرگی ہمکو ملنا کیا صورت واللہ ہم تو اُس پر ایمان کبھی نہ لاینگے
روایت کئے ہین بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ مین اور ابوجہل ملکر جاتے تھے راہ مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات ہوئی حضرت ابوجہل کو فرمائے ای ابوالحکم مین تجھے دعوت کرتا ہون تو خدا کی اور اسکے رسول کی طرف
آ ابوجہل بولا ای محمد تو کیا ہمارے خداؤن کو بد بولنے سے باز نہین آتا واللہ تو کہتا سو اسکو مین حق جانون تو ایمان لاؤن

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور ابو جہل میری طرف متوجہ ہو کر بولا واللہ مین جانتا ہون محمد کہتے سو حق ہے لیکن قصی
کی اولاد بولے کعبے کی دربانی ہمکو ہے تو اسکو ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کو مجلس مین برتری ہے ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ
نشان اٹھاتا ہے ہم قبول کئے بولے ہمارے لوگ کعبے کا آبدار خانہ رکھتا ہے ہم قبول کئے پھر وہ کھانا کھلانے لگے تو ہم بھی
کھلائے یہان تک کہ ہم انکی برابری کئے اب کہنے لگے ہمارے مین نبی ہے واللہ ہم اسکو قبول نہین کرتے روایت کئے مین مسلم
نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ میرا بھائی انیس مکے سے آکر بولا مین وہان ایک شخص سے ملا وہ کہتا ہے اللہ تعالی اپنے تئین رسالت
دیکر بھیجا ہے مین اپنے بھائی سے پوچھا لوگ اسکو کیا کہتے ہین بولا کہتے ہین شاعر ہے ساحر ہے کاہن ہے انیس بھی شاعر تھا
کہا مین کاہنون کا سخن سنا ہون لیکن وہ انکا قول نہین اور اسکو شعر کے وزنون پر تولکے دیکھا تو برابر نہین پڑھتا
واللہ وہ نبی سچا ہے اور یہہ لوگ جھوٹے ہین ابو ذر کہتے ہین مین مکے کو جاکر تیس روز وہان زمزم کے پانی کے سوائے مجھے
کھانیکو کچھہ نہ ملا مگر مین اسکے پینے سے خوب موٹا ہوا اور پیٹ پر جھلدیان پڑین اور بھوک کی کچھہ مجھے تاثیر نہ ہوئی اور
اسلام لایا روایت کئے مین ابو نعیم نے زہری سے کہ عقبے کی بیعت کے روز اسعد بن زرارہ نے عباس سے کہے کہ ہم اپنے
قرابتون اور دوستون سے مخالفت کئے اور ہم گواہی دیتے ہین کہ محمد اللہ کے رسول ہین مقرر اللہ تعالی انکو رسالت
دیکے بھیجا ہے اور انھون جھوٹے نہین اور کلام جو لائے ہین بشر کے کلام سے متشابہت نہین الغرض جسکو عربی زبان
کا کچھہ شعور ہو تو اسکو یقین معلوم ہوتا ہے کہ قرآن بشر کا کلام نہین اور ویسا کلام کہنے کی بشر کو طاقت نہین اور قرآن
معجزہ ہونیکا وجہ اسکی حسن تالیف ہے اور ایک عبارت دوسری عبارت کے ساتھہ ملی ہونا فصاحت کے ساتھہ
اور اقسام کی بلاغت کی رعایت کے ساتھہ اور اسکا نظم عجیب اور اسلوب غریب جو مخالف ہے عرب کے اسلوب کے اور اسکی
آیتون کا مقطع اور کلمات کے فواصل انکے نظم و نثر کے طریقے کے باہر کہ کوئی فصیح و بلیغ اسکے مثل نہ بولا اور غیب کی باتان
اور آئندہ ہونہار چیزون کی خبر دینا اور اسکے مطابق نمود مین آنا جیسا اس آیت مین قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ
الْاٰخِرَۃُ عِنْدَ اللّٰہِ خَالِصَۃً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ وَلَنْ
یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ تو کہہ یہودیون کو اگر تمکو ملنا ہے گھر آخرت کا
اللہ کے یہان الگ سوائے اور لوگون کے تو تم مرنیکی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہہ آرزو کبھی وہ یہود نہ کرینگے جسواسطے آگے بھیج چکے
مین ہاتھہ انکے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگارون کو سو موت کی آرزو انکے اختیار مین ہتے پر وہ ایسی آرزو نہ کرینگے اگر کہنا او حج تک کوئی

یہودی وہ آرزو نہ کرنا اور لوگون کے دلون مین جو باتان تھین انسے آگہی دینا اور اگلے لوگونکا احوال اور گذری شریعتون
کی اخبار جو یہود و نصاری کے بڑے عالمون کے سوا دوسرون کو اطلاع نتھی اور وہ ایک مدت محنت مشقت کر کر جو
حاصل کئے تھے اُسکو راست بیان فرمانا حالانکہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے لکھنے پڑھنے نہین جانتے تھے
اور کسی عالمون کی صحبت مین رہکر تربیت نہین پائے تھے سو یہہ وجہان دلالت کرتے مین قرآن معجزہ ہونے پر شق
القمر کا معجزہ یہہ بڑا معجزہ ہی جسکی تاثیر افلاک پر ظاہر ہوئی اور اُس معجزے کو انس بن اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر
اور عبد اللہ بن عباس اور علی مرتضی اور حذیفہ اور جبیر بن مطعم اور انکے سوا بہت سے صحابہ روایت کئے ہین اور انسے
بھی بہت سے تابعین نقل کئے ہین اور انسے ایک جماعت کثیر روایت کئی یہان تک ہمکو بتواتر معلوم ہوا اور قرآن مین
بھی اس کی طرف اشارہ ہی کہ اقتربت الساعة وانشق القمر یعنی نزدیک آپہنچی گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور
بعضے جو کہتے ہین کہ اس آیت مین شق القمر مذکور ہوا سو اشارہ آیندہ قیامت مین ہونیکا ہی سو غلط ہی اور اسکے بعد
کی آیت اس قول کو رد کرتی ہی وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر اور اگر دیکھین تو کوئی نشانی ٹال
دین اور کہین یہہ جادو ہی چلا آتا کیونکہ قیامت کے دن کفار ایسا نہ کہے گے اس معجزے کا حاصل قصہ یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیش از ہجرت حج کے ایام مین منی مین تشریف رکھتے تھے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل بن ہشام اور عاص بن وایل اور اسود بن
المطلب اور نضر بن الحارث اور انکے سوا بہت سی کافران نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے اگر تم نبوت کے دعوے مین صادق ہو تو چاند
کو دو ٹکرے کرو وہ شب بدر کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگشت مبارک سے چاند کو اشارہ کئے چاند دو ٹکرے ہوکے ایک
ٹکڑا ابو قبیس پہاڑ طرف اور ایک ٹکڑا قیعقعان پہاڑ طرف گرا حضرت فرمائے اسکو خوب دیکھو بعد ایک ساعت کے وہ ٹکرے پھر ملگئے
کفار کہنے لگے ابن ابی کبشہ تمکو سحر کیا ہی نہین کہے دانا لوگ کہے مسافر آئے تو انسے یہہ دریافت کرنا اگر وہ بھی دیکھین ہو تو محمد سچہہ
کیا قافلے آئے بعد دریافت کئے جو قافلہ آیا سو خبر دیا کہ ہم دیکھے چاند دو ٹکرے ہوا صحیح حدیثون مین یہہ قصہ ایسا ہی مذکور ہی
عوام مین جو مشہور ہی کہ چاند گریبان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر آستین سے نکلا بے اصل اور غلط ہی مخالفان اس معجزے
کے انکار مین بحث کرتے ہین کہ فلکیات کا خرق والتیام ممکن نہین اور اس پر عقلی دلایل جو قایم کرتے ہین سو بیجا ہی اول تو وہ
دلایل ثابت نہین متکلمان اُن دلایل کو باطل کئے ہین اور چاند خدا تعالی کا بنایا ہوا ہی وہ جو چاہے سو کرے نبی کے معجزے
کے واسطے اُسکو شق کرنا عقل پاس محال نہین اور جو کہتے ہین اگر چاند شق ہوتا تو تمام اہل جہان پر عیان ہوتا تمام ملکون کے

لوگ اسکو دیکھتے اور ایسے نادر حال کو منجمان اور مورخان لکھتے جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ معجزہ شب کے وقت ہوا وہ وقت
اکثر لوگون کے سونیکا ہی اور جو ہوشیار رہتے ہین وہ بھی گھرون مین رہتے ہین چاند کو تکتا تھا سو کوئی نہین ہیتھا ہی
اور اسکا شق اور التیام ایک لحظے مین ہوا اس لیئے کوئی اسکو نہ دیکھا چاندگران اور سورج گران ہونیکی خبر منجم اپنے
حساب دیکھکر دیا کرتے ہین اس لیئے لوگون کو معلوم ہوتا ہی نہین توکسی کو اسکی خبر نہ ہوا اور بعضی اوقات شہاب
نہایت روشن مہتاب سا گرتا ہی اسکو نادر کوئی شخص دیکھتا ہی تمام لوگ نہین دیکھتے انکے نہ دیکھنے سے اور نہ لکھنے
سے واقع مین نہ ہونا لازم نہین آتا اسکے سواے آفتاب غروب ہو کر کسی شہر مین شب ہوتی ہی اور کسی شہر مین غروب
نہین ہوتا کسی ملک کی شب بارہ گھنٹون کی ہوتی ہی کہین چار گھنٹے کہین سولہ گھنٹے کہین اس سے زیادہ یا کم ہوتے مین
جب چاند سورج کے طلوع غروب مین اتنا تفاوت ہو تو مکے مین شق القمر ہوا سو روم والون کو شلا دسنا جو ہنوز وہان
شب نہین ہوئی ہی کیا امکان چاند سورج کو حیدرآباد دہلی مین گھن لگتا سو دستا ہی لیکن مدراس مین دن یا رات باقی
نہ رہنے کے سبب وہ نہین دستا اور شق القمر ہوا سو وقت روے زمین پر تمام کفار تھے اللہ تعالی کا نور بجانا اور محمد کی نبوت
کا ظہور نہ ہونا اور انکے معجزے چرچا نہ پانا تمام کو منظور تھا اگر دیکھین یا لکھین ہون تو بھی یقین ہی کہ اسکو نکال دیئے
اور ملیوار کے راجہ کے یہان مسلمان آئے اور اس سے شق القمر کا معجزہ بیان کیئے اُس نے اپنے قدیم پوتہیان کو منگواکر
دیکھا اسمین لکھا تھا کہ فلانے وقت فلانی تاریخ مین چاند شق ہوا وہ راجہ اسکو دیکھکر اسلام لایا سو ملیوار کے
تاریخون مین لکھا ہوا ہی آفتاب غروب ہوئے بعد نکلا سو معجزہ روایت کیئے ہین ابن مندہ اور ابن
شاہین اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک مانند کی
پر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکھے تھے حضرت پر وحی اترتی تھی اس مین آفتاب غروب ہوا اور علی مرتضی عصر کی نماز نہین
پڑھے تھے جب حضرت کو افاقہ ہوا فرمایا اللہ علی تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا تو اسکے لئے آفتاب پھیر سورج غروب ہو گیا تھا
سو پھر نکلا علی مرتضی وضو کر کر نماز پڑھے بعد غروب ہوا اور یہہ قصہ صہبا مین واقع ہوا ہی مینہ برسا سو معجزہ روایت کیئے ہین حاکم
اور بیہقی اور ابونعیم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم تبوک کو گئے سو موسم نہایت تابستان کا تھا ایک منزل مین پانی نہ تھا لوگ تشنگی سے بے
تاب ہوئے نوبت یہہ ہوئی کہ اب سب مر جاینگے بعضی لوگ تاب نہ لاکر اپنے اونٹون کو نحر کر کر انکے اوجھون کو نچوڑ کر پیئے اور باقی رہا سو
اسکا پانی اپنے جگر پر ڈالے یہہ حال دیکھکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیئے یا رسول اللہ آپ دعا کرنا اللہ تعالے آپکی دعا

خوبیان رکھا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھان اٹھاکے دعا مانگے ہنوز ہاتھ نہین چھوڑے تھے کہ ابر نمود ہوکر برسنے لگا
لوگ سیراب ہوے اور اپنے ساتھ کے ظروف بھر لئے بعد دیکھے تو مینہہ لشکر مین برسا تھا اور لشکر کے باہر ایک قطرہ نہ پڑا
تھا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے ابی وجزہ سعدی سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے بعد سنہ
نون ہجری مین بنی فزارہ کی وفد دس تیرہ شخص آئے اور عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے ملک مین مینہہ برسا نہین سوجانور
ضایع ہوے اور باغات خشک ہوئے اور اہل و عیال تباہ گئے خدا تعالی سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سوار ہوکر
فرمائے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا طَبَقًا وَاسِعًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا سُقْيَا رَحْمَةٍ لَا سُقْيَا عَذَابٍ وَلَا هَدْمٍ وَلَا غَرَقٍ وَلَا مَحْقٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَ
انْصُرْنَا عَلَى الْاَعْدَآءِ حضرت یہہ دعا مانگے بعد ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ اٹھکر عرض کئے یا رسول اللہ خرما
مربدون مین ہی مینہہ برسے تو ضایع ہوگا حضرت فرمائے یا اللہ مینہہ برسا یہان تک کہ ابو لبابہ برہنا ہوکر اپنی لنگ
سے مربد کی موری بند کرے پھر مینہہ شروع ہوا چھے روز تک آسمان نظر نہ آیا اور ابو لبابہ اپنے مربد کی موری لنگ سے
بند کئے لوگ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مال ضایع ہوا اور راہ چلنا اٹک گیا دعا کرو مینہہ موقوف ہووے حضرت دعا کئے اَللّٰهُمَّ
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ پھر یہہ دعا
مانگتے ہی مدینے پر سے ابر سرک گیا اور اطراف مین برسنے لگا روایت کئے ہین ابو نعیم نے کعب بن مرۃ سے کہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مضر کی قوم پر مینہہ نہ برسنا کر کر دعا کئے سو قحط ہوا پھر مین حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اللہ تعالی
نصرت دیا اور بخشش کیا آپ کی دعا مستجاب کیا آپکی قوم ہلاک ہوتی ہی انکے لئے دعا مانگو حضرت دعا کئے پھر مینہہ برسا
روایت کئے ہین بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ لوگ ایمان نہ لاتے سو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دعا کئے کہ یا اللہ ان پر سات سال لا ایسے جو یوسف علیہ السلام کے وقت آئے تھے سو ایسا قحط آیا تمام اناج سڑ گیا یہان تک
لوگ چمڑے اور مردار کھائے آسمان طرف دیکھین تو بھوک سے دھوان دستا ابو سفیان آکر عرض کیا یا محمد تم حکم کرتے ہو اللہ
کی طاعت اور صلۂ رحم کا اور تمھاری قوم ہلاک ہوئی انکے لئے اللہ سے دعا مانگو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے اور برسات
ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد و ابو نعیم نے کہ بنی مرہ کو وفد آئی سو بارش نہین کر شکایت کئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے بعد
وہ لوگ اپنے ملک کو گئے دریافت کئے تو معلوم ہوا جس روز حضرت دعا کئے اسی دن برسات ہوئی روایت کئے ہین واقدی نے کہ سلامہ کی

و فدائی سو مینہ کی شکایت کئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ اپنے ملک کو گئے بعد معلوم ہوا کہ جس وقت حضرت
دعا کئے وہی وقت وہان برسات ہوئی تھوڑا کھانا بہت لوگون کو کفایت کیا سو معجزہ روایت کئے
ہین ابن اسحق نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے امر فرمائے بکری کا ایک دست اور کھانا ایک صاع کا تیار کروا اور دودھ ایک بادیہ لے آو بموجب
حکم کے مین تیار کیا بعد عبد المطلب کی اولاد کو دعوت کئے چالیس آدمی تھے یا ایک کم یا زاید ہوگا انمین حضرت کے چچا یانی
ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابو لہب بھی تھین مین وہ کھانا حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمین کا ایک ٹکڑا لیکر
اپنے دندان مبارک سے توڑ کر بھی اس مین ڈالے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاو تمام لوگ پیٹان بھر کر فراغت سے کھانے
بعد دودھ لاکر پلائے سب پیکر سیر ہوئے انمین کا ایک ایک شخص ایسا خوراکی تھا کہ وہ تمام کھانا کھا جاوے اور وہ
دودھ تمام پیجاوے غرض کھانے سے فراغت ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرمانا چاہے اس مین ابو لہب جلدی کر کر بولا
دیکھو محمد کیا سحر کر دیا لوگ متفرق ہو گئے حضرت کو کچھ فرمانیکا اتفاق نہ ہوا دوسرے روز بھی تاکید کئے کہ کل کے موافق
آج بھی تیار کرو اس روز بھی تیار کر کر لوگون کو دعوت کئے سب جمع ہو کر فراغت سے کھائے بعد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ای اولاد عبد المطلب کی مین ایسی بہتر چیز لایا ہون کہ واللہ عرب کا کوئی شخص وہ نہ لایا مین دنیا اور آخرت
کی خوبیان لایا ہون روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ذات الرقاع کے
غزوے مین ایک روز علبہ بن زید حارثی تین انڈے لاکر عرض کیا یا رسول اللہ یہہ انڈے شتر مرغ کے گھونسلے مین ملے
سو لایا ہون حضرت فرمائے ای جابر اسکو بریان کر کر لاؤ مین اسکو تیار کیا اور روٹی ڈھونڈھا تو نہ ملی پھر حضرت صحابہ
کے ساتھ ملکر اس انڈون کو کھا کے سیر ہوئے بعد کھائیکے مین دیکھا تو انڈے جس قدر تھے سو اتنے ہی موجود ہین بعد جتنے لوگ
ہمراہ تھے سبھون کو وہ کھلایا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم جابر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ خندق کے جنگ مین جب خندق کھودا کرتے ہین مین ایک روز نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نہایت گرسنہ ہین گھر کو جا کر اپنی عورت سے دریافت کیا ایک صاع جو تھے اسکو پیسوایا اور ایک بکری تھی خوب فربہ اسکو ذبح کیا
پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہو کر مخفی عرض کیا کہ تھوڑا کھانا تیار کروایا ہون آپ ایک دو شخص کو ہمراہ لیکر تشریف لانا حضرت تمام لشکر والون کو پکار کر فرمائے
جابر ضیافت کی مجلس جمایا ہی تم سب جلد چلو اور جابر کو فرمائے تاکید کرو مین آئے تک چولہے پر سے دیگ اتارے اور آٹے کی روٹیان نہ بناوے پھر حضرت تشریف لاکر
آٹے پر اور دیگ مین دعا پڑھکر پھونکے بعد کھانا تیار ہوا حضرت دس دس شخص کو بلا کر کھلانے لگے غرض ہزار آدمی اگر اسکو کھائے اور

دیگ مین گوشت ویسا ہی جوش کہا رہا تھا اور آٹے سے روٹیان بن رہے تھے اور ایک روایت مین آیا ہی پھر وہ کھانے کے بعد
جو باقی رہا سو لوگون کے گھرون کو بانٹتے اور تمام روز کھلاتے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدھارے وہ کھانا
سرگیا روایت کئے ہین واقدی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیث بن ابی بُردہ انصاری سے کہے کہ جنگ خندق مین ام عامر
اشہلیہ عورت تھی ایک قعب مین حیس ڈالکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بھیجی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈیرے مین ام
المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف رکھے تھے پھر ام سلمہ اُس سے اپنے جی لگے اتنا کھائے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو لیکر باہر
تشریف لائے اور لوگون کو دعوت کئے کہ شب کا کھانا کھانے یہان آؤ تمام لشکر کے لوگ حاضر ہوکر کھائے اور سب سیر ہوئے اور حیس
قعب مین جس قدر تھا سو تھا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ بشیر بن سعد کی عورت اپنے لڑکے کے پلو مین تھوڑا خرما ڈالکر
اپنے مرد کے اور بھائی کے واسطے بھیجی وے لوگ خندق کے کھودنے مین مشغول تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو دیکھکر بلا لائے اور اپنا
کپڑا بچھاکر اور اسکے پاس کا خرما لیکر کپڑے مین ڈالے تو وہ دانے کپڑے کے ایک کونے مین لگے بعد لشکر کے تمام لوگون کو بلاکر کھلائے سب کھاکر
چھک گئے اور خرما کپڑے مین نہ سماکر باہر گرتا تھا روایت کئے ہین مسلم نے سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ہم ایکبار نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو نکلے کھانا سرگیا لوگون کو نہایت تصدیع ہوئی ارادہ کئے اونٹان نحر کرکر کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اطلاع ہوئی سو فرمائے لوگون پاس جس قدر توشہ باقی ہی اسکو حاضر کرو اور ایک کسنی بچھاکر جو لایا سو اس پر ڈالنے لگے
سب جمع ہوا بعد مین اُسکا اندازہ کیا تو بکری بیٹھی اتنی ڈھیگ ہوئی لوگون کو کھانیکا حکم کئے چودہ سو آدمی سب کھاکر چھک
گئے اور اپنے توشہ دان تمام بھر لئے بیہقی وغیرہ کی روایت مین ہی کہ یہ قصہ حدیبیہ کے غزوے مین ہوا روایت کئے ہین ابن
سعد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی عَمرۃ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ مین
تھے لوگون پر فاقہ کشی کی نوبت پہنچی بعضی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہے کہ سواری کے اونٹون کو ہم ذبح
کرتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ سبحان دشمن سے مقابلہ ہوا اور ہم بھوکے اور پیادہ رہین تو کیسا ہوگا
اگر مرضی شریف ہووے تو لوگون کو حکم فرمائے کہ جس کے پاس کچھ توشہ ہو اسکو حاضر کرین اور آپ دعا کرنا آپکی دعا کی برکت سے
ہم اپنے مقصد کو پہنچین گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خوب پھر کوئی توشہ اپنے پاس کا ایک پسولا یا کوئی دو پسو غرض
جتنی کسی نے لایا سو ایک صاع ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر دعا کئے اور لشکر کے لوگون کو حکم کئے اپنے باسن بھر لین
لوگ جس قدر ظروف تھے بھر لئے پھر وہان جو جمع تھا سو وہ اتنا ہی تھا روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کہے تبوک کے جنگ مین لوگون پر کھانیکی تصدیع ہوئی صحابہ عرض کئے حکم ہو تو اونٹون کو نحر کر کر گوشت کھاتے مین اور چربی
بدن کو لگاتے ہین عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ اونٹون کو نحر کئے تو سواری کو اونٹ نہ رہینگے لیکن توشے منگواکر
آپ دعا کرے تو یقین ہے کہ اللہ تعالی اسمین برکت دیگا پھر حضرت حکم کئے سو چمڑا بچھا کر توشے کچھ باقی تھے لا ئے کوئی
ایک مٹھی جوار ہی لایا کوئی مٹھی خرما لایا کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا غرض چمڑے پر کچھ توشہ تھوڑا سا جمع ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا
کر کر فرمائے اپنے ظروف اس سے بھر لیو لشکر مین جس قدر ظروف تھے اُس مین وہ توشہ بھر لئے بعد باقی رہا سو اُسکو تمام کھاتے
کھاتے جھک گئے اس پر بھی وہ توشہ کچھ اُبر گیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہے تبوک کے جنگ مین گھی کا
بدلا میرے ہی اختیار مین تھا سو گھی کم ہو گیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے کھانا پکایا اور بدلے کو دھوپ مین رکھا بدلا گرم
ہو کر کچھ اُس سے نکلے اور مین سو گیا ہوشیار ہو کر دیکھا تو بدلا گھی سے بھر کر گھی باہر نکل رہا ہی مین دوڑ کر اُس کا منہہ ہاتھ
سے بند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھہ کر فرمائے اگر تم اُسکا منہہ نہ بند کرتے تو گھی بدی بہتی روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم
اور ابن عساکر نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کے جنگ مین مین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک
شب حضرت نے بلال کو فرمائے کھانا کچھہ ہو تو حاضر کرو بلال عرض کئے توشہ دان تمام خالی ہو گئے ان مین کچھہ نہین حضرت فرمائے
پھر دیکھو کچھہ ملیگا بلال ایک ایک توشہ دان کو لیکر جھٹکنے لگے کسی مین سے ایک دانہ کسی مین سے دو دانے خرمے کے ملے غرض سات دانے
جمع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن دانون کو ایک رکابی مین ڈالکر اپنا دست مبارک اُس پر رکھے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ
ہم تین شخص کھانے لگے مین کھا کر اُسکے تخم بائین ہاتھہ مین جمع کرتا تھا تا شمار کرون مین کتنا کھاتا ہون سو بعد کھائے
کے شمار کیا تو چون دانے ہوئے اور میرے سوا دو شخص تھے سو ویسا ہی شمار کئے غرض ہم تینون شخص پیٹ بھر کر کھائے بعد مین
دیکھا تو دانے وہ نہین باقی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو فرمائے اسکو اٹھا لیو اس کو جو کھائیگا سو سیر ہوگا
بعد دوسرے روز بھی بلال کو فرمائے ان دانون کو حاضر کرو پھر اپنا دست مبارک اُس پر رکھکر فرمائے کھاؤ ہم دس شخص تھے
پیٹ بھر کر کھائے وہ دانے جتنے تھے سو اتنے ہی تھے حضرت فرمائے اگر خدا سے شرم نہ آتی تو ان دانون کو ہم سب مدینے کے
تئین گئے تک کھاتے بعد ایک لڑکے کو بلوا کر وہ دانے دئیے وہ کھاتا چلے گیا روایت کئے ہین امام احمد اور طبرانی اور بیہقی
نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار سو آدمی مزینہ اور جہینہ کے لیکر حاضر ہوا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم انکو جو جو حکم کرنا تھا فرما کر رخصت کئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو فرمائے یہہ لوگون کو توشہ کر دیو عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے

یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہین مگر تھوڑا خرما ہی حضرت فرمائے اسی مین دیو عمر جا کر خرما دیکھے تھوڑا تھا سو اونٹ بیٹھے
اتنی ڈھیک ہو گئی اس مین سے چار سو سوار کو توشہ باندھکر دئے بعد اس خرمے کو دیکھے تو جس قدر تھا اتنا ہی باقی ہی
اس ڈھیک مین کا ایک دانہ بھی کم نہوا روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ابو طلحہ نے
ام سلیم کو کہے آج مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھوک سے چہرہ پر نہایت ضعف معلوم ہوتا ہی تمھارے پاس کچھ
ہو تو دیو وہ بی بی جو کی روٹی کے ٹکرے چند اپنے پاس تھے سو انس کے حوالے کر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھیجے
اُنھون نے جا کر آہستہ حضرت سے عرض کئے حضرت اپنے ساتھ والون کو فرمائے اٹھو چلو انس کہتے ہین مین جلد آکر ابو
طلحہ کو کہے ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لاتے ہین ہمارے پاس اُن تمام کو کھلائے
اتنا نہین ام سلیم بولے اللہ اور اسکا رسول دانا ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر فرمائے ام سلیم تمھارے پاس
کیا ہی سو لاو پھر وہ ٹکرے حاضر کئے فرمائے اسکو توڑ کر چور کرو ام سلیم انکو چور کر سالن کے واسطے اس پر گھی ڈالے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم دعا پڑھکر فرمائے دس دس آدمی کو بلوا کر کھلاؤ بموجب حکم کے بلوا کر کھلانے شروع کئے ستر یا اسی شخص کھا کر تمام
چھک گئے روایت کئے ہین ابو نعیم او ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کو نکاح
کئے سو روز میری والدہ ام سلیم کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج نوشہ ہین ناشتے کو کچھ نہوگا بیٹا تو جا کر ایک مد خرما لے آ
مین خرما لایا اسکا حلوا بنا کر پتھر کے کونڈے مین ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجے حضرت مجھے فرمائے
اسکو یہان رکھکر تم جاؤ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور فلانے فلانے کو بلواو انکے سوائے مسجد مین لوگ جو رہتے ہین اور راہ
مین ہمکو دستے ہین تمام کو بلاؤ مجھے اچنبا لگا کھانا تھوڑا لوگ اتنے آوین تو کفایت کاہی کو کریگا غرض مین جا کر دعوت کیا
لوگ گھر بھر کر جمع ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے وہ باسن یہان لاؤ اوس مین اپنے تین انگلیان ڈالے وہ کھانا بڑھنے لگا پھر تمام لوگ پیٹان بھر کے
کھائے اور باسن مین حلوا جتنا تھا سو اتنا ہی تھا بعد فرمائے اسکو زینب کے روبرو رکھو انس سے پوچھے یہہ کھائے سو لوگ کتنے تھے
بولے بہتر آدمی تھے روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے کہے مسجد نبوی
مین ایک صفہ تھا اس مین محتاج لوگ رہا کرتے ایکبار وہان کے بیس شخص بھوک سے بیتاب ہو کر مجھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بھیجے حضرت انکا احوال سنکر محل سرا مین جا کر دیکھے تو روٹی کے کچھ ٹکرے اور تھوڑا دودھ ہی سو اسکو ٹکرون کو
چور کر دودھ مین ڈالے اور مجھے فرمائے انمین سے دس شخص کو یہان بلوا پھر انکو فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ اور باسن کے

اطراف سے لیجو بیچ مین ہاتھ نہ ڈالو برکت بیچ مین سے آتی ہے وہ لوگ بفراغت کھا کر گئے بعد باقی کے دس شخص کو بلا کر ویسا ہی
کھلائے وہ بھی کھا کر گئے اور باسن مین کھانا ویسا ہی باقی تھا اور مین تعجب کر رہا تھا روایت کئے ہین دارمی اور
ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
ایک کٹورا کھانا آیا اسکو لوگ صبح سے ظہر تک کھاتے تھے ایک جماعت کھا کر جاتی پھر دوسری جماعت آتی روایت کئے
ہین بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو کفایت کرے اتنا کھانا پکا کر لایا مجھے فرمائے تم جا کر انصار کے فلانے فلانے کو بلواؤ اور انصار کے عمدہ تیس شخص کا نام لئے
کھانا کم رہنے سے مین تغافل کیا بھی باکید سے فرمائے کہ انکو بلواؤ مین جا کر انکو بلایا وہ آکر فراغت سے کھائے اور گواہی دئے
کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہین بعد فرمائے بھی سات شخص کو بلواؤ غرض ایک سو اسی مرد انصار کے وہ کھانا کھائے روایت
کئے ہین بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہ ایکبار ہم ایک سو تیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے
حضرت پوچھے کھانیکو کسی کے پاس کچھ ہے تو ایک شخص ایک صاع کے شمار مین آٹا حاضر کیا حضرت اسکو گوندنیکا حکم فرمائے
اتنے مین کسی نے بکریان ہنکا لاتا لایا اسکے پاس سے ایک بکری خرید فرمائے ور تیار کرنے حکم کئے اور کہے اسکی کلیجی بھون لاو
اللہ کی قسم اسکو بھونے بعد ایک سو تیس آدمی کو ایک ایک ٹکرا اس کلیجی کا دئے جس نے حاضر تھا اسکو دئے اور جو کوئی حاضر
نتھا اسکا حصہ رکھ چھوڑے بعد اس کھانے کو پکا کر دو کونڈون مین بھر کر حضور مین حضرت کے لائے پھر تمام لوگ اسکو پیٹ بھر کے
کھائے پس پر بھی وہ کونڈون مین کھانا بچ رہا اسکو اونٹ پر رکھ کر لیچلے روایت کئے ہین ابن سعد نے علی مرتضی رضی
اللہ عنہ سے کہ ایکبار ہم شب کو بھوکے رہگئے صبح کو مین تلاش کرنے سے ایک درہم ملا اسکا کھانا گوشت خرید کر بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا پاس لا دیا بی بی اسکے روٹیان تیار کئے اور گوشت دیگچے مین ڈالکر چولے پر چڑھائے اور کہے میرا باپ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جاؤن تو بہتر ہے وہ نہین اٹھکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان آئے اور سنے کہ حضرت یہہ فرماتے
ہین اللہ کی پناہ مجھے بھوک سے اس لئے کہ وہ بد رفیق ہے حضرت بی بی رضی اللہ عنہا عرض کئے یا رسول اللہ
ہمارے یہان کھانا تیار ہے آپ تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جا کر دیکھے دیگچہ چولے پر جوش کھاتا
ہے حضرت فرمائے اس مین سے عائشہ کے یہان ایک حصہ بھیجو بموجب حکم کے انکو حصہ بھیجے بعد فرمائے
حفصہ کو بھیجو بعد دوسرے بی بیون کو بھیجو غرض نوؤن محل مین حصے بھیجے بعد فرمائے علی کو نکال کر دیو بعد فرمائے

تم اپنے واسطے لیؤ اور تمام فراغت سے کھائے اور کھانا جون تھا سو وہین تھا اسکو رکھکر جبتک اللہ تعالی چاہا تھا
کھائے روایت کئے ہین ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نکل کر فرمائے ابو ہریرہ صفے والون کو بلا وہین جاکر انکو بلوایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کٹورہ لائے اُس مین جو بچے
ہوئے تھے ایک مد کے شمار حضرت اُس پر اپنا دست مبارک رکھکر فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم اسی آدمی کے قریب تھے بفراغت
کھائے اور جس قدر تھا سو ویسا ہی تھا فقط انگلیون کے نشان دستے تھے روایت کئے ہین طبرانی نے جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ سے کہ میری والدہ کھانا پکا کے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا وہین آکر حضرت سے آہستہ عرض کیا حضرت لوگون کو
فرمائے چلو پچاس آدمی حضرت کے ہمراہ ہوئے پھر حضرت دس دس شخص کو کھلاکر روانہ کئے تمام لوگ فراغت سے کھاکر گئے اور
بھی پاس مین جیسا تھا سو ویسا ہی تھا روایت کئے ہین ابو نعیم نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے کھانا تیار کروا کر حضرت پاس آیا حضرت ایک مجمع مین تشریف رکھے ہین مین شرما کر کھڑے رہا حضرت
میری طرف نگاہ کئے مین اشارے سے بلایا فرمائے کیا یہہ تمام لوگون کو لاؤن مین بولا نہ حضرت خاموش رہے اور مین بھی
جگہہ کھڑے رہا میری طرف دیکھے پھر اشارہ کیا فرمائے ان تمام کو بھی لاؤن مین عرض کیا مین تھوڑا کھانا آپ کھانے اتنا
تیار کیا ہون بندہ آپکی مرضی حضرت اُس دنگل کو ساتھہ لیکر تشریف لائے اور تمام لوگ فراغت سے کھاکر اُبھر کیا روایت
کئے ہین احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مہمان جمع ہوئے
تو اپنے لوگون کو فرماتے ہر ایک آدمی ایک دو مہمان کو اپنے یہان لیجائے غرض ایکبار شب کو مسجد مین مہمان بہت جمع آئے
حضرت فرمائے ہر شخص اپنے نزدیک کے مہمان کو لیجاؤ اور حضرت چند مہمان کو اپنے یہان لیگئے مین بھی انھین مین تھا حضرت
نے بی بی عائشہ کے گھر جاکر پوچھے کھانا ہی بی بی کہے تھوڑا حیس ہے آپکے افطار واسطے رکھی ہون اور چھوٹی رکابی مین
ڈالکر لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کچھہ اُسمین سے تناول کر کر باقی ہمارے روبرو رکھے اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ ہم
اسکو اتنا کھائے کہ پھر اسکی طرف نہ دیکھین بعد پوچھے پینے کچھہ ہی بی بی تھوڑا دودھہ کٹورے مین لائے حضرت اُسمین
سے آپ کچھہ پیکر باقی ہمکو دئیے ہم بفراغت پیکر اُس کی طرف نہ دیکھے روایت کئے ہین ابو یعلی نے جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہما سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین چند روز کھانیکو کچھہ نہ ملا بہت بھوکے ہو کر بی بی فاطمہ رضی اللہ
عنہا کے یہان گئے اور پوچھے کھانیکو کچھہ ہی حضرت بی بی عرض کئے کچھہ نہین حضرت پھر کر گئے بعد کسی پروسی کے یہان سے

دو روٹیاں اور گوشت کا ایک مُجّا آیا بی بی اسکو ڈھانپ کے رکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں گئے اور عرض کیے آپ تشریف
لیگئے بعد کسی نے کچھ کھانا ہمکو بھیجا سو آپکے لئے رکھی ہوں حضرت فرمائے اسکو یہاں لاؤ بی بی فاطمہ اسکو حضرت پاس
لاکر کھولے تو باسن بھر کر روٹیاں گوشت ہی بی بی اسکو دیکھ کر متعجب ہوئے اور معلوم کرے کہ اللہ تعالی کی طرف کی برکت
ہی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ کر پوچھے کہ اتنا کھانا کہاں سے آیا ہی بی بی کہے اللہ کے یہاں سے ہی اللہ جسکو
چاہے اسکو بیشمار دیتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلوائے پھر اسکو آپ اور علی مرتضی اور فاطمہ
اور حسن اور حسین اور ازواج مطہرات اور گھر کے تمام لوگ پیٹاں بھر کے کھائے بعد باسن میں جس قدر تھا سو تیا ہی
تھا پھر تمام ہمسایے کے لوگوں کو بھیجے روایت کیے ہیں ابن سعد اسما بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہ ایک روز نبی
صلی اللہ علیہ وسلم آکر ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھے میں اپنے گھر میں جاکر بکری کے ہار کا ایک ٹکرا اور چند روٹیاں حاضر
کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ والوں کو فرمائے اللہ تعالی کا نام لیکر کھاؤ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کے
ساتھ والے اور گھر میں رہنے والے تمام ملکر چالیس آدمی اسکو کھائے اور روٹیاں اور گوشت ہنوز ویسا ہی باقی تھا روایت
کیے ہیں طبرانی نے مسعود بن خالد رضی اللہ عنہ سے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ایک بکری بھیجا پھر میں کچھ کام واسطے دوڑا
گیا حضرت آدھی بکری آپ لیکر باقی ہمکو ہی بھیج دیے میں آکر گوشت گھر میں دیکھا اور میری عورت ام خناس سے پوچھا یہہ
گوشت کہاں کا ہی بولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم بکری جو بھیجے تھے اسمیں سے حضرت نے آدھی آپ لیکر باقی ہمکو بھیج دیے
میں بولا بچوں کو کیا واسطے کھانے نہیں دیے بولی سب بچے کھاکر یہہ باقی رہگیا سو ہی اور ہمیشہ ایسا تھا کہ اگر دو تین بکریاں
کاٹتیں تو کفایت نہیں کرتے تھیں روایت کیے ہیں طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
روز مجھے فرمائے ہمارے گھر کو جاکر جو کھانا ہو سو لے آؤ میں جاکر عصیدہ جس میں خرما پڑا ہوا تھا ایک پیالے میں لیکر آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مسجد والوں کو بلاؤ میں دل میں بولا میری خرابی کی کھانا تھوڑا اتنے لوگ آویں تو مجھے ملنے کی
کیا صورت غرض بلانے سے گزیر نتھا سب کو بلایا لوگ حاضر ہوئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیاں اسکے اطراف میں ڈالے
اور فرمائے اللہ کا نام لیکر کھاؤ تمام فراغت سے کھائے اور میں بھی پیٹ بھر کر کھایا جب اس باسن کو اٹھایا تو اسمیں
جس قدر رکھا تھا اتنا ہی تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں کا نشان تھا روایت کیے ہیں بخاری اور مسلم نے
عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مہمان جمع ہوا انہیں کے تیں تنخصر کو

میرے والد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہ ضیافت کرنے لائے اور انکو کھانا کھلانے ہمکو تاکید کرکر آپ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس سدھارے ہم کھانا تیار کرکے اُن صاحبون کو کہے وہ بولے گھر کا صاحب آوے تک ہم نکھائینگے ہم انکی
فہمایشین بہت کئے پر نہ مانے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ آکر پوچھے مہمان کو کھانا کھلائے تو بولے انہون نہ کھاکے آپکی انتظار مین
ہین ابو بکر غصے مین آکر فرمائے قسم ہے اللہ کی مین کھانا نہ کھاؤنگا مہمان بولے ہمکو بھی اللہ کی قسم تم نہ کھاوے
تو ہم بھی نہ کھائینگے ابو بکر لاچار ہوکر کھانیکو بیٹھے نوالا اٹھائے بعد اُس سے زیادہ پاسن مین موجود ہوتا تھا سب
بفراغت کھائے بعد دیکھے اول سے زیادہ باقی ہے پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت بھی اس مین سے
تناول کئے اور جنگ کو لوگ جانے والے تھے انکو بھی اُس مین سے توشہ دئے وہ بارہ جمعدار تھے ہر ہر کے ساتھ کتنی جمعیت
تھی اللہ ہی جانے غرض وہ کھانا اُن تمام کو کفایت کیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہے مین اسلام لائے بعد میرے پر تین مصیبت ہوئے جو ویسی مصیبت کبھی نہ ہوئی ایک وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا
قتل عثمان کا تیسرا توشہ دان گم ہونا لوگ پوچھے توشہ دان کیسا کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھا
حضرت فرمائے ای ابو ہریرہ تیرے ساتھ کچھ کھانا ہے مین عرض کیا یا رسول اللہ خرمے کے چند دانے ہین فرمائے لے آ مین اسکو
حاضر کیا اکیس دانے تھے اُس پر دعا پڑھکر فرمائے دس شخص کو بلوا مین دس شخص کو دعوت کیا وہ آکر بفراغت کھائے
بعد فرمائے بھی دس شخص کو دعوت کر غرض اسیطرح لشکر کے تمام لوگ کو بلاکر کھلائے اور خرما جتنا تھا سو اتنا ہی تھا اسکو
توشہ دان مین ڈالکر فرمائے ای ابو ہریرہ تجھے جب احتیاج ہو تو اس مین ہاتھ ڈالکر لیا کر لیکن اسکو اوندھا کر نہ جھٹک
پھر وہ توشہ دان مین رکھا تھا اور جب احتیاج ہوتی تو اس مین سے نکال لیتا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک میرے
پاس تھا دوسو وسق کے شمار مین اس مین سے لیا عثمان کا قتل جب ہوا اور لوگ میرا گھر لوٹتے تو توشہ دان بھی لوٹ مین گیا
روایت کئے ہین بخاری نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تب میرے پاس گھر مین تھوڑے
جو تھے اُس مین سے مین جو نکال کر کھایا کرتی تھی بہت روز ہوئے بعد اسکو نکالکر پیمایش کئی سو جلد سر گئے روایت کئے ہین
بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے میرے والد احد کے جنگ مین شہید ہوئے اُن پر قرض تھا قرضخواہانکو بولے باغ کا خرما جسقدر ہے اسکو لیکر باقی
قرض معاف کردیو وہ نہ مانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا حضرت آپ تشریف لاکر خرمے کی ڈھیگو مین پھر اور ایک ڈھیگ پر آپ تشریف رکھکر فرمائے تیرے باپ کے قرضخواہونکا قرض
ادا کر مین خرما ماپکر دینا شروع کیا تمام قرض ادا ہوا بعد دیکھا تو خرما جسقدر تھا سو اتنا ہی باقی ہے روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی رجا سے

ہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری کے باغ میں تشریف لیگئے اُس نے درختوں کو پانی دینا تھا حضرت
فرمائے تیرے باغ کے سب درختوں کو میں پانی پہنچا دوں تو مجھے کیا دیگا بولا میں تمام روز مشقت کرتا ہوں پر تمام درختوں
کو پانی پہنچا نہیں سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے خرمے کے سو دانے دے میں تمام درختوں کو پانی دیتا ہوں تب
اسنے قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈول لیکر دس ڈول ڈالے کہ اسمیں تمام درختوں میں پانی ہی ہوگیا اور باغ والا کہنے
لگا کہ اب تھوڑا رکھو نہیں تو میرا باغ ڈوب جاگا اور وہ سو دانے لاکر حاضر کیا حضرت انکو تناول کیے اور ہمراہ جو لوگ تھے انکو
بھی کھلائے سب فراغت پائے بعد اسکے سو دانے جو تھے رہ گئے روایت کئے ہیں مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ام مالک ایک عورت
تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں ہدیہ میں گھی بھیجا کرتی اسکے بچے سالن مانگتے تو وہی ہدیہ کی کپی دیکھتی اسمیں گھی ہوتا
بہت روز تک ویسا ہی نکلتا تھا ایکبار اُس میں کا تمام گھی نچوڑ لئی سو وہ ختم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی فرمائے اگر
اسکو نہ نچوڑتی تو ہمیشہ وہ ویسا ہی رہتا روایت کیے ہیں طبرانی اور بیہقی نے ام اوس بہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایکبار بدلی میں
گھی ڈال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجی حضرت سب گھی لیکر تھوڑا اسکے لیے چھوڑ دیئے اور اُس پر دعا پڑھکر پھونکے اور پھیر
بھیج دیے دیکھی اسمیں گھی بھر رہی ہے سمجھی شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول نہ فرمائے پھیر دیئے ہیں تو وہ حضرت پاس گئی حضرت
فرمائے ہیں تو اس میں کا گھی لے چکا پر اللہ تعالی برکت دیا ہی تو اسکو اب کھا پھر میں آکر اسی گھی کو کھایا کرتی تھی عثمان
رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اسی کو خرچ کرتی تھی احتیاج اور گھی لینے کی نہوئی بعد علی او معاویہ رضی اللہ عنہما کے جنگوں میں
وہ بدلی جاتی رہی روایت کئے ہیں ابو یعلی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ میری ماں
اپنی بکری کا مسکہ جمع کرکر اسکو پگلائی اور بدلی میں ڈالکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجی حضرت گھی خالی کر
بدلی دے دئیے میں اسکو لاکر میخ سے لگایا بعد ام سلیم بدلی دیکھے تو بھر کر گھی ٹپک رہی ہے حضور میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حاضر ہوکر تعجب سے عرض کیے حضرت فرمائے تعجب کیا کرتے ہو تم خدا تعالی نے پیغمبر کو جیسا کھلایا ویسا ہی
ہمکو اللہ تعالی برکت بھیجا تم اسکو کھایا کرو اور لوگوں کو بھی کھلاؤ ام سلیم اگر گھی اسمیں سے نکال نکال اپنے لوگوں
کو تقسیم کئے اور باقی رہا سو اسکو دو مہینے تک کھاتے تھے روایت کئے ہیں بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ
انصار کا کوئی شخص ایکبار اپنے گھر میں آیا دیکھا کھانے کی نہایت تنگی ہے جنگل میں جاکر دعا کیا یا اللہ ہمکو روٹی دے
پھر گھر میں آکر دیکھا طبق میں روٹیاں بھرکے ہیں اور چکی سے آٹا گر رہا ہے عورت سے پوچھا بولی اللہ تعالے

ہمکو یہہ رزق غیب سے بھیجا چکی جھتک کر آتا جھار لئے بعد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر یہہ کیفیت عرض
کیا حضرت فرمائے اگر اسکو تم نہ جھارتے تو قیامت تک اس مین سے آتا نکلتا رہتا تھوڑا پانی بہت ہوا
اور پانی زمین سے نکلا سو معجزہ روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہما سے کہے ذات الرقاع کے غزوے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وسیع بیابان مین اترے اور قضائے حاجت کر
کر وضو کے واسطے پانی طلب کئے کسی کے پاس پانی نتھا جابر کو فرمائے فلانا انصاری میرے خاطر پانی رکھا کرتا ہے اس کے
پاس جا کر دیکھو مشک مین کچھہ ذرہ پانی بھی ہو تو لے آو مین جا کر دیکھا اسکی مشک مین پانی کا ایک قطرہ اتنا ہے اگر
انڈیلے تو مشک کی خشکی اسکو جذب کر لیگی مین حاضر ہو کر اطلاع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مشک کو منگوا کر
اپنے دست مبارک مین پکڑے اور کچھہ آہستہ پڑھکر اسکو نچوڑنے لگے اور فرمائے کسی پاس بڑا کونڈا ہو تو لے آو لوگ کونڈا
حاضر کئے حضرت اپنا دست مبارک اس مین رکھے اور جابر کو حکم کئے تم بسم اللہ بولکر پانی میرے ہاتھہ پر ڈالو پھر پانی کا
فوارہ حضرت کی انگلیوں سے اترنے لگا اور کونڈا بھر گیا فرمائے ای جابر لوگون کو کہہ دیو اگر پانی کی احتیاج ہو تو لیوین لوگ
پانی لینے اور مشکان بھرنے لگے پھر سب فراغت پائے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک نکالے کونڈا وہین لبریز تھا روایت
کئے ہین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے حدیبیہ مین لوگون کو تشنگی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمع ہوے حضرت کے روبرو ایک ڈولچی
تھی اس سے وضو کر پوچھے لوگ کیا واسطے جمع ہین عرض کئے پینے اور وضو کرنے پانی نہین مگر یہی ڈولچی جو حضور مین ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس مین رکھے پانی جوش کھا کر چشمے کے مانند نکلنے لگا لوگ اسکو پئے اور وضو بنائے جابر سے
پوچھے تم لوگ کتنے تھے کہے پندرہ سو آدمی تھے اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تو ہمکو کفایت کرتا روایت کئے ہین واقدی اور ابو نعیم نے
ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم لشکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تشنگی نہایت ہوئی سو یہہ نوبت ہوئی
آدمی اور گھوڑے اور اونٹ تشنگی سے مر جائین یہہ حال دیکھہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھگل منگوائے اس مین پانی
کچھہ تھوڑا سا باقی تھا اور اپنے انگلیان اس مین ڈالے انگلیون مین سے پانی کا چشمہ نکلنے لگا لوگ آپ پئے اور تمام جانورون
کو بھی پلائے آدمی تیس ہزار تھے اور اونٹ بارہ ہزار اور گھوڑے بارہ ہزار اور بھی ایک روز پانی نتھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسید بن حضیر کو پانی کے لئے روانہ کئے وہ صاحب جا کر ایک عورت کو حاضر کئے جس کے پاس پانی کی ایک چھگل تھی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم دعا مانگ کر لوگون کو فرمائے اس مین سے پانی لیو لوگ تمام پئے اور اپنے گھوڑے اونٹون کو پلائے اور

مشکان بھر لئے اور اُس جھگل مین اتنے پر بھی پانی جوش سے ابل رہا تھا روایت کیے مین بخاری اور مسلم نے انس رضی
اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگوائے وہان پانی نتھا بدقت کسی نے کٹورے مین تھوڑا پانی لایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اُس پاس مین رکھے انگلیون سے پانی اُبلنے لگا اور جو لوگ حاضر تھے تمام اُس
سے وضو کئے اور مین شمار کیا تو اسی شخص تھے جو اُس سے وضو کئے بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ یہہ معجزہ قبا مین
واقع ہوا روایت کئے مین بخاری اور مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ہم سفر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے لوگ پانی نہین کر کر شکایت کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک
شخص کو دیکر فرمائے تم دونون پانی کہان ہی سو تلاش کر کر لاو یہہ صاحبان جاتے جاتے راہ مین دیکھے ایک عورت اونٹ پر پکھال
ڈالکر پانی بھر لیجاتی ہی اسکو پوچھے پانی کہان ہی بولی مین کل کے روز اسوقت پانی بھر کر نکلی ہون اُسکو لیکے تو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس چل پوچھی کیا وہ جسکو لوگ صابی کہا کرتے ہین کہے ہو غرض اسکو حضور مین حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی
کو کسی ظرف مین ڈلوا کر آپ اُسمین کلی کئے اور فرمائے اس پانی کو بھی پکھال مین بھر دیو اور لوگون مین منادی کرو پانی کی
کی احتیاج جسکو ہو آکر لین لوگ آئے اور کوئی آپ پیا اور کوئی جانور کو پلایا بعد تمام اپنے ساتھ کے مشکان بھر لئے اور
وہ عورت کھڑی ہو کر دیکھ رہی تھی کہ اپنے پانی کو کیا کرتے ہین غرض لوگ تمام فراغت پائے بعد دیکھی کہ اول سے اب زیادہ
پانی ہی بہت متعجب ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس کو کچھ توشہ دیو پھر خرما اور آٹا اور سا تو بہت سا جمع کر کر اُسکو دئے
اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھ تیرا پانی جس قدر تھا سو اتنا ہی ہی ہم لینے سے کچھ تیرا نقصان نہوا لیکن اللہ
تعالی ہمکو پلایا بعد وہ عورت اپنے گھر کو گئی اسکے لوگ پوچھے کیا تجھے آج دیر لگی بولی آج مین ایک عجب تماشا دیکھی دو شخص
آکر میرے تئین فلانے پاس لیگئے مین گئی بعد پانی کا قصہ ہوا اور تمام گذرا سو بیان کی اور بولی یا وہ آسمان و زمین کے درمیان کا بڑا ساحر
ہی یا مقرر اللہ کا رسول ہی القصہ صحابہ اسکی اطراف کے قبیلے والون کو غارت کرتے اور اسکے قبیلے کا قصد نہین کرتے وہ
عورت اپنے لوگون کو ایک روز بولی دیکھو وہ لوگ اس پانی لینے کا خاطر کر کر ہمارا تاخت و تاراج نہین کرتے ہین ہم انکا
دین قبول کرنا بہتر ہی اسکی رہنمائی سے وہ تمام قبیلہ ایمان لایا روایت کئے مین مسلم نے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے
کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کئے سو ایکبار شب کو چلکر آخر شب اترے اور آرام کئے لوگ
بھی تمام سو گئے ہوشیار نہین ہوئے مگر جب آفتاب کی گرمی بدن پر لگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم متفکر

پاس سے لیکر وضو کئے اور فرمائے اس مین کا پانی جتن رکھو اسکا ایک شان ہوگا غرض وہان سے کوچ کئے اور دن چڑہا پیاس
سیسر آیا لوگ کہنے لگے ہم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کاہی کو ہلاک ہوتے پانی پینے کا کٹورا
لاؤ اور میرے پاس سے میضاۃ لیکر پانی کٹورے مین ڈالے اور ابو قتادہ کو کہے تمام کو پلاؤ پھر تمام لوگ فراغت سے پئے اور
کوئی تشنہ نرہا روایت کئے ہین احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے
ایکروز صبح کو لشکر مین پانی نتھا سو کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے کچھ تھوڑا پانی بھی ہو
تو لاؤ غرض کسی نے تھوڑا پانی ایک ظرف مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انگلیان اس مین ڈالے پھر مین دیکھا انگلیون مین
سے پانی کا جھر نکلتا تھا بلال کو فرمائے لوگون مین منادی کردیو آکر وضو کرین روایت کئے ہین ابو نعیم نے علی سلمی رضی
اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایکبار اگر قاحہ مین جسکو سقیا کہتے ہین اترے وہان پانی نتھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لوگون کو پانی کے اوپر اتے روانہ کئے اس عرصے مین ایک صاحب پان لیتے تھے سو کنکرون کو اپنی انگلی سے
کھلوتے تھے دیکھے تو مٹی مین کچھ تراوت نمود ہوئی بھی تھوڑی مٹی سرکائے یکایک پانی کا جھر نکلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اطلاع کئے حضرت تشریف لاکر آپ بھی پئے اور تمام لوگون کو جو ساتھ تھے پلائے اور فرمائے سُقیاسقا کموھا
اللہ تعالی یعنی یہ پانی کا حصہ ہے جو تمکو اللہ تعالی پلایا اور وہ چشمہ ہمیشہ جاری ہوا اور اس کا نام سقیا کرکے مشہور ہوا
روایت کئے ہین طبرانی اور ابو نعیم نے ابی لیلی انصاری رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر
مین تھے لوگ تشنگی کی شکایت حضرت پاس لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک گڑا کھودو اور اسپر کرتہ ایک
کسی بچھا کر اپنا دست مبارک اس پر رکھے اور فرمائے کسی پاس پانی کچھ ہو تو بسم اللہ بول کر میرے ہاتھ پر ڈالے ایک
صاحب نے ڈولچے مین پانی تھوڑا تھا سو لاکر ڈالا مین دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلیون کے درمیان سے پانی کے جھرے
نکلے لگے اور لوگان اور جانوران تمام پانی پیکر سیراب ہوئے روایت کئے ہین ابن السکن بشر بن معاویہ بن ثور بکائی سعدی
سے کہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک کنوان کھودے لیکن اسکا پانی نہایت
شور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھاگل مین پانی ڈالکر میرے حوالے کئے اور فرمائے اس پانی کو لیجا کر اس کنوے مین ڈال پھر
مین وہ پانی لیجا کر کنوین مین ڈالا پھر کنوین کا پانی نہایت شیرین ہوا اور وہ کنوا یمن مین ہے روایت کئے
ہین حارث بن اسامہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے زیاد بن حارث صدائی سے کہے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

تھا سفر مین ایک روز صبح صادق طلوع ہونیکے وقت سواری پر سے اتر کر قضاے حاجت سے فراغت پائے اور پوچھے کہ
وضو کو پانی ہی مین بولا تھوڑا پانی ہی وضو کو بس ہوگا حضرت فرمائے اسکو باسن مین ڈالکر لے آ مین اسکو باسن
مین ڈالکر حاضر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس مین رکھے حضرت کے انگلیون سے پانی کا فوارہ
نکلنے لگا حضرت فرمائے لوگون مین منادی کرو پانی ضرور ہو تو آکر لین تمام لوگ آکر اپنے مشکون مین پانی بھر لئے بعد
مین عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جگہہ مین ایک کنوا ہی اسکا پانی برسات مین بہت ہوتا اور تابستان مین خشک
ہوجاتا ہماری قوم پانی رہنے کے وقت جمع ہوتے ہین جب خشک ہوتا ہی تو سب متفرق ہوکر جہان کہین پانی ہی جاتے
ہین اب ہم اسلام لائے اطراف کے لوگ ہمارے دشمن ہوئے آپ دعا کیجئے تا اسمین ہمیشہ پانی رہے اور ہمارا قبیلہ متفرق نہ ہووے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس کنکر منگواکر اپنے دست شریف مین لئے اور دعا پڑھکر میرے حوالے کئے اور فرمائے انکو لیجاکر کنوے مین
بسم اللہ بولکر ایک ایک کنکر ڈال پھر ہم ویسا ہی ڈالے کنوا اس قدر گہرا ہوا کہ انتہا اسکا نہین لگتا تھا اور کبھی اسکا پانی
خشک نہ ہوا روایت کئے ہین بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ قبا مین ایک کنوا تھا ایک پکھال پانی اس سے سینچین
تو پانی اسمین نہین رہتا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پانی ایک ڈولچی منگواکر وضو کئے یا اپنا لعاب شریف اس مین
ڈالے اور فرمائے اس پانی کو کنوین مین ڈالو پھر کبھی وہ کنوا خشک نہ ہوا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ایک روز ابوطالب چچا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالمجاز مین تشنگی سے بیتاب ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انکے ہمراہ تھے التجا کئے حضرت اپنی ایڑی زمین
پر مارے زمین سے پانی جاری ہوا اور انھون نے پیا ان حدیثون کے سوا اور کئی بار پانی نکلا ہی چنانچہ سابق غزوات کے بیان مین مذکور
ہوا دودھ بہت ہونا اور روایات بکری دودھ دینی سو معجزہ روایت کئے ہین بخاری نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہے قسم ہی اسکی جو اسکے سوا کوئی اللہ نہین مین بھوک سے اپنے جگر کو زمین سے لگاتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا ایکبار بہت بھوکا
تھا آکر راہ مین بیٹھا ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے انسے قرآن کی آیت پوچھا شاید مجھے اپنے ساتھ لیجاکر کھانا کھلاوے لیکن آیت پڑھکر چلے گئے بعد عمر رضی
اللہ عنہ گذرے انسے بھی پوچھا وہ بھی آیت پڑھکر گئے بعد ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے دیکھکر تبسم کئے اور میرے دل کا مطلب
سمجھ کر فرمائے میرے ساتھ آ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے مین تشریف لیگئے مین بھی جاکر اذن چاہا مجھے اذن دئے اور دیکھے قدح مین
دودھ ہی پوچھے یہہ کہان سے آیا گھر کے لوگ کہے فلانہ شخص ہدیہ بھیجا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے ای ابوہر اہل صفہ
کو بلا وہ چند مسلمان تھے محتاج کہ انکا کوئی نہ تھا اور وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان کے مہمان تھے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم پاس کچھ صدقہ آوے تو آپ اسکو نہیں کھاتے انھین کو دیتے اور کہین سے ہدیہ آوے تو آپ بھی کھاتے اور انکو
بھی کھلاتے غرض انکو بلانے کا حکم کیے سو میرے جی کو اچھا نہ لگا اور دل مین بولا صفے والے آوین تو یہہ دودھ کہان بس
ہوتا مجھے امید تھی کہ یہہ دودھ تمام مین پی جاؤن تا مجھے قوت آوے اب وہ لوگ آوین تو مجھی کو فرماینگے انکو پھر
تک پہنچا کیا صورت لیکن اللہ تعالی کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننے بن گذر نہتی لاچار جا کر انکو بلوا یا
سب جمع ہوے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای ابو ہریرہ قدح لیکر لوگون کو پلا مین قدح ایک ایک
پاس لیجاتا تھا وہ فراغت سے پیکر سیر ہوتا اور قدح میرے حوالے کرتا جتنے لوگ جمع تھے تمام پیے مین قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نزدیک لیگیا حضرت قدح اپنے دست شریف مین لیکر میری طرف دیکھے اور تبسم کرکر فرمائے ای ابو ہر اب مین اور تو پینا باقی
ہی مین عرض کیا درست فرمائے بیٹھکر پی مین خوب سا پیا فرمائے اور بھی پی سو مین پیا فرمائے اور پی آخر مین عرض کیا یا رسول اللہ
قسم ہی اسکی جو آپکو رسول حق کرکر بھیجا اب پینے جگہہ نہین تب حضرت قدح میرے پاس سے لیکر اللہ تعالی کا حمد لیے اور بسم
اللہ بولکر باقی جو رہا تھا آپ پیے روایت کیے مین ابن سعد و بیہقی و ابو نعیم و ابن السکن نے نافع بن حارث بن
کلدہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام مین اترے اور ہم چار سو آدمی کے قریب تھے وہان پانی نہتا لوگ
تشنگی کی شکایت کرنے لگے یکایک ایک بکری جنگل سے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑے ہوی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسکا دودھ نچوڑکر تمام لوگون کو پلائے بعد مجھے فرمائے ای نافع اس بکری کو تو لے لیکن مین سمجھتا ہون
تو اسکو نہ رکھ سکیگا غرض مین میخ زمین مین گاڑکر اسکو مضبوط باندھا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام کیے اور لوگ
بھی اپنے ٹھکانون مین سو گئے جب اٹھے تو دیکھے بکری کی رسی کھل گئی ہی اور بکری نہین ہی جا کر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمائے مین اول ہی کہہ دیا تھا کہ تم اسکو نہ رکھ سکوگے جس نے اسکو بھیجا وہی اسکو لیگیا
روایت کیے ہین طیالسی وغیرہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے مین لڑکا تھا مکے مین عقبہ بن ابی معیط کی بکریان
چراتا سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کافرون کی اذیت سے نکل آئے اور مجھے فرمائے کچھ دودھ
ہمکو پلا دیگا مین بولا امین ہون غیر کا مال کیسا دیون حضرت فرمائے بات بکری جس پر نر نہین کیا ہو تو لے آ مین ویسی
بکری لایا ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو پکڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کاس کو ہاتھ لگا کر دعا مانگے کاس مین دودھ
بھر آیا ابو بکر دیکھکر ایک تونگا پتھر کا لائے حضرت اس مین دودھ نچوڑکر آپ بھی پیے اور ابو بکر کو پلائے بعد مجھے بھی پلائے

اور کاسہ کو بولے چرجا سو کاسہ چرگئی روایت کئے ہین بیہقی نے ابی العالیہ سے کہے ایک وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ جمع تھے حضرت انکے واسطے کھانا منگوائے حضرت کے نون محل سے کچھہ آیا بعد گھر مین ایک دیات بکری تھی اسکی کاسر پر دست مبارک پھرائے کاسہ بھر آئی کو ندا منگواکر دودھہ نچوڑے اور محلات مین ایک ایک کو ندا بھیجے بعد بھی نچوڑکر سب کو پلائے روایت کئے ہین احمد اور طیالسی وابن سعد او بیہقی نے لڑکی سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہما کے کہی خباب جنگ کو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کو تشریف لاکر خبر لیا کرتے اور ہمارے یہان بکری تھی اسکو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھہ نچوڑنے لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے یہان پاس کوئی بڑا ہو تو لاؤ پھر مین آتا گندہ سو کوندا لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دودھہ نچوڑے سو وہ بھر گیا حضرت فرمائے تم بھی پیو اور اپنے ہمسائے والون کو بھی پلاؤ پھر مین ہر روز اس بکری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاتی وو ہین دودھہ نچوڑتی بعد خباب آئے سو انھون نچوڑے تو ویسا نہ ہوا اور سابق مین جسقدر دیا کرتی تھی اتنا ہی دی میری والدہ کہی ہماری بکری کو تم بگاڑ دئیے کہے وہ کیا بولی ہر روز یہہ کوندا بھر کے دودھہ دیتی تھی تم نچوڑے سو کچھہ دودھہ نہ نکلا خباب پوچھے روز کون دودھہ نچوڑتے تھے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خباب بولے واللہ حضرت کے ہاتھہ کی برکت تھی کیا مجھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر کرتے ہو روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابی قرصافہ سے رضی اللہ عنہ کہے میرا اسلام لانیکا سبب یہہ تھا مین یتیم ہوا میری والدہ اور خالہ مجھے پرورش کرتے اور مین بکریان چراتا خالہ بولتی تو محمد پاس مت جا تجھے گمراہ کریگا مین انکی بات نہ مانکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور حضرت کا سخن سنا کرتا اور شام کو بکریان ہانک کر گھر کو لے آتا چارہ نہ ہونیکے باعث بکریان دودھہ نہین دیتے گھر مین پوچھتے بکریان کیا واسطے دودھہ نہین دیتے ہین کہتا مجھے معلوم نہین غرض ایک روز میں جاکر اسلام لایا اور بکریان کا احوال عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ بکریان میرے پاس لے آ پھر مین بکریان سب حضرت پاس لیگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے کاسون پر اور پیٹھہ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا کئے بکریان فربہ ہوگئے اور کاسہ دودھہ سے بھر گئے مین گھر کو لیگیا خالہ دیکھہ کر بولی ہان ایسا چرانا ہیں یہہ قصہ جو گذرا سو بولا پھر میری خالہ اور والدہ دونون ایمان لائے روایت کئے ہین مسلم نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہے مین اور میرے دو آشنا تھے نہایت فاقہ کشی مین قریب تھا کہ سماعت اور بصارت جاتی ہین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے حضرت ہمکو تین بکریان دیکر فرمائے تم انکا دودھہ پیا کرو پھر ہم انکا دودھہ نچوڑکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

واسطے ایک حصہ رکھتے باقی ہم پیا کرتے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر سلام ایسا کرتے ہوشیار ہو سو شخص
سنتا اور سوتا سو شخص ہوشیار ہوتا اور وہ دودھ نوش فرماتے غرض ایک روز شیطان میرے دل مین ڈالا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو انصار کے یہان سے تحفے آیا کرتے ہین اور اس دودھ کی احتیاج نہین وہ بھی پیجا میرے مین
اُسکو لیکر پیگیا بعد مجھے بہت ندامت ہوئی مین اپنے تئین کہنے لگا تو یہہ کیا حرکت کیا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لا یگے اور دودھ نہین ہو دیکھ کر تجھے بد دعا کر ینگے اور تو ہلاک ہوگا اسی گفت و گو مین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی عادت پر تشریف لائے اور نماز جو پڑھنا تھا سو ادا کئے بعد دیکھے دودھ نہین سو ہاتھ اٹھائے مین
سمجھا کہ اب بد دعا کرتے ہین اور مین ہلاک ہوتا ہون اور فرمایا اللہ مجھے جو کھلاوے تو اسکو کھلا اور جو پلاوے تو اسکو پلا
یہہ سنکر مین اٹھا اور چھری لیکر چلا تا ان بکریون سے ایک اچھی بکری ذبح کر کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤن دیکھا
تو سب بکریون کے کاس تھن مین بہر لیکر دودھ اتنا نچوڑا کہ کف اوپر آیا پھر حضرت کو لا کر پلایا روایت کئے ہین
بیہقی فے بنی قیس کے ایک شخص سے کہا ایکبار ہمارے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے یہان ایک اونٹنی تھی بہت شریر لوگ
اسکے نزدیک نہین جاتے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس گئے اور اپنا دست شریف اسکے کاس کو لگائے کاس مین دودھ
اترا اسکو نچھار کرئیے روایت کئے ہین ابن سعد نے سالم ابن ابی الجعد سے کہے دو شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کام واسطے
روانہ کئے وہ عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو کھانے کچھ نہین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک چھگل لاو اور اس مین پانی
ڈالو پھر چھگل مین پانی بھر کر اسکا منہہ بند کئے اور فرمائے اسکو لیکر فلانے مقام پر جاو اللہ تعالی تمکو کھانا دیگا غرض وہ
دونون شخص اس مقام پر پہنچکر چھگل کھولے تو اسمین دودھ و مسکہ ہی وہ دونو اسکو کھائے حضرت کی
دعا سے بھوک پیاس گئی سو معجزہ روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو کھڑے ہوے حضرت انکے چہرے طرف نظر کئے بھوک سے چہرا زرد ہوگیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا دست شریف انکے سینے پر رکھ کر فرمائے اَللّٰهُمَّ مُشْبِعَ الْجَاعَةِ وَرَافِعَ الْوَضِيعَةِ ارْفَعْ فَاطِمَةَ
بِنْتَ مُحَمَّدٍ عمران کہتے ہین پھر مین بی بی کے چہرے پر دیکھا تو چہرے سے زردی دفع ہوئی پھر بعد مین بی بی سے ملکر پوچھا
تو فرمائی عمران اس دعا کے بعد مجھے بھوک نہ لگی روایت کئے ہین قاسم بن ثابت نے مسور بن مخرمہ سے کہے حفش بن عقیل کے تیئر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سا تو کھلائیے سو انکو بھوک پیاس نہ لگی جمادات اور حیوانات سخن کئے سو معجزہ
روایت کئے ہین ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے بدر کے جنگ سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرے تو بھوکے
تھے راہ مین ایک یہودیہ طبق سر پر لیکے آئی اُس مین گوشت بکرے کا بھونا ہوا تھا اور عرض کی یا محمد مین خدا سے نذر
کی تھی کہ اگر تم جنگ سے بچکر آویگے تو یہہ بکری بھونکے کھلاونگی حضرت اسکو کھانا چاہے اللہ تعالیٰ گوشت کو گویا کیا سو
پکارا تھا کہ یا رسول اللہ آپ تناول نہ فرمانا کہ اُس نے زہر ملائی ہی روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابونعیم وغیرہ
جابر رضی اللہ عنہ سے کہے غزوۂ ذات الرقاع سے جب ہم پھرے یک اونٹ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کودنے لگا
حضرت فرمائے یہہ اونٹ اپنے صاحب کی شکایت کرتا ہی کہ سالہا اپنے سے محنت لیا اب کاٹنے کا ارادہ رکھا ہی اور جابر کو
فرمائے تم جاکر اُس کے صاحب کو بلواؤ جابر کہے وہ کون ہی سو مین نہین جانتا حضرت فرمائے تم اونٹ کے ساتھ جاو وہ اپنے
صاحب کو بتاویگا پھر اونٹ میرے روبرو جلد چلنے لگا اور اپنے صاحب پاس لیجا کے کھڑے ہوا مین اسکو بلاکر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیا یا حضرت پوچھے اس اونٹ کا کیا قصہ ہی اس نے بولا اس اونٹ کی عمر بیس سال ہوئی اب ہم اسکو نحر کرنا
چاہیے حضرت فرمائے اسکو بیچو مین خرید کرتا ہون مالک عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کو دیتا ہون حضرت فرمائے
ایسا ہی تو تم اسکی اجل آنے تک خبر لیا کرو روایت کئے ہین خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم راہ چلتے تھے
ایک ناگ سیاہ رنگ آیا اور اپنا سر حضرت کے کان پاس رکھ کے کچھ بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن شریف اسکے کان پاس
رکھ کر کچھ فرمائے بعد ایسا غیب ہوا گویا زمین نگل گئی مین عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اُس سے بہت اندیشہ ہوا کہ آپکو ایذا کچھ
کہان پہنچاتا ہی حضرت فرمائے وہ جنون کے یہان سے ایلچی آیا تھا ایک سورہ بھول گئے سو پوچھنے بھیجے تھے پھر مین اسکو یاد
دلوایا روایت کئے ہین بزار اور ابونعیم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک اعرابی آکر عرض کیا یا رسول اللہ مین اسلام
لایا ہون آپ کچھ معجزہ بتلاو تا یقین مجھے زیادہ ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیا چاہتا ہی سو کہہ بولا اس درخت کو آپ
بلوانا حضرت فرمائے تو جاکر اسکو بلا اعرابی اس درخت پاس جاکر کہا تیرے تئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہین
درخت سیدھے اور بائین طرف ہلکے اُکھڑا اور حضرت پاس آکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اعرابی بولا آپ
اسکو حکم کرنا تا اپنے مکان پر جاوے حضرت اُس درخت کو کہے اب تو اپنے مکان پر جا وہ درخت پھر اپنے مکان پر گیا روایت کئے ہین
طبرانی اور ابونعیم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین تشریف لیگئے تھے پیچھے سے آواز آیا یا رسول اللہ حضرت

پہرکر دیکھے تو کوئی نہین مگر ایک ہرن باندھی ہی حضرت کو دیکھکر عرض کی یا رسول اللہ یہان تشریف لاؤ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اسکے پاس جاکر بولے کیا کہتی ہی ہرن فصیح زبان سے عرض کی یا رسول اللہ اس پہار مین میرے دو بچے ہین آپ مجھے چھوڑے تو مین انکو
دودھ پلا کر آتی ہون حضرت فرمائے اگر تو نہ آوے تو کیا کرنا وہ عرض کی اگر مین نہ آوے تو اللہ تعالی مجھے عشار کا
عذاب دیگا حضرت اسکو چھوڑ دئے وہ اپنے بچون کو دودھ پلاکر پھر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو باندھتے تھے کہ
اتنے مین ہرن کو باندھ رکھا تھا سو اعرابی ہشیار ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو کچھ حاجت ہی فرمائے ہان اسکو چھوڑ دے
اعرابی ہرن کو چھوڑ دیا ہرن ارتے اور کہنے لگی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ روایت کئے
ہین احمد اور ابن سعد اور بزار اور حاکم اور بیہقی وغیرہ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک جرویہ حرۃ پاس بکریون
کو چراتا تھا سو لاندگا ایک بکری کو پکرا جرویہ چاہا کہ اسکے منہہ سے چہراوے لاندگا بولا اللہ تعالی مجھے دیا سو رزق
کو تو کیا واسطے چہراتا ہی جرویہ بولا تعجب لاندگا بات کرتا ہی لاندگا بولا اس سے زیادہ تعجب وہ ہی کہ رسول اللہ دو حرون
کے بیچ لوگون کو گذرے قصون کی اور ہونہار خبرون کی خبر دیتے ہین اور تم ایمان نہین لاتے یہہ سنکر جرویہ مدینے کو آیا اور
ایمان لایا اور اپنے پر بیتا سو قصہ بیان کیا روایت کئے ہین ابن عساکر نے ابی منظور سے کہے خیبر کی غنیمت جو ہاتہہ لگی اس
مین ایک سیاہ دراز گوش تھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائے حضرت اس دراز گوش کو پوچھے تیرا نام کیا ہی
بولا یزید بن شہاب اور بولا میرے اجداد مین ساٹہہ دراز گوش تھے ان تمام پر انبیا ہی سوار رہتے آئے اب میرے جد کی نسل مین
میرے سوا کوئی باقی نہین اور انبیا مین آپکے سوا کوئی نہین مجھے آرزو تھی کہ آپ مجھہ پر سوار ہونا سو مین ایک یہودی کے
یہان تھا اسکو عمدا گراتا تھا اور وہ مجھے چارا پیٹ بہرکے نہین دیتا تھا اور مجھے مارتا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسکو اپنی سواری خاص مین رکھے اور اسکو فرمائے تیرا نام یعفور ہی غرض وہ حضرت کی سواری مین تھا حضرت
کے تئین کسی کو بلوانا منظور ہوتا تو اس دراز گوش کو بھیجتے وہ جاکر اس شخص کے دروازے کو اپنے سر سے مارتا جب وہ نکلے تو
اپنے سر سے اسکو اشارہ کر لیجاتا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے وہ دراز گوش غم سے جاکر ابو الہیثم بن التیہان کے
کنوئین مین پرا اور اسمین موا روایت کئے ہین طبرانی وغیرہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون مین تشریف رکھے تھے ایک اعرابی گھورپھور لایا اور بولا لات و عزی کی قسم مین تم پر ایمان نہ لاونگا جب تک یہہ جانور
ایمان نہ لاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پکارے گھورپھور اس نے زبان فصیح سے بولا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

یا رسول رب العالمین فرمائے تو کسکی بندگی کرتا ہی بولا اسکی بندگی کرتا ہون کہ آسمان پر اسکا عرش ہی اور زمین پر اسکی سلطنت اور دریا مین اسکی راہ اور جنت مین اسکی رحمت اور دوزخ مین اسکا عذاب بعد فرمائے مین کون ہون بولا رسول رب العالمین اور خاتم النبیین جسنے آپکی تصدیق کیا تو فلح پایا اور جو کوئی تکذیب کیا تو ہلاک ہوا یہہ سنکر اعرابی ایمان لایا روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے تھے اور حضرت تنہا تھے سو مین آکر حضرت پاس بیٹھا بعد ابو بکر آئے بعد عمر بعد عثمان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سات کنکر تھے انکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دئیے وہ کنکر انکے ہاتھ مین تسبیح کرنے لگے شہد کی مکھیان کے آواز کی سا آتا تھا بعد زمین پر انکو رکھے تو وہ آواز بند ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اٹھا کر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دئیے انکے پاس بھی ویسا ہی تسبیح کئے بعد رکھے تو چپ ہوئے پھر انکو عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دئیے انکے پاس بھی آواز آیا بعد رکھہ دئیے انس کی روایت مین آیا ہی پھر بعد ان کنکرون کو دوسرے لوگون کے ہاتھ مین دئیے تو آواز نہ آیا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے حضرموت سے چند لوگ آئے اشعث بن قیس بھی انھین مین تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے ہم دل مین کچھہ رکھکر آتے ہین آپ نبی ہو تو بیان کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سبحان اللہ ایسا تو کاہن سے پوچھتے ہین کاہن اور کہانت دوزخ مین ہین پھر انھون کہے آپ نبی ہین کر کر ہم کیسا سمجھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی مین کنکر اٹھا کر فرمائے یہہ کنکر گواہی دیتے ہین سو کنکر دست شریف مین تسبیح کرنے لگے اور وہ لوگ ایمان لائے روایت کئے ہین ابو الشیخ کتاب العظمۃ مین انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ثرید لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ کھانا تسبیح کرتا ہی لوگ عرض کئے یا رسول اللہ کیا آپ آواز سنتے ہین فرمائے ہان بعد فرمائے اس پاس کو فلانے پاس لیجاؤ انھون بھی آواز سنے بعد کہے فلانے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے وہان سے کہے فلانے پاس لیجاؤ وہ بھی آواز سنے بعد فرمائے اب یہان لاؤ ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہہ تمام لوگون پاس لیجاوین تو بہتر ہی حضرت فرمائے اگر کسی کے پاس آواز نہ کرین تو کہینگے کہ اس سے کچھہ گناہ صادر ہوئی ہی جو اس پاس آواز نہ آیا اور وہ ظرف اپنے پاس منگوائے روایت کئے ہین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے مسجد نبوی مین ہوے کا ایک تنہ تھا اس پاس کھڑے رہکر حضرت خطبہ پڑھا کرتے جب منبر تیار ہوا حضرت اس پر کھڑے ہوئے تو وہ تنہ رونے لگا بچہ رو سا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر کر اسکو اپنے گلے سے لگائے وہ سسکتا تا چپ ہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائے اسکے پاس ذکر الہی جو موقوف ہوا اسکے فراق پر وہ رویا دارمی کی روایت مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسکے پاس تشریف لیجا کر اپنا دست مبارک اُس پر رکھے اور فرمائے اگر تو چاہتا ہی تو قدیم مکان پر تجھے رکھا دون
سا تو ہین جیسا تھا ویسا ہی رہ نہین تو تجھے بہشت مین بو نگا وہان کے نہرون کا پانی پیکر تو اگیگا بار آور ہوگا اور
اللہ تعالی کے دوستان تیرے پھلون کو کھلینگے پھر وہ بہشت مین رہنا اختیار کیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے
ابی اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز عباس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے تمسے کچھ کام ہی سبان تم اور
تمہارے بچے کہین مت جاو غرض بعد الصباح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر کو تشریف لیگئے اور اپنی چادر عباس پر اور انکی
اولاد پر اڑھا کر فرمائے ای رب انھون میرے چچا ہین اور یہہ سب میرے اہل بیت ہین انکو تو آتش سے چھپا جیسا مین چادر سے
چھپایا سون پھر دہلیز اور دیوار دونون سے آواز آیا آمین آمین آمین روایت کئے ہین ابن عساکر نے کہ ابی بکر صدیق رضی
اللہ عنہ سے کوئی شخص پوچھا آپ ایمان لانے کے قبل کوئی دلیل نبوت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھے تھے
فرمائے قریش اور انکے غیر سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلیل دیکھا اور مین جاہلیت مین
ایک روز درخت کے نیچے بیٹھا تھا ڈالی یکایک جھک کر میرے سر پر آئی مین تعجب سے اسکو دیکھنے لگا پھر وہ ڈالی سے آواز
آیا فلانے روز نبی نکلیگا تو تو اُس کے پاس سب سے زیادہ سعادت حاصل کر جمادات و حیوانات اطاعت
کے سو معجزہ روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ ذات الرقاع کے
غزوے مین ہم ایک وسیع بیابان مین اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت واسطے تشریف لیگئے ستر واسطے
کچھ نہ ملا دیکھے بیابان کے آخر دو درخت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت پاس جا کر اسکی ڈالی کھینچے و
فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے اونٹ کی مہار کھینچے تو جیسا چلتا ہی درخت ویسا چلا اسکو دوسرے درخت پاس لا کر
اسکی ڈالی کھینچے اور فرمائے اللہ تعالی کے اذن سے مل جاو وہ دونون درخت باہم پیوستہ ہوے حضرت انکے آڑے بیٹھکر قضاء
حاجت سے فراغت پائے جب وہان سے نکلے پھر وہ دونون جدا ہو کر اپنی حالت اصلی پر آئے انتہی روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے ای عبد اللہ دیکھ قضاء حاجت
کرنے کہین گوشے کی جگہ ہی سو مین دیکھ کر عرض کیا ایک درخت ہی فرمائے اور بھی کچھ ہی کیا دیکھ مین عرض کیا تھوڑے
فاصلے پر اور ایک درخت ہی فرمائے اُن دونون درخت کو جا کر بول رسول اللہ کہتا ہی تم دونون ملجاو پھر مین بجر دیکتے ہی

دونون درخت اپنے جگہہ سے جدا ہوئے اور بایکدیگر پیوست ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے آڑ بیٹھکر قضاء حاجت سے
فراغت پائے بعدہ وہ درخت اپنے مقام پر پھر آگئے روایت کئے ہین امام احمد وغیرہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہے ایک اعرابی بنی عامر کے قبیلے والا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تم اللہ کے رسول ہین سو مین کیونکر
سمجھون حضرت فرمائے یہہ درخت پر سے خرمے کا خوشہ مین بلوا لیتے آوے تو تو مجھے رسول اللہ ہون کرکر سمجھیگا بولا
البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشے کو بلوائے خوشہ جھاڑ پر سے جدا ہوکر حضرت پاس آیا حضرت فرمائے اب جا پھر درخت پر گیا اعرابی
بولا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہو اور ایمان لایا روایت کئے ہین ابو یعلی اور بیہقی نے اسامہ بن زید
رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب وہ چلین اترے حضرت مجھے فرمائے آڑ کے واسطے
درخت یا پتھر ہو تو دیکھو مین عرض کیا متفرق چند درخت خرمے کے اور پتھرون کی کچھ ڈھگاری ہے حضرت فرمائے
انکو جاکر کہو رسول اللہ فرماتے ہین مین قضاء حاجت واسطے آتا ہون تم باہم ملجاؤ اور پتھرون کو بھی ایسا ہی بول
مین جاکر انکو کہا درخت اپنی جگہہ سے اکھڑکر باہم چسپیدہ ہوئے اور پتھر بھی مل گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لیجاکر
قضاء حاجت سے فراغت پائے اور مجھے فرمائے انکو کہہ اپنے مقام پر جاوین مین جاکر پیغام دیا تمام اپنے مقامون پر گئے
روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت
کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاون سے اسکو مار کر فرمائے
ثابت رہہ تیر پر نبی ہے اور صدیق اور دو شہید روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار
جنگ سے فراغت پاکر آتے تھے مین میرا اونٹ چلنے سے رہہ گیا مین لاچار ہوا اتنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور میرا حال سنکر دست مبارک مین لکڑی تھی سو اس سے اونٹ کو مارا اور مجھے فرمائے اب سوار ہو سو ایسا جلد
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے بھی بڑھنے چاہا پھر مین اسکو تھامنے لگا روایت کئے ہین بیہقی نے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے خیبر مین ایک چرواہا بکریان چراتا تھا اسکو پکڑے وہ ایمان لایا اور عرض کیا یہہ
بکریان لوگون کی امانت مین سو کو مین پہنچانا ضرور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کنکر ایک مشت لیکر اس بکرون
کے منہہ پر مار اپنے مالکون کے پاس جاوینگے اس نے ایک مشت کنکر لیکر بکریون کے منہہ پر مارا بکریان بھاگ کر اپنے
مالکون کے یہان چلے گئے روایت کئے ہین بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے بنی سلمہ مین کسی کا اونٹ

پانی باندھتا تھا سو بھڑک گیا لوگون پر حملے کرنے لگا لاچار ہو کر خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیئے
حضرت باغ کے دروازے پر تشریف لیگئے لوگ عرض کرنے لگے کہ آپ اندر تشریف نہ لیجائیے آپ پر چوٹ کریگا حضرت فرمائے
چلو کچھ اندیشہ نہین سو اونٹ حضرت کو بمجرد دیکھتے ہی سر جھکا کر آیا اور حضرت کو سجدہ کیا حضرت فرمائے تمھارے
اونٹ کو پکڑ لیو اور اسکو مہار ڈالو ایک روایت مین آیا ہی حضرت اسکے مالک کو بلوا کر فرمائے تو چارا نہین ڈالتا کر اونٹ
شکایت کرتا ہی اور تاکید کئے چارا برابر دیا کر روایت کئے ہین ابونعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ مین تشریف فرمائے وہان دو اونٹ پکارتے اور لوگون پر حملہ کرتے تھے سو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اپنی گردنون کو زمین پر رکھہ دئیے روایت کئے ہین ابن حبان کتاب الدلائل مین اور
طبرانی حکم بن ایوب سلمی سے کہے ہین نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا میرے سانڈنی ہانڈی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اسکو زجر کئے پھر تمام پر بڑ گئی روایت کئے ہین ابونعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
کسی انصار کے باغ مین تشریف لیگئے حضرت کے ہمراہ ابوبکر اور عمر اور چند انصار تھے رضی اللہ عنہم اس باغ مین بکریان چرتی
تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ ہم آپکو سجدہ کرنا احق ہی حضرت فرمائے
میری امت کو روا نہین کوئی کسی کو سجدہ کرے اگر سجدہ کرنا روا ہوتا تو مین حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے
روایت کئے ہین ابونعیم اور ابن سعد وغیرہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے کہے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ مین بیٹھے
تھے لانڈگا آیا اور حضرت کے روبرو کھڑے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ درندون کا پیغام لایا ہی کہ تم اگر سالانہ
کچھہ مقرر کرین تو تمھارے جانورون کے متعرض نہون نہین تو تمھارے جانور پکڑا کرینگے اور ہمکو جانورون کی احتیاط کرنا ضرور
ہوگا لوگ پوچھے کس قدر مقرر کرنا فرمائے ہر مندے مین ہر سال کو ایک بکری لوگ عرض کئے ہم راضی نہین حضرت اسکو اشارے سے فرمائے
تمکو سالانہ مقرر کرنیکی مرضی نہین ہمکو جب قابو پڑے تو لیا کرو پھر وہ لانڈگا جھپٹتا گیا روایت کئے ہین بیہقی نے جعیل
رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کو گیا میری سواری مین گھوڑا تھا بہت سست نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اسکو کوڑا مارا اور فرمائے یا اللہ اسکو گھوڑے مین برکت دے پھر وہ گھوڑا تمام سے جلد ہوا یہان تک مین اسکو سنبھالنا دشوار
ہوا روایت کئے ہین بخاری و مسلم انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مدینے مین دشمن آیا کر کر غل ہوا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابی طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھہ پر سوار ہوئے اور وہ غل جدھر مچا تھا ادھر جاکر آئے اور لوگون کو فرمائے کچھہ نہین تم اندیشہ

نہ اُڑ وا اور فرمائے یہہ گھوڑا دریا کی سی تہا وہ گھوڑا نہایت سست تہا سو پہر اتنا جلد ہوا کہ اُس پر کوئی گھوڑا بڑھ نہیں
سکتا تہا روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے تشریف
لے گئے اور دوپہر کو انکے یہان آرام فرما کر ٹھنڈے وقت نکلنا چاہے سعد اپنے دراز گوش پر زین باندھکے حاضر کئے وہ دراز گوش
نہایت سست تہا سو حضرت سوار ہوتے ہی بہت جلد رو ہوا روایت کئے ہین ابن سعد اور ابو یعلی اور بزار اور ابن
مندہ اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہے مین جہاز پر سوار تہا
جہاز پہوٹ گیا میرے ہاتھہ ایک تختہ لگا سو اُس پر بیٹھہ کے ساحل کو پہنچا دیکھا وہان کوئی مین باگ ہی مجھے دیکھہ کر میری
طرف چلا پامین اسکو بولا ای ابو الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باگ سر جھکا کر دم ہلاتا
میری بازو سے کھڑے ہوا اور میرے ساتھہ چل کر راہ پر مجھے چھوڑا اور جاتے وقت کچھہ بار بکی آواز نکالا مین سمجھا کہ وہ میرے
سے رخصت مانگا اعیان متغیر ہوئے سو معجزہ روایت کئے مین بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے کہ جنگ خندق مین ہم خندق کھودتے سو موقع مین پتہر سخت آیا کہ اُس پر بسبل کام نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتر کر آپ پہاوڑا مارے بالو کے سا پہوٹ گیا روایت کئے ہین بیہقی وغیرہ نے کہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی
تلوار بدر کے جنگ مین توٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دئے سو وہ بہتر براق تلوار ہوئی فتح
ہونے تک اُس سے جنگ کئے پہر عکاشہ مرنے تک اپنے پاس وہی تلوار رکھے تھے روایت کئے ہین عبد الرزاق کہ عبد
اللہ بن جحش کی تلوار احد کے روز توٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دئے سو وہ انکے ہاتھہ مین
تلوار ہو گئی روایت کئے ہین زبیر بن بکار کہ ذی قرد کے غزوے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چشمے پر پہنچے
لوگ عرض کئے یا رسول اللہ اس چشمے کا نام بیسان ہی لیکن پانی اسکا کہارا ہی حضرت فرمائے ایسا نہین بلکہ اسکا نام نعمان
ہی اور وہ شیرین ہی غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا نام بدل دئے اور اللہ تعالی اس پانی کو بدل دیا سو نہایت شیرین
ہوا بعد اسکو طلحہ رضی اللہ عنہ خرید کر کر لوگون کے لئے وقف کئے روایت کئے ہین بیہقی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دہال لائے اُس پر عقاب کی تصویر تھی نبی صلی اللہ اُس پر اپنا دست مبارک پہرائے
سو وہ تصویر جاتی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شریف کی برکت کا معجزہ روایت
کئے ہین بخاری نے تاریخ مین اور بغوی اور ابن مندہ نے کہ بشر بن معاویہ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر کے منہہ پر دست شریف پھرائے اور دعا دئیے پھر انکے منہہ پر وہ جگہہ روشن تھا اور کسیہ
بیمار پر بشر ہاتھہ پھیرے تو وہ بیمار صحت پاتا روایت کئے ہین ابن سعد کہ خزیمہ بن ابی حارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے منہہ پر اپنا دست شریف پھرائے پھر وہ موضع انکے منہہ پر روشن تھا روایت
کئے ہین ابن سعد اور ابن مندہ اور بغوی اور بیہقی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک
روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے اور مین بچون کے ساتھہ تھا مجھے پوچھے تو کون ہے مین عرض کیا سائب
ہون یزید کا فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھہ پھرائے اور فرمائے بارک اللہ بعد جب سائب بوڈھے ہوئے اور
انکا سر تمام سفید ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دست شریف لگائے سو جگہہ کے بال سیاہ تھے روایت کئے ہین بخاری
اپنی تاریخ مین اور بیہقی نے محمد بن انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو آئے سو وقت مین دو برس
کا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے حضرت میرے سر پر ہاتھہ رکھے اور دعا دئیے پھر بعد بوڈھے ہوئے تو انکا تمام
سر سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہہ کے بال سیاہ تھے روایت کئے ہین ابن عساکر بشر بن عقربہ جہنی رضی اللہ عنہ
سے کہے میرے والد احد کے جنگ مین شہید ہوئے تو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا آیا فرمائے کیا واسطے روتا ہے کہ
تو خوش نہین بس ہے کہ باپ تیرا مین ہون اور ما تیری عائشہ ہے اور میرے سر پر ہاتھہ رکھے انھون بوڈھے ہوئے تو بعد تمام سر
سفید ہوا مگر دست شریف لگا سو جگہہ کے بال سیاہ تھے اور انکی زبان مین لکنت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب مبارک
ڈالے سو انکی لکنت جاتی رہی اور انسے پوچھے تیرا نام کیا ہے کہا بحیر فرمائے نہین تیرا نام بشیر ہے روایت کئے ہین بغوی اور
بیہقی نے عمرو بن تغلب جہنی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر ہاتھہ رکھے سو انکی عمر سو برس کی ہوئی اور حضرت کا دست
مبارک لگا سو جگہہ کے بال سفید نہین ہوئے تھے روایت کئے ہین ترمذی اور بیہقی نے ابی زید انصاری سے کہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم میرے سر پر اور منہہ پر ہاتھہ رکھکر فرمائے اللھم جملہ سو ایک سو برس سے زیادہ انکی عمر ہوئی اور انکی داڑھی میں
سفیدی آئی اور منہہ پر جھلدیان نہین پڑے روایت کئے ہین بیہقی نے ابی العلا سے کہے قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے
منہہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے تھے سو انکا منہہ اتنا چکنا تھا گویا تیل لگائے ہین مین انکی عیادت
کو ایکبار گیا تھا کسی نے راستے سے گذرا تو اسکا عکس قتادہ کے چہرے مین نمایان ہوا روایت کئے ہین ابن شاہین
نضر بن عاصم عکلی سے کہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت میرے منہہ پر ہاتھہ پھرائے سو مرتے دم تک انکا

منہہ یا نہ تھا روایت کئے ہین ابن سعد نے اپنے طبقات مین کہ تہلکت بن یزید بن عدی کے سر مین بال نتھے سو نبی صلے
اللہ علیہ وسلم انکے سر پر اپنا دست شریف پھرا ئے تو انکے سر مین بال نکلے روایت کئے ہین مدا ینی نے کہ اسید بن ابی ایاس کے
منہہ پر اور سینے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف پھرائے سو انکا منہہ اتنا روشن تھا کہ اگر تاریکی مین جاوے
تو مکان روشن ہوا کرتا چیزان روشن ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی
عیسی بن جبر رضی اللہ عنہ سے کہے مین بنی حارثہ مین رہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑھ کر وہان جاتا
سو ایک شب نہایت تاریک تھی اور مینہہ برستا تھا مین نکلا میرے ہاتھہ مین عصا تھا سو روشن ہو گیا اسی کی روشنائی
مین اپنے گھر کو گیا روایت کئے ہین بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے دو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے
جب وہان سے رخصت ہوئے تو شب تاریک تھی سو انکے روبرو دو چراغ کی روشنی نمود ہوئی اسکی روشنی مین چلے جب دونون
جدا ہوئے روشنی بھی جدا ہوئی اور ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک روشنی ہوئی ابن سعد اور حاکم کی روایت مین ان صاحبان
کا نام عباد بن بشر اور اسید بن حضیر کر آیا ہے روایت کئے ہین ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب ابی بکر
رضی اللہ عنہ کے یہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر رضی اللہ باتان کرتے تھے جب وہان سے نکلے ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ
ہوئے شب تاریک تھی سو دونون صاحبون کے ہاتھہ مین کے عصے روشن ہوئے اسی روشنائی مین اپنے گھرون کو پہنچے روایت
کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور بیہقی اور ابو نعیم نے حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر
مین تھے ایک شب تمام لوگ متفرق ہو گئے شب نہایت تاریک تھی سو میرے انگلیان روشن ہوئے یہان تک تمام لوگ جمع ہوئے
روایت کئے ہین ابو نعیم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شب مینہہ برستا تھا اور نہایت تاریکی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز
واسطے نکلے تہی ایک نور کا چمکات ہوا بعد قتادہ بن نعمان کو دیکھہ کر فرمائے تم نماز سے فراغت پا کر جا وقت مجھے اطلاع کرو پھر وہ نہین
اطلاع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو خرمے کی چھڑی دیکر فرمائے تم اسکو ہمراہ لیجاو اسکی روشنائی اگلے دس ہاتھہ پیچھے دس ہاتھہ رہیگی پھر
انھون گئے تو ویسا ہی روشن ہوا روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک
شب حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب دونون صاحبزادے جانا چاہے بجلی کی سی ایک
روشنائی ہوئی اور دونون صاحبزادے اپنی والدہ کے یہان گئے تک وہ نہین باقی رہی روایت کئے ہین ابن سعد نے
حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہے تبوک کی راہ مین منافقون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کو گھاٹہ پر شکار اسپر کا اسباب

گر گیا وہ وقت شب کا تھا سو میرے پانچوں انگلیاں روشن ہوئے تو تمام اسباب گرا سو اسے روشنائی میں اٹھا یا یہاں تک کو ترا

اور بھی حضرت کی دعائیں مقبول ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہیں بیہقی نے کہ طفیل بن عمرو دوسی

ایمان لائے بعد اپنے شہر کو جانا چاہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے کہ مجھے کچھ نشان ہو تو میری قوم کو ایمان

کی دعوت کرتا ہوں حضرت دعا کئے کہ یا اللہ اسکو کچھ نشان دے سو انکی پیشانی پر چراغ کی سا ایک نور چمکنے لگا طفیل کہے

یا اللہ یہہ نور پیشانی پر نہو تو بہتر ہی کیا واسطے کفار بولیگے اسکو پیشانی پر داغ دئے ہیں پھر وہ نور انکے کوڑے پر قندیل کی سا

روشن ہوا اور طفیل اپنی قوم کو جا کر دعوت کئے انکی قوم نہ مانی پھر آکر عرض کئے یا رسول اللہ دوس کی قوم میری بات نہ

مانی آپ انپر بددعا کرو حضرت فرمائے یا اللہ دوس کو نیک راہ بتا اور طفیل کو فرمائے اب جاؤ اور دوس کو ایمان کی دعوت

کرو پھر طفیل جا کر دعوت کئے ستر اسی گھر والے ایمان لائے روایت کئے ہیں بیہقی اور ابو نعیم نے کہ ابی لہب کا لڑکا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی جناب میں بے ادبیاں کرتا تھا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کئے اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ

كِلَابِكَ یعنی یا اللہ اس پر تیرے درندوں سے ایک درندے کو مسلط کر جب ان تجارت کو شام طرف نکلا تو ابو لہب لوگوں

کو تاکید کیا اسکی محافظت بہت کرو مجھے اندیشہ ہی محمد کی بددعا کا پھر راہ میں اسکی محافظت کرتے اور سوتے وقت گیرے

اوڑھا کر چھپاتے غرض ایک منزل میں باگ آکر لوگوں کو سونگنے لگا اور اسکے پاس جا کر پھاڑ ڈالا روایت کئے ہیں بخاری

اور مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ قریش اسلام لانے میں تاخیر کئے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ

عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ یعنی یا اللہ مجھے اعانت کر ان پر سات برس یوسف کے سات برس کی سی پھر ایسا قحط

ہوا کہ قریش مردار کھائے آنکھہ اٹھا کر دیکھے تو دھواں دستا قریش عاجز ہو کر عرض کئے اگر یہہ عذاب اٹھہ جاوے تو ہم ایمان لاویگے

جب قحط گیا پھر بھی اپنے کفر پر قایم رہے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یعنی

جس دن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہیں سو یہہ بدلا جنگ بدر میں لیا روایت کئے ہیں عبد الرزاق نے کہ ایک

یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی کا دودھ نچوڑا حضرت اسکو دعا دئے کہ اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ یعنی یا اللہ اسکو جمال

دے سو اسکی داڑھی سفید تھی سو سیاہ ہو گئی اور نود برس کا ہوا پر بوڑھا نہیں دستا تھا روایت کئے ہیں بیہقی اور ابن

سعد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو نکلتے وقت دعا کئے کہ یا اللہ

مسلمان برہنہ ہیں انکو لباس دے بھوکے ہیں انکو سیر کر سو بدر کا فتح ہوا ہر آدمی کو ایک اونٹ دو اونٹ کا بوجا غنیمت ملی

لباس پہنے سیر ہوتی روایت کیے ہین واقدی اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے روز فرمائے یا اللہ نوفل
بن خویلد کو تو کافی ہو بعد اس کا حال دریافت فرمائے تو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ مین اسکو قتل کیا رسول
اللہ صلی علیہ وسلم تکبیر کہے اور فرمائے خدا کا شکر میری بابت دعا اسکے حق مین مقبول کیا روایت کیے ہین عبد الرزاق نے
مُقسِم رضی اللہ عنہ سے کہے احد کے جنگ مین عتبہ بن ابی وقاص نے مارکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان شریف توڑا
سو حضرت اسکے حق مین فرمائے یا اللہ اس پر سال گذرنے کے قبل کفر پر مار پھر برس کے اندر وہ کفر پر مرا روایت کیے ہین
واقدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک روز مین بکری کا مول چکاتا تھا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمائے یا اللہ اسکو معاملے مین برکت دے اُس روز سے مین جب کچھ بیچتا ہون یا خرید کرتا ہون
تو مجھے نفع ملتا ہی روایت کیے ہین ابو نعیم نے جریر رضی اللہ عنہ سے کہے مین گھوڑے پر بیٹھ نہین سکتا تھا سو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر ایسا مارے کہ دست مبارک کا نشان میرے
سینے پر اتھا اور حضرت فرمائے یا اللہ اسکو مضبوط کر اور اسکو راہ نما بنا پھر مین گھوڑے پر سے کبھی نہ گرا روایت
کیے ہین ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز مین صبح کی اذان دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
باہر تشریف لائے دیکھے مسجد مین لوگ جمع نہین میرے سے پوچھے لوگ کہان ہین وہ ایام سرد کے تھے سو مین عرض کیا ٹھنڈ کے لئے
نہین آئے حضرت فرمائے یا اللہ انکی ٹھنڈ دور کر پھر مین دیکھا لوگ حرارت سے پنکھا کرنے لگے روایت کیے ہین امام احمد حنظلہ
بن حذیم سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سر پر دست شریف پھراکر فرمائے بُورِکَ فِیکَ یعنی تیرے مین برکت
ہووے سو اُن پاس کا سوجی ہوی بکری وغیرہ اور سوجا یا ورم والا آدمی اوسے [illegible] ہاتھ پھیرتے پھر وہ درست ہوتا روایت
کیے ہین حاکم اور ترمذی نے قیس بن سعد سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سعد کے حق مین دعا کئے یا اللہ سعد جب دعا مانگے
تو اسکو تو قبول کر پھر سعد جو دعا مانگے تو وہ مستجاب ہوتی تھی روایت کیے ہین ابن مندہ اور ابن عساکر نے مالک بن ربیعہ
سلولی سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکی اولاد مین برکت دے پھر انکو اسی فرزند ہوئے روایت
کیے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو نابغہ جعدی نے اپنے اشعار پڑھے سو حضرت فرمائے تو خوب
بولا اللہ تعالی تیرے دانت نہ گرا دے سو نابغہ کی عمر سو برس کے اوپر ہوئی پر انکا کوئی دانت نہ گرا روایت کیے ہین ابن
ابی شیبہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمرو بن الحمق سے کہے ایکبار مین دودھ لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا حضرت

فرمائے یا اللہ اسکو جوانی سے برخوردار کر سو انکی عمر اسی برس کی ہوئی سفید بال انکو نہ نکلے اور جوان ہی دستے تھے روایت
کئے ہین طبرانی نے کہ ضمرہ بن ثعلبہ بہزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے یا رسول اللہ آپ دعا کرو تا اللہ تعالی مجھے
شہادت نصیب کرے حضرت فرمائے یا اللہ اس کا خون مشرکون پر حرام کر سو انکی عمر دراز ہوئی اور جنگون مین کافرون پر حملہ
کیا کرتے اور انکے صفون کو چیرتے دھستے پھر بچکر نکلتے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکو مال اور اولاد بہت دے اور جو دیتا ہی اسمین برکت رکھہ انس کہتے مین میرا
مال بہت ہی اور بچے سو کے قریب ہین روایت کئے مین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے زمین پر مرد یا عورت جو مسلمان
مجھے دوست رکھتا ہی انسے پوچھے تمکو کیسا معلوم ہوا کہے مین میری والدہ کو اسلام کی دعوت کرتا وہ قبول نہین کرتی لاچار
ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ والدہ ابو ہریرہ کی ایمان نہین لاتی ہی آپ دعا کرو حضرت دعا کئے مین
گھر کو گیا تو میری والدہ اسلام لائی پھر مین خوشی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور خوشی سے مجھے رونا آیا جیسا غم کے
وقت آتا ہی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکی دعا اللہ تعالی قبول کیا اور ابو ہریرہ کی والدہ اسلام لائی حضرت اب دعا کرو کہ اللہ تعالی
مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندون پاس اور مومن بندون کو ہمارے پاس دوست رکھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے
کہ یا اللہ تیرے اس بندے کو اور اسکی والدہ کو مومنون پاس اور مومنون کو انکے پاس دوست کر سو کوئی مومن مرد یا عورت
نہین جو مجھے دوست نہین رکھتا روایت کئے مین بیہقی اور ابو نعیم نے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم مجھے دعا دئے کہ اللہ تعالی میری خریدی مین برکت دیوے سو انھون اگر مٹی بھی خرید کرتے تو انکو فایدہ ملتا ایک روایت
مین آیا ہی عروہ کہے مین اگر گھوڑے پر جا کر کھڑے رہون پھر گھر کو نہ آؤن تک چالیس ہزار درم کا فایدہ مل جاتا ہی روایت
کئے ہین بخاری نے ابی عقیل سے کہے کہ اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تھے اور عبد اللہ کی والدہ
زینب بنت حمید انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجا کر کہی یا رسول اللہ اس سے بیعت لیو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ ہنوز
لڑکا ہی پھر انکے سر پر ہاتھ پھرائے اور انکو دعا دئے ابو عقیل کہتے ہین مین اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام کے ساتھ بازار کو جاتا
پھر اناج خرید کرتے تو انسے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر ملاقات کر کر کہتے ہمکو بھی تمھارے شریک رکھو کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تمکو برکت ہونا کر کر دعا فرمائے مین پھر انھون کو شریک کرتے سو بعضے اوقات مین انکو فایدے مین
پورا اونٹ ملجاتا تو اسکے تئین اپنے گھر کو بھیجتے روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم

بن حزام کو اضحیہ خرید کرنے واسطے ایک دینار دیکر بھیجے انھون ایک دینار کو بکری خرید کر دو دینار بیچے پھر جا کر ایک دینار سے ایک بکرا خرید کیے اور بکرا اور دینار لیکر حضرت کو دئیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا دئیے کہ اللہ تعالی انکی تجارت مین برکت دیوے پھر انھون جب کچھ خرید کرتے تو انکو فایدہ ملتا روایت کئے ہین بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر اپنے مرد کی شکایت کئی سو حضرت اسکا اور اسکے مرد کا سر ملا کر فرمائے یا اللہ ان دونون مین الفت دے سو دونون مین نہایت الفت ہوئی روایت کئے ہین مسلم نے سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ایک شخص بائین ہاتھ سے کھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے سیدھے ہاتھ سے کھا انے تکبر کی راہ سے بولا کہ مین سیدھے ہاتھ سے کھا نہین سکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو نا سکے سو اسکا ہاتھ پھر منہ تک کبھی نہ آیا روایت کئے ہین مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے مجھے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے معاویہ کو بلوا مین بلوایا تو وہ کھانا کھاتے تھے مین آکر عرض کیا بعد فرمائے انکو بلوا پھر وہ کھاتے تھے تیسرے بار بھی بلوائے تو وہ کھانا ہی کھاتے تھے حضرت فرمائے اللہ تعالی اسکا پیٹ نہ بھرے سو انکا پیٹ کبھی نہ بھرا روایت کئے ہین ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو دیکھے بالون کو مٹی نہ لگنا کر سجدے کے وقت اٹھاتا ہی حضرت فرمائے یا اللہ اسکے بالون کو تباہ کر سو اسکے بال جھڑ گئے روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن کو بھیجنے کا ارادہ کئے مین عرض کیا یا رسول اللہ مین ہنوز جوان ہون قضیہ چکانا جانتا نہین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمائے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَلْبَہٗ وَثَبِّتْ لِسَانَہٗ پھر مجھے کبھی قضیہ چکانے مین تردد نہ ہوا روایت کئے ہین بیہقی اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ گرمے کے ایام مین قبا دات پنبہ دار پہنتے اور سرمے مین ایکہرا کپڑا باریک پہنتے گرمے اور سرمے سے کچھ پروا نہین کرتے تھے ان حضرت رضی اللہ عنہ سے اس کا سبب کسی نے پوچھا تو فرمائے خیبر کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاتھ مین نشان دیتے وقت فرمائے یا اللہ اس کو گرمی اور سردی سے بچا رکھ سو اس روز سے مجھے نہ ٹھنڈ ہوتی ہی اور نہ گرمی حضرت کی دعا سے بیماران درست ہوئے سو

معجزہ روایت کئے ہین ابن عدی اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار ابو طالب بیمار ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت واسطے تشریف لیگئے ابو طالب کہے مین درست ہونے تمھارے خدا سے جسکی تم عبادت کرتے ہین دعا مانگو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے کہ یا اللہ میرے چچا کو شفا دے سو ابوطالب اُسی وقت درست ہوئے گویا پاؤن سے بند کھول دیئے ابوطالب
کہے تم جس رب کی عبادت کرتے ہین وہ تمھاری بات سنتا ہے حضرت فرمائے چچا تم اگر خدا یتعالی کی اطاعت کروگے تو
تمھاری بات بھی سنیگا روایت کئے ہین ابن عدی وغیرہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ مین میری آنکھ
کا حدقہ ڈھلک کے نکل پڑا لوگ چاہے اسکو قطع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے آنکھ کو لگا دئے
سو اول سے بہتر آنکھ ہوئی بعضی روایتون مین آیا ہے کہ یہہ قصہ جنگ احد مین ہوا روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے
رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے بدر کے جنگ مین تیر لگ کر میری آنکھ پھوٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے
آنکھ درست ہوگئی روایت کئے ہین بیہقی نے کہ کعب بن الاشرف یہودی کو قتل کرنے واسطے لوگ جو گئے تھے ان مین سے حارث
بن اوس کو تلوار کی زخم لگی پھر انکو اٹھا لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت نے زخم پر اپنا لعاب شریف لگائے زخم درست
ہوئی اور کبھی اسمین درد نہ ہوا روایت کئے ہین ابویعلی نے کہ احد کے جنگ مین ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضایع ہوئی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب شریف لگائے آنکھ درست ہوگئی روایت کئے ہین بغوی نے معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے کہے خندق کے
جنگ مین میرے بھائی کے پاؤن کو خندق کا کھنبا لگ کر لہو جاری ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بسم اللہ بول کر اسکو پونچے
سو زخم درست ہوئی اور اسمین پھر کچھ درد و ایذا نہ ہوئی روایت کئے ہین بخاری نے کہ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے
ابو رافع یہودی کو مار کر اترتے وقت گر کر انکا پاؤن توٹ گیا پھر انکو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت انکے
پاؤن پر اپنا دست شریف پھیرتے ہی پاؤن درست ہوا گویا کچھ شکایت نتھی روایت کئے ہین ابن سعد نے ابی قتادہ
رضی اللہ عنہ سے کہے ذی قرد کے جنگ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دعا دئے کہ یا اللہ اسکے بالون مین اور پوست مین
برکت دے اور میری پیشانی پر تیر کی زخم لگی سو دیکھکہ پوچھے یہہ کیا ہے مین عرض کیا کہ دشمن کی تیر لگی پھر مجھے اپنے نزدیک
بلوا کر اپنا لعاب شریف لگائے معا درست ہوئی پھر نہ درد ہوا اور نہ پیپ پکڑا اور ابوقتادہ مرتے وقت ستر برس کی عمر تھی
دیکھنے کو پندرہ برس کے دستے تھے روایت کئے ہین بخاری نے کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا نشان
تھا انکو پوچھے یہہ کاہے کی زخم ہے کہے خیبر کے جنگ مین مجھے زخم لگی لوگ کہے سلمہ مارا گیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس گیا حضرت اس پر دم کئے زخم درست ہوگئی اور آج تک اسمین کچھ شکایت نہ ہوئی روایت کئے ہین
بیہقی اور ابونعیم کہ جب بشیر بن رزام یہودی کو مارنے لوگ گئے تو عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو سر پر زخم لگی دماغ کے

پردے تک پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر اپنا لعاب شریف لگائے اُسی وقت درست ہوئی اور ذرہ تک اسمین کچھ شکایت
نہ ہوئی روایت کئے ہین حاکم اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عایذ بن عمرو سے کہے حنین کے جنگ مین میری پیشانی پر تیر لگی اور خون
جاری ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنے دست مبارک سے پونچھکر دعا کئے سو زخم درست ہوئی اور دست مبارک
جو لگا تھا سو وہ جگہہ روشن تھا روایت کئے ہین ابن عساکر کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حنین کے جنگ مین
زخم لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر اپنا لعاب شریف لگائے سو زخم درست ہوئی روایت کئے
ہین بیہقی اور ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار مین بہت بیمار ہوا مرنیکا حال قریب پہنچا پھر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضرت فرمائے تو اپنا سیدھا ہاتھہ اپنے بدن پر سات مار
پھیر اور ہر بار یہہ دعا پڑھہ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ پھر مین وو نہین کیا میری
شکایت دفع ہوئی روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ ابو سبرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ مین رسولی تھی
بڑی ہوئی کہ اونٹ کی مہار پکڑنے سے عاجز ہوئے سو یہہ شکایت حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیان کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدح مین پانی منگواکر اسپر مارتے اور دست شریف پھرانے
لگے پھر وہ گل گئی روایت کئے ہین ابن سعد نے کہ حضرموت کی وفد آکر ایمان لائی سو اُن
مین مُخَرِّش بن معدی کرب تھے عرض کئے یا رسول اللہ میری زبان مین لکنت ہی آپ دعا کرنا تا وہ
دفع ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر اُنکی زبان درست ہوئی روایت کئے
ہین بیہقی نے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی اور عرض کئی یا رسول اللہ یہہ
لڑکا جوان ہوا پر ہنوز بات نہین کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کو پوچھے مین کون ہون تو فصیح
زبان سے بولا آپ رسول اللہ ہو روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ اور ابن السکن اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور
ابونعیم نے حبیب بن فدیک سے کہے میرے والد مجھے لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے میرے والد کے آنکھون کو
کچھہ دستا نتھا سفید ہوگئین تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے آنکھون کو کیا ہی عرض کیا یا رسول اللہ میرا پانون سانپ کے
انڈون پر پڑا سو آنکھین جاتی رہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی آنکھون مین اپنا لعاب شریف لگائے آنکھین درست ہوئین اُنکی اسی
برس کی عمر ہوئی تھی سوئی مین تاگا پروتے تھے روایت کئے ہین بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے کہے ایک شخص کے پانون مین زخم تھی

اطبا اسکے علاج سے عاجز آئے پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت اپنا لعاب شریف انگلی سے لئے اور اسے مٹی پر رکھا
پھر وہ مٹی زخم پر رکھکر فرمائے اَللّٰھُمَّ رِیْقُ بَعْضِنَا تُرْبَۃُ اَرْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا پھر اسکا زخم
درست ہوئی روایت کئے ہین بیہقی نے محمد بن حاطب سے کہے ایکبار مین دیگ پر گر کر ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لیگئی حضرت اپنا لعاب شریف اس پر لگائے اور فرمائے اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ پھر مین اسی وقت
درست ہوگیا روایت کئے ہین طبرانی اور ابن السکن اور ابن مندہ اور بیہقی نے شرحبیل جعفی سے کہے مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ہاتھ مین سلعہ ابھرا ہوا ہے کہ مین تلوار پکڑ نہین سکتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا
دست شریف اس پر پھیر آئے پھر وہ گل گیا اور اسکا اثر کچھ باقی نہ رہا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے کہ کوئی عورت اپنے لڑکے
کو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لا کر عرض کئی یا رسول اللہ اس لڑکے کی عمر اتنی ہوئی اور اسکا حال آپ ملاحظہ کرتے ہین دعا
کرو نا وہ مر بھی جاوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون تا اسکو شفا حاصل ہووے اور نیک بخت جوان
ہو کر راہ خدا مین شہید ہووے اور بہشت مین جاوے سو دعا کئے پھر وہ لڑکا شفا پایا اور جوان صالح ہو کر راہ خدا مین شہید ہوا
روایت کئے ہین ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایک جوان بیمار تھا ہم اسکو دیکھنے گئے
ہم وہان سے ہنوز اٹھے نتھے کہ اس کا روح قبض ہوا ہم اس کے آنکھ بند کر کر چادر اڑھائے اور اسکی ماں بہت بوڑھی تھی انکھ کو
دستا تھا ہم اسکو تسلی دینے لگے وہ پوچھی کیا وہ لڑکا مر گیا ہم کہے ہان پھر وہ بوڑھی ہات اٹھا کر کہی یا اللہ تو دانا ہے کہ مین تیرے
اور تیرے نبی کے واسطے ہجرت کئی ہا سختی کے وقت تو میری فریاد کو پہنچے اور اس مصیبت کا غم مجھے مت دکھا ہنوز ہم وہان سے
نکلے نتھے کہ وہ زندہ ہو کر ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور ایک مدت زندہ رہا روایت کئے ہین بیہقی نے کہ ایکبار عبد اللہ بن
رواحہ کو دانتون کا درد شدت سے ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست شریف انکے رخسار پر رکھکر سات بار فرمائے اَللّٰھُمَّ
اَذْھِبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ الْمُبَارَکِ الْمَکِیْنِ عِنْدَکَ پھر انکا درد اسی
وقت رہ گیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایکبار چربی کا ٹکڑا کھایا سو میرے
پیٹ مین درد شروع ہوا ایک برس تک وہ شکایت رہی پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ پر
دست شریف پھیرائے وہ ٹکڑا سبز ہو کے پیٹ سے نکلا پھر میرے پیٹ مین کبھی شکایت نہ ہوئی روایت کئے ہین واقدی
اور ابو نعیم نے عروہ سے کہ ملاعب الاسنہ اگر شکایت کیا کہ اپنے تئین ناصور ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے تھوڑی

مٹی اٹھا کر اس مین تھوکے اور فرمائے اسکو پانی مین گھول کر پی سو پیتے ہی درست ہوگئے روایت کئے ہین ابن سعد نے
سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ پاس تشریف لا کر ڈول مین وضو کئے
اور وہ پانی کنوئین مین ڈالے اور کنوئین مین تھوک کر بعد اسکے پانی پئے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کوئی شخص
بیمار ہوتا تو حضرت فرماتے بضاعہ کے پانی سے اسکو غسل دیو پھر غسل دیتے ہی وہ درست ہوتا گویا بند سے چھوٹا ہی روایت
کئے ہین طبرانی اور ابن مندہ اور باوردی نے ثابت بن یزید سے کہ عرض کیا یا رسول اللہ میرے پانوئن مین لنگ ہے پانون زمین
پر لگ نہین سکتا سو حضرت دعا کئے پانوئن درست ہو کر زمین پر لگنے لگا روایت کئے ہین ابن سعد اور بیہقی نے ام طارق
سے باندی سعد کی کہی ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان گئی دروازے پر بات کرنیکا آواز آیا لیکن کوئی نہ دسا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تو کون ہے کہی مین ام ملدم ہون یعنی تپ حضرت فرمائے لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَھْلًا بعد فرمائے
کہ قبا کے لوگون پاس جاتی ہے تو بولی بہتر سو وہان گئی لوگون کو تپیان لگے وہ لوگ آکر شکایت کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اگر تم چاہتے ہو تو مین دعا مانگتا ہون اور تمکو صحت ہوگی اگر صبر کروگے تو تمھارے حق مین پاکی ہے پھر وہ لوگ پاکی
اختیار کئے بعضی روایتون مین آیا ہے کہ چند روز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے پھر وہ لوگ صحت پائے روایت کئے
ہین بیہقی نے ابی الطفیل سے کہ ایک شخص کو بنی لیث کے اسکا نام فراس بن عمرو درد سر تھا اسکا باپ اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس لے آیا حضرت اسکی پیشانی کا چمڑا پکڑ کر کھینچے سو درد جاتا رہا او حضرت کا دست شریف لگا سو جگہ بال نکلے بعد
اسنے خوارج کے ساتھ شریک ہونا چاہا اسکا باپ اسکو قید کیا اور وہ بال جھڑ گئے اور لوگ ملامت کرنے لگے پھر وہ توبہ کیا سو بال
نکلے شیاطین دفع ہوئے سو معجزہ روایت کئے ہین بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ذات
الرقاع کے غزوہ مین ہم واقم کے حرے کو پہنچے تو ایک عورت بدویہ اپنے لڑکے کو لائی اور عرض کئی یا رسول اللہ اس پر سایہ ہے آپ
دعا کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کا منہہ کھول کر اپنا لعاب شریف ڈالے اور تین بار فرمائے اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰہِ اَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ بعد اسکو فرمائے اب تیرے لڑکے کو لیجا کبھی اسکو سایہ دکھائی نہ دیگا سو اسکو کبھی وہ حالت نہ ہوئی روایت
کئے ہین ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طایف کو روانہ کئے سو مین وہان جاتے
ہی میرا یہہ حال ہوا کہ نماز پڑھتا تو معلوم نہین ہوتا کہ کیا پڑھتا ہون پھر مین آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا احوال بیان کیا حضرت
فرمائے یہہ شیطان ہے میرے نزدیک آ پھر مین نزدیک ہوا میرا منہہ کھول کر اپنا لعاب شریف ڈالے اور میرے سینے پر مار کر فرمائے

ای عدو اللہ نکل جا تین بار یہ کہکر مجھے فرمائے اب تو اپنے کام پر جا پھر کبھی مجھے وہ نہ ہوا روایت کئے ہین احمد اور طبرانی
نے وازع رضی اللہ عنہ سے کہے ہین ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ہمراہ ہمارے ایک شخص تھا اسکو
شیطان لگا تھا سو مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا حضرت نے چادر کا پلو اٹھا کر اس شخص کے پیٹ پر مارا اور
فرمائے ای عدو اللہ نکل پھر اسپر کا شیطان اتر گیا روایت کئے ہین خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے ہم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین ایک قریے مین اترے وہان کے لوگ ایک لڑکی لائے نہایت حسین گویا بادل مین کا چاند
اور عرض کئے یا رسول اللہ اسپر آسیب ہی خدا واسطے اسکو دعا کرو حضرت اس لڑکی کو بلا کر فرمائے مین رسول اللہ
ہون تو اسکو چھوڑ دے شیطان اسی وقت دفع ہوا لڑکی شرم سے منہہ پر چادر اوڑہی روایت کئے ہین ابو یعلی و
بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو نکلے جب روحا کو پہنچے دیکھے ایک عورت حضرت
پاس آتی ہی حضرت اسکے لئے اپنی سواری کھڑے کئے وہ آکر عرض کئی یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا روز سے آجتک ہوشیار
نہین ہوا حضرت لڑکے کو اسکے پاس سے لیکر اپنی سواری پر رکھے اور اپنا لعاب شریف اسکے منہہ مین ڈالے اور فرمائے ای عدو
اللہ نکل مین رسول اللہ ہون اور لڑکے کو اس عورت کے حوالے کر کر فرمائے لے اب اسکو کچھ اندیشہ نہین پھر وہ لڑکا درست
ہوا روایت کئے ہین حاکم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا کوئی اعرابی
آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھائی بیمار ہی حضرت پوچھے کیا بیمار ہی عرض کیا اسکو شیطان لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے
بھائی کو بلوا کر اپنے روبرو بٹھلائے اور چند آیتان اسپر پڑھے معا وہ درست ہوا گویا کچھ شکایت نہتھی آیندہ کی
چیزون کی خبر دئے سو معجزہ روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھے سو قیامت تک جو جو کام ہونے والے تھے بیان کئے کوئی یاد رکھا اور کوئی بھول گیا روایت
کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حیرہ کا شہر تیرے روبرو مثال لیکر آیا
اور تم اسکو عنقریب فتح کروگے ایک شخص کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ اگر حیرہ فتح ہوگا تو نفیلہ کی بیٹی مجھے دینا
حضرت فرمائے مین اسکو تجھے دیا غرض جب فتح ہوا اس شخص کو نفیلہ کی بیٹی دئے بعد اس لڑکی کا باپ ہزار درم دیکر اپنی
لڑکی خرید کیا طبرانی وغیرہ کی روایت مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے آتے بعد فرمائے حیرہ کی سفید چولیان
مجھے دستے مین اور شیما بیٹی نفیلہ کی سفید خچر پر بیٹھکر اور سیاہ دامنی اوڑ کر جاتی ہی پھر خریم بن اوس بن حارثہ رضی اللہ

عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ہم اگر حیرہ مین داخل ہوگے اور حضرت فرمائے کے بموجب مین دیکھون تو وہ عورت مجھے عنایت
فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے بہتر خزیم کہتے ہین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مسیلمہ کے جنگ سے ہم فراغت پائے
بعد حیرہ کو تسخیر کرنے واسطے متوجہ ہوئے ہم جاتے ہی وہ شیما بنت نفیلہ کی حضرت کے فرمائے مطابق ہم کو ملی پھر مین
اسکو پکڑ لیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو مجھے دئیے ہین لشکر کے سردار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میرے سے شاہدان
مانگے پھر محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر کی مین شاہدی گذار اسو مجھے دئے پھر اسکا بھائی آکر اسکو مانگا مین بولا دس سو درہم
سے کم کو مین نہ بیچونگا پھر مجھے ہزار درہم دیا اور بولا اگر لاکھ درہم کہتا تو مین دیتا خزیم کہتے ہین دس سو سے بڑھ کر کوئی عدد
نہ ہوگا سمجھ کر مین اتنا ہی بولا روایت کئے ہین حاکم اور بیہقی نے عبد بن حوالہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عنقریب
تمھارا یان فوجان جمع ہوگے ایک فوج شام مین اور ایک فوج عراق مین اور ایک فوج یمن مین سوا سی ہو جب فوجان
جمع ہوئے روایت کئے ہین مسلم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم ایک ملک عنقریب
فتح کروگے جو وہان قیراط کی چلاونی ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ ملک کا نام مصر ہے سو تم وہان کے لوگون سے
ساتھ خوبی سے درپیش آؤ کیونکہ انکو ذمہ اور قرابت ہے یعنی اسمعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرا انہین قوم سے تھی سو
اس لئے قرابت ہے کر کر فرمائے روایت کئے ہین بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ام حرام کے گھر تشریف لیجا کر آرام کئے سو ہنستے ہوشیار ہوئے ام حرام پوچھے یا رسول اللہ کیا واسطے آپ تبسم کرتے ہین
فرمائے مجھے دکھائے ایک جماعت کو میری امت سے جو دریا پر جہاد واسطے سوار ہوگے بادشاہون کے ساتخت پر ام حرام عرض
کئے یا رسول اللہ دعا کرو کہ مین بھی انھون مین رہون حضرت فرمائے تو انھون مین ہے بعد بھی آرام فرما کر ہنستے
اٹھے اور فرمائے میری امت سے چند لوگ دریا پر جہاد واسطے سوار ہوگے بادشاہون کے ساتخت پر ام حرام عرض کئے
یا رسول اللہ دعا کرو کہ مین بھی انھون مین رہون حضرت فرمائے تو اول کے لوگون مین ہے غرض ام حرام اپنے شوہر
عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ کو گئے جنگ سے جب پھرے
ام حرام کی سواری واسطے جانور لائے سو وہ بی بی اس پر سے گر کر وفات پائے روایت کئے ہین بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت نہ ہوگی یہانتک تم خوز و کرمان مین عجم کی ایک قوم سے جنگ
کروگے جنکے رنگ سرخ ہین اور چپٹی ناک اور چھوٹی آنکھ ہوتے منہ گویا ڈھال ہے تہ پر تو اور قیامت نہ ہوگی جب تک تم

جنگ کروگے ایک قوم کے ساتھ جو چپل بالون کی پہنینگے دیکھئے یہ معجزہ وقوع مین آیا اور خوز و کرمان مین ترکون سے
مسلمانون نے جہاد کئے اور بابک خرمی کہ ایک زندیق تھا بڑی شوکت بہم پہنچایا تھا اور اسکے لوگ بالون کی چپل پہنا کرتے
تھے اس سے جنگ کرے اور معتصم باللہ خلیفے کے وقت مارا گیا روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن بسر سے
کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اسکی کہ جی محمد کا اسکے دست قدرت مین ہی تم فارس اور روم کو فتح کروگے
دیکھئے فارس اور روم کا فتح ہوا اور سلاطین فارس کا نام و نشان باقی نرہا اور روم کا پایۂ تخت قسطنطنیہ مسلمانون
کے ہاتھ آیا اور بہت سی مملکت انکے اختیار سے نکل گئی روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسری ہلاک ہوئے بعد بھی کسری نہین اور قیصر ہلاک ہوئے بعد بھی قیصر نہین قسم ہی اسکو
کہ جی میرا اسکی دست قدرت مین ہی انھون کے خزانون کو خدا کی راہ مین تم خرچ کروگے سنئے فارس کے بادشاہ کو کسری
کہتے ہین پھر وہ کسری ہلاک ہوئے بعد کوئی بادشاہ نہ ہوا اور دمشق اور قسطنطنیہ جبکے اختیار مین ہوا اسکو قیصر
کہتے تھے پھر یہ مملکت مسلمانون کے ہاتھ آئی بعد کوئی انکے یہ دونون کا مالک نہ ہوا روایت کئے ہین بیہقی نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراقہ بن مالک کو فرمائے تو کیسا دسیگا جب کسری کے کپڑے پہنیگا سو جب کسری کا ملک
فتح ہوا کسری کے کپڑے عمر رضی اللہ عنہ پاس آئے پھر سراقہ کو بلوا کر وہ کپڑے پہنائے اور کہے الحمد للہ کسری بن ہرمز کے کپڑے
سراقہ بن مالک اعرابی کے ہاتھ مین ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کسری کے کپڑے اور حمایل اور تاج سب
انکو پہنائے روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تمھارے مین سے بارہ خلیفے ہونگے اور ابو بکر صدیق میرے بعد تھوڑے دن رہینگے اور عربستان کی چکی کا صاحب
خوبی سے جئیگا اور شہید مریگا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہی تو فرمائے عمر بن الخطاب بعد عثمان طرف دیکھکر
فرمائے اللہ تعالی تمکو پہنایا سو پیرہن کو لوگ چاہینگے نکالنا قسم ہی اسکی جو مجھے بھیجا برحق اگر تم اسکو نکالوگے
تو بہشت مین نہ جاوگے جبتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نکلے روایت کئے ہین ابو یعلی اور حارث بن
اسامہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد بنانا شروع کئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لاکر رکھے انکے بعد عمر رضی اللہ عنہ رکھے بعد عثمان رضی اللہ
عنہ رکھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد کام کے والیان یہی لوگ ہین ایک روایت مین آیا ہی

پہلا پتھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھے بعد ابوبکر بعد عمر بعد عثمان سو حضرت فرمائے میرے خلیفے یہی لوگ ہین روایت کئے
ہین احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ کو فرمائے تو لوگون کے کام کا والی ہوگا تو اللہ تعالے
سے ڈر اور عدل کر سو معاویہ کہے اس روز سے مجھے خیال تھا کہ مین والی ہوگا یہان تک کہ اللہ تعالی مجھے اس کام مین مبتلا کیا
روایت کئے ہین حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بنی اُمیہ جب چالیس ہوگے تو اللہ تعالے
کے بندون کو اپنے غلام سمجھے گے او کتاب اللہ کو دغا روایت کئے ہین ترمذی او حاکم او بیہقی نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے
کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھے کہ بنی امیہ اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے ہین ایک کے بعد ایک سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا
لگا تب یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور بھی یہہ آیت اتری اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ
اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی ہم اسکو اتارے شب قدر مین تجھکو
کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینون سے حضرت فرمائے ہزار مہینے تک بنی امیہ مالک رہیگے سو قاسم بن
فضیل کہتے ہین ہم بنی امیہ کی سلطنت کے ایام کا حساب کئے تو برابر ہزار مہینے ہوے نہ ایک مہینہ زاید نہ کم روایت کئے
ہین احمد او حاکم او بیہقی او ابو نعیم نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ ایک شب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا سو
فرمائے آسمان پر کوئی ستارے دستے ہین تو مین کہا ثریا دستا ہی حضرت فرمائے اسکے ستارون کے موافق تمھاری اولاد
مین خلیفے ہوگے روایت کئے ہین ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے میرے تئین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ابو الخلفا کہے او فرمائے انہین مین سفاح ہوگا روایت کئے ہین بخاری او مسلم نے ابی موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے
کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقام مین تشریف رکھے تھے سو عثمان رضی اللہ عنہ آنے کا اذن چاہے سو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے اذن دیو او بشارت دیو بہشت کی بلوے پر جو اُن پر ہوگا روایت کئے ہین حاکم
نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونون کنپٹی طرف اشارہ کرکر فرمائے تم ادھر ایک
زخم او ادھر ایک زخم کھاوگے او تمھاری داڑی خون مین تر ہوگی روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہے ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر سوار ہوئے حضرت کے ہمراہ ابوبکر او عمر او عثمان اور
علی او طلحہ او زبیر رضی اللہ عنہم تھین پتھر حرکت کرنے لگا حضرت اسکو فرمائے ثابت رہ تجپر نبی ہی یا صدیق یا شہید
روایت کئے ہین حاکم او بیہقی او ابو نعیم نے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے

اے ثابت ہمکو اس کی خوشی نہین کہ تم خوبی سے زندگانی کرے اور شہید مرے اور بہشت مین جاوے مین عرض کیا ہو البتہ سو ثابت خوبی سے
زندگانی کیے اور مسیلمہ کذاب کے جنگ مین شہید ہوے روایت کیے ہین حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے
کہے ہین حسین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی اور حضرت کے گود مین بٹھلائی دیکھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکھ سے
اشک جاری ہین فرمائے جبریل خبر دیے کہ میری امت اسکو قتل کرینگی اور قتل گاہ کی سرخ مٹی میرے تئین دیکھائے بعضی
روایتون مین آیا ہے کہ فرمائے اس زمین کا نام کربلا ہے روایت کیے ہین مسلم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت آنیکے قبل تیس شخص ہونگے جھوٹے دغاباز ہر یک دعوی کریگا کہ مین نبی ہون اور اس حدیث
کو بخاری بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین اور اس حدیث کا مصداق ظاہر ہوا چند شخص نبوت کا دعوی کیے
اور انکو شوکت و قوت ہوئی اور اللہ تعالی انکو ہلاک کیا چنانچہ اسود عنسی یمن مین دعوی کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
وفات کے قبل مارے گیا اور ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مسیلمہ کذاب یمامہ مین نکلا اور مارے گیا اور طلیحہ
بن خویلد بنی اسد مین نکلا پھر بعد توبہ کیا اور بنی تمیم مین ایک عورت سجاح نام نکلی پھر بعد توبہ کئی اور ابن الزبیر کی خلافت
مین مختار بن ابی عبید ثقفی نکلا اور عبد الملک بن مروان کی خلافت مین حارث کذاب نکلا اور بنی العباس کی خلافت مین
بھی چند شخص نکلے اور سب کے آخر مسیح الدجال نکلیگا اور عیسی علیہ السلام آسمان پر سے اتر کر اسکو قتل کرینگے روایت کیے
ہین مسلم نے اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ انھون نے حجاج بن یوسف کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ہین ثقیف مین دو شخص ہونگے ایک کذاب دوسرا مبیر یعنی لوگون کو قتل کرنیوالا کذاب کو تو دیکھی یعنی مختار بن ابی عبید اور
مبیر سمجھتی ہون مین تو ہی ہے روایت کیے ہین بخاری نے ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی
اللہ عنہ کے تئین لیکر فرمائے میرا یہہ لڑکا سید ہے امید ہے کہ اللہ تعالی اسکے سبب مسلمانون کی دو بڑی جماعتون مین مصالحت
کروا دیگا سو اس فرمودے کے بموجب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے باعث سے مسلمانون مین صلح ہوا اور خلافت معاویہ کے لیے
چھوڑ دیے روایت کیے ہین بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز ہم عمر رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے تھے فرمائے
تم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے ہین فتنے کو کس کو یاد ہے مین بولا مجھے یاد ہے کہے بیان کرو مین بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے فتنہ آدمی کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسایہ مین ہے اس کا کفارہ نماز اور صدقہ ہے عمر کہے یہہ نہین پوچھتا
مین اس فتنے کو پوچھتا ہون جو سمندر کی سی موج ماریگا مین بولا یا امیر المومنین اس فتنے سے آپ کو کچھ اندیشہ

نہین تمھارے اور اسکے درمیان کا دروازہ بند ہی عمر پوچھے دروازہ کھل جائیگا یا ٹوٹیگا مین بولا ٹوٹ جائیگا عمر کہے بس اس صورت
مین وہ کبھی بند نہ ہوگا حذیفہ بولے ہان بعد حذیفہ پوچھے دروازے سے مراد کون ہی کہے عمر پوچھے کیا اسکو عمر رضی اللہ عنہ
جانتے تھے تو کہے البتہ جیسا سانجھ دن کے ورلے رات آنا یقین ہی کیونکہ مین اسکو غلط حدیث نہ بولا روایت
کئے مین بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو فرمائے یہہ قفل ہی
فتنے پر جبتک وہ زندہ رہیگا فتنے کا دروازہ بند رہیگا روایت کئے ہین بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہے ایک روز امہات المومنین سب جمع تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین سے کون سی ہوگی جو
سرخ اونٹ پر بیٹھکے نکلیگی اسکو دیکھکر حواٰب کے کتے بھونکینگے اور اسکے گرد و پیش بہت لوگ مارے پڑینگے مرتی مرتی بچیگی
حاکم اور بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ بی بی عائشہ یہہ سنکر ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای حمیرا دیکھ کہین تو ہی نہووے
بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ طرف دیکھکر حضرت فرمائے ای علی اگر تم اس امر کے والی ہوگے تو عائشہ کے ساتھ نرمی کرو احمد
اور ابو یعلی اور بزار اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی روایت کئے ہین کہ جب عثمان شہید ہوئے بی بی عائشہ انکے قاتلون کا بدلا لینے نکلے
تو بنی عامر کے گھرون پاس کتے انکو بھونکنے لگے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھے اس پانی کا نام کیا ہی لوگ بولے حواٰب
عائشہ اپنے ساتھ والون سے کہے یہان سے پھر جانا بہتر ہی زبیر رضی اللہ عنہ کہے اور تھوڑا آبڑھنا کیونکہ تم آئے سو دیکھکر
لوگ صلح کرینگے بی بی عائشہ کہے پھر جانا بہتر ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین حواٰب کے کتے بھونکینگے سو وقت کیسا ہوگا
روایت کئے ہین حاکم نے کہ جمل کے جنگ مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ کو کہے کیا تمکو یاد نہین ایک روز
مین اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سو تمکو فرمائے ای زبیر تم علی کو دوست رکھتے ہو تو تم کہے علی کی دوستی سے
مجھے کیا مانع ہی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک روز ہوگا کہ تم ناحق علی پر نکلینگے اور اس سے جنگ کروگے یہہ
سنکر زبیر نے یاد کئے اور جنگ سے باز آئے روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت کا ہلاک قریش کے چھوکرون کے ہاتھ پر ہوگا یہہ سنکر مروان نے بولا انپر اللہ کی لعنت
چھوکرے ہین ابو ہریرہ بولے اگر تو چاہتا ہی تو مین ایک ایک کا نام لیکر بیان کرتا ہون فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد
روایت کئے ہین احمد اور بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین پناہ
مانگو اللہ کی سات سال کے شروع سے اور چھوکرون کی امارت سے بیہقی روایت کئے ہین کہ ابو ہریرہ دعا مانگا کرتے تھے

کہ یا اللہ سات سال کے سر پر مجھے مت رکھ دیکھئے سنہ سات ہجری شروع ہوتے ہی بعد یزید خلیفہ ہوا اور اقسام کے فساد شروع
ہوئے اور اللہ تعالی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا مقبول کیا سو انکا وفات سنہ انٹھاون یا انسٹھ ہجری مین ہوا روایت کئے
مین بخاری اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمار کو فرمائے تجھے باغیون کی
جماعت قتل کریگی سو عمار رضی اللہ عنہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے صفین کے جنگ مین مخالفون کے ہاتھ
سے شہید ہوئے روایت کئے مین بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وفات کے
ایام مین ایک شب عشا کی نماز پڑھکر فرمائے آجکی شب جو لوگ زمین پر ہین انسے سو برس کے سرے پر کوئی باقی نہ
رہیگا دیکھئے اسوقت کے لوگون سے سو برس کے بعد کوئی پردۂ زمین پر نہ رہا حضرت غیب کے چیزون
سے خبر دئیے سو معجزہ روایت کئے مین بخاری نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ہجرت کے بعد ایکبار سعد
بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عمرے کے ارادے سے مکے کو گئے سعد مین اور امیہ بن خلف مین نہایت دوستی تھی سو امیہ کے نہان
اترے اور کعبے کے طواف کا ارادہ کئے تو امیہ بولا تھوڑا انتظار کرو دوپہر کے وقت لوگ غافل ہو گے تو میرے ساتھ
چلکر طواف کرو غرض سعد طواف کرتے تھے کہ ابو جہل آیا اور بولا تم محمد اور اسکے ساتھ والون کو پناہ دئیے ہو اور
طواف کعبے کا بے چین سے کرتے ہو اس پر سعد کا اور ابو جہل کا قضیہ ہوا امیہ نے سعد کو بولا ابو الحکم اس بیابان
کا سردار ہی اس سے مت لڑو سعد بولے اگر تم کعبے کے طواف سے ہمکو منع کروگے تو تم ہمکو شام طرف تجارت واسطے
جاتے سو منع کرینگے امیہ سعد کو روکنے لگا سعد اسکو بولے تو کیا کہتا ہی محمد فرمائے ہین تجھے ہم قتل کرینگے امیہ بولا
کیا مجھے قتل کرینگے کہے ہان تجھے قتل کرینگے کر کر فرمائے ہین امیہ بولا واللہ محمد جھوٹ نہین کہتے پھر امیہ جاکر اپنی عورت
سے بولا اسکی عورت بھی بولی واللہ محمد جھوٹ نہین کہتے القصہ جب کفار بدر کے جنگ کو جانیکا تہیہ کئے امیہ کی عورت بولی
تو کیا سعد بولے سو بات بھول گیا امیہ نے جواب دیا مین جاتا نہین ابو جہل آکر کہا ای امیہ تو اس بیابان کا سردار ہی
تو نہ نکلیگا تو لوگ کوئی نہ آئیگے ہمارے ساتھ ایک دو منزل آ پھر اسکو بھوندکے لیگیا اور جنگ مین مارا پڑا
روایت کئے مین مسلم اور ابو داؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کا جنگ ہونیکے
قبل شب کو فرمائے اللہ چاہے تو صبح فلانا کافر اس مقام پر اور فلانا اس مقام پر مریگا اور زمین پر ہاتھ رکھ رکھ کر
اشارہ کئے واللہ حسن حسین کا جو جو مقام بتلائے تھے اسی مقام پر گرے روایت کئے مین ابن اسحاق اور بیہقی وغیرہ نے

کہ بدر کے جنگ مین عباس اسیر ہوئے سو چھوڑنیکے وقت انسے فدیہ مانگے عباس کہے میرے پاس کچھ نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے جنگ کو نکلتے وقت تم مال کا ذکر ام الفضل کو کیے اگر مین جنگ مین مارے جاون تو یہہ مال میرے بچون کو دیو پھر
وہ مال کیا ہوا عباس کہے وہ مال گاڑا سو سوا میرے اور ام الفضل کے کسی کو اطلاع نہین مین گواہی دیتا ہون تم بیشک
اللہ کے رسول ہین روایت کیے ہین ابن سعد اور بیہقی نے کہ نوفل بن حارث بدر کے جنگ مین اسیر ہوا چھوڑنے
واسطے اس سے فدیہ مانگے بولا میرے پاس کچھ مال نہین حضرت فرمائے جدے مین مال تھا سو کیا ہوا اور وہ مال وہان تھا سو
کسی کو اطلاع نہین تھی پھر نوفل بولا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ کے رسول ہو اور اسی مال مین سے فدیہ دیا
روایت کیے ہین بیہقی نے کہ قباث بن اشیم کنانی بدر کے جنگ مین کافرون کے ساتھ تھا اسکے نظرون مین مسلمان
بہت کم دستے تھے اور کافرون کے سوار و پیادہ بہت جب کافرون کو ہزیمت ہوئی اور کافران چار و طرف منتشر ہوئے
اور قباث بھی بھاگا اور اسوقت اپنے دلمین بولا ایسا مین نہ دیکھا کہ یون نہین بھاگتے مگر عورتان غرض خندق کا
جنگ ہوئے بعد قباث نے اسلام لانیکے ارادے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حضرت اسکو دیکھکر فرمائے ای
قباث بدر کے روز تو ہی کہا تھا ایسا مین نہ دیکھا کہ یون نہین بھاگتے مگر عورتان قباث بولا مین گواہی دیتا ہون
کہ تم بیشک خدا کے رسول ہو یہہ بات اُس روز میرے دل مین گذری پر اسکو کسی سے نہ کہا تھا اگر تم نبی ہوتے تو اللہ
تعالی اپکو اس پر مطلع نہ کرتا روایت کیے ہین بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے کہ کافران بدر مین ہزیمت پاکر مکے کو گئے
سو ایک روز صفوان بن امیہ نے حجر مین بیٹھا تھا اور وہان عمیر بن وہب جمحی بھی آکر بیٹھا صفوان بولا بدر مین اتنے لوگ
مارے گئے بعد زندگی مین کچھ خوبی نہین عمیر بولا میرے پر قرضداری ہی اور اسکو ادا کرنیکی طاقت نہین اور عیال
و اطفال کی پرورشی ضروری ہی نہین تو مین جاکر محمد کو قتل کرتا اور میرا لڑکا انکے یہان اسیر ہی سو اسکو چھڑانے کا بہانہ
وہان جانے واسطے بس ہی تھا صفوان خوش ہوکے بولا تیرا قرض میرے ذمے پر ہی اور تیرے عیال و اطفال میرے عیال
و اطفال کے برابر ہین انکو پرورش کرونگا تو جا کر سب کا بدلا لے پھر صفوان نے اسکے لئے سفر کا اسباب مہیا
کر دیا اور عمیر کی تلوار کو دھار پکڑا کر اسکو زہر پلایا اور تاکید کیا کہ یہہ کیفیت کسی سے ظاہر نہ کرنا پھر عمیر روانہ
ہوا اور مدینے مین پہنچا او مسجد کے دروازے پر اپنا اونٹ باندھا اور تلوار لیکر حضرت کا قصد کیا
عمر رضی اللہ عنہ اسکو دیکھکر تلوار پکڑ لئے اور حضور مین حاضر کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکو چھوڑ دیو پھر

اسکو پوچھے ای عمیر تو کیا واسطے آیا بولا میرا لڑکا تمھارے یہان قیدی ہی سو اسکو چھڑانے آیا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے سچ بول کیا محض اسی واسطے آیا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حجر مین بیٹھ کر تو صفوان سے کیا شرط کیا تھا
عمیر گھبرا کر بولا مین کیا شرط کیا حضرت فرمائے تو یہہ شرط نہین کیا کہ محمد کو قتل کرتا ہون اور تیرے قرض کا اور عیال و اطفال
کی پرورشی کا ذمہ صفوان پر ہی ای عمیر تیرے اور تیرے اس ارادے کے درمیان اللہ تعالی حایل ہی عمیر بولا مین گواہی
دیتا ہون کہ تم بیشک رسول ہو خدا کے یہہ شرط جو ہوا سو میرے اور صفوان کے سوائے کسی کو معلوم نہین یقینا اللہ تعالی
آپ کو اس پر مطلع کیا پھر عمیر ایمان لایا اور مکے کو جاکر لوگون کو اسلام کی دعوت کیا بہت لوگ انکی دعوت سے مسلمان
ہوئے روایت کئے مین بخاری نے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہے احزاب
کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اب سے ہم قریش پر جنگ کو جاینگے وہ ہم پر نہ آینگے سو ویسا ہی قریش
جنگ کو نہ آئے روایت کئے مین بیہقی نے کہ بنی قریظہ کے بندیوانون مین ریحانہ کے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند
کئے اور اسکو اسلام لانے پر ترغیب دئے وہ اسلام نہ لائے حضرت اسکو نکال دئے اور ان اسلام نہ لانے سے حضرت کے
دل کو برا لگا غرض حضرت صحابہ مین تشریف رکھے تھے پیچھے سے نعلین کا آواز آیا حضرت فرمائے یہہ آواز ابن شعبہ کے نعلین
کا ہی ریحانہ ایمان لائی کر کر بشارت دینے آیا ہی سو ان آکر وہی بشارت دیا روایت کئے مین مسلم نے جابر رضی اللہ
عنہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر جاکر آتے تھے سو مدینے کے قریب پہنچے کہ آندھی ایسی چلی کہ سوار گرد جاتے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ایک منافق موا سو اسکے واسطے یہہ آندھی چلی جب مدینے کو پہنچے تو معلوم ہوا کہ اسی روز ایک منافق بڑا موا
تھا روایت کئے مین بیہقی اور ابو نعیم نے کہ بنی المصطلق کے جنگ سے پھر کر آتے وقت اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا گم ہوا لوگ اسکی تلاش مین نکلے اسوقت ایک منافق اپنی مجلس مین لوگون سے بولا محمد بڑے بڑے خبران دیا کرتے سو کیا
اپنا اونٹ کہان ہی سو اللہ خبر نہ دیا پھر یہہ کہ کر حضرت کیا فرماتے سو سنتے آیا اللہ تعالی اسکے سخن پر حضرت کو مطلع
کیا اسکو دیکھ کر فرمائے اونٹ میرا گم گیا سو ایک منافق خوش ہوا اور بولا کیا اونٹ کہان ہی سو اللہ تعالی مطلع نہین
کرتا سو سنئے غیب کی بات سوائے اللہ تعالی کے کسی کو معلوم نہین اب اللہ تعالی مجھے مطلع کیا کہ وہ اونٹ فلانے مقام مین ہی
اسکی مہار درخت مین اٹکی ہی لوگ وہان جاکر اسکو لائے اور وہ منافق حضرت پاس سے جلد اپنی مجلس مین آیا دیکھا
سب لوگ بیٹھے ہین سب کو قسم دیکر پوچھا مین بولا سو بات کوئی یہان سے جاکر کسی سے بولا کیے واللہ ہنوز کوئی

یہان سے گیا نہین وہ منافق بولا مین یہان بولا سو باتان کی اطلاع محمد دئیے اور مجھے انکے احوال مین اب تک شک تھا آ
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک اللہ کے رسول ہین روایت کئے ہین ابن عساکر نے عبد اللہ بن زیاد سے کہ مریسیع کے
جنگ مین جویریہ بنت حارث بند مین آئی حارث انکا باپ اپنی بیٹی کو چھڑانے واسطے اونٹان لایا اور عقیق کو پہنچا سو
دو اونٹ بہتر دیکھ کر پہاڑ کے درے مین چھپا دیا باقی اونٹ لاکر حضرت سے عرض کیا ای محمد یہ اونٹ لیکر اپنی لڑکی کو دیو حضرت
فرمائے دو اونٹ جو تو فلانے مقام مین چھپایا سو کہان ہین تب حارث بولا مین دونون اونٹ جو چھپایا تھا اللہ تعالی
کے سوائے کسی کو معلوم نتھا مین گواہی دیتا ہون تم بیشک اللہ تعالی کے رسول ہو پھر اسلام لایا روایت کئے ہین بیہقی نے
ابو شیم مزنی سے کہ خیبر کے یہود کی کومک کو عیینہ بن حصن نے اپنی قوم کے تئین لیکر نکلا اثناء راہ مین سنا کہ مخالف
اپنے مکانون پر آیا پھر بھاگ کر اپنے ٹھکان پر گیا وہان دیکھا مخالف نہین پھر لوگون کو جمع کر کر آیا اور خیبر کے نزدیک
پہنچا ایک شب اترے عیینہ بولا اب خوش ہو ذو الرقبہ پہاڑ مجھے خواب مین دئیے ہین محمد کے رقبہ یعنی گردن کا مالک ہوگا غرض
ہم خیبر کو عیینہ کے ساتھ پہنچے سو دیکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کئے ہین عیینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات
کیا اور بولا تمہارے خاطر سے مین اپنے دوستون کی کومک نہ کیا مجھے غنیمت سے حصہ دینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو
جھوٹ بولتا ہی راہ مین آواز غلیم کا اپنے ملک طرف سنکر تو بھاگا تھا بولا کچھ سخاوت کرو حضرت فرمائے تجھے ذو
الرقبہ دیا عیینہ بولا وہ کیا ہی حضرت فرمائے پہاڑ جو تو خواب مین دیکھا تھا تجھے دئیے تھے عیینہ نا امید ہو کر اپنے شہر کو
گیا وہان حارث بن عوف اسکے نزدیک آیا اور بولا مین اول ہی تجھے کہہ دیا تھا تیرا جانا بیجا ہی محمد مشرق سے مغرب تک جو
کوئی ہی ان پر غالب آویگے ہمکو یہ یہود ہمیشہ کہا کرتے تھے واللہ ابو رافع سلام بن ابی حقیق سے مین سنا ہون کہتا تھا داؤد
علیہ السلام کی اولاد سے نبوت جا کر محمد کو آئی سو ان سے حسد کرتے ہین واللہ مقرر محمد اللہ کے رسول ہین یہود میری اطاعت
نہین کرتے اور ہمارا ذبح انکے ہاتون پر دو بار ہوگا ایک یثرب مین دوسرا خیبر مین حارث کہتا ہی پھر مین سلام سے پوچھا
کیا محمد تمام زمین کے مالک ہوگے تو بولا توریت کی قسم ہوگے روایت کئے ہین بخاری نے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک
شخص اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر مین موا پھر اسکا جنازہ حاضر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو کہے تم آپ
نماز پڑھو حضرت نماز نہین پڑھنے سے لوگون کے چہرے متغیر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس نے غنیمت سے کچھ
دبا رکھا تھا اس لئے مین نماز نہین پڑھتا پھر اسکا اسباب کھول کر دیکھے تو ایک قلادہ نکلا اور اس کی قیمت دو درم کی

نہ ہو گی روایت کیے ہین ابن سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے کہ فتح مکے کے بعد ایک روز ابو سفیان بیٹھکر منصوبے کر رہا تھا
کہ محمد سے جنگ کرنے واسطے پھر لوگ کو جمع کرنا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی پیٹھ پر ہاتھ مارکر فرمائے ایسا ارادہ کریگا تو اللہ
تعالی تجھے رسوا کریگا ابو سفیان بولا میرے دل کی بات آپ فرمائے اب مجھے یقین ہوا کہ آپ تحقیق نبی ہین روایت
کیے ہین بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسریٰ کو پہنچے بعد کسریٰ نے صنعا کے
حاکم کو لکھا کہ تیری زمین طرف ایک شخص نکل کر مجھے اپنے دین طرف بلاتا ہی تو اسکو تنبیہ کر نہین تو مین تجھے سزا دونگا صنعا
کا حاکم یہہ کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قاصدون کو پندرہ روز رکھکر بعد فرمائے تمھارے
صاحب کو جاکر بولو میرا رب تمھارے رب کو آجکی شب قتل کیا پھر وہ لوگ گئے بعد معلوم ہوا کہ اسی شب کسریٰ مارے گیا ابن سعد
کی روایت مین آیا ہی کہ کسریٰ کا نایب جو صنعا مین تھا اسکا نام باذان اور اس ہی روایت مین آیا ہی کہ حضرت فرمائے آجکی
شب کو سات گھنٹے گذرے بعد اسکے فرزند شیرویہ کو مسلط کیا سو اسکو قتل کیا پھر باذان اسلام لایا روایت کیے ہین ابو یعلی
اور بیہقی نے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے سخن کرتے کرتے فرمائے اب تھوڑے عرصے مین اس طرف سے ایک
جماعت آئیگی کہ وہ بہترین اہل مشرق ہین پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھکر اس جانب مین گئے دیکھے کہ عبد القیس کی وفد آتی ہی روایت
کیے ہین حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عبد القیس کی وفد ہجر سے آئی سو حضرت پاس بیٹھی حضرت انسے انکی بستی کا احوال بیان
فرمانے لگے اور کہے تمھارے ملک مین ایک قسم کا خرما ہی اسکا یہہ نام اور ایک قسم کا خرما ہی اس کا یہہ نام غرض انکے ملک مین جتنے
قسم خرمے کے تھے سب کے نام بیان کیے ان قوم سے ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ ما باپ میرے آپ پر سے فدا واللہ اگر آپ
ہجر مین پیدا ہوئے ہوتے تو بھی اس سے زیادہ نہ جانتے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فرماسے تم میرے پاس بیٹھتے ہی تمھاری زمین مجھے نمود ہوئی مین اول سے آخر تک اسکو دیکھا اور
خرمے کے اقسام مین تمھارے یہان برنی بہتر ہی اسکو کھاوے تو مرض دفع ہوتا ہی و اس مین کچھہ مضرت نہین روایت
کیے ہین بیہقی نے جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے کہ پہلے بار مین مدینے کو آیا سو باہر رہکر لباس دہیرا پہنا پھر مسجد مین داخل ہوتے ہی
لوگ مجھے دیکھنے لگے میری بازو سے ایک شخص تھا اسکو پوچھا لوگ مجھے دیکھہ رہے ہین سو کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرا کچھہ مذکور فرمائے اس نے بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمھارا ذکر بخوبی کیے خطبہ
پڑھتے تھے کہ اس مین وحی کے آثار ظاہر ہوئے بعد فرمائے اب ایک شخص اس دروازے سے آتا ہی یمن والون مین

بہتر ہی اور اسکے منہہ پر فرشتہ ہاتھہ پھیرا ہی روایت کئے ہین بیہقی اور بخاری اپنی تاریخ مین وایل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا سو سنکر مین حاضر ہوا میرے آنیکے قبل تین روز کے حضرت اپنے نزدیک والون کو فرمائے
کہ فلانا آتا ہی روایت کئے ہین بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس مسجد الخیف مین
بیٹھا تھا دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حضرت پاس آئے حضرت انکو فرمائے تم کسواسطے آئے سو مین کہون یا تم
کہتے ہین وہ دونون عرض کئے یا رسول اللہ آپ ہی فرمانا ہمکو یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثقفی کو فرمائے تم
آئے ہو اپنی شب کی نماز اور اپنا رکوع اور سجود اور روزہ او غسل جنابت سے پوچھنے اور انصاری کو فرمائے تم آئے ہو پوچھنے
اپنا نکلنا گھر سے حج کے ارادے اور اس کا کیا ثواب ہی اور عرفات مین کھڑے ہونا اور سر مونڈھنا اور بیت اللہ کا طواف
کرنا اور جمرون پر کنکر مارنا یہہ سنکر وہ دونون شخص کہے قسم ہی اسکی جو آپکو برحق رسول کر کر بھیجا ہم اسی چیزدن کا سوال
کرنے آئے تھے روایت کئے ہین احمد اور بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معاذ کو یمن طرف روانہ کئے سو وصیت کر
اُن کے ساتھ چلے وصیت تمام ہوئی بعد فرمائے ای معاذ شاید تم مجھے سال آیندہ نہ دیکھو گے میری قبر اور مسجد پر گذرو گے
یہہ سنکر معاذ رو دئیے اور حضرت کے وفات کے بعد یمن سے آئے روایت کئے ہین بیہقی نے ام کلثوم سے کہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بی بی ام سلمہ کو نکاح کئے بعد فرمائے مین مشک اور لباس نجاشی کو بھیجا تھا اُس نے مرگیا اور وہ ہدیہ اب پھر آئیگا
سو ویسا ہی پھر آیا روایت کئے ہین حاکم اور طبرانی نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے کہے ایک روز مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پاس تھا کسی نے آکر پوچھا تم کون ہو حضرت فرمائے مین نبی ہون پوچھا نبی کون فرمائے اللہ تعالی کی طرف سے
پیغام لانے والا پوچھا قیامت کب آویگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی نہین جانتا
بولا تمھاری تلوار مجھے دکھاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تلوار اسکے ہاتھہ مین دئیے اُس نے تلوار کھینچ کر پھر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حوالے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو ارادہ کیا ہی وہ نہ ہوسکیگا بعد فرمائے یہہ شخص آتے وقت ارادہ
کیا تھا تلوار میرے ہاتھہ کی لیکر مجھے قتل کرنا روایت کئے ہین احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے وابصہ
اسدی رضی اللہ عنہ سے کہے مین بر اور اثم کا معنی پوچھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مین سوال کرنے سے قبل
فرمائے ای وابصہ تم کیا واسطے آئے سو مین کہون مین عرض کیا فرمانا کہے بر اور اثم کا معنی پوچھنے آئے ہو مین عرض
کیا قسم ہی اسکی جو آپکو رسول برحق کر کر بھیجا مین اسی کا معنی پوچھنے آیا بعد فرمائے بر وہ کہ اسکے کرنے پر دل کھلے

اور اگر وہ جو دل مین خلش کرے روایت کے ہین بیہقی نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے کے چند شخص اہل کتاب کے
اپنی کتابان لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے مین باگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیا حضرت فرمائے کیا واسطے
مجھ سے پوچھا کرتے ہین مین بھی ایک بندہ ہون کچھ جانتا نہین مگر وہ جو اللہ تعالی مطلع کیا پھر وضو کر کر مسجد مین
تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا کئے اور پھرے تو چہرۂ مبارک پر خوشی کے علامتان ظاہر تھی اور مجھے فرمائے انکو
بلوا پھر وہ ائے حضرت فرمائے تم چاہتے مین تو مین بولتا ہون کہ تم کیا واسطے آئے کہے فرمانا حضرت فرمائے تم ذوالقرنین
کا قصہ پوچھنے آئے ہین انکا احوال یہہ ہی پھر وہ لوگ حضرت کی تصدیق کئے روایت کے ہین بیہقی نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہے ابر کا ٹکرا ایک آیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس ابر پر فرشتہ جو موکل ہی میرے پاس آکر سلام کیا
اور کہا اس ابر کو یمن کے ایک بیابان مین جسکا نام ضریح ہی برسانے لیجاتا ہون بعد مین سے سواران آئے سو انسے دریافت
کئے تو معلوم ہوا کہ اسی روز اس بیابان مین برسات ہوئی تھی روایت کئے ہین ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابی شہم سے کے مین مدینے
کے راستے مین چلتا تھا ایک باندی کسی کی گذری مین اسکی کمر ہاتھ ڈالکر کھینچا غرض اسکے دوسرے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لوگ بیعت کرنے آئے اور مین بھی آیا جب مین بیعت واسطے ہاتھ دراز کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ہی نہین جو
کل اسکو کھینچا سو مین عرض کیا یا رسول اللہ میرے سے بیعت لینا اب ایسی حرکت نہ کرونگا فرمائے بہتر اور بیعت سلئے
روایت کئے ہین بیہقی نے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت کئی حضرت اسکے یہان تشریف لیگئے اور ایک
لقمہ منہہ مین ڈالکر فرمائے یہہ گوشت ناحق لئے سو بکری کا ہی بعد دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ وہ بکری کو اس نے اپنے ہمسائے
کی عورت کے یہان سے بے اذن اسکے شوہر کے لئی تھی مخالفون سے بچے سو معجزہ روایت کئے ہین ترمذی نے
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا مین مخالفون سے اپنے تئین حفاظت کیا کرتے اور اپنی نگاہبانی
واسطے لوگون کو بٹھلاتے جب یہہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنی اللہ تعالی تجھکو بچالیگا لوگون سے سو
لوگون کو جو محافظت واسطے تھے کہہ دئیے تم جاؤ اب اللہ تعالی لوگون کے شر سے مجھے نگاہ رکھا
روایت کئے ہین مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کے ایک روز ابو جہل بولا محمد تمام کے
روبرو آکر اپنا منہہ مٹی پر رکھتا ہی لات و عزی کی قسم ایسا کرتا سو مین اب دیکھون تو اسکی گردن کھندلون
غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت کھندلنا کر چلا پھر یکایک ہاتون سے اپنے تئین بچاتا ہوا

پچھپانون لوٹتا لوگ پوچھے یہ کیا ہی تو بولا میرے اور محمد کے درمیان آتش کی خندق ہی اور پکھوتے دستے ہین بعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اگر وہ میرے نزدیک ہوتا تو فرشتے اسکی ایک ایک بیری جدا کرتے روایت کئے ہین ابن اسحق اور بیہقی نے کہ
ایک شخص مکے مین آکر اپنے اونٹان ابی جہل پاس بیچا ابوجہل اسکو قیمت نہ دیکر ستانے لگا وہ بیچارہ ایک مجلس مین کہ
جہان قریش جمع تھے آکر بولا ابو الحکم میرا حق نہین دیتا اور مین غریب مسافر ہون اُسکے پاس سے کون حق لوائیگا قریش نے
اشارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف کرکر کہے ان پاس جا وہ تیرا حق دلوا دیگے پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر التجا کیا حضرت
اسکے ساتھ جاکر ابوجہل کے دروازے مارے پوچھا کون ہی کہے محمد ہون ابوجہل گھبرا کے نکلا اور رنگ اُسکا متغیر ہوا حضرت
فرمائے اس کا حق دے بولا بہتر سو گھر مین جاکر اس کا حق لا دیا لوگ کہے ای ابا الحکم تیرے سے بہت تعجب کہ تو ڈر کر حق دیا بولا
مین کیا کرون دروازے پر مارتے ہی میرے دل مین اس کا رعب ہوا اور باہر نکل کر دیکھا تو انکے پاس ایک بڑا اونٹ بڑا
سر اور بڑے دانتون کا کھڑا ہی اور اتنا بڑا اونٹ مین کبھی دیکھا نتھا اگر مین اس کا حق نہ دیتا تو وہ مجھے کھا جاتا روایت
کئے ہین بیہقی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابوجہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ چند شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو مارنیکی تجویز کئے سو ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ولید کو مارنے بھیجے حضرت نماز پڑھتے سو جگہہ ولید
آیا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہین آتے جا کر دوسرون کو اطلاع کیا سب جمع ہو کر آئے اور حضرت جس جگہہ نماز پڑھتے تھے
وہان آئے تو آواز دوسرے جانب سے آنے لگا پھر وہان گئے تو دوسرے جہت سے آیا آخر لاچار ہو کر چلے
گئے روایت کئے ہین ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرم
مین پکار کر قرآن پڑھا کرتے قریش کو اس سے ایذا ہوتی ایک روز چلے حضرت کو پکڑنا سو ہاتھ انکے اکڑ
گئے اور آنکھان اندھے ہوئے پھر حضرت پاس آکر خدا کی اور رحم کی سوگند دینے لگے حضرت دعا کئے سب
درست ہوئے روایت کئے ہین واقدی اور ابونعیم کہ نضر بن حارث نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایذا دیتا اور متعرض ہوا کرتا ایک روز دوپہر کا وقت تھا حضرت قضاء حاجت واسطے تشریف
لیگئے عادت شریف تھی قضاء حاجت واسطے دور جاتے سو ثنیۃ الحجون پاس پہنچے کہ نضر بن الحارث حضرت
کو دیکھا دل مین بولا اتنی فرصت کا وقت نہ ملیگا کسی داو سے محمد کو آج مارنا اسی ارادے سے حضرت کے
نزدیک ہوا پھر یکایک ڈر کر بھاگا راہ مین اسکو ابوجہل ملکر پوچھا کہاں گیا تھا بولا مین محمد کو داو سے مارنے انکے ساتھ ہوا دیکھا تو

بانکان منہ کھول کر میرے پر حملہ کرنے لگے مین ڈر کر بھاگا ابو جہل بولا محمد کا یہ سحر ہی روایت کئے مین واقدی اور بیہقی
نے کہ احد کے جنگ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ مین تھے چارو طرف سے تیران آتے تھے اور اللہ تعالی اسکو پھیر دیتا تھا اور
عبداللہ بن شہاب پکارتا نکلا محمد کہان ہی مجھے بتاو اگر وہ بچے تو مین نہین بچتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے بازو سے
کھڑے تھے پر وہ ملعون حضرت کو نہ دیکھا صفوان اسکو ملامت کرنے لگا کہ محمد تیری بازو سے تھے کیون نہین مارا
تو بولا واللہ مین انکو نہین دیکھا مین خدا کی قسم کھا کر بولتا ہون محمد ہمسے محفوظ ہین ہم چار شخص قسم کھا کر انکو مارنے
نکلے پر کوئی ان تک پہنچ نہ سکا **وحی کے وقت علامات ظاہر ہوتے تھے سو معجزہ** روایت کئے
ہین ابن ابی الدنیا نے ابی جعفر سے کہے جبریل نے باتان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے سو آواز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آتا
پر انکو نہ دیکھتے روایت کئے مین احمد اور ترمذی وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی
اترتی تو چہرہ شریف پاس شہد کے مکھیون کے آواز کی سی آتا روایت کئے مین بخاری اور مسلم نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے
کہے مین دیکھی ہون نہایت سردی کے ایام مین جب وحی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتی تو بدن شریف سے عرق جاری ہوتا
روایت کئے مین ابن سعد نے ابی اروی دوسی سے کہے مین دیکھا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار رہتے اور وحی
اترتی تو اونٹ کے منہ سے کف نکلنے لگتا اور پیر جم جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ اب پانون توٹ جاوینگے اور اکثر اوقات اونٹ
بیٹھ جاتا روایت کئے مین امام احمد و بخاری اور طبری نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہے میرے تئین یہ آیت
لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اسی مین ابن ام مکتوم اندھے تھے سو آکر عرض کئے یا رسول اللہ مجھے طاقت ہوتی تو البتہ جہاد کرتا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی اتری سو وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی اس قدر میرے پر وزن ہوا کہ مجھے میرا پانون
توٹ جانیکا اندیشہ ہوا پھر جب افاقہ ہوا اور غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ نازل ہوا **متفرق معجزون کا بیان**
روایت کئے مین بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے مین ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے احادیث بہت سنتا ہون پھر بھول جاتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تمہاری چادر بچھاؤ سو مین چادر بچھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے کچھ ڈالے سا کئے اور فرمائے اسکو
اپنے سے لگا سو مین اسکو اپنے سے لگا لیا پھر بعد مین کوئی حدیث نہین بھولا روایت کئے مین حاکم

اور بیہقی اور طبرانی نے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہے کہ حکم بن عاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ٹھٹھاء
اور حضرت بات کرے تو چڑاتا ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ویسا ہی ہو سو اسکا منہہ ٹیڑا ہوا اور مرے
تک وونہین تھا روایت کئے ہین حاکم نے کہ عبداللہ بن عامر بن کُرَیز کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے حضرت اُسکے
لعاب شریف ڈالے اور دعا پڑھے وہ لڑکا لعاب شریف چاٹنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ لڑکا مستقی یعنی سیراب
کرانے والا ہوگا سو عبداللہ جہان کہین زمین کھودتے تو وہان سے پانی نکلتا روایت کئے ہین ابن عساکر نے
عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلواکر فرمائے اس انگھوٹی پر محمد بن عبداللہ
کا نقش کندہ کروا دو وہ انگھوٹی روپی کی تھی مہر کند پاس دئے اُس نے نقش محمد رسول اللہ کا کھود کر لا دیا علی مرتضی فرمائے
مین تجھے یہہ کھودنے کا حکم نہ کیا تھا مہر کند بولا مین وہی نقش کھودتا تھا لیکن اللہ تعالی میرا ہاتھ پھیر دیا اور مجھے
اس پر اطلاع نہ ہوئی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکر فرمائے مین رسول
اللہ ہون روایت کئے ہین بخاری اپنی تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن مردویہ انس رضی اللہ عنہ سے کہے مین نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد شریف مین آیا وہان چند شخص ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکے ہاتون
مین مین جو دیکھتا ہون سو تم دیکھتے ہو تو مین عرض کیا آپ کیا دیکھتے ہین فرمائے انکے ہاتون مین نور ہی مین عرض کیا یا
رسول اللہ آپ دعا مانگو اللہ وہ نور مجھے بھی دے سو دعا کئے اور وہ نور مجھے دسنے لگا روایت کئے ہین امام احمد اور نسائی
اور حاکم نے عبداللہ بن مغفل سے کہے حدیبیہ مین صلح نامہ لکھتے تھے کہ تیس جوان ہتیار باندھے ہوے دغا کے ارادے سے
روبرو چلے آئے انکو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کئے سو اللہ تعالی انکی آنکھ لے لیا ہم اٹھکر انکو پکڑ لیے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انسے پوچھے تمکو کون امان دیا ہی اور کسکے امان مین آئے ہو کہے کوئی نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو
چھوڑ دئے اسی پر یہہ آیت نازل ہوئی هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ الآیہ یعنی وہی ہی جسنے روک رکھا انکے ہاتھ
تم سے روایت کئے ہین بیہقی اور ابونعیم کہ بدر کے جنگ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت بالو لیکر مشرکون
پر پھینکے کافرون سے کوئی باقی نہ رہا مگر اسکی آنکھ مین بالو پڑی مشرکان آنکھین ملنے لگے اور کدھر جانا انکو سوجھا نہ
روایت کئے ہین بیہقی نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہے احزاب کے جنگ مین ایک شب باد شدید سے
چلا ٹھنڈ نہایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کون جاکر کافرون کی خبر لائیگا تو وہ

قیامت مین میرے ہمراہ رہیگا کوئی جواب نہ دیا دوسری بار بھی فرمائے کوئی جواب نہ دیا بعد حضرت نے حذیفہ کا نام لیکر پکارے حذیفہ
جواب دیے حضرت فرمائے کیا واسطے جواب نہ دئے حذیفہ عرض کئے یا رسول اللہ ٹھنڈ کے لئے جواب نہ دیا فرمائے تم جاکر
کافرون کی خبر لاو اور وہان جاکر آئے تک تمکو ٹھنڈ نہ ہوگی پھر حذیفہ جاکر خبر لائے انکو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا حمام
مین ہین پھر جاکر آئے بعد ٹھنڈ ہونے لگی بعض روایتون مین ایا ہی حذیفہ جاتے وقت عرض کئے یا رسول اللہ مجھے مارے پڑنے
کا اندیشہ نہین مگر اسیر ہونیکا اندیشہ ہی حضرت فرمائے تو اسیر نہ ہوگا روایت کئے ہین ابو نعیم نے عمر بن عبد نعیم سے کہے
حدیبیہ کے صلح مین ہم ثنیۃ الحنظل پاس پہنچے وہان کی راہ نہایت تنگ تھی گویا نعل کی دوال اکیلا گذرنا مجھے وہان سے دشوار
معلوم ہوتا تھا پھر وہ راہ اس قدر کشادہ ہوئی کہ لوگ شب کو صفان باندھکر گذرے اور اللہ تعالی اس شب کو ایسا
روشن کیا گویا چاندنی پڑتی ہی جب صبح ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آجکی شب ہمارے ساتھ جتنے لوگ تھین سبھون
کو اللہ تعالی بخشا مگر سرخ اونٹ کے سوار کو پھر وہ کون ہی سو صحابہ دریافت کرنے لگے تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص بنی ضمرہ کا اہل
سیف البحر مین رہنے والون سے لوگ اسکو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چل تیرے لئے مغفرت مانگیگے بولا میرا اونٹ
گم گیا سو ملنا میرے پاس اہم ہی مغفرت مانگنے سے غرض وہ اونٹ ڈھونڈنے گیا اور پہاڑ پر سے پھسل کر مرا اور جانور اسکو
کھائے روایت کئے ہین احمد اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہے میرے تئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفینہ یعنی کشتی کرکر نام رکھے اسکا سبب یہ ہی کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون
کے ساتھ نکلے سامان کا ان پر بوجھا ہوا سو حضرت مجھے فرمائے تیری چادر بچھا مین چادر بچھایا سامان تمام لوگون کا اسمین
ڈالکر میرے پر دھرے اور فرمائے تو سفینہ ہی اسکو اٹھا سو اس روز سے مین اگر سات اونٹ کا بوجھا اٹھاون تو مجھے
گران نہین دستا روایت کئے ہین ابن ابی شیبہ نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار شخص کو چار جہت
بھیجے ایک کو کسری طرف اور ایک کو قیصر طرف اور ایک کو مقوقس طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی طرف
یہ لوگ سو کر ہوشیار ہوے تو جو شخص جس طرف جانے مقرر ہوا تھا سو اس ملک کی بولی بولنے لگا
روایت کئے ہین بیہقی اور ابن عساکر نے معیقیب یمامی سے کہے حجۃ الوداع مین حج سے فراغت پاکر مین
ایک گھر مین گیا وہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھے تھے اور یمامے کے لوگون سے ایک شخص کو بچا اسی
روز پیدا ہوا تھا سو حضور مین لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے سے پوچھے ای لڑکے مین کون ہون بولا آپ اللہ کے رسول ہو مجہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بارک اللہ تو سمجھ بولا بعد وہ لڑکا بات نہ کیا یہانتک کہ جوان ہوا اس لڑکے کو ہم مبارک الیمامہ کہا کرتے

باب پچوتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ مین جو امت

پر لازم ہین اس باب مین تین فصل ہین فصل پہلا آداب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا اور آداب کی رعایت کرنا امت پر فرض ہی جو شخص آداب مین قصور کرے اور اس جناب شریف مین کلمۂ بے ادبی کا کہے تو کافر ہوتا ہی از جملۂ آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہی کہ حضرت کے حضور مین سخن پکار کر یا کہرک کر نہ کرنا اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایّہا الّذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النّبیّ ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون انّ الّذین یغضّون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الّذین امتحن اللہ قلوبہم للتّقوی لہم مغفرۃ واجر عظیم ای ایمان والو اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کے آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو تڑک کر جیسے تڑکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت ہو جاوین تمہارے کئے اور تمکو خبر نہو مقرر جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے انکو معافی ہی اور نیک بدلا دیکھئے اللہ تعالی کس تاکید سے فرماتا ہی اگر کوئی اہانت کے رو سے یا بے پروائی سے اس ادب کا خلاف کرے تو کافر ہوگا اور یہہ آیت نازل ہوئی بعد صحابہ رضی اللہ عنہم بات بہت ڈر کر کرتے تھے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سخن اپنا آہستہ کرتے تھے گویا خلوت کرتے ہین اور عمر رضی اللہ عنہ اس قدر آہستہ کہتے تھے بدون دہرائے کے معلوم نہین ہوتا تھا اور ثابت بن قیس انصاری ہمیشہ بات پکار کر کیا کرتے تھے سو یہہ آیت نازل ہوئی بعد اپنا عمل اکارت ہو گیا کر کر گہر مین بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہونکو نہین آنیکا سبب دریافت فرمائے تو معلوم ہوا اس آیت کے نازل ہونے سے وہ گہبرائے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بلوا کر فرمائے تمہارا عمل اکارت نہ ہوا اور تم بہشت مین جاؤگے سو ثابت یمامہ کے جنگ مین شہید ہوئے اور یہہ ادب جیسا حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ویسا ہی اب بھی قبر شریف پاس اور مسجد نبوی مین اور احادیث پڑہتے وقت بات پکار کر نہ کرنا حرمت اور عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی حالت زندگی مین تھی وفات کے بعد بھی ویسی ہی ہی از انجملہ کسی بات مین امر یا نہی یا اجازت یا تصرف حضرت کے روبرو سبقت نہ کرنا تاکہ

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر فرماوے یا نہی کرے یا اذن دیوے اللہ سبحانہ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا
بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم ای ایمان والو لگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے رسول
اور ڈرتے رہو اللہ سے سنتا ہی جانتا ہی یہ حکم جیسا حیات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا بعد وفات کے بھی وہ حکم قیامت
تک باقی ہی منسوخ نہین ہوا احکام وسنن جو اس جناب سے ہی اسپر بڑھکر اپنی عقل سے نہ کہنا یہان سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی حکم خلاف عقل ہی کے بظاہر معلوم ہو اسپر اشکال نہ کرنا اور قیاس سے حضرت کے قول پر اعتراض نہ کرنا اور
عقل کے مطابق اسکو کرنے کی تاویل نہ کرنا از انجملہ حضرت محل سرا مین تشریف رکھے تو باہر سے نہ پکارنا آئیے تک صبر کرنا
اللہ تعالی فرماتا ہی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرهم لا یعقلون ولو انہم
صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیرا لہم واللہ غفور رحیم جو لوگ پکارتے ہین تجکو حجرے کے باہر
سے وہ اکثر عقل نہین رکھتے اور اگر صبر کرتے جب تک تو نکلتا انکی طرف تو انکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہی مہربان از انجملہ
حضرت کا نام شریف لیکر جیسا آپس مین پکارتے ہین نہ پکارنا بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ ادب کے ساتھ کہنا اللہ تعالی فرماتا ہی
لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا مت ٹھہراو رسول کو پکارنا اپنے اندر اسکے برابر جو پکارتے
ہین تم مین ایک کو ایک از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پکارے تو جواب دینا فرض ہی اگرچہ نماز مین رہے اور
حضرت کو جواب دینے سے نماز باطل نہین ہوتی اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ و
للرسول اذا دعاکم لما یحییکم ای ایمان والو مانو حکم اللہ کا اور رسول کا جس وقت بلاوے تمکو ایک کام پر جسمین تمہاری
زندگی ہی از انجملہ کسی مہم کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو تو بدون اجازت لئے کے حضرت
سے نہ جانا اللہ تعالی فرماتا ہی انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ واذا
کانوا معہ علی امر جامع لم یذہبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک
اولئک الذین یؤمنون باللہ ورسولہ یعنی ایمان والے وے ہین جو یقین لائے ہین اللہ پر اور اسکے رسول پر
اور جب ہوتے ہین اسکے ساتھ کسی جمع ہونیکے کام مین تو چلے نہین جاتے جبتک اس سے پروانگی نہ لین مقرر جو
لوگ تجھ سے پروانگی لیتے ہین وہی ہین جو مانتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو از انجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو راعنا کہنا انظرنا بولنا اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا و

وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ای ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافرون کو دکھ کی مار ہی قصہ اس کا یہہ ہی کہ صحابہ مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھتے اور حضرت کا سخن سنتے جہان کہین انکو مطلب معلوم نہ ہوتا تو کہتے یا رسول اللہ راعنا یعنی ہماری طرف متوجہ ہو اور مطلب سمجھاؤ یہود اس لفظ کو سنکر حضرت کو کسی بات پر راعنا زبان دبا کر کہتے اور وہ لفظ عبرانی زبان مین گالی تھی سو اللہ تعالی مسلمانون کو ادب سکہایا کہ راعنا مت کہو اگر کہنا ہو تو انظرنا کہو کہ اس کا معنی بھی وہی ہی از انجملہ حضرت کے گھر مین بدون بلوائے کے کھانے نہ جاوین اور کھائے بعد باتان کرتے نہ بیٹھین اللہ تعالی فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ یعنی ای ایمان والو مت جاو گھرون مین نبی کے مگر جو تم کو حکم ہو کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھنے اسکے پکنے کی لیکن جب بلاے تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو اپنے کو چلے جاؤ اور نہ اپس مین جی لگانا باتون مین تمھاری اس حرکت سے تکلیف تھی پیغمبر کو پھر شرم کرتا تھا تم سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتانے مین اس آیت کا شان نزول یہہ ہی کہ چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا وقت تانک کر حضرت کے محل مین آتے اس وقت عورتان چھپنے کا حکم نتھا اور کھانا تیار ہونے کا انتظار کرتے سو اللہ صاحب فضل مسلمانون کو ادب سکہایا کہ تم کھانے کے وقت تانک کر جو جایا کرتے ہو مین نہ جانا مگر تمکو بلاوے تو جاؤ اور کھانا پکنے تک انتظار کرتے نہ رہو بخاری کی روایت مین ایا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیبی زینب کا ولیمہ کرے سو لوگون کو دعوت کئے لوگ آکر کھانے لگے تمام لوگ کھا کر چلے گئے مگر تین شخص باتان مین لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر تشریف لائے تو بھی وہین بیٹھے تھے حضرت کی مزاج شریف مین شرم و ملاحظہ بہت تھا انکو کچھ نہ فرما کر پھر گئے پھر وہ تینون شخص چلے گئے حضرت کو معلوم ہوا سو تشریف لائے سو تو دہلیز مین پانون نہین رکھے تھے کہ یہہ اور اسکے بعد کی آیت عورتون کو چھپانے کے حکم مین اتری از انجملہ حدیث کی روایت تعظیم سے کرنا عبد الرحمن بن مہدی جو بڑے عالم محدث تھے حدیث روایت کرتے وقت لوگون کو تاکید کرتے خاموش رہو اور کہتے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سنتے وقت آواز بلند کرنا روا نتھا ویسا ہی حضرت کی حدیث کہتے وقت پکار کر بات کرنا روا نہین اور ایکبار سعید بن المسیب لیٹے تھے کوئی آکر انسے حدیث پوچھا انھون بیٹھ کر جواب

وشے اس نے بولا میں کاہی کو اٹھے کہ تم کو مشقت ہوئی تو بولے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو بیٹھ کر بولنا میں مکروہ
جانتا ہوں اور محمد بن سیرین ہنستے رہتے اسوقت ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آجاوے تو نہایت خشوع اور
فروتنی کرتے اور سلف کے علما سے منقول ہی کہ بے وضو حدیث کو روایت کرنا مکروہ ہی اور ابو مصعب کہتے ہیں امام مالک
حدیث جب بولتے تو باوضو بولتے اور مصعب بن عبد اللہ روایت کئے ہیں کہ امام مالک حدیث کی روایت کرنا چاہتے
تو کپڑے پاک پہنتے اور باوضو رہتے کوئی مالک سے اسکا سبب پوچھا تو کہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخن ہی
اسکو آسان نہ سمجھنا اور مطرف سے روایت ہی کہ امام مالک کے یہاں لوگ آوے تو باندی کو بھیج کر دریافت کرواتے
کہ تم مسئلہ پوچھنے آئے ہو یا حدیث سننے اگر مسئلہ پوچھنے آئے رہے تو جلد نکل کر آتے اور اُن کے مسئلے کا جواب دیتے اگر کہتے
ہم حدیث سننے آئے ہیں تو غسل کرتے خوشبوئی لگاتے پاک کپڑے پہنتے سبز دستار باندھتے طیلسان سبز یا سیاہ اوڑھ کر نکلتے
اور تخت تھا اُس پر بیٹھتے اور بہت خشوع خضوع سے حدیث بولتے اور فراغت پانے تک بخور جلایا کرتے اور عبد اللہ بن
المبارک سے روایت ہی کہ ایک روز امام مالک حدیث روایت کرتے تھے بچھو انکو سولہ بار کاٹا چہرا متغیر ہوا اور رنگ
زرد پڑا پر حدیث کو قطع نہ کئے میں بولا آج آپکی حالت دیکھکر میں بہت تعجب کیا تو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعظیم و اجلال واسطے میں نے صبر کیا اور امام مالک حدیث کی روایت چلتے وقت یا کھڑے ہو کے کرنا مکروہ جانتے
تھے ایک روز ہشام بن عمار نے مالک سے ایک حدیث کھڑے کھڑے پوچھے مالک انکو بیس درے مارے پھر مہربان ہو کر
انکو بیس حدیث بولے ہشام کہے بیس دروں سے زیادہ مارتے تو بہتر تھا تا میں اس سے زیادہ حدیثاں سنتا

فصل دوسرا حضرت کے حقوق میں حقوق اس حضرت کے امت پر بہت ہیں بڑا حق یہہ ہی کہ حضرت
پر ایمان لانا اور نبوت کا اقرار کرنا کہ یہہ ایمان کا جز بڑا ہی بدون اسکے ایمان صحیح نہیں جب ایمان لانا فرض ہوا
تو حضرت کی اطاعت اور پیروی کرنا بھی فرض ہوا اللہ تعالی فرماتا ہی یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا أَطِیعُوا
اللّٰهَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ یعنی ای ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول
کا شاید تم پر رحم ہو اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت اللہ تعالی کی قران میں فرماتا ہی
وَمَنْ یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جن نے حکم مانا رسول کا اُس نے حکم مانا اللہ کا غرض اس بارہ
میں بہت سی آیتاں آئے ہیں انکا ذکر کرنا تطویل ہی **فصل تیسرا حضرت سے محبت رکھنے کے بیان میں**

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض ہی صحیح حدیث مین آیا ہی ایمان نہ لائیگا کوئی جب تک نہ رہون مین اسکے پاس دوست زیادہ اسکے باپ اور بیٹے سے روایت کیے ہین بخاری وغیرہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہے مین حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے پاس سب سے زیادہ دوست ہین مگر میرے جی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایمان نہ لائیگا کوئی جب تک مین اسکے پاس زیادہ دوست و محبوب رہون اسکے جی سے تب عمر رضی اللہ عنہ کہے قسم ہی اسی خدا کی جو آپ پر کتاب نازل کیا اب آپ میرے پاس زیادہ محبوب ہین میرے جی سے حضرت فرمائے الآن یا عمر یعنی اب تو ہوا تا حقیقت حال کو معلوم کرین کہ انسان اپنے جی کو محبت رکھنا جبلی ہی سو اسلئے عمر رضی اللہ عنہ فرمائے مگر میرا جی جب انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے میری محبت چاہئے کہ اپنے جی سے بھی زیادہ ہووے تو انکی جبلی تغیر پائی اور محبت حضرت کی انکے پاس اپنے جی سے زیادہ ہوئی و بعضی روایتون مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ ارشاد فرماتے وقت اپنا دست مبارک عمر کے سینے پر مارے اس مار کی برکت سے انکے دل مین محبت بڑھ گئی معلوم کرین کہ محبت کا نتیجہ یہہ ہی کہ محب کو محبوب کے ساتھہ روحانی اتصال ہوتا ہی اگرچہ جسم کے دیکھتے جدائی رہے پھر جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی رکھیگا تو حضرت کے ساتھہ ہوگا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو قیامت کے لئے کیا تیاری کیا ہی اس نے بولا مین کچھ بہت سی نماز اور روزہ اور صدقہ مہیا کیا نہین مگر مین اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جسکو دوست رکھتا ہی اس کے ساتھہ ہوویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بہت علامتان ہین منہا حضرت کی اقتدا کرنا ہی یہہ محبت کی بڑی علامت ہی جن نے حضرت کی اقتدا کریگا اور حضرت کی سنت پر قایم رہیگا اور حضرت کے طریقے پر چلیگا اور ہدی اور سیرت پر مضبوط ہوگا اور شریعت کے حدود پر توقف کریگا اور ملت کے احکام سے قدم باہر نہ ڈالیگا تو اس شخص کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کامل ہی اور جس قدر ان چیزون مین نقصان آویگا تو اس قدر محبت کم رہیگی اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ای محمد کہہ اگر ہو گے تم دوست رکھنے والے اللہ کے تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ دیکھئے اللہ تعالی اپنی محبت کی دلیل اور علامت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی متابعت کو اور اللہ تعالی کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دونون ایک ہی ہین اور ایک دوسری کو لازم
پڑی ہی منہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بہت کرنا علامت محبت کی ہی کیونکہ جب نے کسی چیز کو دوست رکھتا ہی تو
اسکا یاد بہت کرتا ہی بعضی محبت کا معنی ہی لکھتے ہین کہ محبوب کا یاد بہت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ذکر کرنا
کی سعادت علم حدیث کی خدمت اور سیر کے کتب کو مطالعہ کرنے والون کو حاصل ہی اور علم حدیث والون کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نسبت خاص اور مخصوص ایک آشنائی ہی کہ دوسرون کو نہین اسلئے کہ احوال اور
صفات شریف حضرت کے ہمیشہ انکے ذکر زبان اور ورد جان ہی اور احوال متبرکہ کی دریافت اور صفات مقدسہ
کی شناخت انکو خوب حاصل ہی اور جمال باکمال کی مثال گویا انکی آنکھون کے روبرو کھڑی ہی جب وے لوگ
نام شریف لیتے ہین تو انکے باطن مین ایک لذت حاصل ہوتی ہی اور اس جناب کی عظمت انکے دلون مین
مشاہدہ ہوتی ہی الحاصل انکو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک طور کی مشارکت ہی اگرچہ ظاہری محبت
سے محروم رہین منہا جب ذکر شریف آوے تو تعظیم توقیر کرنا اور خشوع وخضوع ظاہر کرنا محبت کی علامت
ہی صحابہ رضی اللہ عنہم پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو روتے اور خشوع وخضوع
اُن سے ظاہر ہوتا اور حضرت کی ہیبت و تعظیم سے انکے بدن پر بال کھڑے ہوتے تابعین سے اور انکے بعد کے علما
سے بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہی ابو ابراہیم تُجیبی کہے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آوے تو مومن پر واجب ہی خشوع و
خضوع کرنا اور حرکات سے باز رہنا اور حضور مقدس مین ہوتے تو جیسا ادب اور ہیبت اور اجلال کرتے ویسا ہی
ادب اور اجلال کرنا اور ابو ایوب سختیانی پاس جب ذکر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو اتنا روتے کہ لوگ
اُن پر رحم کھاتے اور جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی مزاج مین ہنسی بہت تھی پھر جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
آتا تو رنگ انکا زرد ہوتا اور عبد الرحمن بن قاسم کے پاس جب ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو انکا رنگ
بدل جاتا اور ہیبت خم ہوتی لوگ اُن سے پوچھے تمھاری یہ حالت کیواسطے ہوتی ہی تو بولے مین دیکھا ہون
سو تم دیکھتے تو انکار نہ کرتے پوچھے وہ کیا تو کہے مین محمد بن المنکدر کو دیکھا ہون وہ قاریون کے پیشوا تھے انسے ہم جب
احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتے تو انکو رونا آتا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انکے پاس آتا تو ہیبت سے
انکے منہہ پر خون کی ایک جھلک نہ رہتی اور زبان خشک ہوتی اسی قبیل کے بہت سی احوال تابعین اور انکے بعد کے علما سے منقول ہی

منہا حضرت کی لقا کا شوق کرنا بھی محبت کی علامت سے ہی کیونکہ محب کو سوا اپنے حبیب کے دیکھے کے چین نہین رہتی
خالد بن معدان رضی اللہ عنہ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف اپنا شوق بیان کرتے اور انصار و
مہاجرین سے ایک ایک کا نام لیکر یاد کرتے اور کہتے میرا دل انکے یاد مین ہی اور شوق بہت ہوا ہی یا رب تو جلد مجھے انکے
طرف کھینچ اور نیند آنے تک یہی بیقراری انکو رہتی اور بلال رضی اللہ عنہ کو موت کا وقت پہنچا تو انکی بی بی واحزناہ (یعنی ای غم)
کرکر رونے لگی تو بلال کہے واطرباہ (یعنی ای خوشی) صباح ملینگے ہم دوستون سے محمد اور انکے اصحاب سے منہا اہل بیت کی محبت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کو اور قرابت والون کو اور عترت کو اور ازواج مطہرات
کو دوست رکھنا فرض ہی انکی محبت مین احادیث بہت سی وارد ہین حضرت فرمائے ہین عنقریب مجھے خدا تعالی کے یہان
سے بلاوا آویگا تو مین جاؤنگا اور مین تمھارے پاس دو بھاری چیز چھوڑ جاتا ہون ایک تو اللہ تعالی کی کتاب کہ وہ رسی ہی
دراز آسمان سے زمین تک یعنی ہدایت واسطے وہ نور ہی کہ آسمان سے زمین تک پھیلا ہی دوسری میری عترت میرے
اہل بیت اور اللہ لطیف خبیر مجھے خبر دیا کہ وہ دونون حوض پر جدا نہ ہوگے سو دیکھئے میرے بعد انکی ساتھ تم کیا سلوک
کروگے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے ہین لوگون کو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی محافظت کرو انکو
ایذمت دیو مراد اہل بیت سے وہ لوگ ہین جن پر صدقہ لینا حرام ہی انکے نامون کی تفصیل بڑی کتابون مین ہی مگر مین

بیان تفصیل ازواج مطہرات کی اور حضرت کی اولاد کی دو چمن مین لکھتا ہون چمن پہلا ازواج مطہرات
کے بیان مین اللہ تعالی فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ یعنی نبی سے
لگاو ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اسکی عورتین انکی مائین ہین اور یہہ حکم ماؤنکا حرمت مین انکے نکاح کرنے
اور انکی تعظیم و توقیر کرنے مین ہی انکو دیکھنا اور خلوت کرنا اس مین یہہ حکم نہین حضرت کے گیارہ بی بیان مین اختلاف
نہین ہم اول جو متفق ہین انکا ذکر کرتے ہین خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی ان بی بی کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے ساتھ قصی مین ملتا ہی انھون اول نکاح میز
ابی ہالہ بن نباش تیمی کے تھے اسکے بعد انکو عتیق بن عائذ مخزومی نکاح کیا اسکے بعد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشتر از
نبوت کے نکاح کئے اس وقت خدیجہ کی عمر چالیس برس کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچیسوان سال وہ بی بی
بہت عقلمند ہوشیار تھے عالی نسب بہت تونگر انکے شوہر کا وفات ہوئے بعد قریش کے اکثر اشراف پیام سے کئے

وہ قبول نہ کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نبوت کے نشانیان دیکھکر حضرت کے نکاح کے راغب ہوئے پھر انکے باپ
بیس اونٹ کے مہر سے حضرت کے نکاح مین دئے مروی ہی کہ بی بی خدیجہ پیش از حضرت کے نکاح کے خواب دیکھے تھے کہ
افتاب آسمان پر سے انکے گھر مین آیا اور اسکا نور وہان منتشر ہوا اور مکے کے گھر تمام اس سے روشن ہوئے پھر یہہ خواب ورقہ
بن نوفل سے کہے ورقہ اسکی تعبیر کئے کہ پیغمبر آخرالزمان تجھے نکاح کرینگے سو ویسا ہی ہوا پھر بعثت کے بعد تمام کے اول حضرت
کی تصدیق کئے اور اپنے اموال حضرت کی رضا جوئی مین صرف کئے انکی زندگی بھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بی بی کو بیاہ
نہ کئے اور حضرت کی اولاد تمام انہین سے ہوئی مگر ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوئے بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ ایکبار جبریل علیہ السلام آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے خدیجہ آپکے لئے کھانا لاتے ہین انکو اللہ تعالی
اپنا سلام کہا ہی اور بشارت دیا ہی ایک گھر کی بہشت مین موتی کا کہ جسمین رنج و تعب نہین اور امام احمد روایت
کئے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت کے عورتون مین افضل خدیجہ ہی
خویلد کی بیٹی اور فاطمہ محمد کی بیٹی اور مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی عورت اسکے سوا بہت سی احادیث فضایل مین
ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین افضل سب سے انہین ہین بعثت کے دسوین سال رمضان مین وفات
ہوا حجون مین دفن کئے پینسٹ برس کی عمر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیس ۲۵ سال رہے سودہ بنت زمعہ بن
قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب قرشیہ عامریہ انکا نسب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ لوی مین ملتا ہی اول نکاح مین سکران بن عمر بن عبد شمس کے تھی ابتداء بعثت مین ایمان لاکر اپنے
شوہر کے ساتھ حبش کی دوسری ہجرت گئی پھر مکے کو آئے بعد انکے شوہر کا وفات ہوا بعد چند روز وہین بیوہ رہے
بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وفات کے بعد بعثت کے دسوین سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم چارسو درم کے مہر سے
نکاح کئے مروی ہی کہ سودہ رضی اللہ عنہا حبش سے آئے بعد خواب دیکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آکر
گردن پر پانون رکھے سو یہہ خواب اپنے شوہر سے کہے اس نے بولا اگر تو راست کہتی ہی تو مین مرونگا اور پیغمبر تجھے بیاہینگے
پھی ایک روز خواب دیکھی کہ آپ تکیہ لگاکر بیٹھی ہی اور آسمان سے چاند اُس پر گرا ہی یہہ خواب بھی شوہر کو کہی بھولن
نے کہے عنقریب مین مرونگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے نکاح کرینگے انہین چند دنون مین سکران بیمار
ہوکر انتقال پائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو ہجرت کئے بعد

حضرت سودہ وغیرہ اپنے متعلقات کو وہان سے بلائے اور انکی عمر زیادہ ہونے سے ہجرت کے آٹھوین سال حضرت
چاہے طلاق دینا سو بی بی یہہ سنکر ایک شب بی بی عایشہ کے گھر کو جانے کے راہ مین بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب اُس راستے سے گذرے تو عرض کئے یا رسول اللہ مجھے اب آپ سے کچھ طمع نہین اور مرد کی خواہش اب باقی نہ رہی مگر
یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کے دن آپکے بیبیون مین میرا حشر ہونا میرا دن بھی عایشہ کو بخشتی ہون نبی صلی اللہ علیہ
وسلم انکے طلاق سے درگذرے اور انکا روز بی بی عایشہ کو دئے شوال مین سنہ چوپن ہجری انکا وفات ہوا بقیع مین
دفن کئے عایشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن
مُرّہ بن کعب بن لوی قرشیہ تیمیہ حبیبۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ مین نسب انکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملتا ہی شوال مین بعثت کے دسوین سال نکاح کئے بی بی کی عمر اسوقت چھے سال کی تھی ہجرت کے دوسرے سال مدینے مین
انکا زفاف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت انکی عمر اٹھارہ برس کی تھی انکے سوا کسی کنواری عورت کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح نہ کئے بخاری وغیرہ روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے آپ پاس کون
آدمی بہت دوست ہی تو فرمائے عایشہ وہ پوچھا مردون سے کون تو فرمائے اسکا باپ بخاری وغیرہ روایت کئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عایشہ کی فضیلت بی بیون پر ثرید کی فضیلت کی سی ہی کھانون پر اسکے
سوا بہت سی احادیث انکی فضیلت مین آئے ہین اور انکی برات مین دس آیت اترے ہین بڑے فقیہ عالم فصیح تھے اور
قرآن کی معنی اور حلال و حرام کے احکام اور عرب کے اشعار سے خوب ماہر تھے اور اپنے وقت مین فتوی دیتے تھے
بسبب ذکاوت و فہم کے سخن کرنے پر حضور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی جرأت تھی اور حضور مقدس
مین انکو ناز و نیاز تھا جیسا محبان اور محبوبان مین رہتا ہی سن اٹھاون ہجری مین وفات ہوا بقیع مین دفن کئے
چھیاسٹ برس کی عمر ہوئی حفصہ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزّیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط
بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ عدویہ بعثت کے قبل پانچ سال کے پیدا ہوئی اور خنیس
بن حذافہ سہمی کے نکاح مین آئی اور اسلام لاکر انہین کے ساتھ مدینے کو ہجرت کئی بدر کے جنگ کے بعد خنیس
کا وفات ہوا پھر حفصہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بی بی کی کچھ بدخلقی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو کر
ایک طلاق رجعی دئے عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے نہایت رنج ہوا کہ اس مین جبریل وحی لائے کہ اللہ تعالی

حکم کیا ہی حفصہ سے رجوع کرنا کیونکہ وہ بہت روزہ رہتی ہی اور شب کو نماز بہت پڑھتی ہی اور وہ تمھاری عورت ہی
بہشت مین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے رجعت کئے سنہ پینتالیس ہجری مین وفات ہوا عمر سات برس کی تھی
زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن
ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن قیس غیلان ہلالیہ عامریہ انھون فقرا کو بہت کھلایا کرتے تھے سو انکو ام المساکین کہتے
ہین طفیل بن حارث کے نکاح مین تھی اس نے طلاق دیا بعد اس کا بھائی عبیدہ بن حارث نے نکاح کیا بعد بدر کے جنگ
مین شہید ہوا پھر اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تیسرے سال ہجری نکاح کئے بقولی وہ بی بی عبداللہ بن جحش
کے نکاح مین تھی احد مین عبداللہ شہید ہوے بعد حضرت نکاح کئے چند مہینون کے بعد وہ بی بی کا وفات ہو لیجے میں
ازواج مطہرات کے انکو دفن کئے انکی عمر تیس برس کی تھی ام سلمہ انکا نام ہند بنت ابی امیہ بن المغیرۃ بن عبداللہ بن
عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشیہ مخزومیہ نکاح مین ابو سلمہ بن عبدالاسد کے تھی حبش کے
دونون ہجرت اپنے شوہر کے ساتھ کئی بعد مدینے کو ہجرت کئی ابو سلمہ احد کے جنگ مین زخم کھائے تھے سو زخم درست
ہو کر جمادی الاخری کی آٹھوین سنہ چار ہجری مین ٹانکے ٹوٹ کر وفات پائے پھر عدے کے ایام تمام ہوے بعد انکو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پیام کئے بی بی عرض کئی یا رسول اللہ میری عمر بڑی ہوئی ہی اور سابق کے شوہر کے بچے یتیم میرے پاس مین
اور میری مزاج مین رشک و غیرت بہت ہی اور آپکو عورتان بہت ہین پھر کیا صورت نبھاو ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جواب دئے میری عمر تمھاری عمر سے بڑی ہی اور تمھارے بچے سو میرے بچے ہین مین انکی پرورش کرونگا اور
رشک بہت ہی جو کہے تمین اللہ تعالی پاس دعا کرتا ہون تا اللہ تعالی اس رشک کو تمھارے دل سے نکال دیگا سو دعا
مانگے حسد انکے دل سے جاتا رہا اور شوال سنہ چار ہجری مین حضرت انکو نکاح کئے ہھدس درم کا اسباب دئے سنہ
یکسٹ یا باسٹ ہجری مین انکا وفات ہوا البقیع مین دفن کئے عمر چوراسی برس کی تھی امہات المومنین مین سب
کے بعد موئے زینب بنت جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان
بن اسد بن خزیمہ اسدیہ حلیفان قریش کے انکی والدہ امیمہ پھپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت نے انکو
اپنے متبنی زید کے لئے خواستگاری کئے تو زینب اور انکے بھائی عبداللہ قبول نہ کئے اور بولے آزادی غلام کو ہم نکاح
نہ دیگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے البتہ قبول کرنا پھر انھون استادگی کئے تب یہ آیت اتری وما

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنی کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہراوے اللہ اور
اسکا رسول کچھہ کام کہ انکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک
کر پھر زینب اور انکے بھائی بولے ہم کو کیا مجال کہ خدا کے اور رسول کے حکم کو نہ مانین اور گنہگار بنین غرض زید کے ساتھہ
انکا نکاح کر دئیے انکے نکاح مین ایک سال سے زاید رہے بعد حق تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئین مطلع کیا کہ ہمارے
علم قدیم مین ایسا مقرر ہو چکا ہے کہ زینب تیری عورتون مین داخل ہونا پھر ایسا ہوا کہ زید مین اور زینب مین ناموافقت
ہوئی زینب سے بے اعتدالیان ظاہر ہونے لگے زید بتنگ ہو کر حضور مین عرض کئے کہ مین اسکو طلاق دیتا ہون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے طلاق مت دو اور خدا سے ڈر زید چند روز صبر کئے آخر بیزار ہو کر حضور مین عرض کئے یا رسول اللہ مین
زینب کو طلاق دے چکا پھر جب انکا عدہ تمام ہوا تو حکم الٰہی ہوا کہ زینب کو نکاح کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
زید کے ہی زبانی انکو پیام دئیے زینب کہے جناب باری سے جب تک مین اسکی مشورت نہ کرون جواب دونگی پھر نماز پڑھہ کر سجدے
مین گئے اور مناجات کئے کہ یا اللہ تیرا رسول مجھے خواستگاری کرتا ہے اگر مین اس جناب کے لائق ہون تو مجھے نکاح مین دے
فی الحال انکی دعا مستجاب ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا
لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا یعنی پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہم نے نکاح کر دیا تجھے اسکو تا نہ
رہے مومنون کو گناہ نکاح کر لینا جوروؤن سے اپنے لے پالکون کی جب وے تمام کرین انسے اپنی غرض اور ہے
اللہ کا حکم کرنا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے گھر تشریف لیگئے زینب سر کھولا بیٹھے تھے سو عرض کئے یا رسول
اللہ بدون نکاح کا عقد ہوتے اور گواہ کے آپ کیسا تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی
نکاح باندھا گواہ جبریل ہے یہ نکاح ہجرت کے چوتھے سال ہوا بی بی کی عمر اسوقت پینتیس برس کی تھی بی بی عائشہ
کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتون مین میرے مرتبے کے برابری تھی تو زینب کو ہی تھی انکا وفات سنہ
بیس ہجری مین ہوا بقیع مین دفن کئے اور عمر ترپن برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات سے
اول وفات انہی کا ہوا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو

فرمائے تمہارے مین جس کے ہاتھ دراز ہین وہ میرے سے اول ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہو بعد سب بی بیان
اپنے ہاتھ ناپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کا وفات ہوا تو سمجھے ہاتھ دراز
رہنے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بہت بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی جویریہ بنت الحارث
بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمۃ المصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن
عمرو بن مزیقیا بن عامر ماء السما مصطلقیہ سابق نکاح مین مسافع بن صفوان مصطلقی کے تھی سنہ پانچ ہجری مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق سے جنگ کیئے تو جویریہ بندیوانون مین آئی سو حصے مین ثابت بن قیس رضی اللہ
عنہ کے گئی انھون نے لکھ دیئے کہ تو نون اوقیہ دئی تو آزاد ہی بی بی کو حسن وجمال بغایت اور منہہ پر بھاگ نہایت
تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ مانگنے آئی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت بات کر پانی کے چشمے پر اترے تھے اور
بی بی عائشہ پاس تشریف رکھے تھے سو بی بی عائشہ کو اسکے دیکھنے سے نہایت رشک ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو
نکاح کہان کرتے ہین غرض جویریہ آکر عرض کی یا رسول اللہ مین ایمان لائی اور مین بیٹی ہون حارث بن ابی ضرار کی
جو بیٹا ہی اپنے قبیلے کا اور مین اسیر ہو کر حصے مین ثابت بن قیس کے پڑی اُس نے آزادی واسطے اتنا مال مقرر کیا کہ اسکو
ادا کرنا میری مقدور نہین آپ کچھ اعانت فرماؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تیرے ساتھ اُس سے بہتر سلوک
کرتا ہون کہی وہ کیا فرمائے تیری کتابت کا مال مین ادا کر دیتا ہون اور مین تجھے نکاح کرتا ہون پھر ثابت کا مال دیکر
آزاد ہوئی حضرت اسکو نکاح لئے اور مہر چار سو درم دئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے سو سنکر ان بی بی کی
قوم کے تمام اسیرون کو لوگ آزاد کئے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے قبیلے پر تاخت لانے کے قبل جویریہ خواب دیکھے
تھے چاند یثرب سے سرکتا انکے گود مین آیا ہی پھر یہہ خواب کسی سے ظاہر نہ کر کر امیدوار تھی کہ پردۂ غیب سے اس کی تعبیر کیا
ظاہر ہوتی ہی سو انکو اللہ تعالی یہہ دولت نصیب کیا نکاح کے وقت انکی عمر بیس سال تھی انہین زہد وتقوی بڑا تھا عبادت
بہت کرتے تھے انکا وفات سنہ پچاس ہجری مین ہوا عمر پینسٹ سال کی تھی بقیع مین مدفون کیئے ام حبیبہ بنت
ابی سفیان بن حرب بن اُمیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی نسب انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف مین ملتا ہی
بعثت کے قبل سترہ برس کے پیدا ہوئی اور نکاح مین عبید اللہ بن جحش کے تھی دونون اسلام لاکر حبش کی دوسری ہجرت گئے وہان
جاکر عبید اللہ مرتد ہوا اور دین نصرانی قبول کیا اور شراب پینا اختیار کیا چند روز مین وہین مرگیا بعد نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی پاس بھیجے تا ام حبیبہ کو اپنے لئے نکاح کرے ام حبیبہ راضی ہو کر اپنی طرف سے خالد
بن سعید بن العاص کو وکیل کری نجاشی تمام مسلمانون جمع کر کر چار سو دینار کے مہر سے نکاح کر دیا اور مہر بھی اسی وقت اپنے
یہان سے گن دیا اور لوگون کو کھانا کھلایا اور شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ مدینے کو روانہ کیا سنہ ساتھ ہجری مین
نکاح ہوا بی بی بہت پاکیزہ ذات او نیک صفات عالی ہمت بڑی سخاوت والی تھی سنہ چوالیس ہجری مین وفات
ہوا انکی عمر چوہتر برس کی تھی اور بقیع مین دفن کئے صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب
بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر بن النحام بن نحوم اسرائیلیہ نضریہ ہارون علیہ السلام کی اولاد مین تھی بنی النضیر کے
قبیلے کے سردار کی بیٹی سابق نکاح مین سلام بن مشکم کے تھی اسکے بعد نکاح مین کنانہ بن ابی الحقیق کے تھی انہنے خیبر کے
جنگ مین مارے پڑا او صفیہ بند مین آئی سو دحیہ کلبی آکر حضرت سے ایک باندی مانگے حضرت ایک باندی لینے کا حکم کئے
انھون نے جا کر صفیہ کو لئے کسی نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ سردار ہی بنی قریظہ او بنی النضیر کی آپکے سوا دوسرے
کو دینا مناسب نہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کو بلا کر دیکھے اور دحیہ کو درعوض اُس کے دوسری باندی دیئے
او صفیہ کو خیمے مین بھیجے بعد آپ تشریف لیگئے صفیہ حضرت کو دیکھکر اٹھی اور بچھونا جو اس پر بیٹھی تھی حضرت کے واسطے
بچھائی او آپ زمین پر بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای صفیہ تیرا باپ ہمارے سے ہر وقت عداوت کرتا تھا سو اسکو اللہ
تعالی ہلاک کیا صفیہ بولی اللہ تعالی ایک بندے کو دوسرے کی گناہ کے واسطے پکڑتا نہین بعد فرمائے مین تجھے اختیار دیتا ہون
اگر چاہتی ہی تو اپنی قوم پاس جا صفیہ بولی مین اسلام لانے کی آرزو رکھی ہون او آپ دعوت کرنیکے قبل آپکی تصدیق کری
ہون اب مین آپکے یہان آنے بعد پھر کیا گھر مین جانیگا مجھے اختیار دیتے ہین واللہ آزاد ہو کر میری قوم مین جانے سے میرے
پاس خدا و رسول دوست زیادہ ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو صفر مین ہجرت کے ساتوین سال نکاح کئے اور مہر کے
درعوض آزادی مقرر کئے اسوقت بی بی صفیہ کی عمر سترہ برس سے کم تھی ابن عمر سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھے صفیہ کی آنکھ پاس نیلگون ہوا ہی پوچھے یہہ کیا ہی عرض کئی مین کنانہ بن ابی الحقیق کی زانو پر سر رکھکر سو رہی
تھی خواب دیکھی کہ چاند میرے گود مین آیا ہی مین اٹھی سو خواب کنانہ سے بولی غصے مجھے طمانچہ مارا اور بولا کیا تو یثرب
کے حاکم کی عورت ہونا آرزو کرتی ہی چند روز گذرے نہین کہ حضرت تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس صفیہ رضی اللہ
عنہا کو عزت او مرتبہ تھا اونٹ پر سوار کرتے وقت اپنی باندی رکھتے تو صفیہ اس پر پانون رکھکر سوار ہوتے منقول ہی کہ

جب صفیہ مدینے کو پہنچے انکے حسن و جمال کا آواز سنکر انصار کے عورتان دیکھنے آئین بی بی عایشہ بھی اپنے تئین کو نئی پہچانے
سا چادر اوڑکر اور منھہ پر نقاب ڈالکر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عایشہ کو پہچانکر جاتے وقت انکے پیچھے ہوسے
اور چادر پکڑکر پوچھے ای شقیرا صفیہ کیسی ہی عایشہ نے کہا ایک یہودیہ ہی یہودیون مین بیٹھی ہی حضرت فرمائے ایسا
مت بولو وہ اسلام لائی ہی اور اسکا اسلام نیک ہوا ہی مروی ہی کہ ایکبار عایشہ نے صفیہ کی مذمت کئے آخر بولے وہ
گدی ہونا مذمت کو بس ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای عایشہ تو ایسی بات کہی کہ اگر دریا مین ڈالین اسکا پانی بدبو ہوگا
مروی ہی کہ مسافرت مین ایکبار صفیہ کے سواری کا اونٹ ماندا ہوا بی بی زینب کے پاس اونٹ افزود تھا سو مانگے زینب
بولے اس یہودیہ کے واسطے میرا اونٹ مین نہ دیونگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب سے بہت خفا ہوئے دو تین مہینے
انکے پاس نہین گئے مروی ہی کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ پاس تشریف لائے تو صفیہ روتے ہین پوچھے کیا واسطے
روتے ہین بی بی کہے عایشہ اور حفصہ اکثر مجھے ایذا دیتے ہین اور کہتے ہین ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم والیان ہم اشراف
ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیون نہین کہتی میرے سے تم اشراف زیادہ کہان ہوتے میرا باپ ہارون علیہ
السلام اور چچا موسی علیہ السلام ہی وفات انکا سنہ پچاس ہجری مین ہوا البقیع مین دفن کئے میمونہ بنت
الحارث بن حزن بن بجیر بن الہرم بن رویبہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامریہ ہلالیہ اول
مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح مین تھی اسکے بعد ابو رہم کو نکاح کئی اسکے بعد ہجرت کے ساتھوین سال ذی القعدہ
مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے آخون آخر بی بی ہین جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے اور سنہ
یکاون ہجری مین مکے سے دس میل پر سرف مین انکا وفات ہوا انکا نکاح اور زفافہ بھی وہ ہین ہوا تھا اور
عمر انکی اسی برس کی ہوئی ان گیارہ بی بیون مین بی بی خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حیات مین وفات پائے باقی نون بی بیان حضرت کے وفات کے وقت زندہ تھین انکے سواے چند
عورتین تھین کہ انسے بعضون کو نکاح کئے لیکن پیشتر از زفاف کے انسے فرقت ہوگئی اور بعضون کا خطبہ یعنی منگنا
کرکر چھوڑ دئے انکے نامان حروف تہجی کے ترتیب پر یہان اختصار کے ساتھہ لکھتا ہون اسما بنت الحارث بن شراحیل
کندیہ سب سیر کے علما کا اتفاق ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے بعد طلاق دئے پر سبب طلاق کا بعضی کہتے
ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اپنے دولت سرا مین طلب کئے تو بولی تم میرے گھر آؤ حضرت خفا ہوکر طلاق

دئے بعضی کہتے ہین کہ وہ حضرت سے پناہ مانگی اس لئے طلاق دئے پھر بعد اُس عورت کو ندامت ہوئی بولا کرتی تھی مین شقیہ
ہون بعضی کہتے ہین وہ نہایت حسین تھی سو دوسری عورتان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشک سے اسکو تعلیم کئے کہ وہ
آوے تو اُن سے پناہ لے تجھے پیار بہت کرینگے اُمیمہ بنت النعمان بن شراحیل جونیۃ اسکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نکاح کئے پھر اسکے یہان جا کر سخن کئے تو باتان سخت تند کہنے لگی دست شریف اس پر رکھنا چاہے تا اسکو تسکین ہو
تو بولی اللہ کی پناہ تمھارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو پناہ لی پناہ کی جگہہ اب اپنے لوگون پاس جا پھر
اسکو طلاق دئے بعضی اسکو اور اسما جو سنا تو مذکور ہوئی ایک ہی سمجھتے ہین بنت صبا بنت یزید کلابیۃ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اسکو اسکے باپ سے خواستگاری کئے تو بولا اسکو کوڑہی جالا مگر اسکو کو تہا جا کر دیکھا تو کوڑہ ہو گیا ہے
اور بعضی اُس عورت کا نام ہند کہتے ہین خولہ بنت المنذر بن ہبیرہ بن ثعلبہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے
تو شام مین تھی لے آتے وقت راہ مین مرگئی اور اسکے باپ کا نام بعضی ہذیل کہے ہین اور اسکی ماں کا نام خرنق بنت
خلیفہ بہن دحیہ بن خلیفہ کی ہی سنا بنت اسما بن الصلت سلمیہ کہتے ہین کہ انکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پیشتر از
زفاف کے اُس کا انتقال ہوا اور بعضی کہتے ہین حضرت نکاح کئے سو سنکر خوشی سے شادی مرگ ہوئی اور اسکے نام کو بعضی
وسنا اور بعضی سبا کہتے ہین سنا بنت سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو بھی حضرت نکاح کئے تھے لیکن پیشتر از زفاف کے
موئی شراف بنت خلیفہ کلبیۃ ہمشیرہ دحیہ کلبی کی کہتے ہین کہ خولہ جو اسکے اوپر کی بہنجی تھی اور حضرت اسکو نکاح
کئے بعد راہ مین وفات پائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراف کو نکاح کئے وہ بھی راہ مین پیشتر از زفاف کے
وفات پائی صفیہ بنت بشامہ تمیمیۃ کہتے ہین کہ یہہ عورت بند مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے اگر تیری مرضی
ہو تو تجھے مین نکاح کرتا ہون نہین تو اپنے لوگون پاس جا اُس نے اپنے شوہر پاس جانا اختیار کئی حضرت اُسکو
چھوڑ دئے ان جب اپنی قوم مین گئی تو تمام لوگ اُس کے اُس پر لعنت کئے ضباعہ بنت عامر بن قرط
اُس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواستگاری کئے اُس کا لڑکا سلمہ بن ہاشم پیام لے گیا اُن نے راضی
ہوئی سو اگر حضرت سے عرض کیا حضرت سکوت کئے کہتے ہین کہ اُس کا لڑکا کہے بعد حضرت کو
معلوم ہوا کہ ضباعہ بوڑھی ہوئی ہے منہہ پر جھلدیان پڑے ہین اور دانت گر گئے ہین حضرت اس لئے اسکا
خیال چھوڑ دئے عائشہ بنت ظبیان بن عمرو کلابیۃ کہتے ہین کہ اس کو حضرت نکاح کئے حضرت کے پاس چند

روز تھی بعد طلاق دئیے عمرۃ بنت معاویۃ الکندیۃ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نکاح کئے پر زفاف نہ ہوا اور
بعضے کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد وہ مدینے کو پہنچی عمرۃ بنت یزید کلابیہ کہتے ہین
کہ اسکو فضل بن العباس رضی اللہ عنہما نکاح کر کر طلاق دئیے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کر کر پیش از زفاف کے
طلاق دئیے عمرۃ بنت یزید بن الجون کہتے ہین کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے بعد معلوم ہوا کہ اسکو کوڑھ
ہی پھر اسکو طلاق دئیے اور بعضے کہتے ہین ان پناہ مانگنے سے اسکو طلاق دئیے فاطمہ بنت شریح کلابیہ اس کو بعضون
نے ازواج مطہرات ہین شمار کرتے ہین فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان کلابیہ کہتے ہین کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح
کئے جب آیت تخییر کی اتری وہ دنیا اختیار کئی پھر حضرت اس سے فراق کئے بعد وہ عورت جانوروں کے مینگنیاں
چنا کرتی تھی اور کہتی تھی مین بدبخت ہون جو دنیا کو اختیار کئی اور بعضے کہتے ہین پناہ مانگی سوا نہی ہی قتیلہ بنت قیس
بن معدی کرب ہمشیرہ اشعث بن قیس کی کہتے ہین کہ وہ یمن مین تھی حضرت اسکو نکاح کئے پیش از پہنچنے کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا بعضے کہتے ہین حضرت مرض الموت مین اسکو نکاح کئے اور فرمائے وہ آئے
بعد اسکی مرضی دریافت کرو اگر چاہی تو امہات المومنین مین داخل ہووے اور پردہ نشینی اختیار کرے نہین تو مختار
ہی جس کو چاہے اسکو نکاح کرے سو اُن نے بعد عکرمہ کو نکاح کئی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سنکر اُسکو سیاست
کرنا چاہے تو عمر رضی اللہ عنہ فرمائے وہ امہات المومنین مین داخل نہین اسکو سیاست کیا واسطے کرنا ملیکہ
بنت کعب کنانیہ کہتے ہین کہ اسکا حسن شہرۂ آفاق تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کئے پھر بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا اسکے یہان جا کر بولے تیرے باپ کو قتل کیا سو اسکو نکاح کرنیکو تجھے غیرت نہین آتی پھر اُس نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پناہ مانگی حضرت اسکو طلاق دئیے اُس کے قرابتیان سنکر حضرت سے عرض کئے کہ وہ کم عقل تھی
لوگون کی تعلیم پر گئی آپ اسکو قبول کرنا حضرت قبول نکئے ام شریک کہتے ہین کہ یہہ عورت اپنے تئین
نکاح کرنا کر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی حضرت قبول نہین کئے اور وہ مرنے تک کسی کو
نکاح کئی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پھر دوسرے کو بیاہ کئی اُس ام شریک کے باپ کا نام کوئی جابر کر کر لکھا ہی
اور اسکی نسبت مین کوئی غفاریہ اور کوئی انصاریہ اور کوئی دوسیہ اور کوئی قرشیہ عامریہ کہتے ہین خصوصیت
کی حرمون کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو حرم تھے اور بعضے چار کہتے ہین ماریہ بنت

شمعون قبطیہ مصریہ مصر کا بادشاہ مقوقس حضرت کو ہدیہ بھیجا تھا اسکے بیت سے ابراہیم پیدا ہوئے سنہ سولہ ہجری
مین انکا انتقال ہوا بقیع مین دفن کئے گئے ریحانہ قرظیہ بنی قریظہ کے سبی مین آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہے آزاد
کرکر اسکو نکاح کرنا وہ عرض کئی مجھے آپکی باندی بنے مین رہنا بہتر ہی سو ویسا ہی رکھے بعضی کہتے ہین آزاد کرکر
نکاح کئے دسوین سال ہجری حجۃ الوداع سے تشریف لائے بعد انکا انتقال ہوا اور بقیع مین دفن کئے انکے سوا دوسرے
دو حرم جو کہے ہین انکا نام معلوم نہین ایک کو بی بی زینب بنت جحش دئی تھی اور دوسری کسی جنگ مین بندیون
مین آئی تھی **چمن دوسرا** حضرت کی اولاد کے بیان مین **قاسم** یہ حضرت کے بڑے فرزند ہین انہین کے نام
سے حضرت کی کنیت ابو القاسم ہوئی بعثت کے قبل انکا انتقال ہوا عمر دو برس کے قریب تھی **ابراہیم** ذی حجہ
مین سنہ آٹھ ہجری انکا تولد ہوا اور ربیع الاول کی دسوین سنہ دس ہجری مین انتقال پائے اور بعضی کہتے ہین
عمر سولہ مہینون کی ہوئی تھی انکے انتقال کے وقت رسول اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے حضرت کے گود مین لاکر انکو
ڈالے انکو دیکھکر حضرت کی آنکھ سے اشک جاری ہوئے اور فرمائے آنکھ اشک بہاتی ہی اور دل درد کرتا ہی اور ہم ایسی
بات نہین کرتے جو ناخوش ہو رب اور تیرے فراق مین ابراہیم ہم غمگین ہین **زینب** انھون حضرت کی بڑی لڑکی
ہین اس مین کچھ خلاف نہین لیکن قاسم بڑے تھے یا زینب اختلاف ہی زینب کی ولادت بعثت کے قبل دس برس کے
تھی بی بی خدیجہ کا بھنجا ابو العاص بن الربیع کو انسے نکاح کر دئے زینب بعد بعثت کے اسلام لاکر ہجرت کئے اور ابو العاص
کو شرک کے باعث ترک کئے ابو العاص آکر اسلام لائے بعد زینب کو انکے حوالے کیے سنہ آٹھ ہجری مین زینب کا انتقال
ہوا انکو ایک لڑکا تھا اسکا نام علی فتح مکے کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سانڈنی پر سوار تھا اور حیات
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پایا بلوغیت کے قریب پہنچا تھا اور ایک لڑکی تھی امامہ نام بی بی فاطمہ رضی
اللہ عنہا کے وفات کے بعد امامہ کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ بیاہ لئے علی مرتضی کے وفات کے بعد امامہ نے مغیرہ
بن نوفل بن حارث کو نکاح کئے انھین کے پاس بی بی کا انتقال ہوا اور انکو مغیرہ سے ایک فرزند ہوا اسکا نام
یحیی تھا اور بعضی کہتے ہین دونون سے انکو اولاد نہ ہوئی **رقیہ** بعثت کے قبل سات برس کے تولد ہوا عتبہ بن
ابی لہب کے نکاح مین دئے اور ام کلثوم کو عتیبہ بن ابی لہب سے نکاح کر دئے تبت کا سورہ نازل ہوئے بعد ابو لہب اپنے لڑکون
کو حکم ہوا کر انھون کو طلاق دین پیش از دخول کے وہ دونون طلاق دئے پھر رقیہ کو مکے مین عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ

نکاح کر دئے عثمان کے ساتھ انھون ہجرت حبش کی اور مدینے کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے جنگ کو گئے سو ایام مین انکا
وفات ہوا البقیع مین دفن کئے انکو عثمان سے ایک لڑکا حبش مین پیدا ہوا عبد اللہ نام اپنی والدہ کے قبل ایک سال کے وفات
پایا ام کلثوم بعثت کے قبل انکی ولادت ہوئی ابی لہب کے بیٹے سے نکاح کر دئے تھے ان نے طلاق دیا بعد سنہ تین
ہجری مین رقیہ کے وفات کے بعد عثمان سے بیاہ کر دئے سنہ نون ہجری مین وفات ہوا انکو اولاد نہین ہوئی فاطمہ
زہرا بتول بعثت کے قبل پانچ سال کے تولد ہوا قریش اس ایام مین کعبے کی مرمت کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین بعثت کے
قبل ایک سال ولادت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ان پر بہت تھا منبر پر حضرت فرمائے فاطمہ میرے گوشت میں
کی بکر اہی اسکو جو ایذا دیوے تو وہ مجھے ایذا دیا اور بھی فرمائے فاطمہ تو جس سے خوش رہی تو اللہ بھی اس سے خوش
رہتا ہی اور تو جس پر ناخوش ہوتی تو اللہ بھی ناخوش ہوتا ہی اور فرمائے فاطمہ بہشت کے عورتون کی سردار ہی ہجرت
کے دوسرے سال بی بی کو حکم الہی سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ کر دئے بی بی کی عمر اسوقت پندرہ برس
کی تھی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اکیس برس تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے چھے مہینون کے بعد خاتون
کا وفات ہوا سہ شنبہ کی شب رمضان کی تیسری سنہ گیارہ ہجری مین بی بی کی وصیت تھی کہ اپنے جنازے پر کسی کی
نگاہ پڑنے نہ دیو سو شب ہی کسی کو اطلاع نہ کر کر دفن کئے انکو تین لڑکے دو لڑکیان ہو حسن حسین محسن ام کلثوم زینب
سب سے بڑے فرزند حسن رضی اللہ عنہ سنہ تین ہجری رمضان مین تولد ہوا بعد شہادت علی مرتضی کے رضی اللہ عنہ اہل
عراق حضرت سے بیعت کئے اور معاویہ کی تنبیہ کو روانہ ہوئے معاویہ بھی شام کی فوج لیکر آئے امام حسن دیکھے کہ جنگ مین
مسلمانون کی تباہی ہے صلح کئے اور معاویہ سے بیعت کئے امام کا وفات سنہ انچاس ہجری مین ہوا اور فرمائے مجھے زہر
دئے مین سو میرا جگر ٹوٹ کر گرتا ہی پر زہر کون دیا سو اسکا نام نہ بولے کہتے مین کہ یزید نے حضرت کی عورت جعدہ کو
ورغلا کر زہر دلایا اور حسین رضی اللہ عنہ کا تولد سنہ چار ہجری مین تھا یزید جب خلیفہ ہوا حضرت اسکی بیعت نکر کر
مکے کو تشریف لیگئے کوفے کے لوگ حضرت کو خطوط لکھ کر طلب کئے حضرت اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کو روانہ
کئے کوفیان پچاس ہزار آدمی تک انسے بیعت کئے یزید نے کوفے کا احوال سنکر عبید اللہ بن زیاد کو کوفے
کو بند و بست واسطے روانہ کیا مسلم سے بیعت کئے سو لوگ تن دہی نہ کئے وہ شقی سنے مسلم کو شہید کیا
اس عرصے مین امام حسین رضی اللہ عنہ بھی کوفے کو روانہ ہوئے اور کربلا مین جب پہنچے وہ بدبخت سنے

فوج بھیجا پانی بند کئے اور عاشورے کے روز جمعہ کا دن سنہ یکسٹ ہجری حضرت کو اور حضرت کے ہمراہیون کو شہید
کئے ان مین اہل بیت سے اٹھارہ آدمی تھین اور محسن ایام طفلی مین وفات پائے اور ام کلثوم کو عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس
ہزار درم کے مہر سے نکاح کئے انکے پیٹ سے ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی پر یہہ دونون کی نسل باقی
نہ رہی عمر کے وفات کے بعد ام کلثوم نے عون بن جعفر بن ابی طالب کو نکاح کئے انکے بعد انکے بھائی محمد بن جعفر کو نکاح
کئے انسے ایک لڑکی ہوکر وفات پائی پھر محمد کے وفات کے بعد عبد اللہ بن جعفر کو نکاح کئے انہین کے پاس بی بی کا
انتقال ہوا اور یہہ جو مورخان لکھے ہین کہ عبد اللہ بن جعفر کو نکاح کئے اس مین شک ہے کیونکہ جعفر کے نکاح مین تو انکی بہن
زینب تھے پھر ام کلثوم کو کیسا نکاح مین لاتے اور زینب کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر سے نکاح کئے
انسے اولاد ہوئی اور نسل باقی ہے القصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو لکھے ان چھون مین اتفاق ہے مگر بعضی قاسم
اور ابراہیم کے سوائے بھی دو فرزند ذکر کئے ہین طیب اور طاہر اس صورت مین حضرت کو چار فرزند ہوئے اور بعضی کہتے
ہین طیب اور طاہر لقب ایک ہی فرزند کا ہے اور انکا نام عبد اللہ تھا اس تقدیر مین تین فرزند ہوئے اور بعضی
کہتے ہین عبد اللہ کے سوائے دو فرزند تھین طیب اور طاہر اس وقت پانچ فرزند ہوتے ہین اور بعضی انکے
سوائے بھی دو فرزند ذکر کئے ہین مطیب اور مطاہر اس بیان پر ساتھ فرزند ہوئے اور بعضی کہتے ہین پیش از مبعث
ایک بھی ایک فرزند ہوئے انکا نام عبد مناف اب آٹھ فرزند ہوئے اصح قول یہہ ہے کہ فرزند تین ہوئے قاسم عبد اللہ
ابراہیم اور عبد اللہ کا لقب طیب اور طاہر تھا اور لڑکیان چار تھین اس مین سب کا اتفاق ہے مگر کسی نے حافظ عبد
الغنی کی کتاب عمدۃ الاحکام کی اسامی رجال جمع کیا ہے سو اس نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ایک لڑکی
تھی اس کا نام برکہ حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب اصابہ فی احوال الصحابہ مین لکھے ہین کہ یہہ جو بولا سو غلط ہے غلطی کا
سبب یہہ ہے کہ برکہ باندی تھی بی بی خدیجہ کے بچون کو کھلایا کرتی قاسم پیدا ہوئے سو انکی خدمت کرنے لگی کاتب نے غلطی سے
باندی کو بہن لکھ دیا اسکو دیکھ کر وہ اسماء الرجال والا غلطی کیا مطلب محبت کی علامتون سے ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کی
محبت رکھنا اور انسے عداوت رکھنے والون سے آپ بھی دشمنی رکھنا اور انکی دوستی رکھنا اگرچہ بہت حدیثون مین
حکم آیا ہے سلف وخلف کے اکثر علما کا اتفاق ہے کہ انبیا اور ملائکہ مقربین کے بعد افضل صحابہ ہین اور تمام صحابہ مین افضل
ابوبکر ہین اور انکے بعد عمر اس بات پر سنت وجماعت کے تمام علما کا اتفاق ہے انکے بعد عثمان اور انکے بعد علی

اور بعضی علی کو عثمان پر مقدم رکھتے ہیں انکے بعد طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح غرض محبت اہل بیت کی اور صحابہ کی واجبات سے ہی انکی محبت یہہ ہی کہ انکی تعظیم و توقیر کرنا اور انکے حقوق ادا کرنا اور انکی اقتدا کرنا اور انکے آداب اور اخلاق اختیار کرنا اور انکے کہے پر عمل کرنا اور انکا ذکر خوبی کے ساتھہ کرنا اور انکو اوصاف حمیدہ سے یاد کرنا اور انکی درمیان جو جنگ ہوئے سو اسکی تاویل کرنا مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں لکھے ہیں کہ اہل حق و سنت جماعت کا مذہب یہہ ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں نیک گمان رکھنا اور انکے درمیان جھگڑے جو ہوئے اس سے باز رہنا اور انکے درمیان جو جنگ ہوئے سو اسکی تاویل کرنا کیونکہ وہ لوگ مجتہد تھے اور جنگ تاویل سے کرتے تھے اس جنگ سے انکو معصیت کا قصد نہتھا اور محض دنیا منظور نہتھی بلکہ ہر فرقے کو گمان تہا کہ میں حق پر ہوں اور مخالف باغی اس سے جنگ کرنا واجب ہی تا حق کے طرف رجوع لاویں لیکن اُن میں بعضی صوب پر تھے اور بعضی خطا پر مگر وہ خطا اجتہاد کے باعث تھی اس خطا میں وہ معذور ہی اور مجتہد کو اجتہاد میں خطا ہو تو اس پر گناہ نہیں اور اُن جنگوں میں یعنی جنگ جمل اور جنگ صفین میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور ہم کہے سو یہہ مذہب اہل سنت کا ہی تمام ہوا ترجمہ امام نووی کا اور دوسرے علما مثل حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور قسطلانی اور شیخ ابن حجر ہیتمی بھی اجماع اہل سنت کا اس بات پر نقل کئے ہیں بعضی بزرگان اپنی ہندی کتاب میں اس کا خلاف لکھے ہیں انکی عبارت نظم تھی سو انکے کلام کا حاصل یہہ ہی کہ معاویہ سے جو لغزشان صادر ہوئے سو اُس میں اہل سنت و جماعت کو دو قول ہیں اکثر لوگ صحابہ کے وقت سے اپنے زمانے تک یہہ کہے ہیں کہ معاویہ جو علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھہ جنگ کئے سو باغی تھے بری خطا پر اور اس خطا میں اسکو کوئی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مجتہد نہ کہے ہی کہتے تھے کہ وہ صحابی تھا اسکے حق میں زبان کو نگاہ رکھنا مذہب بھی یہی ہی تبع تابعین کے بعد علما جو ہوئے سو کہنے لگے کہ وہ خطا معاویہ کی اجتہادی تھی اور مجھے اس قول سے بہت حیرت ہوتی ہی کیونکہ تین قرن کے لوگ یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اُس کو مجتہد تھا کر نہ بولے جب قرون ثلاثہ والے اسکو مجتہد کر کر نہ بولے ہوں تو لوگ بعد اسکو مجتہد بولنا کہاں سنے آیا اور معاویہ کے حق میں سلف جو کہے سو میں کہتا ہوں کہ ایک روز کسی نے معاویہ بد بولا وہاں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ تکیا لگا کر بیٹھے تھے سو سیدھے ہوئے اور کہے میں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہہ گئے وہاں چند لوگ

بیٹھے تھے اور انمین ایک عورت حاملہ تھی اور ہمارے ساتھ ایک بدوی تھا سو جا کر اس عورت کو بولا مین تجھے خوشی کی بات سناتا ہون کہ تجھے بیٹا ہوگا ایک بکرا لا کر دے تا مین منتر دون پھر وہ بکرا لا دیتی غرض اُن کچھ منتر اور بکرا ذبح کر کر ہمکو کھلایا ہم کھائے بعد وہ بدوی نے اپنا قصہ بولا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پر غصہ ہوئے اور تمام کھائے سو قی کر کر نکالے بعد ایک مدت کے اس بدوی کو عمر رضی اللہ عنہ پاس لائے اور کہے کہ ان نے انصار کی ہجو کیا ہی عمر رضی اللہ عنہ فرمائے اس بدوی کو اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہ ہوتی تو مین اسکو تعزیر سخت کرتا دیکھئے ابوسعید نے اس معذرت پر فقط اکتفا کئے اور مجتہد تھا کر نہ بولے اور کسی نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ علی و معاویہ کے حق مین کیا کہتے ہین تو امام احمد کہے علی مرتضی کو دشمنان بہت تھے حضرت کا کوئی عیب نکالنا چاہے تو کچھ عیب نہ ملا پھر ایسے شخص پاس جمع ہوئے کہ اس نے حضرت سے جنگ کیا تھا اور علی مرتضی کی عداوت سے اسکو بہت سراہے اور امام ابوزرعہ کو کسی نے کہا مین معاویہ سے بغض رکھتا ہون پوچھے کیا سبب بولا ان نے علی مرتضی سے جنگ کیا ابو زرعہ کہے رب معاویہ کا کریم ہی اور اسکا خصم حلیم ہی تو انکے درمیان کیا واسطے آتا ہی غرض اس ڈھب کے اقوال بہت ہین سب کو ذکر کرنا موجب طوالت کا ہی سو کوئی نہ بولا کہ معاویہ مجتہد تھا اور اسکو کیا نسبت جو علی مرتضی کے ساتھ اجتہاد مین برابری کرے کیا سابقین اولین مین تھا یا مہاجرین مین یا بدریون مین یا بیعت الرضوان والون مین وہ تو طلیق ابن الطلیق تھا یعنی فتح مکے مین اسلام لائے سو لوگ کیا وہ سنا نہتا جو عمر فاروق لوگون کے مجمع مین فرمائے تھے خلافت مہاجرین اولین مین ہی طلقا کو اس مین کچھ حق نہین دیکھو طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ مجتہد تھین سو اپنے اجتہاد مین خطا ہوئی سو اس پر متنبہ ہو کر اس سے پھر گئے پھر معاویہ مجتہد تھا تو اسکا اجتہاد مسلسل کیا رہا قطع نظر اس کے اس مین اجتہاد کے شروط کہان تھے سو اسکو مجتہد بولین بھلا وہ مجتہد تھا ہمکو قبول بتلاو اس اجتہاد کی صورت کیا ہی مجتہد تھا تو طلحہ اور زبیر پھر گئے سا اکیون نہ پھرا اور اس وقت تو اسکا اجتہاد عثمان کے قاتلون کے لئے تھا پھر وہ جب مملکت پر دست یاب ہوا تو عثمان کے قاتلون سے قصاص کیون نہ لیا اور جب مدینے مین آیا اور عثمان کی لڑکی عائشہ اس سے قصاص چاہی تو اسکو پھسلا دیا اور شام کی راہ لیا اسکے سوا اُس سے لغزشان بہت ہوئے مین اب اسکو کبھی اجتہادی بولنا پر کوئی نہ بولا کہ اُنمین وہ مجتہد تھا کیا اس کا اجتہاد علی مرتضی کی ذات ہی کے ساتھ خاص تھا اس تحقیق پر اس کو مجتہد کہنا عذر لنگ دل حسیب نہین "

مجتہد کی بات بیچ مین نہ لاکر اسکو صحابی ٹھہراکر معذرت کرنا یہی علما یہہ بات خوب جانتے تھے لیکن عوام کی زبان بند کرنے واسطے مصلحت
اسکو بولے مجتہد تھا اب وہ مصلحت نظر نہین آتی اہل سنت کی یہہ بات سنکر روافض اعتراض کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت کے تمام بانیان
ایسے ہی ہین خلاصہ انکے نظم کا تمام ہوا اس عاصی کو اس قول سے نہایت تعجب معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہم سابق امام نووی سے نقل کر چکے کہ معاویہ
کے اجتہاد پر اہل سنت کا اتفاق ہی اور وہ اہل حق کا عقیدہ ہی جب امام نووی سا شخص کہ جسکے قول پر امام شافعی کے مذہب کا
مدار ہی اور انکا منصب تمام علما پاس ثابت ہی اتفاق اہل سنت کا نقل کرے اور دوسرے بڑے بڑے علما مثل حافظ ابن
حجر عسقلانی اور شیخ جلال الدین سیوطی وغیرہ کہ نامان تمام ذکر کرنا تطویل ہی اس بات کو قبول کرکر اجماع اہل سنت کا نقل
کرین تو اس مین دو قول مین کرکر بولنا غلط اور خلاف عقیدہ ہی اگر بعضے معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کا انکار
کرین ہو تو انکا قول اجماع کے مخالف رہنے کے باعث قابل اعتماد نہین اور یہہ اتفاق نقل کرنے سے معلوم ہوا
کہ عقیدہ سلف کا یہی تھا کیونکہ نیا قول برخلاف سلف کے احداث کرنا جایز نہین پھر ائمہ خلف ایسے خلاف کے تئین
کاہی کو روا رکھنے اگر فرض کرین کہ سلف کو دو قول تھے پھر جب خلف ایک قول پر اجماع کرین تو وہ اجماع حجت اور دلیل
قطعی ہوا تمکو کب روا ہی کہ اجماع کے خلاف اپنا ایک عقیدہ مقرر کرکر عوام کو فریب دین علاوہ یہہ کہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کوئی انکو مجتہد بولے نہین کرکر کہنا دعوی بلا دلیل ہی مقبول نہین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور
امام احمد اور امام ابو زرعہ رحمہم اللہ سے جو نقل کئے ہین دعوی کی سند نہین ہوسکتی کسی کے کلام
مین تصریح نہین کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد نتھے بلکہ ہر شخص سائل کے سوال کے دیکھتے ایک مناسب
جواب دیا اگر انکے پاس ایک بات مقرر ہوتی تو سب ایک ہی طور کا جواب دیتے اور امام احمد کے جواب
سے معلوم ہوتا ہی کہ وہان مذاکرہ معاویہ کے فضائل کا تھا سو امام احمد اس پر کہے کہ معاویہ کو لوگون
نے بہت برا ائے اور اس میں اشارہ کئے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان مین لوگ احادیث بہت سی
وضع کئے ہیں اور تامل کرنے والے پر خوب روشن ہی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا عدم اجتہاد انکے اقوال کا نہ منطوق تھا نہ مفہوم
پھر ان اقوال کو سند دعوے کی بنانا اور اسکو مجتہد کوئی نہین بولا کرکر استدلال کرنا یہی اور مناظرے کے آداب کا خلاف ہی جو لکھے کہ
کہے معاویہ کو علی مرتضی کے ساتھ برابری نہین سو سچ ہے لیکن اس سے رتبہ اجتہاد کا ساقط نہین ہوتا اور جو لکھے خطا تھی تو اس
پر متنبہ کیا واسطے نہ ہوا اور اس سے کیون نہین پھرا سو یہہ بات بھی مقبول نہین اجتہاد کے

شروط مین کوئی نہ لکھا کہ مجتہد اپنی خطا پر متنبہ ہو کر اس سے پھر نا ہی آور وہ جو لکھے کہ اس مین اجتہاد کے شروط کمان
سے تھے سو کون سی شرط نہین تھی سو بیان کرنا ضرور تھا اصول فقہ کے کتب مین مجتہد کے شروط جو
لکھے مین سو یہہ ہی کہ قرآن کی آیات جو احکام مین آئے ہین انکی معانی و احکام کے ساتھ اور ایسا ہی
احکام کے احادیث مشہور ہی یا متواتر یا احاد اور اس کے روات کا احوال اور مواقع اجماع کے
اور قواعد علم اصول کے اور صرف نحو لغت معانی بیان جاننا اور یہہ تمام شروط قرون ثلاثہ کے
بعد کے مجتہدون کے لئے ضرور ہی اور سلف کے مجتہدون کو صرف نحو لغت معانی بیان جاننے
کی حاجت نتھی انکو اپنی زبان دانی کا کمال سلیقہ تھا علی الخصوص معاویہ کہ جن کو کمال معرفت تھی اس ہی لیاقت
کے نظر کر تے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان منشی گری کرتے تھے اگر انکو علوم ادبیہ مین مہارت نہ ہوتی تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ خدمت نہ فرماتے اور احادیث کے اقسام اور سند کے رجال کا احوال بھی جاننا اس
وقت احتیاج نہین رکھتا تھا کہ وہ لوگ حدیثون کو زبان وحی بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے تھے انکے
پاس وہ احادیث نص قطعی تھے اور اس عصر مین فقیہہ نہین ہوتا تھا اور فتوی نہین دیتا مگر مجتہد معاویہ کی فقہ دانی
او فتوی دینی سب پر عیان ہی بخاری روایت کئے ہین کہ ابن عباس سے کہے کہ معاویہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے
ہین تو ابن عباس کہے کہ دعہ فانہ فقیہ یعنی اس کو چھوڑ دے اور انکا مذمت کر کیونکہ وہ فقہ جانتا ہی سو دون
دلیل کے ایسا نہ کیگا ابن حزم لکھا ہی کہ صحابہ مین سات شخص بہت فتوی دیا کرتے تھے عمر علی ابن مسعود ابن عمر
ابن عباس زید بن ثابت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اگر انھون سے ایک ایک شخص کے فتوین جمع کرین تو ہر ایک
کے فتوون کی بڑی ایک کتاب ہوگی انکے سوائے بیس شخص ہین وہ بھی فتوی دیا کرتے تھے انھون سے ہر ایک کے
فتوین علاحدہ جمع کرین تو ہر ایک کا ایک جز ہوگا وہ لوگ یہہ ہین ابو بکر صدیق عثمان ذی النورین ابو موسی
اشعری معاذ بن جبل سعد بن ابی وقاص ابو ہریرہ انس عبد اللہ بن عمرو بن العاص جابر ابو سعید خدری
طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف عمران بن حصین ابو بکرہ عبادہ بن الصامت معاویہ بن ابی سفیان ابن
الزبیر ام سلمہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہم دیکھئے ابن عباس جسکو فقیہ کہا و صحابہ مین انکا فتوی دینی مقرر ہے
اور اسوقت مجتہد کے سوا دوسرا کوئی فتوی نہین دیتا تھا سو شخص کو مجتہد نہ کہنا باطل ہی اور ان لوگون کے فتوے کم رہنا

بسبب عدم اجتہاد کے نہین ہی بلکہ بعضون کا وفات جلد ہوا فتوے کی احتیاج نہین پڑی اور بعضی ملکون کی بندوبست اور
جہاد مین مشغول تھے فتوی دینے کی فرصت ہوتی نتھی اور بعضی عبادت مین مشغول تھے دوسرے لوگ موجود مین کر کر اس
کام طرف متوجہ نتھے طرفہ یہہ ہی کہ وہ بزرگ اپنی کتاب مین ان مفتیون کا نام لکھے مین مگر بیس کو اُنہیں لکھکر معاویہ کا
نام نکال دئیے اپنی کتاب سے نام نکالے تو کیا دوسری کتابون سے بھی انکا نام نکل جاتا ہی خیر وہ جو لکھے معاویہ رضی اللہ عنہ عثمان
کے قاتلون سے قصاص اپنے وقت کیون نہین لئے سو اس کا جواب یہہ ہی کہ اس کام کے جو بانی تھے اُنمین اکثر لوگون کو قتل کئے
چنانچہ محمد بن ابی بکر وغیرہ کو قتل کرے سو تواریخ کے کتب مین مرقوم ہی جب وہ باقی نرہین تو قصاص کس سے لین اور
وہ جو لکھے معاویہ سے اور بھی لغزشان بہت ہوئے مین کیا وہ سب اجتہادی تھے سو اس کا جواب یہہ ہی انبیا کے سوائے
دوسرا کوئی معصوم نہین لغزش ہونا بعید نہین لیکن تاریخ والے بہت سی حکایات رطب و یابس لکھا کرتے مین سو ان
باتون کو قابل حجت کے نجاننا اور وہ جو لکھے علما اس بات سے آگاہ تھے پر مصلحت واسطے مجتہد بولے سو یہہ بد
ظنی ہی علماء ربانی پر کیونکہ وہ لوگ بڑے دیندار اور خدا ترس تھے سلف کے خلاف پر ہرگز اتفاق نکرتے اور روافض
اعتراض کرنے سے جمیع کے خلاف عقیدہ کرنا کتے بھونکتے کر کر شہر سے بھاگتا ہی کیا آج تک روافض تھے اور ان ہی
بزرگ کے وقت روافض نکلے بہتر مذہب والے اور تمام ملتان والے اہل سنت وجماعت کے قولون پر اعتراض کیا کرتے
مین اور اس کا جواب دندان شکن پاتے مین کیا انکے اعتراض کے اندیشے سے دین و آئین چھوڑ دیگے ضرورت در پیش ہونے
کے باعث ہمنے مطلب کے چھوڑ کے یہان بہت کہدائے پھر اب اصل مطلب کے بیان مین مشغول ہوئے منجملہ محبت
کی علامتون سے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت رکھنا اور انکو نفع پہنچانے واسطے سعی کرنا
اور انکا ضرر دفع کرنے کوشش کرنا منجملہ محبت کی علامتون سے ہی علما و صلحا اور سنت پر چلنے والون کو
دوست رکھنا اور جہال اور فساق اور بدعتیون سے بغض رکھنا منجملہ محبت کی علامتون سے قرآن کی محبت رکھنا
اور تلاوت اسکی ہمیشہ کرنا فی الحقیقت خدا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی کسوٹی قرآن و حدیث
ہی محبوب کا کلام بھی محبوب ہوتا ہی جس کو محبت راگ اور مزامیر سے ہو تو وہ نشان ہی باطن کی
خرابی پر اور دل کے فساد پر منجملہ محبت کی علامتون سے ہی دنیا کو ترک کرنا اور فقر اختیار کرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین جن ستی مجھے دوست رکھتا ہی تو اس سے فقر بہت نزدیک ہی سیل سے

زیادہ جو اوپر سے گرتی ہی اور ایک شخص اگر عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکو دوست رکھتا ہون حضرت فرمائے فقر کا لباس
تیار کر دوسرا کہا یا رسول اللہ مین اللہ کو دوست رکھتا ہون تو فرمائے بلا کا لباس تیار کر منہا محبت کی علامتون
سے ہی حدیث کا علم شوق سے پڑھنا جس کے دل مین ایمان کی حلاوت ہوتی ہی وہ جب کوئی حدیث سنے
تو اسکا دل قبول کرتا ہی اور اسکی لذت اسکو حاصل ہوتی ہی یا الٰہ العالمین ہمکو تیرے رسول کی محبت دے
اور ہمکو ایمان کی حلاوت چکا اور سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے توفیق دے فصل چوتھا
درود کے بیان مین اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہین رسول پر اے
ایمان والو صلاۃ بھیجو اسپر اور سلام بھیجو سلام کہکر اللہ تعالی درود بھیجنے سے مراد اللہ تعالی حضرت کی ثنا کرتا ہی
اور رحم کرتا ہی اور بخشتا اور انکی تعظیم کرتا ہی اس سے حاصل تشریف اور مرتبے مین حضرت کے زیادتی ہی اور
فرشتے درود بھیجنے سے مراد حضرت کی تعظیم کی بڑوتی مانگنا اور دعا کرنا اور مغفرت مانگنا اور مومنون کو درود
بھیجو کر کرام کیا سو اس سے غرض ہماری تقرب ہی جناب باری مین اور اسکی منفعت ہماری طرف ہی رجوع کرتی ہی ورنہ
ہمکو کیا لیاقت جو حضور مین رب العزت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کرین الغرض آیت مین درود
بھیجنے کا امر ہی اور امر کا صیغہ وجوب پر دلالت کرتا ہی کر اکثر علما کہے ہین کہ درود بھیجنا فرض ہی اور ابن جریر طبری
اور بعضی فقہا کہے ہین کہ درود بھیجنا مستحب ہی اور جو لوگ کہے ہین فرض ہی تو انمین بھی خلاف ہی مذہب امام شافعی
کا یہہ ہی کہ ہر نماز کے تشہد اخیر مین درود بھیجنا فرض ہی درود نہ بھیجین تو نماز صحیح نہین اور اسیطرح جنازے
کی نماز مین اور جمعہ اور عیدین وغیرہ کے دونون خطبون مین درود بھیجنا فرض ہی اور امام احمد بن حنبل کا
مذہب بھی یہی ہی اور مشہور حنفیہ پاس تمام عمر مین ایکبار درود بھیجنا فرض ہی دوسرے اوقات مین سنت
یا مستحب ہی اور حلیمی اور ایک جماعت شافعیہ کی اور طحاوی اور ایک جماعت حنفیہ کی اور طرطوسی اور ایک جماعت
مالکیہ کی اور بعضی حنابلہ کہتے ہین کہ جب نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لویے تو درود کہنا واجب ہی
ابن عربی مالکی کہے ہین کہ اس قول مین احتیاط خوب ہوتا ہی اور ابوبکر بن بکیر مالکی اور قاضی عیاض مالکی کہتے ہین کہ درود
بہت بھیجنا واجب ہی اسکو کچھ تعداد نہین اور بعضی کہتے ہین کہ ہر مجلس مین ایکبار درود بھیجنا واجب

ہی درود کے فضایل بہت سی ہین روایت کئے ہین مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو درود بھیجیگا اس پر اللہ تعالی دس بار روایت کئے ہین نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود بھیجیگا میرے پر ایکبار تو اللہ تعالی درود بھیجیگا اس پر دس بار اور کم کریگا اس کے دس گناہ او بلند کریگا اسکے دس درجے روایت کئے ہین ترمذی اور بزار نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے درود جس قدر زیادہ بھیجیگا تو قیامت کے دن اتنا ہی میرے سے نزدیک ہیگا روایت کئے ہین ابو داؤد او نسائی و ابن ماجہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے افضل روزون مین سے جمعہ کا روز ہی سو اس روز درود بہت بھیجو کیونکہ تمھارا درود کو میرے پر عرض کرتے ہین اس کے سوائے بھی بہت سی حدیث درود کے فضایل مین آئے ہین مین نے تھوڑے بطور نمونے کے لکھا اور درود کے فوایدِ اور خواص بھی بہت ہین مجمل یہان انکا بیان کرتا ہون ۱ اللہ تعالی کے حکم کا امتثال ہی ۲ اللہ تعالی کی موافقت درود بھیجنے مین ہی کیونکہ اللہ تعالی بھی درود بھیجتا ہی ۳ فرشتون کی موافقت ۴ ایکبار درود بھیجنے والے کو اللہ تعالی دس اتنا ثواب دیتا ہی اور دس درجے بلند کرتا ہی اور دس نیکیان اس کے لئے لکھتا ہی او اسکے دس گناہ محو کرتا ہی ۵ کوئی دعا کے بعد درود بھیجے تو دعا مقبول ہونے کا امید ہی ۶ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا قیامت کے دن ۷ سبب ہی گناہون کی بخشش کا ۸ سبب ہی مہمات کی آسانی کا ۹ سبب ہی قرب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن ۱۰ قایم مقام ہوتا ہی صدقے کا محتاج کو ۱۱ سبب ہی مراد ان بر آنیکا ۱۲ سبب ہی اللہ تعالی اور فرشتے اس پر درود بھیجنے کا ۱۳ بھیجنے والے کے حق مین وہ پاکی او بڑھوتی ہی ۱۴ سبب ہی جنت کی بشارت ملنے کا پیشتر از موت کے ۱۵ سبب ہی نجات کا قیامت کی سختیون سے ۱۶ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر درود بھیجنے کا ۱۷ سبب ہی مجلس کی پاکی کا اور حسرت نہ ہونیکا قیامت کے دن ۱۸ کچھ بھول گئے تو درود بھیجنا سبب ہی وہ یاد آنیکا ۱۹ سبب ہی فقیری دفع ہونا اور فقیری نہ آنیکا ۲۰ درود بھیجنا جنت کی راہ بتاتا ہی اور نہ بھیجنا راہ بھولاتا ہی ۲۱ سبب ہی پلصراط پر گذرنیکا ۲۲ سبب ہی برکت کا عمر مین او ذات مین ۲۳ سبب ہی اللہ تعالی کی رحمت ملنیکا ۲۴ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ۲۵ سبب ہی اسکو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم پیار کرینگا ٢٦ سبب ہی لمبی حیات کا ٢٧ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھنے کا ٢٨ سبب
ہی اللہ تعالی کو پہنچنے کا اگر پیر کامل نہ ملے ٢٩ سبب ہی بلا دفع ہونیکا اور بدیان دور ہونیکا اور دنیا و
آخرت کے تمام سختیان آسان ہونیکا ٣٠ سبب ہی توبہ کی توفیق کا اور توبہ پر ثابت رہنیکا ٣١ سبب
ہی خوف سے امان کا ٣٢ سبب ہی اللہ تعالی سایہ کرنیکا قیامت کے دن جو اس کے سایے کے سوائے کسی کا
سایہ نہین ٣٣ سبب ہی مستجاب الدعوۃ ہونیکا ٣٤ سبب ہی دریچہ ہونیکا اسکی قبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی قبر مین ٣٥ سبب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کرنیکا بیان ان مواضع کا کہ درود بھیجنا وہان مشروع
ہی جو مواضع کہ درود بھیجنا وہان فرض تھا ہم سابق ذکر کر آئے باقی مواضع جو درود سنت و مستحب ہی اسکو
یہان لکھتے مین ١ وضو اور غسل اور تیمم سے فراغت پائے بعد ٢ نماز مین آیت پڑھین بعد کہ جس مین نام مبارک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا ہی قاری ہو یا سامع اس کو شافعی فقہ کی کتاب انوار مین لکھا ہی لیکن امام نووی
کہے ہین یاس موقع مین درود بھیجنا مندوب نہین ٣ پہلے تشہد مین شافعی کے پاس ٤ دعاء قنوت کے بعد
٥ نماز سے فراغت پائے بعد ٦ اذان کے بعد ٧ اقامت کے بعد ٨ تہجد کی نماز کے قبل ٩ تہجد کی نماز کے
بعد ١٠ مسجد مین سے گذرتے وقت ١١ مسجد مین داخل ہوتے اور نکلتے وقت ١٢ جمعہ کی شب کو اور دن کو ١٣ عید
کی نماز کے تکبیرون کے درمیان ١٤ حج مین تلبیہ کہے بعد اور صفا مروے پر اور حجر اسود کے استلام کے وقت
اور طواف مین اور موقف اور ملتزم مین اور طواف وداع کے بعد ١٥ مدینہ منورہ کی راہ مین اور قبر شریف پاس
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے نشانیون کو اور آثار کو دیکھے تو علی الخصوص حضرت کے گھرون کو
دیکھین ١٦ ذبح کے وقت امام شافعی پاس یون کہے بسم اللہ وصلی اللہ علی رسولہ لیکن ابوحنیفہ پاس
مکروہ ہی امام مالک اور امام احمد کے اصحاب بھی اسی طرف گئے ہین ١٧ خرید و فروخت کے وقت ١٨ وصیت
نامہ لکھتے وقت ١٩ صبح شام اور سوتے وقت اور شب کو بے خوابی ہو تو ٢٠ سفر جاتے وقت ٢١ جانور پر سوار ہوتے وقت
٢٢ بازار طرف جاتے وقت ٢٣ دعوت کو گئے تو ٢٤ گھر مین جاتے وقت ٢٥ خطون کے شروع مین ٢٦ شدت اور
کرب اور غم کے وقت ٢٧ طاعون ہوئی سو ایام مین ٢٨ غرق کے اندیشے کے وقت ٢٩ دعا کی شروع اور وسط اور آخر مین ٣٠ مراد
برآنے واسطے ٣١ کان مین طنین ہوئی سو وقت ٣٢ پاؤن مین چونٹیان بھرین تو سو ایسا کہے یا محمد صلی اللہ علیک

٣٣ چھینکنے کے بعد یوں کہے الحمد للہ علی کل حال ما کان من حال وصلی اللہ علی محمد وعلی اہل
بیتہ ٣٤ کچھ بھولے سو چیز کو یاد آنے واسطے ٣٥ گناہ کے بعد اسکا کفارہ ہونے ٣٦ اپنے دوست سے ملے سو
وقت ٣٧ لوگ جمع تھے سو متفرق ہوتے وقت ٣٨ قرآن کو ختم کرتے وقت ٣٩ کوئی کتاب یا سخن شان والا شروع کرتے
وقت ٤٠ نام مبارک جب زبان پر گذرے یا لکھے ٤١ فتوی دینے کے وقت اور فتوی لکھتے وقت اور سبق پڑھانے کے اول
اور وعظ شروع کرتے وقت اور حدیث کا درس شروع کرتے وقت اور آخر ہوتے وقت درود کی کیفیت احادیث میں اور صحابہ اور تابعین
اور انکے بعد کے لوگوں سے مختلف الفاظ سے وارد ہوئی ہی ان تمام کو لکھنا موجب تطویل کا تھا اس لئے اس کو ترک کیا
اور چند درود جن کے پڑھنے سے بہت برکت ہی اور روئیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر ہوتی ہی سو انکو یہاں لکھا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اس درود کو شب جمعہ تین سو تیرہ بار پڑھے تو روئیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مشرف ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ
اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ جن نے اس درود کو بہت پڑھے اور عدد طاق رکھے
روئیت سے مشرف ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اس درود
پر ملازمت کرے تو روئیت سے مشرف ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ شب
جمعہ اس کو ہزار بار پڑھے تو روئیت سے مشرف ہوتا ہی اور اگر شب جمعہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت
الکرسی گیارہ بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور نماز سے سلام پھیر بعد یہ درود سو بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تو روئیت سے مشرف ہوتا ہی اور بزرگان اس کو تجربہ کئے ہیں کہ تین جمعہ
نہیں گذرتے کہ روئیت حاصل ہوتی ہی اس کو شیخ عبد الحق دہلوی اپنی کتاب جذب القلوب میں لکھے ہیں اور حافظ اسعد بن محمد
سعید مکی انصاری محدث سے ہمارے بزرگوں کو یوں روایت پہنچی ہی کہ شب جمعہ دو رکعت پڑھنا سو اسمیں سورہ فاتحہ کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھنا بعد درود ہزار بار پڑھنا کوئی درود رہے اور بعضی بزرگوں سے
مروی ہی کہ جو کوئی شب جمعہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے
اور سلام پھیر کر یہ درود صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ہزار بار پڑھے تو روئیت سے مشرف ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ

اجعل افضل صلواتك ابداً وانمی برکاتك سرمداً وازکی تحیاتك فضلاً وعدداً علی
اشرف الخلائق الانسانیة ومجمع الحقایق الایمانیة وطور التجلیات الاحسانیة
ومهبط الاسرار الرحمانیة وعروس المملکة الربانیة وامام الحضرة القدسیة واسطة
عقد النبیین ومقدم جیش المرسلین وقائد رکب الانبیاء المکرمین وافضل الخلق
اجمعین حامل لواء العز الاعلی ومالك ازمة المجد الاسنی شاهد اسرار الازل وترجمان
لسان القدم ومنبع العلم والحلم والحکم ومظهر سر الجود الجزئی والکلی وانسان عین
الوجود العلوی والسفلی روح جسد الکونین وعین حیوة الدارین المتحقق باعلی رتب
العبودیة المتخلق باخلاق المقامات الاصطفائیة الخلیل الاعظم والحبیب الاکرم
سیدنا محمد بن عبدالله بن عبد المطلب وعلی آله وصحبه اجمعین عدد معلوماتك
ومداد کلماتك کلما ذکرك وذکره الذاکرون وکلما غفل عن ذکرك وذکره الغافلون

یہہ درود قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہی اور حافظ محمد سعد مکی سے اجازت پہنچی
ہی کہ اس درود کو سوتے وقت سات بار پڑھے تو رویت سے جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف ہوتا ہی بشرطیکہ
اس روز روزہ رکھنا اور غسل کرنا اور کپڑے پاک پہننا اور خوشبوئی استعمال کرنا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ یہہ درود رویت اور برآمد حاجات ومقاصد واسطے بہت مجرب ہی ظہر کی نماز کے
بعد ایک ہزار ایک سو تینتیس بار پڑھنا اور تصور یہہ کرنا کہ حجرہ شریف پاس کھڑا ہون اور پڑھتے وقت اگر کی لکڑی جلانا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ
وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ
تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ
فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یہہ درود پڑھنے سے مرادان دنیا وآخرت کے برآتی مین اور کشتی اور دریا کی آفت سے
اور طوفان وغیرہ بلا سے نجات واسطے اسکو پڑھنا بہت مجرب ہی قل تین سو بار پڑھنا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ الرَّحْمَۃِ لِلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَا مَضٰی مِنْ خَلْقِكَ

وما بقی ومن سعد منهم ومن شقی صلوٰۃ تستغرق العد وتحیط بالحد صلاۃ لا
غایۃ لها ولا انتهاء ولا امد لها ولا انقضاء صلاۃ دائمۃ بدوام ملک وعلی اٰلہ و
صحبہ کذلک والحمد للہ علی ذلک اس کتاب کے مسودے سے ہمکو شنبے کے روز پانچوین
رجب کی ۱۲۵۵ سنہ ہجری مین فراغت ہوئی اور مبیضے سے پانچوین کو شعبان کے ۱۲۵۵ سنہ مذکور
سے فراغت ملی جناب باری سے التجا یہی ہی کہ اس کتاب کے
پڑھنے والے کو خوبی دارین کی نصیب کرے
اور بارگاہ رب العزت کا مقبول کرے
اور اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین پر قایم رکھے
آمین آمین آمین

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱- [illegible]

[illegible]

۲- [illegible]

[illegible]

۳- [illegible]

[illegible]

۴- [illegible]

[illegible]

۵- [illegible]

[illegible]

۶- [illegible]

[illegible]

۷- [illegible]

۸- [illegible] کتابیں [illegible]

۹- کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

۱۰- [illegible]

قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں

جاری نہیں کی جا سکتیں۔ فقط